

انه من سلیمان و انه بسم الله الرحمن الرحیم

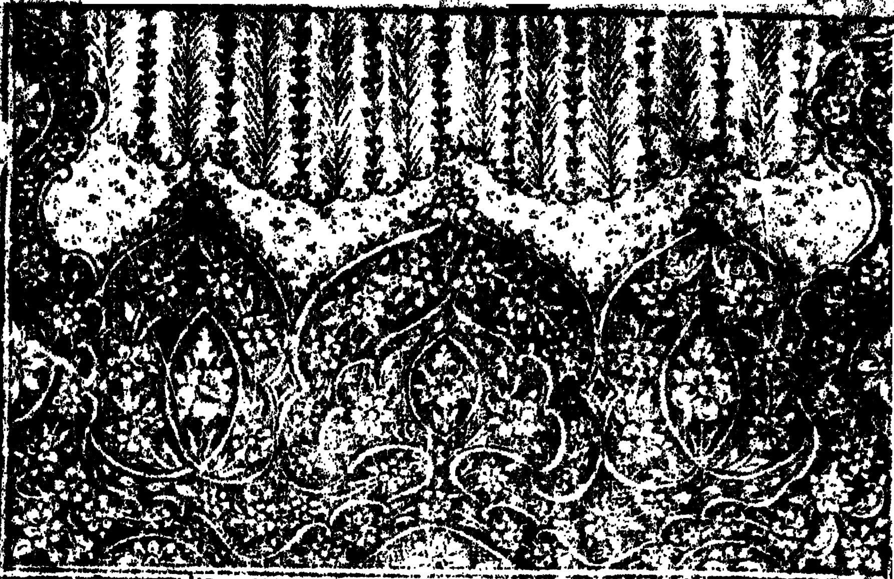
الحمد لله والمنة که نسخهٔ متبرکهٔ تهذیب کتاب مستطاب سبع سنابل ربانی فیض الجم

تحفهٔ سبحانی

۱۳۱۷ھ

ملفوظ مبارک حضرت غوث الاعظم شیخ الاسلام ابو محمد محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی الله عنه

در مطبع فیض الکریم واقع حیدرآباد دکن طبع شد



بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالیٰ جل شانہ وعم نوالہ کی حمد اور حضرت سید المرسلین خاتم النبیین محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی نعت انسان ضعیف البنیان خصوصاً مجھ نالائق خلائق لاابالی کے لائق
کے کیونکر تحریر و تقریر میں آسکتی ہے جبکہ حمد و ثنا باری تعالیٰ بخوامہ میں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے لا احصی ثناء علیک زبان معجز بیان سے فرمایا اور نعت مبارک آن سرور کائنات
میں بھی بڑے غواصان دریائے معانی عاجز رہے ۔ درماندہ ہوکر زبان معجز بیان سے گویا ہوئے کہ اگر تمام درختان زمین کے
قلم ہو جائیں مثل دریا اور سمندروں کا پانی سیاہی کا کام دے ۔ اطباق زمین و طبقات
آسمان بجائے تحریر کاغذ ہوں اور تا بقیامت سب ذی شعور ملک لکھیں اس صورت میں بھی ایک شمہ
آنکے اوصاف و نعت سے رقم ہو سکیگا ۔ پس بعد اظہار عجز کامل عبد ہیچمدان ذرہ خاکسار خاکپائے
درویشان بلکہ تراب نعال اقدام درویشان غلام احمد خان بریان المشہور مترجم کتب تصوف
بن خاتمہ سالک مسالک راہ طریقت و معرفت مربی سالکین ہدایت العارفین حبیب الفقراء والمساکین
مرید الفقیر و ارادتاً بالکمال حضرت مولوی غلام محمد خان صاحب حنفی چشتی نظامی ادام اللہ ظلہ

علینا و علی سائر اتباعنا ساکن قصبہ بہیرا مضافات شاہجہان آباد دہلی خدمت ارباب باطن و اصحاب
بینش میں بصد ادب عارض مدعا ہے کہ شروع ایام سے تا الی الآن خاکسار … کو اپنے جد
کرام امجد علی احسان شوق تلاش کتب حالات و ملفوظات حضرت … غلام جیلانیہ … از
ایام میں اتفاق … بخت و خوبی طالع سے بدستیاری … ایام
غلام … صاحب … مدرسہ پنڈ دادنخان کے لطف … ترجمہ نسخہ نایاب … ہوتا ہوا
فتح الربانی و فیض الرحمانی ملفوظ مبارک حضرت … شیخ العالم غوث الاعظم
حجۃ العارفین امام المتقین غوث الثقلین سلطان الدارین قطب الحقیقۃ روح المعرفت حجۃ العارفین
شیخ الاسلام حضرت میران محی الدین ابو محمد عبد القادر جیلانی الحسنی الحسینی رضی اللہ عنہ ترجمہ
عالی جناب … فاضل الاکمل مولانا مولوی عبد الحکیم صاحب … مطالعہ
خاکسار میں آیا جو کہ یہ نسخہ شریف مجموعہ فوائد … گمگشتگان راہ … اس واسطے
افادہ عام مولوی صاحب سے اجازت لیکر … قالب طبع میں لایا گیا اور شروع کتاب میں مختصر حالات
حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ جنکو جناب … عاشق زار رسول الثقلین … الحرمین الشریفین … علامہ
محمود حسین خان نازان … چشتی … مولف تحفۃ العاشقین … نے … درج
دیباچہ کتاب ہذا … تبرکا و تیمنا درج کرتا ہوں قارئین کتاب ہذا سے التماس ہے کہ وہ خاکسار
و والدین احقر و حضرت مترجم و جناب محرر ترجمہ کو اپنی دعا غائبانہ میں فرماویں کہ اللہ تعالی جل شانہ ہم سب سے
وہ معاملہ نہ کرے جسکے ہم سزاوار ہیں بلکہ اپنے فضل و کرم سے وہ معاملہ کرے جو اسکی شان غفاری کے لائق ہے

مختصر حال سعادت و برکت اشتمال مستغنی عن الالقاب حضرت غوث الثقلین و سلطان الدین مولانا و سیدنا عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ

حضرت میران پیر دستگیر غوث الاعظم سیدنا شیخ الاسلام شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالی
عنہ سادات حسنی و حسینی سے ہیں چنانچہ نسب شریف آپکا امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ تک اسطرح

بھی ہوتا ہے کہ سید عبد القادر جیلانی بن ابی صالح موسیٰ بن عبد اللہ یحییٰ زاہد بن محمد بن داود بن موسیٰ بن عبد
بن عبد اللہ محض بن حسن مثنیٰ بن حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ بن علی کرم اللہ وجہہ یہ آنحضرت کا آبائی
نسب نامہ ہے جس سے آپ سید حسنی ہوتے ہیں اور اپنی والدہ ماجدہ کی طرف سے کہ سلسلہ حسینی سادات کرام
سے ہیں کہ آنحضرت کی والدہ ماجدہ بی بی ام الخیر امۃ الجبار فاطمہ بنت عبد اللہ صومعی بن ابی جمال بن
سید محمد بن سید ابی محمود طاہر بن سید ابی عطا عبد اللہ بن سید ابی کمال عیسیٰ بن سید علاء الدین بن امام
جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن حضرت امام حسین شہید دشت کربلا رضوان اللہ
تعالیٰ علیہم اجمعین بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔ ان سلاسل نسب شریف سے صاف ظاہر ہے کہ آپ
یقینی سادات حسنی حسینی سے ہیں۔ **ولادت باسعادت** آپ کی ٤٧١ھ میں اول شب رمضان کو
ہوئی آپ قصبہ نیف (یعنی قصبہ قصبات جیل میں ہے جسے جیلان اور گیلان بھی کہتے ہیں اور یہ
ایک احاطہ ملک کا نام ہے بغداد سے قریب ہی) میں پیدا ہوئے آپکی والدہ ماجدہ سے منقول ہے کہ جب آپ
پیدا ہوئے ماہ رمضان المبارک تھا۔ آپ حرمت ماہ رمضان المبارک کی وجہ سے دن کو دودھ نہیں پیتے تھے
اور آپکی والدہ سے منقول ہے کہ جس رات آپ پیدا ہوئے آسمان پر ابر غلیظ تھا اس وجہ سے چاند نظر
نہ آیا صبح کو لوگوں نے آکر مجھ سے آپکا حال پوچھا میں نے کہا کہ میرے نونہال فرزند عبد القادر نے دودھ نہیں
پیا۔ اسی عرصہ میں شہادت بھی باہم پہونچی جس سے معلوم ہو گیا کہ آج اول تاریخ ماہ رمضان ہے پس
تمام شہر میں مشہور ہو گیا کہ سادات میں آج ایسا لڑکا پیدا ہوا ہے جو حرمت ماہ رمضان کی وجہ سے
دن میں دودھ نہیں پیتا ہے حضرت شیخ عیسیٰ برہانپوری سے **منقول** ہے کہ جب حضرت غوث الاعظم پیدا
ہوئے اللہ تعالیٰ نے بہت سے اولیاء کرام پیدا کئے کہ آپکی صحبت کے لائق ہوں اور آپ سے فیض برکات و کرامات کے
حاصل کریں ع تا قامت رعنائے تو در جلوہ گری شد ۔ نقش قدمت دام رہ کبک دری شد
حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے خود ارشاد فرمایا ہے کہ جب اوائل جوانی میں بھی کسی کھیل کا ارادہ کرتا
ہوتی تھی تو میں ایک آواز سنتا تھا کہ اے عبد القادر تم کھیل کود کے واسطے پیدا نہیں کئے گئے ہو اور جب میں مکتب کو
جاتا تھا فرشتوں کی آواز سنتا تھا کہ اپنے ولی اللہ کو جگہ دو صاحب الاخبار میں لکھا ہے کہ

اٹھارہ سال کی عمر میں آپ اپنے وطن سے بغداد شریف میں تشریف لائے [illegible] علم میں مصروف ہوئے اول
قرآن شریف [illegible] پڑھا [illegible] اور [illegible] کامل [illegible] اصل [illegible] حاصل کی
اکثر علماء [illegible] تحصیل علوم اور تکمیل [illegible] سے فارغ ہو کر [illegible]
بیعت [illegible] ہوئے [illegible] اور [illegible]
خلوت [illegible] علماء [illegible] نقش [illegible] فیض [illegible] آپ [illegible]
[illegible] کمال [illegible] آسمان [illegible] اور علماء [illegible] الایت اور
[illegible] روشن [illegible] خزانہ [illegible]
[illegible] اور [illegible] محبوب [illegible]
[illegible] محبوب سبحانی [illegible] غوث [illegible]
[illegible] عالم [illegible] سلطان [illegible]
[illegible] صفحہ [illegible] خوش [illegible] شیخ [illegible]
[illegible]
[illegible] منکشف [illegible] مرتبہ [illegible]
ارشاد میں زبان مبارک سے یہ فرمایا کہ قدمی ہذہ علی رقبۃ کل اولیاء اللہ یعنی میرا
قدم تمام اولیاء اللہ کی گردن پر ہے [illegible] عالم [illegible] کو حکم ہو کہ تمام
عالم میں مذکورہ [illegible] اولیاء اللہ میرے محبوب [illegible] کریں [illegible] فرمان [illegible] کو [illegible]
قبول کر کے مستفیض سعادت [illegible] ہو [illegible] ارشاد [illegible]
[illegible] حضرت [illegible] نے [illegible] ولایت [illegible]

لطائف المغرائب حضرت مخدوم شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی حضرت خواجہ بندہ نواز سید محمد
گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں کہ جب حضرت سید محی الدین عبدالقادر جیلانی [illegible] قدمی ہذہ
علی رقبۃ کل اولیاء اللہ فرمایا تمام گروہ اولیاء [illegible] اپنی گردن جھکا دیں چنانچہ حضرت خواجہ معین الدین

چشتی [illegible] جوان تھے اور خراسان کے پہاڑوں میں ریاضت و مجاہدہ
[illegible] زمین پر [illegible] اسی
[illegible] خواجہ [illegible] کا
معلوم ہوا [illegible] معین الدین [illegible] اجمیری
نے [illegible]
اور [illegible]

منقول ہے [illegible]
[illegible]
[illegible] تشریف [illegible]
[illegible]
[illegible] آپ [illegible]
[illegible] آپ [illegible]
[illegible]
[illegible] الدین [illegible]
[illegible] نقل [illegible] آپ
[illegible] بہت [illegible]
خوبصورت [illegible]
حسن و جمال [illegible] آپ کا [illegible]
روایت ہے کہ آپ کی مجالس [illegible] اہل علم [illegible]
[illegible] الحمد للہ [illegible] مجالس [illegible]
[illegible] اہل عالم [illegible]

[illegible] لکھتے ہیں کہ میں نے [illegible] حضرت [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ مجلد [illegible] کے [illegible] [illegible] لاولی [illegible] مبارک کی [illegible] [illegible] [illegible] لانبیا [illegible] بشارت [illegible] نقل [illegible] آنحضرت [illegible] مبارک [illegible] رسول اللہ کا [illegible] ہوتا تھا [illegible] [illegible] کمال [illegible] [illegible] کسی اور [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] مستحق [illegible]

[illegible] [illegible] ذات اسلام [illegible] اور ایک [illegible] [illegible] نقل [illegible] اولیا و انبیا [illegible] اور ہوتے تھے [illegible] عالمین حاضر ہوتے [illegible] اور حضرت حبیب [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] کی [illegible] کے واسطے نزول اجلال فرماتے تھے اور آثار و برکات [illegible] [illegible] علیہ السلام ہوتے تھے اور حضرت علیہ السلام [illegible] ملاقات [illegible] شرف ملازمت [illegible] آنحضرت سے محروم [illegible] نقل ہے کہ [illegible] حاصل ہوتی تھی کہ [illegible] [illegible] [illegible] کرتا [illegible] [illegible] ہیہوش ہو کر جان دیتا چنانچہ اخبار الاخیار میں مرقوم ہے [illegible] وعظ کی

مجلس سے بجہت غلبہ شوق اور وحشت ہیبت آپکے تصرف اور قہرمان عظمت وجلال کے مر
نکلتے تھے۔ آنحضرت کی مجلس وعظ وارشادات کے حالات اور عجائب وغرائب وحدوث اشیاء
عجیبہ وظہور امور غریبہ اور خوارق کرامات وتجلیات احاطہ تحریر سے زائد اور حد حصر سے باہر ہیں

ابیات

وہ نور چشم رسول اکرم وہ فخر عالم شہ مکرم
گل گلستان مصطفائی بہار گلزار سبحانی
خلف زہرا کے دل کی ٹھنڈک وہ چشم حیدر کی دین علیہ
وہ میر میران وہ پیر پیران وہ مایۂ فیض جود احسان
ولی ہیں یا غوث یا قطب ہیں خود کو بنا میں جنید و شبلی
غبار کوئے حضور والا ہے طوطیا چشم اہل دل کا

نقیب یزدان امیر دوران شہ کیا اسلام غوث اعظم
نہال بستان رہنمائی نسیم بستان بخش ریح عالم
وہ دیو جس کی ہوا سے ناگہ پڑی یہ بحر نسل آدم
شہ میدان نیک دنیان امین جہان ہے یا حاتم
مرید جن کے ہیں باوجود ہیں سب کے ارشاد غوث اعظم
قصد ارادت وہ جب لگایا تو پایا آنکھوں کی تیرگی کم

عمر شریف آپ کی نوے برس سات مہینے نو دن کی اور بقول بعضے نواسی برس سات مہینے نو دن کی
ہوئی۔ وفات شریف ماہ ربیع الثانی ۵۶۱ھ ہجری میں باقوال مختلف تاریخ ۹-۱۱-۱۳
۱۷- یا ۳۰ کو ہوئی۔ مگر صحیح روایت ۱۷ ماہ ربیع الثانی ہے۔ مزار مبارک
بغداد شریف میں زیارت گاہ خاص و عام ہے۔

آغاز کتاب تحفہ سبحانی

مجلس اوّل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہمارے سید شیخ محی الدین ابو محمد عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے آپ سے راضی ہو یکشنبہ کی صبح تیسری
ماہ شوال ۵۴۵ھ کو رباط (یعنی سرائے خانقاہ) میں فرمایا مقدرات الٰہی [illegible] کی جانب سے
اعتراض کرنا ہے۔ توحید۔ توکل۔ اخلاص کو خستہ دیا ہے [illegible] چون وچرا [illegible] مگر
نہیں ہے بلکہ تسلیم اختیار کرنا ہے نفس بالکل بچہ تھا وہ دشمن ہے اسکی اصلاح [illegible] سنوارنا [illegible] ہو جائے
کہ [illegible] سے [illegible] ہے۔ وہ جسم [illegible] ہے جب اس [illegible] مخالفت اور برائی کی جانب حتی کہ تمام
اطمینان حاصل کرلے تو بالکل خیر محض ہو جاتا ہے کل عبادتوں کے ادا کرنے اور ساری برائیوں سے بچنے
میں موافقت کرتا ہے پس اسوقت اسکو ارشاد ہوتا ہے کہ یا ایتہا النفس المطمئنۃ
ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ ترجمہ اے اطمینان آرام دینے والی پھر اپنے پروردگار
کی طرف خوش اور پسندیدہ۔ وہ اپنے [illegible] کا شائق ہو جاتا ہے اور اسکا شر دور ہو جاتا ہے۔ اور
مخلوقات میں سے کسی سے تعلق نہیں رکھتا اسکی نسبت اپنے باپ ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام
[illegible] جاتی ہے کیونکہ وہ بدون نفس امارہ کے چھوٹا اور حرص کو چھوڑ دیا اور دل کو نیکی میں [illegible] آپکے پاس
ملاقات کیلئے ایک جماعت حاضر ہوئی اور [illegible] کے لیے اپنے [illegible] کیا انہوں نے فرمایا کہ [illegible] تمہاری

ہیں جانتا اسکا (یعنی خدا کا) میرے حال کو جاننا مجھے سوال سے بے نیاز کرتا ہے جب تسلیم[1] و توکل[2] میں
آپ پختہ نکلے تو آگ کو حکم ہوا کہ یٰنَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ ط (ابراہیم کے لیے خنک اور سلامت
ہو جا) ہمارے لیے خدای غالب و بزرگ کی مدد دنیا میں بے حساب ہے اور اوسکے انعام قیامت میں
بے شمار فرمایا خداوند عزوجل نے اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَھُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ہ (صبر
کرنیوالونکو بیحساب اجر دیا جائیگا) خدمت بالکل مخفی اور پوشیدہ نہیں رہتا جو صبر کرنیوالا ہوگا
لیں برداشت کرتے ہیں اسکے ہمراہ ایک گھڑی صبر کرو تم نے کبھی سوال انکی مہربانی اور عنایت کو
دیکھا ہے ایک گھڑی کا صبر راحت ہے۔ خداوند رفیق صابروں کے ساتھ ہے۔ اسکے ساتھ رہو
اور ہوشیار ہو غفلت نکرو۔ موت کے بعد کی ہشیاری پر نہ رہو کیونکہ اس وقت کی ہشیاری
تمہارے لیے ذرا بھی مفید نہ ہوگی اس سے قبل کہ پہلے ہشیار ہو ہشیار ہو جاؤ بیشتر اسکے کہ تم خود بخود ہشیار
ہو جاؤگے ہیں اسوقت تم کو شرمندگی ہوگی کہ جسوقت شرمندگی تم کو مفید نہوگی۔ اپنے دلون کو
سنوارو کیونکہ جب وہ سنور جاتے ہیں تو تمہارے تمام حالات درست ہو جاتے ہیں۔ اسیواسطے پیغمبر
خدا صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ اِنَّ فِی ابْنِ اٰدَمَ مُضْغَۃً اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ لَھَا
سَائِرُ جَسَدِہٖ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ لَھَا سَائِرُ جَسَدِہٖ (ابن آدم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے
جب وہ درست ہو جاتا ہے تو اسکا تمام جسم درست ہو جاتا ہے اور جب بگڑ جاتا ہے تو اسکا سارا جسم
بگڑ جاتا ہے) یاد رکھو وہ دل ہے دل کی اصلاح تقویٰ اور خدای غالب و بزرگ پر بھروسہ
رکھنے اور اسکو واحد جاننے اور عملون میں اخلاص کو کام لانے میں ہے اور انکے نہ پائے جانے میں
اسکا فساد ہے دل قالب کے پنجرے میں پرندہ ہے جیسے موتی ڈبیہ میں یا مال خزانے میں سو معتبر
پرندہ ہے نہ پنجرہ موتی ہے نہ ڈبیہ۔ مال ہے نہ کوٹھری۔ ای خدا ہمارے اعضا کو اپنی بندگی میں
اور دلوں کو اپنی معرفت میں لگا اور ساری عمر شب و روز مشغول رکھ جو نیک لوگ پہلے گذر چکے
ہیں انکے ساتھ ہمیں ملا اور جو تو نے انکو عنایت کیا ہمیں بھی عنایت کر۔ جیسا تو انکے لیے ہوا ہے ویسا ہی ہمارے
لیے ہو جا آمین۔ اے قوم خدای غالب و بزرگ کے ہو جاؤ جیسے کہ نیک لوگ اسکے

۱؎ تسلیم کے معنی سر جھکانا ۱۲ ۲؎ توکل کے معنی اسباب سے دل ہٹانا اور خدا پر بھروسہ کرنا ۱۲

تاکہ وہ بھی تمہارے ساتھ ویسا ہی ہو جیسا تم اسکے ساتھ ہو۔ اگر تم چاہتے ہو کہ خدا تمہارا ہو تو اسکی
عبادت اور اسکے ساتھ صبر کرنے اور اسکے فعلوں میں رضامندی میں لگ جاؤ خواہ تمہارے واسطے ہوں
یا تمہارے غیر کے ساتھ مشغول ہو جاؤ۔ نیک لوگوں نے دنیا سے پرہیز کیا [illegible]
اور پرہیزگاری کے ساتھ لے لیا پھر آخرت کو طلب کیا [illegible]
[illegible]

[illegible] اسکا بندہ ہوتا تو [illegible] کا مدعی ہے اور اسکے غیر کا مطیع۔ مگر حقیقت
اسکے ساتھ دوستی اور محبت رکھتا۔ پکا مومن نہ نفس نہ شیطان اور [illegible] کی نہیں مانتا
شیطان کو نہ اسکی اطاعت کا کیا ذکر۔ دنیا کی پروا نہیں رکھتا اسکے لئے ذلت [illegible]
بلکہ اسکو ذلیل جانتا ہے اور آخرت کو طلب کرتا ہے۔ جب آخرت حاصل ہو جاتی ہے تو
اور اسی [illegible] اپنے دل [illegible] بزرگ کی طلب [illegible] تمام [illegible]
عبادت کرتا ہے [illegible] وما امروا الا لیعبدوا اللہ مخلصین له الدین

اور [illegible] گے وہ مگر یہ کہ خدا کے خاص [illegible] پاک ہو کر عبادت کریں جو گوشہ نشین [illegible]

چھوڑ [illegible] اسے عزوجل کو واحد مان۔ وہ سب چیزوں کا خالق ہو کل [illegible] قدرت میں [illegible]

[illegible] غیر سے چیزوں کو مانگے [illegible] تجھے عقل نہیں کیا کوئی ایسی چیز بھی ہے جو خدا کے

کے خزانوں میں نہیں۔ خدا [illegible] فرماتا ہے وان من شئی الا عندنا خزائنہ

(کوئی چیز نہیں مگر ہمارے پاس اسکے خزانے ہیں) [illegible] تقدیر کے [illegible]

[illegible] ہے موافقت (یعنی راضی بالقضا) کا [illegible] کوشش کرتا [illegible]

[illegible] ہو کر [illegible] پس جب [illegible] ہوگا اور [illegible] فضل و احسان [illegible] مقدر نازل ہوگا

[illegible] طرح سے طلب نہیں کر سکتا [illegible] اے قوم تقدیر کی موافقت کر

[illegible] تقدیر کی موافقت [illegible] قبول کر تقدیر کے ساتھ موافق ہونے سے

[illegible] پہنچایا [illegible] اے قوم [illegible] تقدیر [illegible]

ذلت اختیار [illegible] اے قوم [illegible] خدا ہی غالب اور اوسکی تقدیر [illegible] ذلیل ہو [illegible]

وظاہر و باطن [illegible] تقدیر [illegible] موافق [illegible] ساتھ چلیں کیونکہ [illegible]

[illegible] مرسل (یعنی بھیجنے والی) کی طرف [illegible] پس جب ہم [illegible]

[illegible] کی طرف [illegible] جائینگے [illegible] بلکہ خاص خدا ہی کی ولایت اور حکومت

[illegible] علم کے [illegible] اور [illegible] فضل کے دسترخوان سے کہانا اور [illegible]

[illegible] رحمت میں [illegible] لوگوں [illegible]

[illegible] میں لاکھوں سے ایک ہی [illegible] تقوی کو لازم [illegible] حدود کی پابندی

او نفس و ہوا و شیطان اور بری صحبتوں کی مخالفت ضروری ہے مومن اپنے جہاد میں

[illegible] اپنی تلوار کو میان میں نہیں ڈالتا [illegible] گھوڑے کی پیٹھ [illegible]

[illegible] ہر وقت [illegible] تیار رہتا [illegible] قوم (یعنی اولیا)

[illegible] وقت [illegible] کہ انکی [illegible] کلام [illegible] (یعنی [illegible]

[illegible]

انکا ذریعہ گویائی بتلاتا ہے خدا جب چاہتا ہے انکو گویا کرتا ہے اور انکی زبان کو دنیا میں گویائی
دیتا ہے جیسا کہ ہاتھ پاؤں کو کل قیامت کے روز گویا کرے گا انکو وہی خدائے غالب گویا کریگا
جو ہر ایک ناطق کو گویا کرتا ہے انکو ایسا گویا بنائیگا جیسے جمادات کو اونکے لیے اسباب گویائی
مہیا کرتا ہے تو وہ بولتے ہیں جب انکو کسی امر کے لیے چاہتا ہے تو اسکے لیے تیار بنا بنا دیتا ہے جب
اپنے ارادہ کیا کہ مخلوق کو اپنی حجت پورا کرنے کے لیے ترہیب اور ترغیب کریں تو انبیاء و رسل کو
گویا کر دیا۔ جب انکو اپنے پاس بلا لیا تو عالموں کو جو اپنے علم پر عمل کرتے ہیں انکا نائب بنایا۔ اور
انکو خلقت کے مصلحت میں گویا کیا۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم العلماء
ورثۃ الانبیاء (علماء نبیوں کے وارث ہیں) اے قوم خدائے غالب کا اوسکی
نعمتوں پر شکریہ ادا کر۔ اور انکو اسی سے سمجھ کیونکہ اوسنے فرمایا ہے۔ وما بکم من نعمۃ
فمن اللہ (جو نعمت تمہارے پاس ہو وہ اللہ کی طرف سے ہے) اے اسکی نعمتوں میں
اترانے والو دیکھو شکر کہاں ہے۔ اے بندے۔ تو اسکی نعمتوں کو غیر کی دیکھتا ہے کبھی تو
دیکھتا ہے اور کبھی استقلال کا دم مارتا ہے اور جو تمہارے پاس نہیں اسکی انتظار کرتا ہے۔ اور کبھی اس
نعمت سے گناہوں پر استعانت کرتا ہے۔ اے شخص تو اپنی خلوت میں پرہیزگاری کا محتاج ہے جو تجھکو گناہوں
اور لغزشوں سے نکالے۔ اور مراقبہ کا جو تجھے خدا کی نظر رحمت یاد دلائے محتاج ہے تو محتاج
اور مضطر ہے کہ یہ خلوت میں تیرے ساتھ ہو اور پھر تو نفس ہوا اور شیطان ہی تینوں کا محتاج ہے
بزرگوں کی بربادی لغزشوں سے ہی اور زاہدوں کی شہوتوں سے اور ابدال کی خلیقوں
میں فکر و خطرات سے اور صدیقوں کی نظروں میں انکا کام دلوں کی محافظت کرنا ہے کیونکہ وہ بادشاہ
کے دروازہ پر خواب کنندہ ہیں وہ دعوت کے مقام پر قائم ہیں خلقت کو خدائے عزوجل کی
معرفت کی طرف بلاتے ہیں۔ وہ ہمیشہ دلوں کو پکارتے ہیں اے دلو اے روحو
اور جن اے بادشاہ کے طالبو بادشاہ کے دروازے تک آؤ۔ اوسکی طرف دلوں کے
قدموں اور تقوی اور توحید اور معرفت کے قدموں اور اعلی درجہ کی پرہیزگاری سے

و آخرت [illegible] سے [illegible] ہے پرہیز کے ساتھ [illegible] یہ قوم کا شغل ہے۔ انکا ضروری کام
[illegible] کی [illegible] عرش سے تحت [illegible] تک شامل ہیں۔ اے غلام نفس [illegible] چھوڑ
[illegible] کی خاک [illegible] اور [illegible] ساتھ [illegible] غالب [illegible] بزرگ یخرج الحی من المیت
ویخرج المیت من الحی (زندہ کو مردہ سے [illegible] اور مردے کو زندہ سے نکالتا ہے) ابراہیم
علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو [illegible] زندہ ہے اور
[illegible] زندہ [illegible] حدیث قدسی میں خدا پاک
[illegible] نفسی [illegible] بالمعصیۃ [illegible] مخلوقات
[illegible] نفاق و لذت کی
[illegible] تیرا نفس [illegible]
[illegible] کس طرح [illegible] مخالف ہیں [illegible] موافق نہ ہو۔ انکو
[illegible] حق [illegible] کے لئے لابدی [illegible] کرنا چاہئے
[illegible] ہوا [illegible] اپنی طبع کے
ساتھ [illegible] نہیں توحید [illegible]
[illegible] گا اور قبول کرے گا اور شیطان تیرا [illegible] آدم علیہ السلام کا دشمن ہے
[illegible] کس طرح مائل ہو [illegible] اسکی [illegible] اور [illegible] میلان
[illegible] دشمن [illegible] تیرے باپ [illegible] ان کا قاتل ہے
جب تجھپر قدرت پائیگا تجھے قتل کرے گا جیسے انکو کیا۔ تقویٰ کو اپنا ہتھیار بنا اور خدائی
عزوجل کی توحید اور [illegible] اور خلوتوں میں پرہیزگاری اور صدق و صفائی [illegible]
[illegible] کو اپنا لشکر [illegible] یہ [illegible] اور لشکر [illegible] ہیں جو اسے شکست دیں گے
[illegible] گرا دیں گے [illegible] اسکے لشکر کو بھگا دیں گے [illegible] کس طرح [illegible] جبکہ خدا تیرے
ساتھ ہے۔ اسنے [illegible] دنیا و آخرت [illegible] اور [illegible]

اور آخرت خدا کا ہو ... اور اسکے پاس غیر سے مجرد ہوکے بغیر [illegible] جا۔ خالق کو چھوڑ کر مخلوق کے
پابند نہ بن۔ ان اسباب قطع کر۔ [illegible] کو چھوڑ۔ جب [illegible] تو [illegible] تو دنیا [illegible] کے
لئے اور آخرت دل کے لئے اور مولی کو باطن کے لئے [illegible]۔ تب شخص [illegible] نفس کا [illegible] کا
دنیا کا [illegible] خدا کا اور [illegible] پہنچا [illegible] دنیا کو [illegible] کا [illegible] تھا [illegible]
بعد ضلالت یعنی اپنے گناہوں کی توبہ کا [illegible] عزوجل کی طرف [illegible] تو [illegible] ہو [illegible]
توبہ کرے۔ توبہ دولت کا دل پر [illegible] اور خدا تعالی عزوجل [illegible] تیری [illegible] کی
ساتھ گناہوں سے کٹ جائے۔ اعضا کو اعمال [illegible] کے ساتھ پاک [illegible] [illegible]
صبر کا حال ہو [illegible] کا اور دل [illegible] اسباب [illegible] سے تعلق [illegible]
تو توکل خدای عزوجل کی معرفت اور اسکے علم [illegible] [illegible]
ہوتا ہے [illegible] دریا کے [illegible] پہونچتا ہے تو [illegible] والدی خلقنی فہو یہدین
(جس نے مجھے پیدا کیا وہی ہدایت دیگا) [illegible] ایک [illegible] [illegible]
دوسری جگہ راہ پاتا ہے۔ یہاں تک کہ صراط مستقیم پر واقف ہو جاتا ہے۔

پھر جب خدا کو یاد کرتا ہے تو اسکا راستہ واضح اور [illegible] قریب نازل ہو جاتا ہے۔ [illegible]
سے طالب کا دل [illegible] اور سبکو پیچھے چھوڑ دیتا ہے۔ پھر جب وہ کسی [illegible]
خوف ہلاک کھاتا ہے تو اسکا ایمان نکل کر اسی شجاع [illegible] وحشت [illegible] کی آگ بجھ جاتی
[illegible] عوض [illegible] اور قربت کی خوشی حاصل ہو جاتی ہے۔ اسے غلام جب تجھے بیماری لگی
تو صبر کے ساتھ سے لے اور دوا کے آنے تک تحمل کر۔ جب دوا آئی تو شکر کے ساتھ [illegible]
پس جب تو اس حال میں ہووے تو عیش عاجل (یعنی جلدی آنے والی
خوشی) میں ہوگا۔ آگ کا خوف مومنوں کے جگروں کو کاٹ ڈالتا ہے
اور ان کے چہرے زرد کر دیتا ہے۔ اور انکے دلوں کو غمگین بناتا ہے
پھر جب [illegible] غالب آتا ہے۔ تو خدا [illegible] انکے دلوں پر اپنی رحمت

اور لطف کا پانی ڈالتا ہے اور انکے لیے آخرت کا دروازہ کھول دیتا ہے پس اپنی آرام گاہ کو
دیکھتے ہیں۔ پھر جب سکون واطمینان وآرام تھوڑی دیر تک حاصل کر لیتی ہیں تو انکو از جلال کا دروازہ
کھولا جاتا ہے پس انکے دلوں اور باطنوں کو کاٹ ڈالتا ہے اور پہلے سے زیادہ خوف میں مبتلا
ہو جاتے ہیں پھر جب یہ بھی انکے لئے کامل ہو جاتا ہے تو جمال کا دروازہ کھولا جاتا ہے پس
سکون اور طمانیت پاتے ہیں اور بیدار ہو جاتے ہیں اور ایسے ہی تینوں میں خود جدوجہد سے
ترقی کرتے ہیں اور حلیہ لیتے ہیں۔ اے بندۂ خدا تیرا ارادہ طعام شراب پوشاک نکاح
مکان اور مال کا ہونا چاہیے یہ سب نفس اور طبیعت کا ارادہ ہے پس قلب اور باطن کا ارادہ کہاں
ہے؟ وہ خدائے عزوجل کی طلب ہے۔ تیرا مقصود وہ ہے جو تجھے پیٹ میں ڈالے پس ہمارا
مقصود خدائے عزوجل اور جو اسکے پاس ہے۔ [illegible] دنیا کا عوض آخرت ہے۔ اور مخلوق کا
عوض خالق جل شانہ ہے۔ جس نے خدا کیلئے دنیا کو چھوڑ دیا اسکی جزا اسکو آخرت
ملاقات میں موجود ہوگا۔ غرض تیری عمر کا صرف آجکا دن رہ گیا ہے اب آخرت کیلئے
تیاری کر۔ تاکہ لذت کے آنے کا نشانہ ہیں۔ [illegible] اور لباس اور اسباب خدا اور آخرت
کا مصاحب ہے۔ پس جب خدائے عزوجل کی غیرت موجزن ہوتی ہے اور انکو اور دنیا کو دور
کر دیا جاتا ہے۔ اور انکو ان آخرت کے قائم مقام ہو جاتی ہے پھر وہ دیکھتے ہیں نہ دنیا اور نہ آخرت
کے محتاج ہوتے ہیں۔ [illegible] ہے۔ اسے [illegible] تو تمہیں خدائے عزوجل سے محبت
رکھتا ہے اور جب بلا آتی ہے تو ایسا بھاگتا ہے کہ گویا خدائے عزوجل تیرا محبوب نہیں تھا
بندہ آزمائش کے وقت ہی ظاہر ہوتا ہے۔ جب خدائے عزوجل کی طرف سے مصائب پڑیں
اور تو ثابت قدم رہے۔ تو محب ہے اور اگر بدل جائے تو جھوٹ کھل جائے گا اور چھلکا کیا ہوا
ہو جائے گا۔ ایک شخص پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور
عرض کی کہ یا رسول اللہ میں آپ سے محبت رکھتا ہوں تو آپ نے فرمایا کہ فقر کے لئے چادر
بنالے۔ اور ایک شخص حاضر خدمت ہوا اور عرض کی کہ میں خدائے عزوجل سے محبت

[illegible] ہوں آپ نے فرمایا۔ بلا کسی چارہ [illegible] رسول [illegible] فاقہ [illegible]
[illegible] ہوتی ہے اسی واسطے [illegible] دون [illegible] محبت [illegible]
[illegible] ساتھ لازمی ہے تاکہ [illegible] دعوی [illegible] ہوتا تو [illegible] ہی [illegible]
محبت کا دعوی کر لیتا [illegible] نفس [illegible] ثابت قدمی محبت کی [illegible]
فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار [illegible]
[illegible] آخرت [illegible] ہم کو [illegible] ثابت [illegible]

دوسری مجلس [illegible] خدا آپ سے [illegible] کو [illegible]
مین فرمایا۔ [illegible]
[illegible]
[illegible]
مین [illegible]
حتی اذا [illegible]
[illegible]
[illegible] عزوجل [illegible]
حق مین [illegible] الہام
[illegible] سے [illegible]
کرنے مین اگر صبر ہوتا تو [illegible] دیکھتے ہیں [illegible]
جو [illegible] دن کو [illegible] ہے [illegible] رات میری آنکھ [illegible] پاؤں [illegible]
کیا جاتا ہے۔ دن مین [illegible] پھندے مین جکڑے ہوے [illegible] ہوں شاید
یہ تمہاری بہتری کے لیے ہے۔ اور تم نہین جانتے۔ اگر خدای عزوجل کی [illegible]
یہاں [illegible] نہین تو کیا کوئی عاقل اس شہر مین بیٹھ سکتا ہے۔ اور اسکے باشندون [illegible]

معاشرت کرتے ہو۔ اس بات میں ریا۔ نفاق۔ ظلم۔ عام ہے۔ بیشتر تم لوگ کثرت سے خدا کی نعمت
کی ناشکری اور فسق و فجور پر اسکے [illegible] نہایت [illegible] گھر میں عاجز و کان میں متقی
شہر میں زندیق۔ اپنے مسند پر صدیق [illegible] ہو گئے ہو۔ اگر حکم نہ ہوتا تو جو کچھ تمہارے
گھروں میں ہے بتا دیتا لیکن [illegible] جو عمارت کی محتاج ہے۔ صبر کر بیٹے [illegible] تیرے
حاجت مند ہیں۔ اگر اس [illegible] ذرہ بھی ظاہر کر [illegible] تو بیشک تیرا اور تیرے
درمیان فرق کا باعث ہو [illegible] اس حال میں [illegible] قوت کا محتاج
ہوں [illegible] لیکن اس [illegible] پہلے [illegible]
[illegible] قوت ربانیہ کی [illegible]
[illegible] تو [illegible] اور میں [illegible] خیال کرنے [illegible] اپنے [illegible]
خدائے عزوجل کی [illegible]
[illegible] لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے پر [illegible]
ہیں [illegible] اسکے ساتھ [illegible] ایمان [illegible]
قبول [illegible]
اختیار [illegible] اور کار خیر کو [illegible]
تجھے کیا [illegible] لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ [illegible] تو مدعی ہوا۔ پوچھا جائیگا
اسے کہنے والے کیا تیرے اس دعوے پر [illegible] گواہ کون ہیں؟ امر کی اطاعت نہی سے
باز رہنا آفات پر صبر کرنا۔ قدر کی تسلیم یہ اس دعوے کے گواہ ہیں۔ اور جب تو یہ عمل
کرے تب اخلاص [illegible] مقبول نہیں [illegible] عمل [illegible] بے اخلاص [illegible]
[illegible] قبول [illegible] اپنے مالوں سے [illegible] فقراء کے غمخواری کرو جب تم سائل کو کچھ دے سکتے ہو
خواہ تھوڑا ہو یا بہت تو کسی سائل کو خالی نہ پھیرو عطا کی محبت میں خدائے عزوجل کی موافقت
کرو۔ اور اسکا شکر بجا لاؤ کہ اسنے تمہیں عطا کے لائق اور اسپر قادر بنایا۔ [illegible]

جبکہ سائل خدای عزوجل کا ہدیہ ہے اور تجھے اسکو دینے کی طاقت ہے تو ہدیہ دینے والے ہدیہ کو
کیون پھیرتا ہے۔ میرے پاس تو سنتا اور روتا ہے اور جب فقیر آوے تو تیرا دل سخت ہوجاتا ہے
پس معلوم ہوا کہ تیرا رونا اور سننا خالصًا لوجہ اللہ نہ تھا میرے پاس سننا چاہیے۔ (یعنی باطن
سے ہی پھرلے۔ پھر اعضا کو نیک کامون مین استعمال کرنے سے جب تو مرید ہوا اور تو عمل
عمل زبان پر نہ حسب علیحدہ ہوجا۔ اور مال والے کو بھلا دے۔ میرے سامنے خدای عزوجل
غیر سے خالی ہوکر کھڑا ہو تاکہ وہ اسے (یعنی دل کو) ترسیب۔ فضل۔ احسان کا لباس پہنائے
جب تو مجھ پر داخل ہوتے وقت بھرے گا تو تو پرندے کی طرح ہوگا صبح کو گرسنہ ہوتا ہے
اور شام کو سیر۔ دل کا نور خدای عزوجل کے نور سے ہے۔ اسی واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا اِتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔
(مومن کی دانست سے بچو کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے) اے فاسق مومن سے بچ اور
اوسکے پاس نہ جا جبکہ تو گناہون کی نجاست سے ملوث ہووے۔ وہ اللہ کے نور سے
دیکھ لیگا جو کچھ کہ تجھ مین ہے تیرے شرک اور نفاق کو دیکھے گا۔ تیرے اعمال بد کو تیرے
کپڑون کے نیچے چھپے ہوئے معلوم کرلے گا۔ تیری ذلت اور غرق سے مطلع ہوگا
جو فلاح یافتہ کو نہ دیکھے وہ فلاح نہین پاتا۔ تو مین مجسم ہے اور اہل ہوس سے تیرا ملاپ ہے
کسی سائل نے پوچھا یہ اندھاپن کبتک؟ جواب دیا اسوقت تک کہ تو طبیب سے نہ ملے
اور اوسکی دوا علیہ سے سہارا لے۔ اور اوس مین ظن خیر کرے۔ اور اسکو تہمت لگانے سے
دل کو صاف کرے۔ اور اپنی اولاد کو لیکر اسکے دروازے پر بیٹھے۔ اور اوسکے دوا کی
تلخی پر صبر کرے پس اسوقت تیری آنکھون سے اندھاپن جاتا رہے گا۔ خدای عزوجل
کے آگے ذلیل ہو۔ اور اپنی حاجتین اوسکے آگے پیش کر۔ اور اپنے کسی عمل کا علم ہے
اسے (یعنی عمل کو) اخلاص کے قدمون پر گرادے خلقت کے دروازے کو بند کر اپنے اور
اوسکے درمیان کا دروازہ کھول۔ اپنے گناہون کا اقرار کر اپنی قصورون سے اسکو آگے

... اور یقین کر کہ اسکے سوا [illegible] عطا کنندہ اور مانع نہیں پس
اسوقت ... کی آنکھ سے [illegible] شرک ہوگی اسی
[illegible] طعام کی خشونت میں [illegible] اول [illegible] معروف
اور [illegible] ظاہر [illegible] باطن [illegible]
کل کا [illegible] ہوجاتا ہے [illegible] اور ایک
[illegible] لباس [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کی [illegible] اگر تو [illegible] آئیگا
اور [illegible] ہاتھوں [illegible]
بند کرلیگا۔ [illegible] اپنی مخلوق سے [illegible]
[illegible] کے ساتھ [illegible] دردناک اور سخت کر
[illegible] آرام گاہ۔ تمھاری عافیت تمھارے [illegible] تمھارے اترانے سے [illegible]
سے ڈرو۔ وہ آسمان و زمین کا مالک ہے۔ اسکی نعمتوں کی شکر [illegible] سے محافظت کرو۔ اسکو
[illegible] کو صبر و چشم قبول [illegible] تنگی کو صبر سے فراخی کو شکر کے ساتھ [illegible] جو تمہارے پہلے [illegible]
صالحین گذر چکے ہیں وہ [illegible] نعمتوں پر شکر کرتے تھے اور رنجوں پر صبر [illegible] اونکی
نافرمانیوں کے دسترخوان سے اٹھوا [illegible] فرمانبرداری کے دسترخوان سے کہلایا اور اسکی مدد کی

محافظت کرو جب ہمیشہ خدا کی [illegible] اسے تو شکر بجا لاؤ اور [illegible] کی [illegible] تھا جو [illegible]
اور نفسوں سے حساب لو کیونکہ خدا ای عزوجل بندوں سے [illegible] میں [illegible]
ذکر کرو رب عزوجل کا اور اونکے حساب کو یاد کرو اور جان لو کہ [illegible]
غفلت کب تک۔ یہ جہالت [illegible] فی الباطل [illegible]
خدا ی عزوجل کی عبادت اور دوسری شی کی [illegible] سے [illegible]
کا چھوڑ دینا ہے۔ قرآن اور [illegible] کلمہ نبوت [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] غفلت میں ہو [illegible]
علیہ وآلہ واصحابہ [illegible]
نارًا [illegible] لَا اَسْئَلُ الْمَسَاجِدَ [illegible]
اور [illegible] سے نجات نہ پائے [illegible] خدا کے [illegible]
[illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم [illegible]
مساجد [illegible] اپنے رب سے [illegible] حالت میں [illegible]
تاویل کرے گا اور حجتیں مانگیگا تاویل کرنے والا ہو سکے [illegible] کاش جب ہم [illegible]
سوار ہوں اور [illegible] سے نفاق رہیں اور [illegible] میں خلوص [illegible] تو خدا ای [illegible]
پاتے ہیں۔ پس کیا حال ہے جب تاویل کرینگے اور رخصت مانگینگے عزیمت [illegible]
اور [illegible] اہل ہی۔ یہ حقیقتوں کا زمانہ ہے نہ عزیمتوں کا۔ یہ دنیا۔ نفاق ناحق [illegible]
لینے کا زمانہ ہے۔ ایسے بہت ہیں جو خلقت کے لئے نماز پڑھتے۔ روزہ رکھتے حج کرتے [illegible]
ہیں۔ اور نیکی کے کام کرتے ہیں۔ نہ خالق کے لئے۔ اس زمانہ کا بڑا مقصد خلق و خلق

بلا خلاف ہے۔ تم سب لوگوں کے مردے نفسوں اور خواہشوں کے زندہ ہیں۔ دنیا کو طالب
دل کی حیات [illegible] اور حق عزوجل کے باطنی [illegible] سے نزدیک رہو کیونکہ
اس لیے [illegible] کی حیات حق عزوجل [illegible]
لیے اور اس کی بہت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
نسبت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
صحت نہیں [illegible]
ربنا آتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار
[illegible] دنیا میں نیکی [illegible] آخرت میں نیکی [illegible] عذاب سے بچا۔

تیسری مجلس آپ (حضرت پیران پیر شیخ سید عبد القادر جیلانی) نے فرمایا [illegible]
جمعہ کے روز [illegible] وقت [illegible] ماہ شوال ۵۴۵ ہجری [illegible]
دولت کی قناعت کر کیونکہ شاید وہ تیری ہلاکت کا باعث ہو اور دنیا میں بعض عافیت کی
تمنا کر شاید کہ وہ تیری ہلاکت کا سبب ہو۔ عاقل [illegible] کی حمد سے مخالفت کر
اس مقدار پر جو تیرے پاس ہو قناعت کر اور اس پر زیادتی [illegible] یہاں تک کہ تجھے خدا عزوجل

تیسرے سوال سے ... یہہ کہ کدورت اور ... [illegible] تو نے اسکو ... کر لیا ہے ... [illegible]
[illegible] سوال کرنیکا ... کیا جائے تو ... وقت ... [illegible]
[illegible] اور ... سوال ... [illegible]
[illegible] اس ... [illegible]
[illegible] وقت ... [illegible]
[illegible] ہدایت ... تیسرے سوال ... شیرین زبان
[illegible] ... ہین ... [illegible] تجھے معلوم
[illegible] ... ہے ... [illegible] گران اعمال سے
[illegible] ... اب ... [illegible]
[illegible] ... وہ جو ... ان مین متعلق
[illegible] ... وہی ... اللہ عزوجل ...
[illegible] اسکے انعامات اور احسانات پر شکر ... [illegible]
اسکے ... سے کرتے ہین ... پھر ... مخلوقات سے ... [illegible]
[illegible] ہین ... دنیا کے بادشاہ ... نزدیک معزول ہین جو زمین
[illegible] ... بیت ... انکی خیال ... ویرانہ ... انکی
[illegible] ہین زمین آسمان اور انکے اندر کی مخلوقات کچھہ نہین وہ سب جہات سے علیحدہ ...
[illegible] جہت کیطرف متوجہ ہین۔ وہ دنیا ... اور اسکے اہل کے ساتھہ تھے۔ پھر آخرت اور ...
کے ساتھہ ہوگئے۔ پھر دنیا و آخرت ... کی ہمراہ ... اسکے محبوبون ... دلون ...
ساتھہ اسکی طرف چلے حتی کہ ... گئے اور ... چلنے سے پہلے رفیق کو ... کر لیا ... (یعنی
خدا) کے درمیان دروازہ کہول دیا۔ انکو وہ یاد کرتا ہے جسے وہ ہمیشہ یاد کرتی رہی حتی کہ
ذکر نے اپنے گناہون کا بوجھہ اتار دیا۔ خیر کے ساتھہ وہ مغفور ہین۔ اسلئے یعنی خدا کیساتھہ

سو ہو ... سنے خدا عزوجل کے کلام فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي [illegible]

... میں تمہیں یاد کرونگا اور میرا شکر کرو ناشکری نکرو ... [illegible]

... [illegible] خدا عزوجل کے کلام ... ذکر ... [illegible]

ہیں ... علم ... خلعت ... مجلسوں کو چھوڑ ... ذکر ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ... تو اس ... [illegible]

[illegible] علم ... اگر تو نے ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

... [illegible] ... علیہ ... [illegible]

... [illegible] ... [illegible]

... [illegible] ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

... علم سے تیری مناسبت ... جبتک ... عمل ... کا جب تو

... عمل کریگا تو وہ تیرے ... استعمال کرینگے اور انکو خدا ...

... علم سیکھا کرتا ہے لیکن تو نہیں سمجھتا کیونکہ تیرا دل نہیں ... اور

... کانوں سے اسکے کلام سن اور ... تو اس ... نفع پائیگا علم پڑھا کرنا

... علم کو ... قریب ... دے گا جب تو اس علم پر جو علم اس

ہی عمل کریگا تو دوسرے علم کا چشمہ تجھ پر کھل جائیگا ... چشمے جاری ہو جائینگے

[illegible] اور علم [illegible] یہ کر دیگا۔ اسوقت [illegible]

اور پردوں کے [illegible] عالم کی [illegible] اسکا پیدا [illegible]

[illegible] شانہ نے فرمایا [illegible]

بغیر حساب [illegible] ہیں گے [illegible]

[illegible] کیا [illegible] فرمانبرداری کرتے [illegible] کا طبق [illegible]

[illegible] سب [illegible] مخلوقات پر [illegible]

[illegible] فضل کی [illegible] ہیں انہیں [illegible]

[illegible] لله [illegible] واجب [illegible]

[illegible] فرمایا [illegible]

[illegible] خلقت کے

[illegible]

[illegible] اور اسے [illegible] پھر [illegible]

ہے [illegible] نہیں [illegible] جلال و جمال کے بیان [illegible]

[illegible] نہیں ہوتے [illegible] انسان [illegible] فرشتے [illegible] مخلوقات

انکی خدمت [illegible] انکے خادم [illegible] فضل [illegible]

اسکے فضل کا [illegible] کا پانی پیتے ہیں۔ وہ صفت کا کلام سنتے [illegible]

ہیں [illegible] اور انکی خلعت اور [illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کے نائب بنکر مخلوق کو خدا کے احکام [illegible] اور نہی سے [illegible]

حقیقتاً وہی وارث ہیں۔ انکا کام خلقت کو خدائے عزوجل سے [illegible]

محبت پر غالب [illegible] ہیں اور چیزوں کو انکے موقع و محل پر رکھتے ہیں۔ [illegible] فضل کو

اوسکا فضل دیتے ہیں۔ اپنے حقوق کو نہیں لیتے اور اپنے نفس [illegible] پر نہیں چلتے

خدا سے محبت رکھتے ہیں اور اوسکے لیے [illegible] رکھتے ہیں اور دل اوسکا [illegible]
اسکی [illegible] نہیں جبتک یہ [illegible] سے حاصل ہوا اور محبت کامل اور [illegible]
حاصل ہو [illegible] ہیں اور فرشتے اور آسمان زمین [illegible] محبت رکھتے ہیں۔
[illegible] خلق [illegible] جل [illegible]
[illegible] اصحاب [illegible] بیٹھا [illegible]
نہیں اسلام [illegible] علم پڑھ اور عمل کر [illegible]
[illegible]
[illegible] کلام [illegible]
[illegible] کلام [illegible] خیال [illegible]
[illegible] دنیا [illegible]
[illegible] سقیم [illegible]
[illegible] محبت [illegible] دنیا
[illegible]
[illegible] خدا [illegible]
[illegible] کلام [illegible] آیت و حدیث [illegible] حدیث
[illegible] خلیفہ [illegible] جل
سے کلام [illegible] مخلوق خالق [illegible] کلام [illegible]
کلام کی [illegible] اور ہماری [illegible]
[illegible] جلشانہ
[illegible] سے [illegible] جبرئیل علیہ السلام نے خدا کی طرف سے آسمان پر سے نازل
کیا اسکو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر نازل فرمایا جیسا کہ اوسنے

[illegible] دور ہوں۔ اسکا انکار جائز نہیں ہاں خدا اسکو ہدایت دے۔ سب کی توبہ قبول کرے
[illegible] معتصم باللہ سے خدا ان سب کو بخشے۔ روایت ہے کہ معتصم کی وفات کے وقت
خدا کی قسم میں خدائے عزوجل کی طرف رجوع لاتا ہوں۔ اس امر سے کہ میں نے امام احمد بن حنبل
پر جو کیا کیونکہ مجھے اسکی ولایت نہ تھی اور میرا غیر اسکا متکفل تھا۔ اے مسکین اپنے فائدہ
کلام کرنا چھوڑ دو۔ مذہب میں اندھا دھند باتیں ترک کر اور ایسی چیزوں میں مشغول ہو جو تجھے دنیا و آخرت
میں فائدہ بخشے تو جلدی اپنے آپ کو پانے لگا اور میرے کلام کو یاد کر دنیوی زندگی کی وقت حالانکہ
تجھے بہت جلد معلوم ہو گی دیکھیگا کہ اسکو کرنا کاری زخم لگا ہے (یعنی نہیں لگا) اپنے دل کو دنیا کے
دھندوں سے فارغ کر۔ تو ان سے جلدی ہی الگ ہو جائے گا۔ اس میں (دنیا میں) خوش عیشی
مانگ۔ وہ تجھے حاصل نہیں ہوگی۔ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے العیش عیش الآخرۃ
(عیش تو آخرت کی خوشی ہے) اپنی امید کو تاہ کر۔ حالانکہ ترک دنیا کا علم تجھے پہنچ چکا ہے
کل زہد امید کا کوتاہ کرنا ہے۔ برے جلیسوں کو چھوڑ۔ اور اپنے اور انکے درمیان
کی دوستی کو قطع کر اور اپنے اور نیکوں کے درمیان الفت پیدا کر۔ تیرا قریبی رشتہ دار
جب برے جلیسوں میں ہو تو اسے ترک کر دے اور بعید سے جب وہ نیک ہو رشتہ
جوڑ۔ رشتہ بنا جس نے دور سے محبت پیدا کی۔ تیرے اور اسکے درمیان قرابت ہو گئی
کیونکہ کسی سے محبت پیدا کرتا ہے کسی ولی خدا سے پوچھا گیا کہ راحت کیا شے ہے فرمایا موت مفقود
اور معدوم و [illegible] کی طلب چھوڑ دے کیونکہ معدوم کی طلب بے فائدہ تکلیف ہے۔ اور غیر مفقود
کو طلب کرنا لطف الٰہی اور توفیق ہے۔ اسی واسطے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
نے فرمایا۔ [illegible] نفحات اللہ تعالی الحدیث۔ طلب ما لم تقسم لک [illegible] بندہ
ملے اس چیز کی طلب جو قسمت میں نہیں خدا کے غلاموں میں [illegible]
[illegible] اسی [illegible] سے [illegible] کا پتہ لگا [illegible] میں فکر کر عمل [illegible] گا [illegible]
[illegible] کی ذات [illegible] اللہ تعالی [illegible] ہیں [illegible] تمہاری آنکھوں [illegible] خدا کی [illegible]

مخلوقات کو اور باطنی آنکھوں سے ان سماوی مخلوقات کو دیکھتا ہے۔ پھر اسکے دل کی بات اسکے جی
مین۔ پس وہ بلا تشبیہ اور کیفیت مشاہدہ کرتا ہے اور قرب محبوب پاتا ہے۔ اور محبوب سے کچھ چھپا
نہین رہتا۔ اسکے دل سے حجاب دور ہوتے ہیں جو خلقت نفس طبع ہوا شیطان سے تھا
ہوا اور زمین کے خزانون کی کنجیان اپنے ہاتھ سے پھینکدین اور اسکے نزدیک پتھر اور مٹی یکسان
ہوگئی ہیں۔ جو مین کہتا ہون اسکو سمجھ اور سمجھ مین کلام کا خلاصہ کیا۔ ان سبکو ظاہر اور باطن
اور معنی اور نیت مین۔ اسے غلام خالق کا مخلوق کے پاس شکوہ نہ کر بلکہ اسی طرف شکایت کیا کر
وہی مقدر کرتا ہے ورنہ بہت نیکی کے خزانون مین سے اور مصائب اور مرض اور صدقہ
کا چھپانا ہے۔ وامین انہین سے صدقہ ہے۔ اور کوشش کر کہ بائین ہاتھ کو اطلاع نہو دنیا
سے جو بستے دریا مین بہت سی خلقت غرق ہو چکی سوائے ان لوگون کے اس سے کوئی نہین بچا ہے
بڑا اور دریا ہے سبکو غرق کرتا ہوگا خدای عزوجل اپنے بندون سے جسے چاہتا ہے نجات
بخشتا ہے جیسا کہ قیامت کے روز مومنین کو دوزخ سے نجات دیگا۔ اسپر ...
عزوجل اپنے بندہ کو جب چاہے گا بچالیگا فرمایا خدای عزوجل نے وَإِنْ مِنْكُمْ
إِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلَىٰ رَبِّكَ حَتْمًا مَقْضِيًّا (تم مین سے کوئی نہین مگر اسمین وارد ہوگا
یہ تیرے رب پر لازم اور مقرر شدہ ہے خدای عزوجل آگ کو حکم دیگا پس وہ اور سلامت ہوجا
تاکہ میرے بندے مجپر ایمان لانے والے مجھسے انس رکھنے والے مجھسے محبت کرنیوالے میرے
غیر سے بیزار ہونیوالے گذر جائین۔ اس سے ویسا ہی فرمائیگا جیسے اس آگ کو جو نمرود نے حضرت ابراہیم
علی نبینا علیہ الصلوۃ والتسلیم کے جلانے کو روشن کی تھی حکم دیا تھا خدای عزوجل حکم دیتا ہے
اور دریا کو دیا۔ اسے پانی اس بندہ میرے مطلوب اور محبوب کو غرق مت کرنا پس وہ اس سے
نجات پاتا ہے۔ جیسے کہ موسیٰ علی نبینا علیہ الصلوۃ والتسلیم اور انکی قوم نے اس دریا سے نجات
پائی یہ اسکا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے عذاب نصیب کرتا ہے
کنجی کل شے کی اسکے ہاتھ مین ہے اور دنیا اور نہ دنیا اسکے ہاتھ ہے غنی اور فقر اسکے ہاتھ ہے ...

وقت اسکے ساتھ کسی چیز مین اسکا کوئی شریک نہین عقلمند وہ ہی جس نے زدہ سے اسکے دروازہ کو
چھوڑا اور رات اسکے دروازے کو لازم پکڑا۔ اے کمبخت مین دیکھتا ہون کہ تو خلقت کو راضی کرتا
اور خالق کو ناراض دنیا کی عمارت کی عوض آخرت کو برباد کرتا ہے جلدی ہی تو پکڑا جائیگا
تجھے وہ پکڑے گا جس کی گرفت حد درجہ کی دردناک ہے اسکی گرفت کئی طرح سے ہو بھی گرفت
کرتا ہے ولایت سے علیحدہ کرنے۔ مرض اور ذلت وفقر سے مصیبتون ورنجون اور دشمنون کی مخلقت
کی زبانون اور ہاتھو نکو تجھپر مسلط کرنیسے ساری مخلوق کو تجھپر غالب کر دیتا ہے۔ اے غافل ہوشیار
ہوجا۔ اسے خدا ہمین اپنی ہمراہ اور اپنے لئے بیدار کر۔ اسے بندے دنیا کے سمیٹنے مین
رات کے وقت لکڑیان اٹھانے والے کی طرح نہ بن اسے معلوم نہین ہوتا کہ اوسکے ہاتھ مین
کیا آتا ہے مین تجھے تیرے حالات مین اس رات کے وقت لکڑیان چننے والے کی طرح پاتا ہون
جو سخت اندھیری رات مین جس مین نہ چاندنی ہے اور نہ اسکے پاس شمع ہے اور وہ ایک ریگستان
مین جو مہلکات اور حشرات الارض مہلکہ سے بھرا ہوا ہے۔ لکڑیان اٹھا رہا ہے۔ قریب ہے کہ ان
مین سے کوئی اسے مار ڈالے۔ تجھے دن کے وقت لکڑیان چننا چاہئے۔ تاکہ سورج کی روشنی تجھکو
موذی کے پکڑنے سے روک نے اپنی حالات مین توحید شرع اور تقویٰ کے سورج کے ساتھ رہنا۔
یہ سورج تجھکو حرص نفس شیطان خلقت کو شریک بنانے کے پھندے مین نہ پھنسنے دینگے
اور سیر مین جلدی کرنے سے روک لین گے۔ تجھپر افسوس جلدی نکر جس نے جلدی کی خطا کی
یا قریب بخطا ہوا اور جس نے آہستگی کی صواب کیا یا قریب بصواب ہوا۔ جلدی شیطان کا کام
ہے اور آہستگی رحمن کا۔ جو چیز کہ زیادہ تجھے عجلت پر برانگیختہ کرتی ہے دنیا جمع کرنے کی حرص ہے
قناعت کر قناعت ایسا خزانہ ہے جو کبھی ختم نہوگا۔ وہ جو تیری قسمت نہین کس طرح طلب
کرتا ہے۔ وہ کبھی تجھے نہ ملیگا۔ اپنے نفس کو روک اور اپر باطنی رتقا اور غیر سے ہوجا
ونکو لازم کرتا کہ تو خدا شناس ہوجائے اسوقت تو سب چیزون سے غنی ہوجائیگا تیری آنکھ تیرا
ہاتھ تیرا پاؤن صاف ہوجائیگا اور تجھکو خدا تسلیم دیگا پس دیکھتا تیرے سر کی آنکھون کی

آخرت دلکی آنکھون مین اور غیر خدای عزوجل باطن کی آنکھون مین تیری نزد
کوئی چیز سوائے خدائے عزوجل کے بڑی ہوگی۔ پس اسوقت تو سب خلق کز
اے بندے! تو چاہتا ہے کہ تیرے سامنے کوئی دروازہ بند نہ رہے
عزوجل سے خوف کر۔ وہ سب دروازون کی چابی ہے۔ اللہ جل شانہ نے فرمایا
یَتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَل لَّهُ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ۔ اور جو اد
خدا اوسکے لئے وجہ خروج بنادیتا ہے اور اُسے ایسی جگہہ سے رزق پہونچا
خواب وخیال مین بہی نہ تہی۔ خدای عزوجل کا اپنے نفس۔ اہل۔ مال اور زمانہ
معارضہ (مقابلہ) نکر۔ کیا تجہے شرم نہین آتی۔ کہ تو اسے حکم کرتا ہے کہ تغیر دیوا
اس سے زیادہ حاکم اور زیادہ عادل اور اس سے زیادہ رحیم ہے۔ تو اور سار
اوسکے بندے ہین وہ تیرا بہی اور اُنکا بہی مدبر ہے یعنی منتظم۔ اگر تو دنیا و آخرت
صحبت کا خواہشمند ہے تو سکون۔ خاموشی۔ گونگا رہنا لازم پکڑ! خدائے عزوجل
اوسکے سامنے مودب ہین۔ اسکی ظاہری اجازت کے بغیر جو اونکے دلون مین
حرکت نہین کرتے۔ اور ایک قدم نہین اُٹہاتے۔ مباح چیزین نہین کہاتی۔ اور بغ
اُن کے نہ لباس پہنتے۔ نہ نکاح کرتے۔ اور نہ اپنے اسباب مین تصرف کر
وہ خدائے عزوجل کے ہمراہ کہڑے ہین۔ دلون اور آنکھون کے پہیرنے وا
قائم ہین۔ خدائے عزوجل کے بغیر انکو قرار نہین جبتک کہ اسکو دنیا مین و
ساتہہ اور آخرت مین جسمون کے ساتہہ نہ ملین۔
اے خدا دنیا و آخرت مین اپنا دیدار نصیب کر۔ اپنی نزدیکی اور زیارت سے
بخش ہمین اُن سے بنا جو تیرے غیر سے تیرے ساتہہ راضی ہین۔ وَ
فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔
دنیا مین نیکی اور آخرت مین بہلائی عطا کر اور ہم کو عذاب دوزخ سے بچا۔

ں - اتوار کی صبح تاریخ دسوین ماہ شوال ۵۴۵ھ کو رباط مین فرمایا -
لی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا مَنْ فُتِحَ لَہٗ بَابُ خَ
فَلْیَغْتَنِمْہُ فَاِنَّہٗ لَا یَدْرِیْ مَتٰی یُغْلَقُ عَنْہُ (جس کے لئے نیکی کا دروازہ
ا دو سے چاہیئے کہ اسکو غنیمت جانے کیونکہ اسے معلوم نہین کہ کب اس سے بند کیا جائیگا)
احیات کے دروازے کو جبتک کہلا ہے غنیمت جانو وہ جلدی ہی تم سے بند
نیکی کے کامون کو جبتک تمہین قدرت ہے غنیمت سمجھو - توبہ کے دروازے کو جبتک
لئے کہلا ہے غنیمت جانو - اور اس مین داخل ہو جاؤ - دعا کے دروازے کو
نو کہ وہ تمہارے لئے کہلا ہے - اپنے نیک بہائیون کی ملاقات کے دروازے کو غنیمت
تمہارے لئے کہلا ہے - اے قوم جو تو نے توڑا اوسکی مرمت کر - جو تو نے پلید کیا
ڈال - جو تو نے بگاڑا اوسکو درست کر - جو تو نے مکدر کیا اسکو صفی بنا - جو تو نے لیا
ں دی - نفرت اور رہا گناہ چھوڑ - اور مولی عزوجل کی طرف لوٹ -
اے ! سوائے خالق عزوجل کے اور کوئی نہین - اگر تو خالق کے ساتہہ ہے تو تو اوسکا
ور مخلوق کے ساتہہ ہے تو مخلوق کا بندہ - تو کسی کام کا نہین جبتک کہ دل و رباطن سے معرفت
نہ اور میدانون کو نہ طے کرے اور سب سے جدا نہ ہووے - کیا تجھے معلوم نہین کہ خدا
سب سے جدا ہوتا ہے یقین کر کہ کل مخلوقات تیرے اور خدائے عزوجل کے درمیان پردہ
ں جس سے دل لگایا وہی حجاب بنگیا - اے غلام سست نہ بن کیونکہ کاہل ہمیشہ
و ندامت سے دست بگریبان رہتا ہے - اپنے عملون کو ٹہیک بنا - تجہے خدائے عزوجل
! آخرت عطا کی ہے - ابو محمد عجمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تہے ای خدا ہمین جید
) بنا - اس سے مراد یہ ہے کہ فرماتے اے خدا ہم کو جید بنا نہ صرف زبانی بلکہ
وق حاصل کیا اوسنے پہچان لیا - یعنی معرفت حاصل کر لی تعلقات کے ساتہہ نیک صحبت
شرع اور رضائی مولی کا پابند رہکر اون سے موافقت نہایت مبارک ہے اور اگر

حدود شرع میں سے کسی حد کے توڑنے اور بری رضا ہو لی ہو تو اچھی نہیں اور نہ اسمیں کچھ بہتری ہے
صاحب باطن اور برگزیدہ لوگوں کے ہاں عبادتوں کے قبول ہونے اور مردود ہونیکی علامات
ہیں۔ اے بندے ... کے پیچھے پڑی لگا۔ اور رضا کی طرف رجوع کر دل اور زبان پر کوئی اعتراض
نہ لا۔ قیامت کے روز انسان نے جو نیکی یا بدی دنیا میں کی اسکو یاد کریگا۔ پس وہاں کی ندامت کچھ
فائدہ نہ دیگی اور وہاں ... کر سفید نہو گا۔ موت سے پہلے یاد کرنے میں عزت ہے۔ لوگوں کو کاٹنے
کے وقت ہل چلانا۔ اور بیج بونا بے سود ہے۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ نے
فرمایا اَلدُّنْيَا مَزْرَعَةُ الْاٰخِرَةِ فَمَنْ زَرَعَ خَيْرًا حَصَدَ غِبْطَةً وَمَنْ زَرَعَ شَرًّا
حَصَدَ نَدَامَةً دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ جس نے اچھا بویا خوشی سے کاٹا۔ اور جس نے
برا بویا نادم ہو کر کاٹے گا۔ جب تیری موت آئے گی تو بیدار ہو گا جبکہ تجھے بیدار ہونا فائدہ
ندیگا اے خدا تو ہمیں اور ان غافلوں کو نیند سے جو تجھسے بے خبر ہیں بیدار کر۔
اے بندے شریروں کی صحبت تجھکو اچھوں پر بدظنی میں ڈالیگی۔ اللہ عزوجل کی کتاب (یعنی قرآن)
اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کے سائے کے نیچے چل تو خلاصی پائیگا۔
اے قوم خدای عزوجل سے حیا و شرم کر۔ اپنے وقت کو غفلت میں ضائع نکر۔ اس مال کو جمع
کرنے میں جسکو تم نہ کھاؤ گے اور ان امیدوں میں جنکو حاصل نکرو گے اور ان بناؤں میں جنمیں
نہ بسو گے مشغول نہو۔ یہ تمہارے خدائے عزوجل کے مقام سے حاجب ہونگے۔ اللہ عزوجل کا ذکر
نمازیوں کے دلوں میں خیمہ لگاتا اور انکو گھیر لیتا۔ اور انکو اسکے ماسوا سے خالی کر دیتا ہے
جب یہ رتبہ حاصل ہو جائے تو جنت ٹھکانا ہے منقود ہی اور موعود ہی منقود دنیا میں
قضا پر راضی ہونا۔ اور اللہ عزوجل سے ولی قرب اور اس سے کلام کرنا اور خدا اور اسکے درمیان
سے حجاب کا اٹھ جانا۔ پس اس دل کا مالک خلوت میں اور سب حالات میں بلا کیف وتشبیہ
خدا کے ساتھ ہے۔ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَّهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ (اسکی مانند کوئی شے نہیں
اور وہی سننے والا۔ دیکھنے والا ہے) اور موعودہ جو اللہ عزوجل نے مومنوں سے وعدہ کیا

،، دیدار سے بلا حجاب مشرف ہونا۔ اور بیشک (یا اسمین شک نہین) کل خیر خدا کے پاس
بشر اسکے غیر کے پاس۔ خیر اوسکی طرف متوجہ ہونے اور شر اس سے پہرنے مین ہے جب
عوض چاہے وہ تیرے لئے ہے اور جس عمل سے اللہ عزوجل کو طلب کرے وہ اوسکا
ب تو نے عمل کیا اور عوض چاہا تو اسکا عوض مخلوق ہے۔ اور جب تو نے اللہ جل شانہ
ے عمل کیا تو تیرا حق خدا کا قرب اور اوسکا دیدار ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ تم عملون کا عوض
لنا چاہیے۔ دنیا و آخرت اور خدا کا غیر اسکی نسبت کچہہ شے نہین منعم کو طلب کر
لو۔ گہر سے پہلے ہمسایہ کی تلاش کر۔ وہی اول ہے۔ اور وہی خالق اور وہی آخر
کے ذکر اور مصائب پر صبر۔ اور سب حالات مین اللہ عزوجل پر بہروسہ کرنیکو لازم
ے یہ تینون خصلتین تجہہ مین کامل ہو جائین گی تو تیرا زہد کامل اور فرشتہ تیرے پاس
کا ذکر لائیگا اور صبر کے ساتہہ جو چاہتا ہے اللہ عزوجل سے پائیگا۔ اور توکل کے ساتہہ کل اشیا کو
نکال ڈالیگا اور خدا سے عزوجل تو تمسک کریگا دنیا و آخرت اور ماسوا سے مولی
جدا ہو گا۔ ہر ایک طرف سے تجہے راحت ملے گی اور حفاظت و حمایت جہات ستہ سے
اللہ عزوجل تجہی محفوظ رکہے گا۔ مخلوقات تجہے ذرا بہی تکلیف نہ دے سکی سب جہات
ے رو کی جائین گی اور سب دروازے تجہہ بند ہو نگے تو منجملہ اونکے ہو گا جنکے
خدا عزوجل نے فرمایا اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْہِمْ سُلْطَانٌ (میرے بندون پر
نہو گا) ان موحد مخلصون پر جو اعمال مین ریا نہین کرتے اسکا کسطرح غلبہ ہو گا۔
تہا مین ہوتی ہے نہ ابتدا مین ابتدا مجسم بے زبانی اور انتہا کل نطق کہ مخلص دلکا
ر باطن کا بادشاہ ہے۔ ظاہر کا کوئی اعتبار نہین۔ ایسے کم ہین جو ملک ظاہر و باطن
رہتے ہین ہمیشہ گمنام ہین اور ایسا ہی رہ حتی کہ تو مرد کامل ہو جائے اور تیرا دل خدا کے
ہو پلٹے۔ پس جب تو کامل ہو جائے اور معرفت حاصل کرے تو تجہے پہر پرواہ نہین۔
ہو تو اپنے حال کو پالیا اور اپنے مقام پر کہڑا ہو گیا اور تیرے محافظون نے تجہے

گمہ لیا۔ اور مخلوقات تیرے نزدیک ستون اور درخت ہین۔ اور اونکی تعریف اور مذمت
اور اقبال و ادبار تیرے نزدیک یکسان ہوگئے۔ تو انکا بانی اور توڑنے والا بنگیا۔ تو ان مین
خالق کے حکم سے تصرف کرتا ہی۔ وہ بجھے انکا انتظام سپرد کر دیتا ہے۔ تیرے دل کو ہاتھہ مین
فرمان اور باطن کی ہاتھہ مین علامت دیتا ہے۔ کوئی عزت نہین جتبک یہ حال نہو نہین عقل کر
اور حریص نبن۔ تو اندھا ہے اسے تلاش کر جو تجھے دکھائی۔ تو جاہل ہی اسے طلب کر جو تجھے
علم پڑھائے۔ پہر جب تو اسے پالے تو اس سے تمسک کر اسکے قول اور رائے کو قبول کر اور
اس سے راستہ پر دلیل لے جب اوس تک پہونچے تو وہان بیٹھ جا حتی کہ تیری معرفت ٹہیک
ہو جائے۔ اسوقت ہر ایک گمراہ کی پناہ اور رفیقون مسکینون کا طبق ہوگا۔ خدای عزوجل
کے راز کی حفاظت و خلقت کے ساتھہ اچہے خلق سے پیش آنا جوانمردی ہی تجہہ مین خدا کی
طلب اور اوسکے غیر کو چہوڑ کر اسپر راضی ہونا کہان ہے۔ کیا تونے خدای عزوجل کے
کلام کو نہین سنا۔ مِنْكُم مَّن يُرِيدُ الدُّنْيَا وَمِنكُم مَّن يُرِيدُ الْآخِرَةَ (تم مین بعض
ایسے ہین جو دنیا کو چاہتے ہین۔ اور بعض ایسے ہین جو آخرت کو) اور دوسری جگہہ فرمایا
يُرِيدُ وَجْهَهُ (اوسکی ذات کو چاہتے ہین) اگر تیرا نصیبہ اچھا ہوا تو غیرت کا ہاتھہ
نکلا اور تجھے ماسوا اللہ عزوجل کے ہاتہہ سے چہوڑا لیا۔ اور حق عزوجل کی قرب کی دروازہ
تک پہنچایا۔ فَهُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلَّهِ الْحَقِّ (وہان سچی خدا کی حکومت ہی) جب یہ بات تجھی
کامل طور سے حاصل ہو جائیگی تو دنیا و آخرت بے ضرر و تکلیف تیری خادم ہو جائینگی حق
عزوجل کی دروازے کو دستک دی اور اسکے دروازے پر کھڑا رہ۔ جب تو وہان ٹہیریگا تو
خواطر تجھے معلوم ہو جاینگے نفس۔ ہوی۔ دل۔ ابلیس۔ ملک کے خواطر پہچانیگا جو تجھے
کہا جائیگا یہ خیال حق ہے اور یہ باطل۔ تو ہر ایک کو اس علامت سے پہچانیگا جو تجھے
معلوم ہو جائے گی جب تو اس درجہ پر پہونچے تو خدا کی طرف سے ایک خطرہ آئیگا جو تجھے
موٴدب اور ثابت قدم بنادیگا اور کہڑا کرے گا۔ بٹہلائیگا حرکت دیگا ساکن کریگا

گا۔ اے قوم زیادتی نقصان۔ تقدیم۔ تاخیر کو نہ مانگ کیونکہ قدر تم میں سے
علٰحدہ علٰحدہ محیط ہے۔ تم میں کوئی ایسا نہیں جس کی کتاب اور تاریخ مخصوص نہو۔
لی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ فَرَغَ رَبُّکُمْ مِنَ الْخَلْقِ وَالرِّزْقِ وَالْاَجَلِ جَفَّ
اھُوَ کَائِنٌ (تمہارا رب خلق۔ رزق۔ اجل سے فارغ ہو چکا۔ جو ہونا تھا
قلم لکھہ چکا م اللہ عزوجل سب کچھہ کر چکا۔ اس کی قضا سابق ہے۔ مگر جب مرونی
زمین اسکا حکم آتا ہے تو کیسکو سابقہ مقدر کا بہانہ کرنا جایز نہیں۔ بلکہ یہ کہی لَا یُسْئَلُ
وَهُمْ یُسْئَلُوْنَ۔ (وہ جو کرتا ہے اسکی باز پرس نہیں اور وہ (یعنی مخلوق) پوچھی
ے قوم اس ظاہر اور اس سواد پر جو بیاض پر ہے عمل کرتی کہ تجھے باطنی عمل کا شوق
س ظاہر پر عمل کرنا۔ تجھے فہم باطن پر پہنچائے گا۔ اول اول تیرا باطن فہم کرتا ہی پھر تیرا
نفس پر املا کرتا ہے۔ اور تیرا نفس تیری زبان پر۔ اور تیری زبان خلقت پر۔ یہ اسکی طرف
فعت اور مصلحت سے کے لئی متعدی ہوتا ہے۔ تجھی شاباش ہی اگر تو نی حق عزوجل
بت اور اس سی محبت کی۔ تجھپر افسوس تو اللہ عزوجل کی محبت کا مدعی ہوا۔ کیا تو نی نہ جا
ی شرائط ہیں انمیں سی ایک یہ کہ اپنی اور اپنی غیر کی تقدیر میں اسکی موافقت
اور دوسرے یہ کہ غیر کی طرف مائل نہ ہووے۔ اور اس سی انس پکڑی اور وحشت
۔ جب بندے کے دلمیں اللہ کی محبت جاے گزین ہوتی ہے تو اس سی انس پاتا ہی
سب چیزوں کو جو اس سی پھیرین برا سمجھتا ہی۔ اپنی جھوٹے دعوی کو چھوڑ یہہ
نے ہی کہ خلوت اور تمنا اور جھوٹھ اور نفاق اور بناوٹ سی حاصل نہیں ہوتی توبہ
توبہ پر ثابت رہ۔ صرف توبہ میں کچھہ نہیں بلکہ اسپر ثابت و قائم رہنا چاہیے درخت
ین کیا فائدہ بلکہ اسکی ثابت رہنے اور شاخیں نکالنے اور پہل لانے میں ہی اور
شیخ جیلانی نے (خدا آپ سے راضی ہو) فرمایا۔ حق عزوجل کی موافقت
خی۔ فقر۔ غنا۔ سختی۔ نرمی۔ بیماری۔ صحت۔ نیکی۔ بدی۔ سخاوت۔ بخل۔ میں

لازم پکڑو مین تمھارے لئے کوئی دوا اسوا تسلیم بحق جل شانہ کے نہین پاتا - جب وہ تم پر کسی چیز کا حکم کرے تو اس سے وحشت نہ کرو - اور نہ لڑو - اور نہ اوسکے غیر کے پاس شکایت لیجاؤ کیونکہ اوس سے تمہاری مصیبت بڑہے گی - بلکہ سکون - سکوت گمنامی - اختیار کرو اوسکی سامنے کہڑے رہو - اور دیکھو کہ وہ تم مین کیا کرتا ہے - اسکے تغیر اور تبدل دینے سے خوش رہو جب تم اُسکے ساتھ ایسے ہوجاؤ گے تو یقیناً وحشت کو انس اور اکیلا پن کو اپنے قرب کی خوشی سے بدل دیگا ای خدا ہمین اپنی جناب مین اور اپنے ہمراہ لے - واٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار ہ اور ہمین دنیا مین نیکی و آخرت مین نیکی عطا کر اور دوزخ کے عذاب سے بچا

پانچوین مجلس - آپ نے (خدا آپ سے راضی ہو) منگل کے روز بارہوین ماہ شوال ۵۴۵ھ کو مدرسہ مین عشا کے وقت فرمایا - اے بندے حق عزوجل کی عبودیت کہان ہے حقیقی عبودیت حاصل کر اور سب کامون مین بے فکر رہ تو اپنے آقا کا فرار شدہ غلام ہے اوسکی طرف لوٹ - اور اسکا مطیع ہو - اسکے امر کا تابعدار - اور اسکی نہی سے باز رہ اور اوسکی قضا کا صابر اور موافقت سے متواضع رہ - جب تجھے یہ حاصل ہو جائے تو تیری عبودیت درست اور وہ تیرے لئے کافی ہے - خدائ عزوجل نے فرمایا الیس اللہ بکاف عبدہ (کیا خدا اپنے بندے کے لئے کافی نہین ہے) جب تیری عبودیت ٹہیک ہو جائیگی تو وہ تجھ سے محبت رکھیگا - تیرے دلمین اوسکی محبت اور اسکا انس اور قرب بلا مشقت پختہ ہو جائیگا اور وہ تیرے لئے اپنے غیر کی صحبت پسند نکرے گا - پس تو سب حالات مین اس سے راضی رہیگا اور اگر تجھپر زمین باوجود فراخی اور دروازے باوجود وسعت کے تنگ اور بند ہو جائینگے - تو اسپر غصے نہوگا - اُسکے غیر کے دروازے پر نہ جائیگا - اُسکے غیر کا طعمہ نہ کہائیگا - اور حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے مل جائیگا - اونکی بابت اللہ عزوجل نے فرمایا وحرمنا علیہ المراضع من قبل (اور ہم نے اس سے پہلے اسپر دائیان حرام کردی تہین) خدائ عزوجل ہر چیز پر شاہد - ہر چیز مین حاضر - ہر شے کا نگہبان اور ہر شے کے قریب ہے

اسکے سوا کوئی چارہ نہین۔ معرفت کے بعد انکار نہایت ہی تلخ ہے۔ تجہپر افسوس خدای عزوجل
کو پہچانتا ہے پہر اُس سے انکار کرتا ہے۔ اُس سے نہ پہر توکل چیز سے روکا جائیگا۔ اسکے
ساتہہ صبر کر اور اُس کے سوا اور طرف مائل نہ ہو۔ کیا تجہے معلوم نہین جس نے صبر کیا قادر بنا یہ
عقل کیسی ہی لو اور یہ جلدی کیسی۔ خدای عزوجل نے فرمایا یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَ
صَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (ای ایمان والو صبر کرو اور صبر دلاؤ
اور تعلق پیدا کرو اور خدا سے ڈرو تو کہ تم نجات پاؤ) قرآن مین صبر کے متعلق بہت سی آیات
ہین جو اسکی خیر اور نعمت اور نیک جزا اور عطا اور دنیوی و اخروی راحت کو بتاتے ہین اسکو
لازم پکڑو۔ تم نے یقیناً دنیا و آخرت کی خیر کو پالیا۔ قبرون کی زیارت اور خدا کے نیک بندون
کی طرف قصد کرنے اور نیکی کرنے کو لازم جانو۔ تمہارے سب کام ٹہیک ہو گئے۔ تم اِن لوگون سے
نہ بنو جب اُنہین نصیحت کی جاتی ہے تو قبول نہین کرتے اور جب سنتے ہین تو عمل نہین کرتے۔
چار چیزون سے تمہارا دین کہویا جاتا ہے۔ پہلے یہ کہ تم اپنے علم پر عمل نہین کرتے۔ دوسرے یہ
جسکا تمہین علم نہین اسپر عمل کرتے ہو۔ تیسرے یہ کہ جسے تم نہین جانتے اُسکو سیکہتے نہین اور
جاہل رہجاتے ہو۔ چوتہے یہ کہ تم لوگونکو اوس چیز کے سیکہنے سی جسکو وہ جانتے نہین روکتے ہو۔
اے قوم! جب تم مجلس وعظ مین حاضر ہوتے ہو تو سیر کے لئے نہ دوا کے لئے۔ واعظ کے وعظ
کو چہوڑدیتے ہو اور اوسکی خطا اور زلات یاد رکہتے ہو۔ اور اوسپر استہزا اور مضحکہ و کہیل
کرتے ہو۔ تم خدائے عزوجل سے سرپہیرتے ہو۔ اِس سے توبہ کرو۔ اللہ عزوجل کے دشمنون
سے مشابہت نکرو۔ اور جو تم سنتے ہو اوس سے فائدہ حاصل کرو۔ اے غلام! تو عادت کا
پابند ہے۔ اور خدا کا بہی پابند ہے۔ لیکن روزی کو طلب کرنے اور سبب پر ٹہہرنے اور سبب
اور اوسپر توکل کرنے کو فراموش کرنے کے ساتہ عمل کو ابتدا اوسے شروع کر اور اسمین
اخلاص لازم پکڑ۔ فرمایا خدائے عزوجل نے کہا وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ
(اور مین نے جن وانس کو نہین بنایا مگر تاکہ وہ مجہے شناخت کرین) انکو ہوس کرلیا یا

کہیل کے لئے یا کہانے پینے - سونے - اور نکاح کے لئے نہین بنایا - اے غافلو
ترک کرو - تیرا اول اوسکی طرف ایک قدم اور اوسکی محبت تیری طرف بہت سی قدم
وہ اپنی محبوبون کی ملاقات کا اُنسے زیادہ مشتاق ہی یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ
(جسے چاہتا ہے بےحساب رزق دیتا ہے) جب بندی کو کسی کام کے لئے چاہتا ہے
تیار بنا دیتا ہے - یہ ایسی شے ہے جو باطن سی تعلق رکہتی ہی نہ ظاہر سے - جب
مذکورہ بالا کسی بندے مین پائے جائین تو اوسکی دنیا و آخرت اور غیر مولی سی تر
وہ صحبت پاتا ہے اور اوسکو قرب حاصل ہوتا ہے - ملک - سلطنت - سرداری - اسکو ملتا
اسکا ذرہ پہاڑ اسکا قطرہ دریا اور اسکا ستارہ چاند اور اسکا چاند سورج اسکا تہوڑا
اسکا عدم وجود - اسکا فنا - بقا - اور اسکی حرکت سکون ہوجاتی ہے - اسکا د
بلند ہوتا ہے جسکی چوٹی عرش تک و بیخ زمین کی تہ مین - اور اسکی شاخین د
مین پہیلجاتی ہین - شاخین کیا ہین؟ علم و حکمت - دنیا اسکے پاس حلقہ انگشتری کی
نہ دنیا اُسپر غالب آتی ہے اور نہ آخرت اسکو مقید کرتی ہے - کوئی بادشاہ
اسپر حکمرانی نہین کرسکتا - کوئی دربان اسکو نہین روکتا - اسکو کوئی نہین پکڑتا -
اسے کمدر نہین بناتی - جب یہ باتین پائی جائین تو بندہ خلقت کے ساتہہ رہنے او
لینے اور انکو دنیا کے دریا سے خلاصی دینے کے لائق بنجاتا ہے - پہر اگر خدا کو اس
منظور ہو تو اسے انکا (یعنی مخلوق کا) رہنے اور طبیب ہو اور مونس اور تر
اور مُہتمن اور درست کنندہ اور چراغ اور سورج بنا دیتا ہے - بعد ازان اگر
یہ چاہے (تو خیر) ورنہ اسکو اپنے پاس روک لیتا اور اپنے غیر سے غائب کر
جنس سی بہت ہی کم ہین جنکو حفاظت تامہ اور سلامت کلیہ کے ساتہہ خلعت کی طر
کرتا اور خلقت کی بہتری اور ہدایت کی توفیق دیتا ہے - دنیا کا زاہد آخرت
کیا جاتا ہے اور دنیا و آخرت کا زاہد دنیا و آخرت کے مالک سی پرکہا جاتا ہی -

تم ایسے غافل ہو کہ گویا تم کو مرنا نہین اور نہ قیامت کے دن اٹھایا جانا اور نہ خدا کے سامنے حساب دینا اور نہ پل صراط پر گذرنا۔ تم مین یہ صفتین اور اسلام و ایمان کا دعوی یہ قرآن اور علم تم پر حجت ہے۔ جب تم اُنپر عمل نہ کروگے جب تم علمار کے پاس حاضر ہو۔ اور وہ جو تمہین بتاتے ہین اسکو نہ مانو تو انکے پاس تمہارا حاضر ہونا تمپر حجت ہوگا۔ تم پر اسقدر گناہ ہوگا جیسا کہ تم رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ملو۔ اور انکی نہ مانو۔ قیامت کے روز ساری خلقت پر اللہ عزوجل کے جلال اور عظمت اور بزرگی اور عدل سے خوف طاری ہوگا۔ دنیا کے بادشاہ فانی ہون گے۔ اور اسکا ملک باقی رہیگا۔ قیامت کے روز سب اسی کی طرف لوٹین گے اور قوم (یعنے اولیار الرحمن) کا ملک ظاہر ہوگا۔ انکی عزت اور غنا اور اُنپر اللہ عزوجل کے احسان ہویدا ہون گے۔ آج بندون۔ شہرون۔ زمین کی میخون پر غالب ہین اور زمین کا قیام انہین سے ہے۔ وہ بلحاظِ باطن نہ صورت خلقت کے امیر اور رئیس اور خدائے عزوجل کے نائب ہین۔ آج باطن اور کل ظاہری یا (مجاہدون کی) کافروں سے لڑنے والون کی شجاعت (کافرون سے لڑنے) اور ثابت قدم رہنے مین ہے اور صالحین کی نفسون۔ ہوا و ہوس طبیعتون۔ شیطانون اور بُری ہمنشینون سے جو شیاطین الانس ہین ملنے (یعنی لڑائی کرنے) مین۔ اور خواص کی دنیا و آخرت اور خدا کے غیر سے اعراض کرنے یا ترک کرنے مین۔ اے بندے! پیشتر اسکے کہ تجھے بے ذریعے آگاہ کیا جائے (یعنے قیامت کے روز) ہوشیار ہوجا۔ دین اختیار کر۔ اور اہل دین سے ملاپ رکھہ۔ کیونکہ وہی انسان ہین۔ لوگون کا زیادہ عقلمند وہ ہے جس نے اللہ عزوجل کی اطاعت کی اور انکا زیادہ جاہل وہ ہے جس نے اوسکی نافرمانی کی۔ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تَرِبَتْ یَدَاكَ یَعْنِیْ اِفْتَقَرَتْ وَاتْرَبَ اِذَا اسْتَغْنٰی (تیرے ہاتھ خاک آلودہ ہون یعنی تو فقیر ہوجائے اور مالدار ہو جب غنا طلب کی) جب تو دین والوں سے ملے اور اون سے محبت رکھے تو تیرے ہاتھ غنی اور تیرا دل نفاق اور منافقون سے نفرت کرتا ہے۔ منافق ریاکار کا کوئی کام کا نہین تجھ سے وہی مقبول ہے جس مین اسکی ذات

مطلوب ہو۔ تیرے عمل کی صورت کو قبول نہین کرتا بلکہ اسکے معنی کو جب تو عمل کرتا
اور ہوا اور شیطان اور دنیا کی مخالفت کرے تو وہ تجھہ سے قبول کرتا ہی عمل کرتا
ہے اور اپنی عمل پر مغرور نہو خلاصہ یہ کہ وہ قبول نہین کرتا۔ مگر وہی جس مین اوسکا
مطلوب ہو نہ خالقت کی۔ تجھپر افسوس خلقت کے لئی عمل کرتا ہی اور ارادہ یہ کہ خدا
کرلے یہ ہوس خام ہے۔ لالچ غرور خوشی چھوڑ دی۔ خوشی کو کم کر او غم کو زیادہ۔ تو غم
کے گھر مین ہے۔ ہماری نبی (انپر خدا کی رحمت اور سلام ہو) ہمیشہ متفکر خوشی سے
مین زیادہ ہنسی مین تھوڑی تھے۔ دوسرے کے دلکو خوش کرنے کے لئی تبسم فرما
ولیکن بہت سے غم اور شغل تھے۔ اگر صحابہ رضا اور دنیا کے کام نہوتے تو آپ کبھی
اور نہ کسیکے پاس بیٹھتے۔ اے بندے! جب اللہ عزوجل کے ساتھ تیری ظاہر
درست ہو تو تیرا باطن مدہوش او دل صاف ہو جائے گا۔ تیری نظر عبرت تیرا
تیری روح اور باطن خدای عزوجل سے ملجائے۔ دنیا مین فکر کرنا عذاب اور حجاب
مین فکر کرنا دل کے لئے علم اور حیات ہے۔ کسی بندے کو تفکر عطا نہین ہوا مگر ا
و آخرت کے حالات کا علم دیا گیا۔ تجھپر افسوس اپنی دلکو دنیا مین ضائع کرتا ہے۔ حالانکہ
اس سے تیرا نصیبہ مقرر کر چکا ہے۔ اور اسکے وقت معین کردے۔ جو اسے
ہر روز تجھے تیرا رزق پہونچتا ہے اسے طلب کرے یا نہ کرے تیری حرص نج
و خالقت کے نزدیک نقصان ایمان سے فضیحت کرے گی تو رزق کو تلا
جب زیادہ ہو جاسے تو طلب چھوڑ دیتا ہی اور اسکے کمال اور تکمیل کے وقت ا
کرتا ہی ای بندے! حد کو ہزل سے نہ ملا کیونکہ تیرا دل خلقت سی سکون نہین
ملے گا۔ تو سبب کا منکر ہے سبب کو کسطرح پائیگا۔ ظاہر و باطن اور جسے تو سمجھ
اور جسے نہین اور جو خلقت کے پاس ہے اور جو خالق کے پاس کس طرح اکٹھا
مسبب کو بہلایا اور سبب مین مشغول ہوا۔ دوسرے (یعنی سبب) کا گرویدہ ہو

لیا اور فانی سے خوش ہوا۔ وہ بڑا ہی جاہل ہے۔ اے بندے۔ تو جاہلون
ہے پس اونکی جہالت بجھہ مین اثر کرتی ہے۔ احمق کی صحبت خسارے کی صحبت ہی مومنون
-عالمون۔ عالمون سی صحبت رکہہ۔ مومنون کے حالات اپنے اخر قات مین کیا ہی عمدہ
مجاہدون اور نفسون اور ہوا اون کو مقہور کرنے پر کیسے قادر ہین۔ اسیواسطے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بِشْرُ الْمُؤْمِنِ فِي وَجْهِهٖ وَحُزْنُهٗ فِي قَلْبِهٖ (مومن
ہے مین اور رنج دل مین ہی) یہ اسکی طاقت ہی کہ خلقت کے سامنے خوشی ظاہر
اور اللہ عز وجل کے درمیان غم کو چہپاتا ہی اسکا غم ہمیشہ اسکا تفکر زیادہ۔ رونا بہت
ے۔ اسیواسطے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَا رَاحَةَ لِلْمُؤْمِنِ
دَ رَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ (مومن کو سوای خدای عز وجل کے دیدار کے راحت نہین) مومن
سی چھپاتا ہی۔ اسکا ظاہر کسب کرنے مین حرکت کرتا ہی اور اسکا باطن خدای عز وجل
لئن ہی اسکا ظاہر عیال کے لیے اور باطن اللہ عز وجل کے لیے ہی وہ اپنا بہید اپنے
اور ہمسایے قریب اور ہمسایے بعید اور مخلوقات مین سے کسیکے پاس ظاہر نہین
اصلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کو سنتا ہی۔ کہ آپ نے فرمایا۔ اِسْتَعِيْنُوْا عَلٰى اُمُوْرِكُمْ
(اپنے کامون پر مخفی رہنے سے اعانت چاہو) وہ ہمیشہ جو اوسکے پاس ہے چہپاتا ہے
ہے کے وقت کوئی کلمہ اوسکی زبان سے نکلجائے تو فوراً اوسکی تلافی کرتا ہی اور عبارت
التا ہے اور جو ظاہر ہوا اوسکو چھپاتا ہے اور جو اس سے نکلا اوس سے عذر کرتا ہے
ہے! مجھے اپنا آئینہ بنا۔ دل اور باطن اور عمل کا آئینہ۔ میرے قریب ہو۔ تو
ین وہ چیزین دیکھے گا جو دوسرے کے وقت نہ دیکھی ہون۔ اگر دین مین تیری کوئی
تو مجھے لازم پکڑ۔ مین اللہ عز وجل کے دین مین تجھہ سے ڈرونگا نہین میرے پاس
ہی جسکا مرجع خدای عز وجل کا دین ہے۔ تو نے سخت۔ بیفائدہ۔ منافق ہاتہہ مین پرور
نیا کو گہر مین چہوڑ۔ اور میرے قریب آ۔ مین آخرت کے دروازے پر کھڑا ہون

میرے پاس ٹھہر اور میری بات سن۔ اور اس پر عمل کر پیشتر اسکے کہ تو جلدی ہی مر جاوے۔ اللہ عزوجل سے خائف اور ترسان رہ۔ جب تجھے اسکا ڈر ہنو تو دنیا و آخرت مین آرام نہین۔ اللہ عزوجل کا ڈر بعینہ علم ہے۔ اسیواسطے اللہ عزوجل نے فرمایا۔ اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا (خدا سے عالم ہی خوف کیا کرتے ہین) خدا سے نہین ڈرتے مگر وہی عالم جو اپنے علم پر عمل کرتے اور حق عزوجل سے اپنے عمل کی جزا نہین مانگتے بلکہ اوسکی ذات کو چاہتے ہین۔ اسکی محبت طلب کرتے ہین اوسکی دوری اور حجاب سے خلاصی مانگتے ہین۔ وہ چاہتے ہین کہ اسنے دنیا و آخرت مین دروازہ (قرب الٰہی) بند نہو۔ وہ دنیا و آخرت اور اوسکے غیر مین رغبت نہین کرتے دنیا کے لئے اور ہین اور آخرت کے لئے اور۔ اور خدای عزوجل کے وہ لوگ ہین جو مومن یقین کنندہ۔ عارف اس سے محبت کرنیوالے اس سے ڈرنیوالے۔ اسکے آگے فروتن اور اسکے لئے غمگین اور شکستہ ہین۔ وہ ایسی قوم ہے جو خدای عزوجل سے غیب مین ڈرتی ہے اور وہ انکے ظاہری آنکھون سے غائب اور دل کی آنکھون کے آگے حاضر موجود ہے کیسے اوس سے نہ ڈرین حالانکہ وہ ہر روز کام مین ہے۔ تغیر دیتا ہے۔ اور بدلتا ہے کسی کی مدد کرتا ہے اور کسی کو بیکس بناتا ہے۔ کسیکو زندہ کرتا ہے۔ اور کسیکو مارتا ہے۔ کسیکو قبول فرماتا ہے اور کسیکو رد کرتا ہے۔ کسیکو مقرب بناتا اور کسیکو دور پھینکتا ہے لَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَ ھُمْ یُسْئَلُوْنَ (جو کرتا ہے اسکی بابت پرسش نہین کیا جاتا۔ اور وہ یعنی بندے پوچھے جاینگے) اے خدا ہمین اپنا مقرب بنا اور اپنی درگاہ سے رد نہ کر۔ وَ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ اور ہمین دین و دنیا مین نیکی اور آخرت مین نیکی عطا کر اور ہمکو دوزخ کے عذاب سے بچا۔

چھٹی مجلس آپنے (خدا آپ سے راضی ہو) جمعہ کے روز پندرہوین ماہ شوال ۵۴۵ھ کو مدرسہ مین فرمایا۔ صوفیہ کے دل صاف اور پاک ہوتے ہین خلقت کو فراموش کرنیوالے اللہ عزوجل کا ذکر کرتے ہین۔ دنیا کو بھلانیوالے آخرت کو یاد دلانیوالے جو تمہاری

پاس ہی اس سے روگردان۔ اور جو اُسکے (یعنی خدا) پاس ہی اوس سے مشغول تم ہے
ورانکے حالات سے بے سنتو ہو اور آخرت کو چھوڑ دنیا مین معروف۔ خدای عز و جل کے آگے
حیا کو ترک کرنے والے اور بے شرمی کا اظہار کرنیوالے ہو ۔ اب نے بہائی مومن کی نصیحت
قبول کر۔ اور اوسکی مخالفت نہ کر کیونکہ وہ تیرے لیے وہ چیزین دیکھتا ہی جو تو اپنی تین
دیکھتا۔ اسلیے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا المؤمن مرآۃ المؤمن (مومن ۔ مومن کا
آئینہ ہے) مومن اپنے بہائی مومن کی سچی خیر خواہی کرتا ہے۔ اسکے لیے وہ باتین ظاہر کرتا ہی
جو اسپر مخفی ہین۔ نیکیون اور بدیون کے درمیان اسکے لیے فرق بتاتا ہے۔ اس کے
نفع اور ضرر کو جتاتا ہے۔ پاک ہے وہ جس نے میرے دلمین خلقت کی خیر خواہی القا
کی اور اسکو میرا بڑا مقصد گردانا۔ مین خیر خواہ ہون اور اسپر اجرت نہین مانگتا۔ میری
اجرت مجھے میرے خدای عز و جل کے پاس حاصل ہے مین دنیا کا طالب نہین مین دنیا و آخرت
اور خدا کے غیر کا بندہ نہین ہون۔ مین سوائے خالق۔ اکیلے۔ یگانے۔ قدیم کے کسی اور کی
عبادت نہین کرتا اور میری خوشی تمہاری نجات سے اور غم تمہاری ہلاکت سے ہی جب
مین کسی مرید صادق کے چہرے کو دیکھتا ہون کہ اسنے میرے ہاتھ پر نجات پائی تو مین
سیر اور سیراب ہوتا اور لباس پہنتا اور خوش ہوتا ہون۔ کہ اس جیسا میرے ہاتھ سے کیسے نکلا
اے غلام! میرا مقصد تو ہے نہ مین کیونکہ تو متغیر ہوگا نہ مین۔ مین عبور کر چکا اور مین
اپنے آپ کو تیرے ہی لیے درست رکھتا ہون۔ مجھسے لپٹ جا تاکہ تو جلدی عبور کر جائے
اے قوم! اللہ عز و جل اور اوسکی مخلوق پر غرور چھوڑ دے۔ اپنی قدر کو معلوم کرو
اور دلی تواضع اختیار کرو۔ تمہاری اصل ایک نطفہ پلید (گندہ) خراب پانی ہے اور
تمہارا انجام مردار پہینکا ہوا۔ ان لوگون سے نہ بنو۔ جنکو طمع کھینچ لیجاتی ہے اور حرص
شکار بنا لیتی ہے اور ہوس انکو بادشاہونکے دروازون پر ایسی چیز کے طلب کو لیجاتی جو
انکی قسمت مین نہین لیجاتی ہی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہی کہ آپنے فرمایا

اَشَدُّ عُقُوْبَاتِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ لِعَبْدِہٖ طَلَبُہٗ مَا لَمْ یُقْسَمْ لَہٗ (اللہ عزوجل کی نہایت سخت عذابوں سے بندہ کے لئے اس چیز کی طلب ہی۔ جو اوسکی قسمت مین نہین) تجھہ افسوس اے تقدیر اور اپنے مقدر سے جاہل کیا تو خیال کرتا ہی کہ دنیا دار اس چیز کو جو تیری قسمت مین نہین دینے کی طاقت رکھتے ہین۔ یہ صرف شیطانی وسواس ہے۔ جو تیرے دل اور سر پر غالب ہوا ہے۔ تو اللہ عزوجل کا بندہ نہین بلکہ نفس و ہوا اور شیطان اور طمع و درہم و دینار کا ہے یسی کر کہ تو کسی نجات یافتہ کو پائے تاکہ اوسکے طریقے سی نجات حاصل کری کسی بزرگ ز اسپر خدا کے رحمت ہو۔ فرمایا جو نجات یافتہ کو نہین پاتا۔ نجات حاصل نہین کرتا تو ایسی نجات یافتہ کو دیکھتا ہی۔ مگر سر کی آنکھون سے نہ دل کی۔ اور نہ باطن اور نہ ایمان کی آنکھون سے۔ تجھہ مین ایمان نہین اسلئے یقیناً تجھے ایسی بصیرت نہین جس سے اسکو دیکھے فرمایا خدائے عزوجل نے فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِیْ فِی الصُّدُوْرِ (تحقیق آنکھین اندھی نہین بلکہ وہ دل جو سینون مین ہین اندھے ہین) وہ جو خلقت کے ذریعہ دنیا مین طمع کرنے والا۔ دین کو تنکے کے عوض۔ اور باقی کو فانی کے بدلے فروخت کرتا ہی یقیناً اوسکے ہاتھہ مین نہ دنیا آتی ہی نہ آخرت۔ جبتک تیرا ایمان ناقص ہو۔ تو معاش کی وجہ حاصل کرتا کہ تو لوگونکا محتاج نہ رہے۔ اور دین کے عوض انکے مال کو نہ کہائے پس جب تیرا ایمان قوی ہوجائے اور کامل بنجائے تو اللہ عزوجل پر توکل اور اسباب سے اور روبتون سے قطع کرنا اور تمام اشیاء سے اپنے دل کے ساتھہ نکلنے کو لازم پکڑ۔ تیرا دل شہر اور رہنے اور دکانداری اور جان پہچان سے نکلجاوے۔ اور جو کچھہ تیری پاس ہے اپنے اہل اور بہائیون اور دوستون کو دیدے پس تو ایسا ہوجائیگا کہ گویا ملک الموت نے تیری روح قبض کرلی۔ اور گویا کہ موت کے چھٹا مارنے والے نے تجکو جھپٹ لیا۔ یا گویا کہ زمین پھٹ گئی اور تجھے نگل لیا اور گویا کہ قدر اور قدرت سابقہ کی موجون نے تجھے علم کے دریا مین لے لیا۔ اور غرق کردیا جو اسمقام پر پہنچا۔ اسکے ... اسباب مضر نہین

کیونکہ وہ اسکے ظاہر پر ہوتے ہیں نہ باطن میں۔ اسکے غیر کے لئے ہوتے ہیں نہ اسکے لئے۔ اے قوم جیسا کہ میں نے کہا اگر تم دنیا کے اسباب کو چھوڑنے اور دلی تعلق کو بالکل ترک کرنے پر طاقت نہیں رکھتے تو تھوڑی ہی سہی۔ جب تم کو کل پر قدرت نہیں بعض پر ہی سہی۔ ہمارے نبی (انپر خدا کی رحمت اور سلام ہو) فرماتے ہیں تَفَرَّغُوا مِنْ هُمُومِ الدُّنْيَا مَا اسْتَطَعْتُمْ (جہان تک تمہیں طاقت ہو دنیا کے ارادے چھوڑ دو) اے بندے! اگر تجکو دنیا کے ارادے چھوڑنے کی طاقت ہے تو چھوڑ۔ نہیں تو دل کے ساتھ حق عز و جل کی طرف دوڑ اور اسکی رحمت کے دامن سے تمسک کر۔ تاکہ وہ دنیا کا ارادہ تیرے دل سے نکال ڈالے وہ ہر چیز پر قادر اور ہر چیز کا عالم ہے۔ سب کچھ اسی کے ہاتھ ہے اسکے دروازے کو لازم پکڑ۔ اور اس سے سوال کر۔ کہ تیرے دل کو اپنے غیر سے پاک اور ایمان و معرفت اور اپنے علم اور خلقت سے بے نیازی کے ساتھ بھر دے۔ اس سے سوال کر کہ تجھے یقین عطا کرے اور تیرے دلکو اپنا مانوس بنائے۔ اور تیرے اعضاء کو اپنی عبادت میں لگائے۔ سب کچھ اوسی سے مانگ۔ نہ غیر سے۔ اپنی جیسی مخلوق کے آگے ذلیل نہ ہو بلکہ اسیکا بجانہ غیر کا۔ اوسی سے معاملہ رکھہ نہ غیر سے۔ اے بندے! زبانی فقہ دلی عمل کے بغیر تجھے خدا کی طرف ایک قدم ہی نہیں چلاتا۔ سیر دلکی سیر ہے۔ قرب باطن قرب ہے۔ عمل عمل باطن ہے جسکے ساتھ اعضاء سے حدود شرعی کی محافظت اور خدا کے لئے اس کے بندوں کی تواضع ہو۔ جس نے اپنے آپ کو کچھ سمجھا اوسکی کوئی عزت نہیں جس نے اپنی عمل خلقت کے لئے ظاہر کئے اوسکا کوئی عمل نہیں۔ عمل خلوتوں میں ہوتے ہیں۔ ظاہر میں سوا ان فرائض کے جنکا اظہار ضروری ہے مت ظاہر کر۔ جب بنیاد کی مضبوطی ضعف میں آجائے تو چھت کی مضبوطی کا کیا فائدہ۔ جب چھت میں کمزوری ہوجائے اور بنیاد محکم ہو تو وہ ٹھیک کرسکتا ہے عملونکی بنیاد توحید اور اخلاص ہے جس میں توحید اور اخلاص نہو۔ اس کا کوئی عمل نہیں۔ اپنے اعمال کی بنیاد کو توحید اور اخلاص سے محکم بنا۔ پھر اعمال کو اللہ تعالیٰ

عزوجل کی طاقت اور قوت سے نہ اپنی طاقت اور قوت سے توحید کا ہاتہہ سمارہی بہ شرک
ونفاق کا۔ یہ صدہی اپنے عمل کے چاند کو بلند کرتا ہے۔ منافق نہین۔ ای خدا ہماری اور
نفاق کو درمیان جدائی کر۔ وَاٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا
عَذَابَ النَّارِ (اور دنیا مین اور آخرت مین نیکی عطا کر اور دوزخ کے عذاب سے بچا)۔

ساتوین مجلس۔ آپ نے (خدا آپ سے راضی ہو) سترہوین ماہ شوال ۵۴۵ھ ہجری
اتوار کے روز مسافر خانہ مین فرمایا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَفْرِغْ عَلَیْنَا
صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَکَثِّرْ عَطَآئِکَ لَنَا وَارْزُقْنَا الشُّکْرَ عَلَیْهِ (ای خدا
محمد اور انکی آل پر رحمت بہیج اور ہمکو صبر عطا فرما اور ہمارے قدم ثابت رکہہ اور اپنی
عطا ہمارے لیے زیادہ کر۔ اور اسپر شکر کرنیکی توفیق بخش) پہر فرمایا۔ اے
قوم! صبر کر۔ دنیا کل کی کل آفات اور مصائب ہے۔ راحت و خوشی نہایت کم۔
کوئی نعمت نہین مگر اوسکے ساتہہ نقمت ہے۔ کوئی عیش نہین مگر اوسکے ہمراہ رنج ہے۔
کوئی فراخی نہین مگر ساتہہ ہی اوسکے تنگی ہے۔ دنیا کو اپنی زندگانی ویدو اور اس سے اپنا
نصیبہ شرع کے حکم سے لو۔ وہ دوا ہے اسکی جو کچہہ دنیا سے لیا جاوی (ای غلام) جب تو
مرید ہووے تو شرع کے حکم سے اپنی قسمت لے اور جب تو خاص صدیق ہووی تو امر کے
موجب اور جب تو فانی اور خدا سے ملا ہوا اور مقرب ہووے تو خدای عزوجل کے ہاتہہ
سے جب تجہے دے (امر اور حکم کرنیوالا) تجہکو حکم کریگا اور منع کریگا اور فعل تیری دل کو
حرکت دیگا۔ خلقت کی تین قسمین ہین۔ عام خاص ۔ خاص الخاص ۔ عامی وہ متقی مسلمان
ہے جو شرع کو ہاتہہ مین لیتا ہے اور شریعت کو لازم پکڑتا ہے اور اس سے جدا
نہین ہوتا۔ خدا کے فرمودہ پر عمل کرتا ہے جو یہ ہے وَمَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ
وَمَا نَهٰکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا (جو کچہہ رسول تمہاری پاس لائے اوسے پکڑو اور جس سے
منع کرے اوس سے باز رہو) جب یہ اس مین کامل ہو جاوے اور اسپر (یعنی شریعت کے

ظاہر و باطن مین عمل کرے تو نورانی دل والا بنجاتا ہے اوس سے دیکھتا ہے پس جب کوئی شی شرع
کے تابع ... دیتا ہے تو اسکا دل اوس سے غنی۔ اور حق عزوجل کے الہام کو طلب کرتا ہے کیونکہ
اوسکا الہام ہر ایک شی مین عام ہے۔ فرمایا خدای عزوجل نے فالہمہا فجورہا وتقوٰہا یعنی پس
نفس کو اسکی نیکی اور بدی کا الہام کیا۔ پس اسکا دل متقی اور اللہ عزوجل کے الہام کو دیکھتا
ہے۔ اسکو علامت ظاہر امر کا لیتا ہے اسطرح کہ جو کچھ اسکی مکان مین ہے وہ خدا کا ملک اور
اسکے ہاتھ مین ہے پہر وہ ترقی پاتا ہے اور اوسکے دل کا نور روشن ہوتا ہے اور جو کچھ اس امر
مین خدا کے پاس ہے اسے دیکھتا ہے۔ مگر یہ شرع پر عمل کرنے سے فارغ ہونیکے بعد ایمانی
قوت اور توحید کے ساتھ ہے۔ جب دل دنیا اور خلق سے نکلجاے اور اوسکو بیابانون
اور دریاؤن سے عبور کرجاے۔ پس اسوقت اسکی صبح ہوتی ہے اور نور ایمان نور قرب الہی
اور نور علم اور نور صبر اور نور تحمل اور اطمینان حاصل ہوتا ہے۔ یہ کل شرع حقوق شرع کو ادا کرنا اور
اوسکی تابعداری کی برکت سے ہے لیکن ابدال وہ خاص الخاص ہین جو شرع سے فتوے
حاصل کرکے ہر اللہ عزوجل کے امر اور فعل و تحریک اور الہام کو دیکھتے ہین۔ اور ان تینون
کے سوا ... لوگ ہلاک در ہلاک۔ ستم در ستم حرام در حرام دین کے سر کا درد۔ دل
کی سختی جسم مین مرض سل کی طرح ہین۔

اے قوم۔ وہ تمہین بلاؤن مین مبتلا کرتا ہے تاکہ دیکھے کہ کیا کرتے ہو۔ آیا ثابت قدم
رہتے ہو یا بھاگتے ہو۔ آیا تصدیق کرتے۔ یا جھٹلاتے ہو۔ جو تقدیر کے موافق نہ بنا یعنی
تقدیر کی موافقت نہ کی وہ نہ تو نرمی کیا جاتا ہے اور نہ موافقت۔ جو اسکو حکمون پر راضی
نہ ہوا وہ اوس سے راضی نہین۔ جس نے عطا نہ کی اسپر عطا نہین کیجاتی۔ جس نے زیارت نکی
سوار نہین کیا جاتا۔ اے جاہل کیا تو چاہتا ہے کہ اوسکے ارادہ کو تغیر دے اور بدلدے کیا تو
دوسرا خدا ہے تاکہ اللہ عزوجل تجہہ سے موافقت کرے بلکہ اسکا عکس کر صواب پائیگا
اگر تقدیر مین نہ ہو تو تو جھوٹے دعوے نہ ہو جاتا۔ گو ہر تجربے کے وقت ظاہر ہوتا ہے

تو اپنے نفس سے ایسا انکار کر جیسا وہ خدای عزوجل سے کرتا ہے۔ جب تو اپنے نفس کا منکر
ہوگا تو دوسرے کا بہی ہو سکے گا۔ ایمانی قوت کے بموجب منکرات زائل ہونگے۔ اور اسکو
ضعف کی مقدار پر قدم جامینگے اور تو انکو زائل نکر سکیگا۔ ایمان کے قدم وہ ہین جو
شیاطین الانس والجن سے ملنے کے وقت قائم رہتے ہین۔ یہ وہ ہین جو بلاؤن اور آفتون
کے نازل ہونیکے وقت ثابت رہتے ہین۔ تیرے ایمان کے قدم ثابت نہین پس ایمان کا دعوی
چھوڑ دے۔ سب کو برا جان اور ان سب کے خالق سے محبت کر۔ پس اگر وہ اس چیز کو جسکو
تو نے برا جانا یا جس سے تو نے دشمنی کی۔ تیرا محبوب بنا دے۔ تو تو محفوظ رہیگا۔ کیونکہ
وہی محبوب کرنیوالا ہے نہ تو۔ اسیواسطے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حُبِّبَ اِلَیَّ
مِنْ دُنْیَاکُمْ ثَلٰثٌ الطِّیْبُ وَالنِّسَاءُ وَجُعِلَتْ قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ (تمہاری
دنیا سے تین چیزین میری پیاری بنائی گئین۔ خوشبو۔ عورتین۔ اور میری آنکھہ کی خنکی نماز
مین کی گئی) یہ چیزین آپ کے پاس بعد برا جاننے اور ترک اور زہد اور روگردانی
کی پیاری بنائی گئین تو اپنے دل کو اسکے غیر سے فارغ کر تاکہ وہ جسے چاہے تیرا محبوب بنادے۔

آٹھوین مجلس۔ آپ نے (خدا آپ سے راضی ہو) انیسوین ماہ شوال ۵۴۵ھ ہجری کی
منگل کے روز عشا کے وقت مدرسہ مین فرمایا۔ ریاکار کا کپڑا ستہرا اور دل پلید ہے۔ مباحات
مین زہد کرتا ہے اور کمانے سے سستی۔ اپنے دین سے کہاتا ہے۔ اور بالکل پرہیز نہین کرتا۔
صریح حرام کہاتا ہے۔ اسکا حال عوام سے مخفی رہتا ہے۔ خواص سے نہین۔ اسکا سارا زہد اور عبادت
ظاہری ہے۔ اسکا ظاہر آباد اور باطن ویران ہے۔ تجہپر افسوس خدا کی عبادت دل سے ہے
نہ جسم سے۔ یہ سب چیزین دل۔ باطن یعنی سے تعلق رکہتی ہین۔ جس مین تو ہے اس سے برہنہ
نہو تاکہ مین تیرے لئے خدا سے ایسی پوشاک لون جو کبہی بوسیدہ نہوگی۔ کپڑے اتار ڈال
تاکہ وہ تجہے لباس پہنائے۔ اللہ عزوجل کے حقوق مین سستی کرنے کا لباس اتار دے۔
خلقت کا ہونے اور انکو شریک بنانیکا ۔۔۔ دور کر۔ شہوت۔ غرور۔ رعونت۔ نفاق۔

[illegible]

[illegible] سفیدی اور [illegible] رہتا ہے جب تو [illegible]
[illegible] جاتا ہے مومن پہلے باطل کو [illegible] ظاہر [illegible]
[illegible] عمارت [illegible]
[illegible] عمارت [illegible] باقی ہے [illegible]
[illegible] اور [illegible] مثال [illegible] جاتی ہے [illegible]
[illegible] صورت کا [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] جلدی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] اور [illegible]
[illegible] اور [illegible] حدت [illegible]
[illegible] اور [illegible] کو چھوڑ [illegible] حجاب [illegible]
[illegible] نیک [illegible] ہستی [illegible] تک [illegible]
[illegible] جو تم میں [illegible] تمہاری [illegible] موافقت [illegible]
[illegible] اور [illegible]
[illegible] ہو تاکہ [illegible] ہو جائے [illegible] اور [illegible]
[illegible] کہ وہ تمہارے تابع اور خادم ہو جائیں انکے آگے

ذلیل ہو جاوےگا۔ کہ وہ تمہارے آگے ذلیل ہون۔ کیا تم نے نہین سنا کما تدین تدان (جیسا کریگا ویسا پائیگا) جیسے تم ہوگے عملون کے بموجب تمپر حاکم بنائے جائینگے۔ خدائے عزوجل ظالم نہین۔ تھوڑے عمل پر بہت جزا دیتا ہے۔ درست کو فاسد صادق کو کاذب نہین بناتا۔ اے بندے! جب خدمت کریگا مخدوم بنےگا۔ جب ٹہریگا ٹہرایا جائیگا خدائے عزوجل کی خدمت کر۔ اور اسکو چھوڑ۔ ان بادشاہونکی خدمت مین مشغول نہ ہو۔ جو تجھے نہ ضرر پہنچا سکتے ہین نہ نفع بخشے۔ کیا چیز دینگے۔ کیا تجھے جو تیرا مقسوم نہین وہ دینگے یا انہین طاقت ہے کہ تیرے مقسوم مین وہ زیادہ کرین۔ جو خدا نے مقسوم نہین کی۔ اسکے پاس سے کوئی نئی بات نہین آتی۔ اگر تو کہے انکی عطا انہین سے ہے تو پھر تو کافر ہے کہ تجھے معلوم نہین کہ دینے والا۔ روکنے والا۔ ضرر پہونچانے والا۔ نفع دینے والا۔ اول آخر۔ سوائے خدا کے کوئی نہین۔ اگر تو کہے کہ مین اسکو جانتا ہون۔ تو مین کہتا ہون کسطرح جانتا ہے جب اسکے غیر کو اسپر مقدم رکھتا ہے۔ تجھپر افسوس تو کسطرح آخرت کو دنیا کے عوض بگاڑتا ہے تو اپنے مولی کی تابعداری کو نفس اور ہوا اور شیطان اور طبیعت کی تابعداری سے کسطرح فاسد کرتا ہے۔ غیر کے پاس شکوہ کرنے سے اپنے تقوے کو کسطرح خراب کرتا ہے کیا تو نہین جانتا کہ خدائے عزوجل متقیون کا حافظ اور مددگار اور انسے شر کو روکنے والا اور انکا معلم اور انکو اپنی معرفت عطا کرنے والا ہے اور انکے ہاتھ پکڑنے والا اور انکو سختیون سے بچانیوالا۔ اور انکے دلونکی طرف دیکھنے والا۔ اور انکے دلونکی طرف دیکھنے والا اور جس جگہہ کا انکو گمان نہین اس جگہہ سے رزق پہنچانیوالا ہے۔ خدائے عزوجل نے اپنی کسی کتاب مین فرمایا یَا ابْنَ اٰدَمَ اِسْتَحِیْ مِنِّیْ كَمَا یَسْتَحِیْ مِنْ جَارِكَ الصَّالِحِ (اے آدم کے بیٹے مجھہ سے ایسی حیا کر جیسی کہ اپنے ہمسائے نیک بخت سے حیا کرتا ہے) پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اِذَا اَغْلَقَ الْعَبْدُ اَبْوَابَهٗ وَ اَرْخٰی اَسْتَارَهٗ وَ اخْتَفٰی مِنَ الْخَلْقِ وَ خَلَا بِمَعَاصِی اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ یَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ یَا ابْنَ اٰدَمَ جَعَلْتَنِیْ اَهْوَنَ النَّاظِرِیْنَ اِلَیْكَ

(جب بندہ اپنے دروازے بند کرتا اور اپنے پردے ڈالتا اور خلقت سے چھپتا اور خلوت مین خدائ عزوجل کی نافرمانی کرتا ہے تو خدائ عزوجل فرماتا ہے۔ اے آدم کے بیٹے تو نے مجھکو باقی دیکھنے والون سے نہایت کمزور بنایا۔

دسوین مجلس۔ آپنے (خدا آپ سے راضی ہو) اتوار کے روز صبح کے وقت چودہوین ماہ شوال ۵۴۵ھ مین فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا اَنَا وَ اَلْاَتْقِیَاءُ مِنْ اُمَّتِیْ بُرَاءٌ مِنَ التَّکَلُّفِ (مین اور میری امت کے پرہیزگار تکلف سے بیزار ہین) پرہیزگار خدائ عزوجل کی عبادت مین تکلف نہین کرتا۔ کیونکہ وہ اسکی طبیعت بنجاتی ہے پس وہ خدا کی ظاہر و باطن بلا تکلف عبادت کرتا ہے لیکن منافق۔ پس وہ ہر حال مین تکلف کرتا ہے۔ خاصکر اللہ عزوجل کی عبادت مین۔ ظاہر مین تکلف کرتا اور باطن مین اسے ترک کرتا ہے وہ متقین کے طریقے مین داخل نہین ہو سکتا۔ ہر ایک موقع کے لئے کلام ہے اور ہر عمل کے لئے آدمی۔ لڑائی کے اور لوگ آدمی بنائے گئے ہین۔ اے منافقو! اپنے نفاق سے توبہ کرو۔ اور گریز سے باز آؤ۔ تم شیطان کو کس طرح موقع دیتے ہو کہ وہ تمپر ہنسے اور تم سے راحت پاسئے۔ اور اگر تم نماز پڑھتے یا روزہ رکھتے ہو تو خلقت کے لئے نہ خدائ عزوجل کیلئے اور نیز اگر تم صدقہ کرتے ہو یا زکوۃ نکالتے ہو یا حج کرتے ہو تم عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ (عمل کرنیوالے رنج اوٹھانے والے) ہو۔ جلدی ہی گرم آگ مین داخل ہوگے۔ اگر تم نے تلافی اور توجہ اور رجوع نکیا۔ تمہین تابعداری اختیار کرنی چاہئے۔ نیا طریقہ نکالنا سابقین صالحین کا مذہب اختیار کرو۔ سیدھی راہ پر چلو نہ بخیال مشابہت اور بفراغت بلکہ بغرض تابعداری طریقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بغیر تکلف اور بناوٹ اور سخت سمجھنے اور رعب دینے اور دانا جاننے کے تم پر بھی وہی عطیات ہونگے جو تم سے پہلون پر ہوئے۔ تجپر افسوس قران حفظ کرتا ہے اور اسپر عمل نہین کرتا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث زبانی یاد کرتا ہے اور اسپر عمل نہین کرتا۔ پھر تو یہ کس لئے کرتا ہے۔ لوگونکو امر کرتا ہے اور خود عمل نہین کرتا

انکو منع کرتا ہے اور خود باز نہیں رہتا۔ اللہ عزوجل نے فرمایا۔ کبر مقتاً عند اللہ ان تقولوا
ما لا تفعلون (خدا کے نزدیک بہت بڑا گناہ ہے کہ تم کہو وہ بات جو خود نہیں کرتے) کبھی تو اور
پھر اس کے خلاف کرتے ہو تم حیا نہیں کرتے۔ ایمان کا دعویٰ کیوں کرتے ہو جبکہ ایمان نہیں لاتے
ایمان آفتوں سے مقابلہ کرنیوالا۔ بھاری بوجھوں کے نیچے صبر کرنیوالا ہے۔ وہی پچھاڑنیوالا ہے
وہی قتل کرنیوالا ہے۔ ایمان ہی دنیا کے مال کو جو اوسکے پاس ہے خدا کی راہ میں خرچ
کرنیوالا ہے۔ ایمان خدا کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے سخاوت کرتا ہے اور ہوا شیطان
کی رضامندی اور اغراض نفسانی کے لئے جس سے خدائے عزوجل کا دروازہ مستور رہا
وہ خلقت کا محتاج ہوا۔ جس نے خدائے عزوجل کے راستہ کو ضایع کیا اور اوس سے بہولا وہ
خلقت کے راستہ پر بیٹھا۔ خدا جس سے بہتری چاہتا ہے خلقت کے دروازے اوسپر بند کرتا
اور انکی عطائش سے روک دیتا ہے تاکہ اسکو اسے ذریعہ سے اپنی طرف پھیرے۔ اسکو
گہرے پانیوں سے کنارہ پر لاتا اور عدم سے وجود تک پہونچاتا ہے۔ تجہپر افسوس تو جاری
مین تالابوں پر بیٹھنے سے خوش ہے جلد ہی گرمی کا موسم آئیگا اور اس پانی کو جو تیرے پاس
ہے خشک کر دے گا۔ پس تو مر جائے گا۔ تیرا مکان وہ ہے جبکہ معرفت کے کنارہ کی نہر
ہے موسم گرما میں اوسکا پانی خشک نہیں ہوتا اور موسم سرما میں بڑھتا اور زیادہ ہوتا ہے
خدائے عزوجل کے ساتھ ہو پھر غنی۔ معزز۔ امیر۔ عالم۔ رہبر ہوجائے گا۔ جس نے اللہ
عزوجل کے ساتھ کی دولتمندی طلب کی ساری چیزیں اوسکی محتاج ہوئیں اور یہ ایسی
چیز ہے جو لباس اور تمنا سے حاصل نہیں ہوتی بلکہ ایسی چیز سے حاصل ہوتی ہے جو سینوں میں
متمکن ہے اور عمل نے اسکی تصدیق کی ہے۔ اے غلام۔ تیرا طریقہ خاموشی اور
لباس گمنامی اور تیرا کل مقصود خلقت سے نفرت ہونا چاہیے۔ اور اگر تجھے طاقت
ہو کہ زمین میں سرنگ کھود کر سوراخ نکالے اور اسمیں چھپے تو کر تیرا یہی طریقہ ہو
تاوقتیکہ تیرا ایمان خوب جوان اور تیرے یقین کا قدم مضبوط اور تیرے صدق کا بازو پر

اور تیرے دل کی آنکھیں کھلجائینگی - پھر تیرے گھر کی زمین بلند ہوگی اور خدا عالم کی خلا کیطرف
پرواز کریگی - تو مشرق و مغرب خشکی - تری - ہموار زمین اور پہاڑون کا طواف کریگا -
آسمانون اور زمینون کو طے کریگا - اور رہبر نگہبان - رفیق کے ساتھہ ہوگا - پس اسوقت
کلام شروع کردے اور گمنامی کا لباس اُتار ڈال - اور خلقت سے نفرت کرنا چھوڑدے -
اپنے سوراخ سے انکی طرف نکل تحقیق تو انکے لئے دوا ہے اور تجھے کوئی ضرر نہین پہنچیگا -
خلقت کی کمی زیادتی - اقبال - ادبار - تعریف - خدمت کی پرواہ نکر - جہان گرے گا
اُٹھایا جائیگا - اور تو اپنے رب عزوجل کے ساتھہ ہے - اے قوم ! اس خالق کو پہچان
اور اسکے سامنے ادب سے رہ جبتک تمہارے دل اس سے دور ہین - تم اسکے نزدیک بے ادب ہو
اور جب قریب ہون تو نیک ادب کر - دروازے پر غلامون کی بیہودہ گوئی بادشاہ کے
سوار ہونے سے پہلے ہے - جب وہ سوار ہوتا ہے تو وہ خاموش ہوجاتے اور مودب
بنجاتے ہین - کیونکہ وہ اسکے قریب ہین - انمین سے ہر ایک کوئی کیطرف بھاگ جاتا ہے خلقت پر
بڑھنا بعینہ خدائے عزوجل سے پیٹھ پھیرنا ہے - تجھے نجات نہین جبتک کہ تو اور معبودون کو
نہ چھوڑے اور اسباب کو نہ توڑے - اور خلقت سے نفع اور ضرر کی امید نرکھے - تم تندرست
بیمار - دولتمند فقیر - زندہ مردے - معدوم موجود ہو - خدائے عزوجل سے یہ گریز اور
اعراض کب تک - دنیا کی تعمیر اور آخرت کی ویرانی - کہانتک تم مین سے ہر ایک کا
ایک ہی دل ہے - تو دنیا و آخرت دونونکی محبت اسمین کسطرح سما سکتی ہے - خالق اور خلق
اسمین کسطرح رہ سکتے ہین - یہ ایک ہی حالت مین ایک دل مین کسطرح حاصل ہوسکتا
ہے - یہ جھوٹ ہے - نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - اَلْکَذِبُ مُجَانِبُ الْاِیْمَانِ (جھوٹھ
ایمان سے کنارہ کش ہے) کُلُّ اِنَاءٍ یَتَرَشَّحُ بِمَا فِیْہِ (برتن سے وہی ٹپکتا ہے جو اسمین ہے)
تیرے عمل تیرے اعتقاد کی دلیل اور تیرا ظاہر تیرے باطن کی دلیل ہے - اسیواسطے انمین سے
بعض نے فرمایا ظاہر باطن کا عنوان ہے تیرا باطن خدائے عزوجل اور اوس کے

خاص بندوں پر ظاہر ہے جب ان میں سے کوئی تجھے ملجائے تو اوسکے سامنے متوجہ ہو
اور اس سے ملتجی کہ پہلے اپنے گناہوں سے توبہ کر اسکے آگے ذلیل اور متواضع بنجا جب تو نے نیک بندے کی
تواضع کی تو اللہ عزوجل کی تواضع کی تواضع کر جس نے تواضع کی خدای عزوجل اسکو بلند کرتا ہے
جو تجھ سے بڑا ہے اسکا ادب کر کیونکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اَلبَرَکَۃُ فِی اَکَابِرِکُمۡ۔
(تمہاری بڑوں میں برکت ہے) آپ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سے مراد
عمر کی بڑائی مراد نہیں۔ جبتک کہ عمر میں بڑائی کے ساتھ تقوی یعنی امر کی تابعداری اور نہی سے
باز رہنا اور قرآن و حدیث کو لازم پکڑنا شامل نہو نہیں تو بہت سے بوڑہے ایسے ہیں جنکی کچھ بھی عزت
نہیں اپنر سلام کہنا روا نہیں۔ انکی زیارت میں برکت نہیں۔ بڑے وہ ہیں جو متقی نیکوکار پرہیزگار
علم پر عمل کرنیوالے خالص خدا کے لیے عمل کرنیوالے ہیں۔ بڑے وہ جو دل صاف اور غیر خدا
سے بہرے والے ہوں۔ بڑے وہ دل ہیں جو خدا کو پہچانتے اور اس سے قریب ہیں جسقدر
دل کا علم بڑھتا ہے وہ اپنے مولے عزوجل کی اسیقدر قرب حاصل کرتا ہے جس میں دنیا کی
محبت ہو وہ خدا سے پردے میں ہے اور جس دل میں آخرت کی محبت ہو وہ اللہ عزوجل کی قرب سے
ستو ہے دنیا میں رغبت کرنے کی مقدار سے آخرت کی محبت کم ہوتی ہے اور آخرت میں رغبت کرنیکی
مقدار پر خدای عزوجل کی محبت کم ہوتی ہے اپنے درجے کو پہچان تو۔ اور اپنے نفس کو ایسی جگہہ جسمیں
خدا نے انکو نازل نہیں کیا نازل نکر۔ اسیواسطے انہیں سے کسی نے فرمایا جس نے اپنی قدر
نہ پہچانی تقدیریں اسکو اسکی قدر معلوم کراتی ہیں۔ ایسی جگہہ مت بیٹھ جس سے اٹھایا جائے
جب تو کسی گھر میں داخل ہو تو ایسی جگہہ جہانکہ تجھے گہر کے مالک نے نہیں بٹھلایا نہ بیٹھ۔ تو وہاں سے
اٹھایا جائیگا اور اگر تو نہ اٹھے گا تو ذلت سے اٹھایا جائیگا اور نکالا جائیگا۔
اے بندے تو نے اپنی عمر علم کی کتابوں اور اونکے بے عمل زبانی یاد کرنے میں ضائع کر دی ہے
تجھے کیا فائدہ ہوگا۔ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یَقُوۡلُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ لِلۡاَنۡبِیَآءِ
وَالۡعُلَمَآءِ اَنۡتُمۡ کُنۡتُمۡ رُعَاۃَ الۡخَلۡقِ فَمَا صَنَعۡتُمۡ فِیۡ رِعَاءِ کُمۡ وَیَقُوۡلُ لِلۡمُلُوۡکِ وَالۡاَغۡنِیَآءِ

أَنْتُمْ كُنْتُمْ خُزَّانَ كُنُوزِي فَهَلْ وَاَصَلْتُمُ الْفُقَرَاءَ وَرَبَّيْتُمُ الْاَيْتَامَ وَاَخْرَجْتُمْ مِنْهَا حَقِّيَ الَّذِي كَتَبْتُهُ عَلَيْكُمْ (خدای عزوجل قیامت کے روز پیغمبرون اور عالمون کو فرمایگا تم خلقت کی نگہبان ہتی پس تم نے اپنی رعیت مین کیا کیا۔ اور بادشاہون اور دولتمندون سے فرمایگا کہ تم میری خزانون کے خزانچی تہے کیا تم نے فقیرون پر خیرات کی اور یتیمونکی پرورش کی اور اس سے میرا وہ حق جو مین نے تمپر فرض کیا تہا ادا کیا۔) اے قوم۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی وعظون سے نصیحت پکڑ۔ اور ان کی کلام مان۔ تمہارے دل کیسے سخت ہین۔ پاک ہے۔ وہ جس نے مجہے خلقت کا رنج اٹہانے کی طاقت بخشی۔ جسوقت مین اڑنے کا ارادہ کرتا ہون تو تقدیر کی قینچی میری پرونکو کاٹ ڈالتی ہے مگر مین تسلی پاتا ہون کیونکہ مین بادشاہی فضا مین مقیم ہون۔ اے منافق تجہپر افسوس تو اس شہر سے میرے نکلنے کی آرزو کرتا ہے۔ اگر مین حرکت کرون تو امر بدل جاتا اور اعضا الگ ہوجاتے اور کلام بدل جاتی ہے۔ لیکن مین جلدی کی باعث خدائے عذاب سے ڈرتا ہون مین مستعد نہین ہون بلکہ مجہپر تقدیر کا ٹہرانیوالا ہے۔

پس مین اسکے موافق اور اسکے سپرد ہون۔ اے خدا سلامتی اور تسلیم عطا کر۔

تجہپر افسوس مجہہ سے ٹہٹہا کرتا ہے حالانکہ مین خدا کے دروازے پر کہڑا ہون اور خلقت کو اسکی طرف بلاتا ہون۔ تو اپنا جواب دیکہہ لیگا۔ مین بلندی مین کئی گز اور پستی مین ہزار گز بنا بنائے لگا۔ اے منافقو۔ تم خدای عزوجل کی عذاب کو دنیا و آخرت مین دیکہہ لوگے۔ زمانہ حاملہ ہے تم دیکہہ لوگے جو جنے گا۔ مین خدائی عزوجل کے تصرف کے ہاتہہ مین ہون۔ کبہی مجہے پہاڑ بنا دیتا ہے اور کبہی ذرہ اور کبہی دریا، اور کبہی قطرہ کبہی سورج اور کبہی روشنی اور بجلی۔ مجہے اسطرح پلٹاتا ہے جیسے رات اور دنکو وہ ہر روز اپنی قدرت کو ظاہر فرماتا ہے بلکہ ہر لحظہ۔ آج کا دن تمہاری لئے اور لحظہ تمہارے غیر کے لئے۔ اے بندے۔ اگر تو سینہ کی فراخی اور دلکی خوشی کا خواستگار ہے تو جو خلقت کہتی ہے اسکو نہ سن اور انکی باتونکی طرف خیال نہ کر۔ کیا تو نہین جانتا کہ وہ اپنے خالق سے راضی نہین ہین پس تجہہ سے کس طرح راضی ہونگے۔

کیا تجھے معلوم نہین کہ انہین سے اکثر نہ سمجھتے اور نہ دیکھتے اور نہ ایمان لاتے ہین بلکہ جھٹلاتے ہین اور سچ نہین ہے۔ اس قوم کی تابعداری کر جو خدائی عزوجل کے غیر سے واقف نہین بنتے اور نہ اسکے غیر سے سُنتے اور نہ اسکے غیر کو دیکھتے ہین۔ خداوند تعالی کی رضامندی حاصل کرنیکے لئے مخلوقات کی تکلیف پر صبر کر۔ اسپر صبر کر جو وہ تجھے طرح طرح کی بلیات مین مبتلا کرتا ہے خدا کا اپنی برگزیدہ او متواضع بندون کے ساتھ یہی طریقہ ہے انکو اپنی سوا اور سب سے بے نیاز کر دیتا۔ اور قسم قسم کی آفتون۔ بلاؤن۔ محنتون۔ مین مبتلا کرتا ہے۔ انپر دنیا و آخرت اور عرش سے زمین کی تہ تک تنگ کر دیتا ہے۔ انسے انکے وجود کو فنا کرتا ہے۔ حتی کہ جب کامل طور سے فنا ہو جاتے ہین تو انہین اپنے لئے پیدا کرتا ہے نہ اور کے لئے۔ انکو اپنے ساتھ رکھتا ہے نہ اورکے۔ انکو دوسری دفعہ پیدا کرتا ہے جیساکہ خدائی عزوجل نے فرمایا ثُمَّ اَنْشَأْنَاهُ خَلْقاً اٰخَرَ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ ہ (پھر ہم نے انکو دوسری دفعہ پیدا کیا۔ پس اللہ بابرکت اچھا پیدا کرنے والا ہے) پہلا خلق مشترک ہے اور یہ خلق منفرد کہ اسکو اپنی بہائیون اور ابنای جنس سے علیحدہ کرتا ہے۔ اسکی اول حقیقت کو بدل ڈالتا ہے اسکے عالی کو سافل بناتا ہے اور اسے ربانی اور روحانی بنا ڈالتا ہے۔ اسکے دل کو خلقت کے دیکھنے سے تنگ کرتا۔ اور اسکے باطن کے دروازہ کو بند کر دیتا۔ اور اسکے لئے دنیا و آخرت بہشت دوزخ ساری مخلوقات اور اکو ان کو ایک ہی صورت مین نمودار کرتا ہے پھر یہ اسکے باطن کے قبضے مین کر دیتا ہے۔ پس وہ اسے نکلجاتا ہے اور ظاہر نہین ہونے دیتا۔ اسمین قدرت کو ظاہر کرتا ہے جسطرح کہ حضرت موسی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والتسلیم کے عصا مین ظاہر فرمائی۔ پاک ہے وہ جس مین اور جسکے ہاتھ پر چاہتا ہے۔ اپنی قدرت کو ظاہر کرتا ہے موسی علیہ السلام کا عصا بہت سے رسّون اور چیزون کو نگل گیا اور اوسکا پیٹ نہ بڑھا۔ خدائی عزوجل نے چاہا کہ انکو جھٹلائے یہ قدرت ہے نہ حکمت۔ کیونکہ جو کچھ اسنے جادوگرون سے کیا وہ حکمت اور ہندسہ تھا اور جو حضرت موسی علیہ السلام کے عصا مین ظاہر ہوا وہ

وہ خدائے عزوجل کی قدرت اور خرق عادت اور معجزہ تھا۔ اسیواسطے ان جادوگرون کے
سردار نے اپنے ساتھیون مین سے ایک کو کہا۔ موسیٰ کو دیکھ کہ وہ کس حالت مین ہے اسنے جواب دیا
اسکا رنگ بدلا ہوا ہے اور اسکا عصا اپنا کام کئے جاتا ہے۔ پس اسنے کہا یہ اللہ عزوجل کا فعل ہے
نہ اسکا اپنا۔ کیونکہ جادوگر اپنے جادو سے نہین ڈرتا اور صانع اپنی صنعت سے خوف نہین کہاتا
پہر وہ اسی ایمان لے آیا۔ اور اسکے ساتھی بہی اسکے پیرو ہوگئے۔ اے غلام تو حکمت سے قدرت پر
کسطرح پہنچیگا۔ تجھکو تیرے عمل حکمت سے خدائے عزوجل کی قدرت تک کب پہنچائینگے۔ تجھکو تیرے
بے ریا عمل اللہ عزوجل کے در قرب پر کب پہنچائین گے۔ تجھے معرفت کا سورج عام وخاص کے
دلونکے چہرے کو کب کہلائے گا۔ خدا سے اسکی بلا کے خوف سے مت بہاگ۔ تجھے اسلئے مبتلا
کرتا ہے کہ تجھے معلوم کرے کہ کیا تو سبب کی طرف پہرتا اور اوسکے دروازے کو چہوڑتا ہے
یا نہین۔ کیا تو ظاہر کی طرف پہرتا ہے یا باطن کی طرف۔ اسکی طرف جسے سمجہتا ہے یا اوسکی طرف جسے
نہین سمجہتا۔ اوسکی طرف جسے دیکھتا ہے یا اوسکی طرف جسے نہین دیکھتا۔ ای خدا ہمین نہ ڈال
ای خدا ہمین اپنا قرب بلا آزمائش نصیب کر۔ ای خدا ہمین قرب و لطف مانگتا ہون۔ ای خدا
قرب بلا بعد عطا کر۔ ہمین تیری دوری اور بلا کا رنج اٹھانیکی طاقت نہین۔ ہم کو اپنا قرب
بغیر آتش آفات عطا فرما۔ اور اگر آفات کی آتش ضروری ہے تو ہم کو اسمین اوس سمندر کیطرح
بنا جو آگ مین ہی انڈے دیتا ہے اور اسی مین بچے نکالتا ہے۔ اور وہ اسے نہ ضرر دیتی ہے اور
جلاتی ہے۔ اسکو ہمپر ایسا بنا جیسا ابراہیم خلیل علیہ السلام کی آگ کو بنایا۔ ہمارے گرد سبز
گہاس اگا جیساکہ تونے اوسکے گرد اگایا۔ اور ہمین سب چیزون سے غنی کر جیساکہ تونے
اسکو غنی کیا۔ اور ہم سے انس کر اور ہمارا والی بن جیساکہ تو اسکا بنا۔ اور ہماری حفاظت
کر جیسے کہ تونے اسکی کی۔ آمین خدا قبول فرما۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے رفیق کو
راستے پر چلنے سے پہلے ہمسائے کو گہر سے پہلے۔ انیس کو وحشت سے پہلے۔ پرہیز کو مرض سے
پہلے۔ صبر کو بلا سے پہلے رضا کو قضا سے پہلے حاصل کیا۔ اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام سے

سے حاصل کرو۔ آپ کے قولون اور فعلون مین آپکی پیروی کرو۔ پاک ہے وہ جس نے بلا کی
دریا مین اسپر لطف کی۔ اور بلا کے دریا مین اسکو تیرنے کی تکلیف دی۔ اور خود مدد کی اور اسکو
دشمن پر حملہ کرنے کی تکلیف دی اور خود گھوڑے کے سر کے ساتھ ہوا اسکو بلند جگہ پر چڑھنے
کی تکلیف دی اور اسکی کمر اپنے ہاتھ مین۔ اسے خلقت کو کھانا دینے کی تکلیف دی اور
خرچ اپنے پاس سے دیا۔ یہ باطنی پوشیدہ عنایت ہے۔ اے بندۂ خدا کے آگے اوسکی قدر
و فعل کے وقت خاموش ہو تاکہ تو اس سے بہت سی عنایتین دیکھے۔ کیا تو نے جالینوس حکیم کے
غلام کا ذکر نہین سُنا کہ وہ کس طرح عمدا گونگا بیوقوف۔ اور خاموش بنا جتنی کہ حکیم کا سارا
علم حفظ کر لیا۔ خدائے عزوجل کی حکمت تیرے بیہودہ بکنے اور اس سی لڑنے اور اسپر اعتراض
کرنے کی حالت مین تیرے دل تک نہین آئے گی۔ اے خدا ہم کو موافقت اور ترک
منازعت وَآتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور
دنیا مین نیکی اور آخرت مین نیکی مرحمت فرما۔ اور دوزخکے عذاب سی بچا۔

گیارہوین مجلس۔ آپ نے (خدا آپ سے راضی ہو) نوین ماہ شوال ۵۴۵ھ مدرسہ
مین جمعہ کے روز صبح کے وقت فرمایا۔ اے قوم! خدا کو پہچان اور اس سی جاہل نہ بن
خدا کی تابعداری کرو اوسکی نافرمانی نکرو۔ اس سے موافقت کرو مخالف نہ بنو اوسکی
قضا پر راضی رہو اور اس سے نہ جھگڑو۔ خدائے عزوجل کو اوسکی صنعت سے پہچانو۔ وہ خالق
رازق۔ اول۔ آخر۔ ظاہر۔ باطن۔ قدیم۔ ازل۔ دائم۔ ابدی۔ ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے لَا
يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ (جو کرتا ہے اس سے پوچھا نہین جاتا اور وہ پوچھے
جاتے ہین)۔ وہی غنی بنانیوالے۔ وہی زندہ کرنیوالا۔ وہی مارنیوالا۔ وہی عذاب دینیوالا۔
ڈرانے والا۔ امید کیا گیا ہے۔ اوس سے ڈرو۔ اُسکے غیر سے مت ڈرو۔ اسی سے
امید رکھو۔ نہ اُسکے غیر سے۔ اوسکی قدرت۔ اور حکمت کے ساتھ پھرو۔ یہان تک کہ قدرت
حکمت پر غالب آجائے اس سیاہی سے جو سفیدی پر ہے ادب سیکھو۔ یہان تک کہ تمہارے

اور اسکے درمیان امر حائل حال ہو جائے۔ تم ان حدود شرع مین رخنہ ڈالنے سے جسکی طرف
معنی اشارہ کیا گیا ہے نہ لغزش کھاؤ گے اس حال تک نہین پہونچتے مگر لگاؤ نیک بخت کے
لئے شرعی دائرہ سے خارج کوئی حاجت نہین۔ اسکو وہی جانتا ہے جو اس مین داخل ہوا ہو
صرف ظاہری صفت حاصل کرنے سے نہین پہچانیگا۔ اپنے تمام کامون مین رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے سامنے کمر باندھکر آپ کے امر و نہی و اطاعت مین ہو جاؤ۔ یہان تک کہ تمہین آپکی
صرف فرشتہ بلائے پس اسوقت آپ پر اجازت طلب کرو۔ اور داخل ہو جاؤ۔ ابدال کو
ابدال اسلئے کہا گیا ہے کہ وہ خداوند عزوجل کے ارادہ کے ساتھہ کوئی اور ارادہ نہین
رکھتے۔ اور اسکے اختیار کے ساتھہ کوئی اختیار نہین رکھتے۔ ظاہری علم کو مضبوط بناتے
اور ظاہری اعمال کو بجا لاتے ہین پھر وہ ان اعمال مین جو انسے مختص ہین یکے ہو جاتے ہین جسقدر انکے
درجے اور مرتبے ترقی کرتے ہین۔ اسیقدر امر و نہی مین زیادہ ہوتے ہین۔ حتی کہ اس منزل تک پہونچ
جاتے ہین جس مین امر و نہی کو گنجایش نہین) بلکہ شرعی احکام انمین اثر کرتے۔ اور انکی طرف نسبت
کئے جاتے ہین۔ اور وہ کنارے پر ہین۔ وہ ہمیشہ خدای عزوجل کے ساتھہ غائب رہتے ہین
امر و نہی کیوقت موجود ہو جاتے ہین۔ انکی محافظت کرتے ہین تاکہ حدود شرع مین سے کوئی حد
خراب نہ کیجائے۔ کیونکہ فرضی عبادتون کا ترک کرنا کفر ہی اور ممنوعات کا اختیار کرنا گناہ
کسی حال مین کسی سے خدائی فرض ساقط نہین ہوتا۔ اسے بندے تو اسکے حکم اور علم کے بموجب
عمل کر۔ اور دائرے سے خارج نہ ہو۔ عہد کو فراموش نہ کر۔ اپنی نفس حرص شیطان طمع
دنیا سے لڑ۔ اور خدای عزوجل کی امداد سے نا امید نہو۔ وہ تیرے استقلال کے ساتھہ آئیگی
خدای عزوجل نے فرمایا۔ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِيْنَ (خدا صبر کرنے والونکی ساتھہ ہے اور
فرمایا۔ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغَالِبُوْنَ (تحقیق خدا کا گروہ وہی غالب ہی) اور فرمایا
وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا (وہ لوگ جو ہماری رضا مین لڑتے ہم انکو
اپنی راہ بتائین گے۔) خلقت کے پاس اسکا شکوہ کرنے سے اپنے نفس کی زبان کو روک

نفس اور تمام خلقت کا اللہ عزوجل کے لئے دشمن بن۔ اُسکی اطاعت کا امر کر اور گناہ سے منع کر انکو گمراہی۔ بدعت۔ اور حرص کی تابعداری اور نفس کی موافقت سے روک انکو اللہ عزوجل کی کتاب ور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی پیروی کا حکم کر۔ اے قوم اللہ عزوجل کی کتاب یعنی قرآن کی عزت کر اور اوس سے مودب بن وہی پیوند ہو تمہارا اور خدای عزوجل کے درمیان اسکو مخلوق نہ بناو۔ خدای عزوجل فرماتا ہے یہ میرا کلام ہو اور تم کہتے ہو کہ نہین۔ جس نے اللہ عزوجل کو نہ مانا اور قرآن کو مخلوق بنایا تو تحقیق خدای عزوجل سے کفر کیا اور اس سے بیزار رہوا یہی قرآن تلاوت کیا گیا۔ یہی پڑہا گیا۔ یہی سنا گیا۔ یہی دیکھا گیا یہی جو صحفون مین لکہا گیا ہے۔ خدای عزوجل کا کلام ہی۔ حضرت امام شافعی رضا اور امام احمد حنبل خدا اون سے راضی ہو فرماتے تہی قلم مخلوق ہی اور وہ جو اوسکے ساتہہ لکہا گیا غیر مخلوق۔ دل مخلوق۔ اور وہ جو اس مین ڈالا گیا غیر مخلوق۔ اے قوم! قرآن کی اسپر عمل کرنیسے نصیحت مانو۔ نہ اس مین جہگڑنے سے اعتقاد چند ایک کلمے ہین اور عمل بہت سے۔ تم اسپر ایمان لاؤ۔ اپنے دلون سے تصدیق کرو۔ اور اعضاؤن سے عمل کرو۔ اس مین مشغول رہو جو تمکو مفید ہو ناقص کمینی عقلون کی طرف توجہ نکرو۔ اے قوم! منقول یعنی قرآن عقل سے رد نہین ہو سکتا۔ نص قیاس سے متروک نہین ہوتی۔ گواہو نکو چہوڑکر صرف دعوی پر نہ لہرا لوگونکے مال صرف دعوے کے ساتہہ بغیر شہادت کے نہین لیے جاتے۔ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لَوْ اُعْطِیَ النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعٰی قَوْمٌ دِمَاءَ قَوْمٍ وَاَمْوَالَهُمْ لٰكِنَّ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمُدَّعِيْ وَالْيَمِيْنَ عَلٰى مَنْ اَنْكَرَ (اگر لوگ صرف دعوی سے مواخذہ کرنے جاوین تو البتہ ایک قوم دوسری پر خون ومال کا دعوی کردی لیکن مدعی کے لئے شہادت کا لانا ضروری ہی اور سوگند منکر کے لیے ہی) زبان علم والی اور دل جاہل مفید نہین۔ اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپنے فرمایا۔ اَخْوَفُ مَا اَخَافُ عَلٰى اُمَّتِيْ مُنَافِقٍ عَلِيْمِ اللِّسَانِ (اپنی امت پر زیادہ تر خوف مجہکو تیز زبان منافق سے ہی) اے عالمو

اے جاہلو۔ اے حاضرین لے غائبین! خدائے عزوجل سے حیا کرو اور اپنے دلوں کے ساتھ
اوسکی طرف دیکھو۔ اسکے لئے ذلیل ہو جاؤ اوسکی تقدیر کے مواقع کے نیچے ہو جاؤ اور اوسکو
اوسکی نعمتوں پر شکر ادا نے کے ساتھ لازم پکڑو۔ اوسکی عبادت مین روشنی کو اندہیرے ملاؤ۔
یعنی رات دن کرتے رہو۔ جب یہہ تم سے یقینی ہوجائے تو خدا کی طرف سے تمہین بزرگی اور
عزت اور جنت دنیا و آخرت مین ملجائیگا۔ اے بندے کوشش کرتا کہ دنیا مین کوئی ایسی چیز
نہ رہے جس سے تجھکو محبت ہو۔ جب یہہ تجھ مین کامل ہو جائیگا تو تجھے ایک لحظہ بھی نفس کے حوالہ مین
نہ چھوڑا جائیگا۔ اگر تو بہلائیگا تو یاد دلایا جائیگا۔ اور اگر غافل ہوگا تو ہشیار کیا جائے گا۔
خلاصہ یہہ کہ تجھے غیر کی طرف دیکہنے ندے گا جس نے اسکا ذائقہ لیا اسنے خدا کو پہچان لیا
یہ جنس خلقت مین سے یگانے ہین۔ خلقت کی طرف مائل ہونا پسند نہین فرماتے۔ اے منافقو!
آفتین اور مصیبتین تمہارے دلوں کے سر پر ہین۔ خدا کے دوست جب دلوں کی آنکہوں
سے خدائے عزوجل کے غیر کو دیکھتے ہین تو خدا کی طرف مائل ہوتے اور اسکے آگے گرتے اور
خلقت سے اندہاپن ظاہر کرتے۔ اور اسپر اعتراض کرنے سے زبانوں کو تہامتے ہین۔ اپنی
سلامتی صرف کر دیتے ہین۔ پس انکے دن اور راتین اور مہینے اور سال بدلجاتے ہین اور وہ
ایک ہی حالت مین رہتے ہین خدائے عزوجل سے پہرتے نہین۔ وہ اللہ عزوجل کی مخلوق مین سے
زیادہ عقلمند ہین۔ اگر تم انکو دیکھو تو کہو کہ دیوانے ہین۔ اگر وہ تمکو دیکھین تو کہین کہ یہ لوگ
قیامت کے روز پر ایمان نہین لائے انکے دل خدائے عزوجل کے سامنے غمگین اور شکستہ
ہین۔ وہ ہمیشہ خوفناک اور ترسان رہتے ہین۔ جسوقت وہ اپنی جلال و جمال کے پردوں کو
انکے دلوں پر کہولتا ہے انکا خوف زیادہ ہوتا ہے۔ قریب ہے کہ انکے دل پہٹ جائین اور انکے
جوڑ الگ جائین۔ پس جب ان سے یہ حال دیکھتا ہے تو اپنی رحمت اور رجا اور لطف کے
دروازے کہول دیتا ہے اور انکو آرام پہونچاتا ہے۔ مین سوائے آخرت کے طالبوں اور
خدا کے طالبوں کے اور کو دیکھنا پسند نہین کرتا۔ لیکن دنیا اور خلقت اور نفس اور حرص کے

طالبون کو کیا کرون مگر یہ کہ اونکو علاج کرنیکے لئے چاہتا ہون اس لئے کہ وہ مریض ہین اور مریض پر سوائے طبیب کے اور کوئی صبر نہین کرتا۔ تجہپر افسوس مجہہ سے اپنا حال پوشیدہ رکہتا ہی حالانکہ وہ پوشیدہ نہین رہتا ہی معلوم ہو جاتا ہی کہ آیا تو آخرت کا طالب یا دنیا کا طالب ہی۔ یہ ہوس جو تیرے دل مین ہی تیری پیشانی پر لکہی ہوئی ہے تیرا باطن تیری ظاہر مین ہے۔ یہ دینار جو تیرے ہاتہہ مین ہے کہوٹا ہی اسمین نصف انگ سونا اور باقی چاندی ہے مجہپر ظاہر کرنے سی اس جیسے بہت دیکہین ہین۔ میرے حوالہ کر۔ اور اس مین مجہے اختیار دے تا کہ مین اسے پگلاؤن اور اسمین جس قدر سونا ہے اسکو الگ کرون۔ اور باقی کو پہینک دون۔ تہوڑا کہرا بہت ردی سے افضل ہے۔ مجہے اپنے دینار پر اختیار دے مین سکہ لگانے والا ہون اور میرے پاس اسکی آلات ہین۔ ریا و نفاق سے توبہ کر اور اسکا اپنے نفس پر اقرار کرنے سی شرم نکر۔ کیونکہ اکثر مخلص پہلے منافق تہے۔ اسیواسطے انمین سے کسی نے نفرمایا۔ خدایتعالی انپر رحمت کرے۔ اخلاص کو نہین پہچانتا مگر ریاکار۔ وہ نہایت ہی کمیاب ہے جو اول سے آخر تک مخلص ہوا بچے پہلے پہل جہوٹہہ بولتے اور مٹی اور نجاست سے کہیلتے اور اپنے نفسون کو ہلاکتون مین ڈالتے اور اپنے والدین کے پاس سی چراتے اور چغلی کہاتے ہین۔ اور جب انکو عقل آتی ہی تو آہستہ آہستہ چہوڑ دیتے ہین۔ والدین کا اور استادون کا ادب کرتے ہین جس کے لئے خدا بہتری کا ارادہ کرتا ہی اور پہلی حالت کو ترک کر دیتا ہی اور جس سے بدی کا ارادہ کرتا ہے وہ اپنی پہلی حالت پر رہتا ہے۔ پس دنیا و آخرت مین ہلاک ہو جاتا ہے۔ خدائے عزوجل نے دوا اور بیماری بنائی۔ گناہ بیماری۔ اور بندگی دوا۔ ظلم بیماری۔ اور عدل دوا۔ خطا بیماری اور صواب دوا۔ خدای عزوجل کی مخالفت بیماری اور گناہونکی مستی سے توبہ کرنا دوا ہی تیرے لئے کو دوا اب کامل ہو گی جب دل سے خلقت کو علیحدہ کرلے اور دل کو خدائے عزوجل سے ملائے اور اوسکی طرف بلند کرے۔ وہ آسمان پر ہو اور تیری روح اور جسم زمین پر معرفت مین دلکو خدائے عزوجل پر لگائے اور حکم کی تابعداری مین خلقت کیساتہ

مشترک رہے۔ اسکی کسی خصلت مین انکی مخالفت نکرے تاکہ اسکی اور انکی تجھپر کوئی حجت نہو۔ باطن مین صرف خدائے عزوجل سے رہے۔ ظاہر مین خلقت کے ساتھ بالکل اپنی نفس کو حکم نکرنے دی اسپر سوار ہوجا۔ نہین تو وہ تجھپر سوار رہیگا اسکو پچھاڑ نہین وہ تجھکو پچھاڑیگا اگر وہ خدائے عزوجل کی عبادت مین جو تو چاہتاہے تیری اطاعت نکری تو اسے بھوکہ۔ پیاس ذلت۔ برہنگی۔ اور ایسی جگہہ مین خلوت کرنے سے جہان کوئی خلقت سی انیس نہو کوردن سے سزادی۔ اس کوڑہی کو اس سے علحدہ نکر۔ تاوقتیکہ وہ اطمینان حاصل کری اور ہر وقت خدائے عزوجل کی عبادت مین لگا رہے۔ پس جب مطمئن ہوجائے تو اس سی عذاب کو اٹھالے نہ اسکو عتاب کرتا رہ۔ کہ آیا تو نے ایسا اور ویسا نہین کیا۔ اسکو اپنا موافق بنالی حتیٰ کہ وہ ہمیشہ شکستہ رہی۔ صرف انہین باتون کے ساتھ تو خدا کی مراد طلب کرنے اور اس سی موافقت کرنے اور اوسکے گناہون کو ترک کرنے پر مددلیگا۔ تیرا ظاہر و باطن ایک ہوجاگا وہ تیرے کموافق بجالائیگا۔ بغیر مخالفت کے عبادت بجالائیگا۔ بغیر گناہ کے شکر ہوگا بغیر ناشکری کے۔ ذکر ہوگا بغیر نسیان کے۔ خیر ہوگا بغیر شر کے۔ تیرے دل کو نجات نہین جب اس مین اللہ کے سوا کوئی اور رہو۔ اگر تو ہزار سال تک سجدہ کرتا رہے اور دل سی غیر کی طرف متوجہ ہوئے تو تجھکو مفید نہین ہوگا۔ اسکی کوئی عاقبت نہین جو اللہ عزوجل کے غیر سے محبت رکھتا ہی تجھی اسکی محبت کی سعادت حاصل نہوگی جبتک سبکو سلام نکرے اور چیزون سے بیزاری کا اظہار تجھی کیا فائدہ دیگا۔ جب دل سے تو انپر متوجہ ہے۔ کیا تو جانتا نہین کہ خدائے عزوجل سبکے سینون کا علم رکھتاہے تجھے شرم نہین آتی۔ زبان سی کہتاہی مینے اللہ پر توکل کیا اور تیرے دلمین اور ہی ہے اے غلام! خدائے عزوجل کے حلم پر مغرور نہو اوسکی گرفت نہایت سخت ہے۔ ان عالمون سے جو خدائے عزوجل سے جاہل ہین دہوکا نہ کہا۔ انکا سارا علم انپر ہی ضرر انکے لئے۔ وہ اللہ عزوجل کے حکم کے عالم ہین اور اوسکی ذات سی جاہل لوگو نکو کرنیکا امر کرتے ہین اور خود نہین کرتے۔ لوگون کو منع کرتے ہین اور خود نہین رکتی۔ خدائے عزوجل کیطرف

بلاتے ہین اور خود اس سے بھاگتے ہین۔ گناہون اور قصور دین اوسکا مقابلہ کرتی ہین۔ انکی نام میرے پاس تحریر کئے ہوئے لکھے ہوئے شمار کئے ہوئے ہین۔ اے خدا مجپر اور اپنی رجوع لا۔ اور ہم سبکو اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ہمارے باپ ابراہیم علیہ السلام کے طفیل بخش اے اللہ ہم مین سے ایک کو دوسرے پر مسلط نہ کر اور ہمکو ایک دوسرے سے نفع عطا کر۔ اور ہم سبکو اپنی رحمت مین داخل کر۔ آمین۔

بارہوین مجلس۔ آپ نے (خدا آپ سے راضی ہو) دوسری ماہ ذیقعدہ ۵۴۵ھ کے اتوار کے روز صبح کیوقت رباط مین فرمایا۔ اے بندے! تیرے ارادت خدائے عزوجل کرلئے ٹھیک نہین اور نہ تو اسکو چاہتا ہے۔ اسلئے کہ جو خدائی عزوجل کی ارادت کا دعوی کرتا اور اوسکے غیر کو طلب کرتا ہی اسکا دعوی باطل ہی۔ دنیا کے مریدون مین کثرت ہی اور آخرت کی مریدون مین کمی۔ اور خدائی عزوجل کے مرید اسکی ارادت مین سچے اتنے ہی کم۔ وہ کمی ورنہ پایا جانے مین کبریت احمر (یعنی سرخ گندھک) کی طرح ہین وہ شاذ و نادر کوئی کوئی ہین۔ انہین سی کسی کا پایا جانا کجا۔ وہ قبائل کی سردار وہ زمین کی کانین اور اسپر بادشاہ ہین۔ وہ شہرون اور بندون کی حاکم انہین کی طفیل خلقت سی بلا دور ہوتی ہی۔ اور انہین کے طفیل بارش ہوتی ہی۔ انکے طفیل ہی خدا آسمان سی بارش نازل فرماتا ہی اور انہین کے طفیل زمین مین پھل پھل وغیرہ اُگاتا ہے۔ ابتدا رحال مین ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ۔ ایک شہر سے دوسرے شہر۔ ایک ویرانے سے دوسرے ویرانے مین بھاگتے ہین۔ جب کسی جگہہ مین مشہور ہو جاتے ہین تو اس سی نقل کرجاتی ہین سبکو چھوڑ دیتے ہین اور دنیا کی امیدین انکے مستحقون کو دیتے ہین۔ ہمیشہ ایسی ہی رہتی ہین حتی کہ انکے گرد قلعے تیار ہو جاتے اور انکے دلونکی طرف نہرین بہتی اور خدائی عزوجل کی طرف سے انکو لشکر گھیر لیتے ہین۔ ہر ایک علیحدہ حراست مین ہوتا ہے۔ پس عزت دیجاتی ہین اور حفاظت کیجاتے ہین اور خلقت پر حاکم بنائے جاتے ہین۔ یہ سب کچھہ عقلون سے خارج ہی۔ پس اسوقت خلقت پر انکی توجہہ کرنا فرض ہوتاہے۔ وہ طبیبونکی طرح ہوتے ہین اور باقی

مخلوقات مریضونکی طرح۔ تجہپر افسوس تیرا دعوی ہے کہ تو ائمین سے ہی تجہ مین انکی کونسی علامت ہے۔ خدای عزوجل کے قرب اور لطف کی علامت کیا ہی۔ خدای عزوجل کی نزدیک تیرا کونسا مرتبہ اور مقام ہے۔ ملکوت اعلی مین تیرا نام اور کیا لقب ہے۔ تو اپنا دروازہ ہر ایک رات کس پر بند کرتا ہے۔ تیرا طعام وشراب مباح ہے آیا خالص حلال تو ہی۔ کیا دینا و آخرت یا حق عزوجل کے قرب کا ہم بستر ہے۔ تنہائی مین تیرا انیس کون ہی خلوت مین تیرا ہم مجلس کون ہی؟ اے دروغ گو! وحدت مین تیرا انیس تیرا نفس اور شیطان اور ہوا اور دنیا کے افکار ہین اور جلوت مین شیاطین الانس۔ وہ جو بری ہمنشین اور بیہودہ بکنے والی ہین یہ ایسی شئے ہی جو بیہودہ بکنے اور زبرے دعویسے حاصل نہین ہوتی۔ اس مین تیرے کلام جائے نفسانی ہے جو تجہے فائدہ مند نہین ہے تجہے سکون اور خدای عزوجل کے سامنے گمنامی اور بے ادبی کو چھوڑ دینا لازم ہی۔ اور اگر اسمین تجہکو کلام کرنے کے بغیر کوئی چارہ نہین تو تیرے کلام اس اور ماس کے اہل کے ذکر سے تبرک حاصل کرنیکے لئے ہونی چاہئے نہ اسطرح کہ تو ظاہر مین اسکا دعوے کرے اور تیرا دل اس سے خالی ہو جو ظاہر کہ باطن اسکے موافق ہو وہ بیہودہ ہے کیا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول نہین سنا ماصام من ظل یاکل لحوم الناس (جس نے لوگونکا گوشت کہانا شروع کیا وہ روزہ دار نہین) حالانکہ آپ نے خدا کی رحمت اور سلام ہو انپر بیان فرمادیا ہے۔ کہ روزہ صرف طعام وشراب جماع کا ترک کرنا نہین جبتک کہ انکے ہمراہ گناہونکا ترک نہ ملائی جائے۔ غیبت سے بچو وہ نیکیونکو ایسی کہا جاتی ہے جیسے آگ لکڑی کو۔ نجات یافتہ کبہی اسکی عادت نہین ڈالتا۔ اور جو اس مین مشہور ہوا اسکی عزت لوگونکی نزدیک کم ہو جاتی ہے۔ شہوت کی ساتہہ نظر کرنیسے بچو کیونکہ وہ تمہارے دلونمین گناہ کا بیج ڈالتی ہے اور اسکا انجام اچہا نہین۔ دنیا وآخرت مین۔ اور جہوٹی سوگند کہانیسے بچو۔ وہ ملک کو ویران کردیتی ہے۔ مال ودین کی برکت لیجاتی ہے تجہپر افسوس جہوٹی سوگند کہانے سے اپنے مال کو رواج دیتا اور دین کا خسارہ اٹھاتا ہی اگر تجہی عقل ہو تو جان لے کہ درحقیقت

ہی خسارہ ہے تو کہتا ہے خدا کی قسم اس شہر میں ایسا اسباب نہیں اور نہ کسی اور کے پاس خدا کی قسم
اتنی اور اتنے کا ہے اور مجھے اتنے اور اتنے پر پڑا ہے حالانکہ تو اپنے کام میں جھوٹا ہی پھر جھوٹی
شہادت دیتا ہے اور خدای عز وجل کی قسم کہاتا ہے کہ میں سچا ہوں جلدی ہی تو اندھا اور تجھکا
خدائے عز وجل تم پر رحم کرے اُسکے سامنے مؤدب بنو۔ جو شرعی آداب سے مؤدب ہوا تو قیامت کو
اوسے آگ مؤدب بنائے گی۔ آپ سے کسی نے سوال کیا کہ جس میں یہہ پانچوں خصلتیں یا ان میں
کوئی ایک ہو ہم اسکے روزہ اور نماز کے بطلان کا فتویٰ لگادیں آپنے جواب میں فرمایا اسکا
روزہ اور نماز باطل نہیں لیکن یہ بطور وعظ اور تعذیر و تخویف ہی۔ اے بندے شاید کل کے
آنے تک روئے زمین سے معدوم اور قبر میں موجود ہوگا۔ اور شاید کہ یہ دوسری ساعت میں
واقع ہو جائے۔ یہ غفلت کیسی ہے۔ تمہارے دل کیسے ہی سخت ہیں کیا تم پتہر ہو میں
ہی کہتا ہوں اور میری سوا اور بھی کہتے ہیں۔ اور تم ایک ہی حالت میں ہو تم پر قرآن
تلاوت کیا جاتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور پہلوں کے قصص پڑہی جاتی ہیں
اور تم عبرت نہیں پکڑتے اور نہ گناہوں سے کنارہ کرتے ہو۔ اور نہ تمہارے اعمال بدلتے ہیں جو شخص کسی ایسی
جگہہ میں حاضر ہو جس میں وعظ ہو رہا ہو اور وہ نصیحت نہ پکڑے حالانکہ وہ اچھی جگہہ میں ہی تو وہ
بہت ہی برا ہی۔ اے غلام خدائے عز وجل کی دوستوں کی بدگوئی کرنا خدائے عز وجل کو
نہ پہچاننے کے باعث سے ہے۔ تو کہتا ہے کہ یہ لوگ تہمت زدہ ہیں وہ کیوں ہمارے ساتہہ نہیں
رہتے کیوں ہمارے پاس نہیں بیٹھتے۔ تو یہ اپنے نفس کو نہ پہچاننے کی باعث کہتا ہی۔ تجھے اپنے
نفس کی پہچان نہیں۔ تجھے لوگوں کے درجوں کی شناخت نہیں۔ دنیا اور اسکے انجام کو نہ پہچاننے
کے سبب تو آخرت کی قدر کو نہیں جانتا اور آخرت کو نہ جاننے کی بموجب خدای عز وجل کو
بہلاتا ہے۔ اے دنیا میں مشغول رہنے والے۔ جلدی ہی دنیا و آخرت میں تجھکو نقصان
اور شرمندگی آن لیگی۔ قیامت کے روز تیری شرمندگی ظاہر ہوگی۔ وہ نقصان و فضیحت
اور شرمندگی اور خسران کا دن ہی۔ آخرت کے آنے سے پہلے اپنے نفس سے مطالبہ کر اور جنہ

عزوجل کی حلم اور کرم سے جو تجپر ہے مغرور نہو۔ تو گناہون اور قصورون اور لوگون پر ظلم کرنے سی بہت ہی ابتر حال مین قائم ہے۔ گناہ کفر کو اسطرح زیادہ کرتے ہین جیسے کہ تپ ت کو۔ موت سے پہلے توبہ کو لازم پکڑ اس فرشتے۔ کے آنیسے پہلے جو ارواح کی قبض کرنی پہ موکل ہے یعنے ملک الموت۔ اے جوانو۔ا توبہ کرو۔ کیا تم نہین دیکھتے کہ خدای عزوجل تمکو مصیبتون مبتلا کرتا ہے تاکہ توبہ کرو۔ او رتم شعور نہین کرتے۔ اور گناہون پر اصرار کرتے ہو۔ اس زمانہ مین کوئی سوائے یگانون کے مبتلا نہین کیا جاتا۔ جھوٹ رنج ہے نہ نعمت۔ گناہونکی شامت ہے نہ درجات۔ اور کرامات کی زیادتی۔ صوفیا۔ ابتلا کئے جاتے ہین تاکہ انکے درجے انکی مالک کے پاس بڑہجائین۔ وہ اسکے ساتھ صبر کرتے ہین کیونکہ وہ اسکی ذات کی طلبگار ہین جب یہ انمین کامل ہوجاتا ہے توکامل شاہنشاہ ہین اور جب یہ پورا ہو تو وہ یقین کرلیتے ہین۔ کہ ہم ہلاک ہوئے۔ ای خدا ہم تیرے بندون کے وسیلے تیرا قرب اور تیرا دیدار دنیا و آخرت مین مانگتے ہین۔ دنیا مین دلون کے ساتھ اور آخرت مین آنکھون سے۔

اے قوم! خدائی عزوجل کی رحمت اور کشائش سی نا امید نہو۔ وہ قریب ہی نا امید نہو تحقیق صانع خدا ہے لَعَلَّ اللّٰهَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا۔ شاید کہ خدا اسکے بعد کوئی اور امر ظاہر کرے ابلا۔ نہ بہاگ۔ کیونکہ بلا صبر کے ساتھ ہر ایک نیکی کی بنیاد ہے۔ نبوت۔ رسالت۔ ولایت معرفت محبت کی بنیاد بلا ہے۔ جب تو بلا پر صبر نکرے تو تیری بنیاد نہین۔ عمارت کیلئے بغیر بنیاد کے ثبات نہین۔ کیا تو نے کسی گہر کو زمین بلند کے کوڑی پر قائم دیکہا ہی بلا اور آفات سے تو اسلیئے بہاگتا ہے کہ تجہے ولایت اور معرفت اور خدای عزوجل کی قرب کی حاجت نہین صبر کر۔ اور عمل کرتا کہ تو باطن اور دل اور روح کے ساتھ خدائی عزوجل کے قرب کی دروازی تک سیر کرے علما۔ اولیا۔ ابدال نبیونکے وارث ہین۔ انبیا دلال ہین اور یہ انکی سامنے منادی کرنیوالے۔ مومن خدائی عزوجل کے غیر سے نہ ڈرتا اور نہ امید رکھتا ہے۔ اسکے دل اور باطن مین قوت عطا کی گئی ہے۔ مومنون کے دل خدائی عزوجل کی ساتھ کیونکر

باطن کی روشنی ہے۔ وہ تیرے اور خدا عزوجل کے درمیان روشنی ہے جسوقت تو اپنی علم پر عمل کرے تو تیرا راستہ خدای عزوجل سے قریب ہو جاتا ہے۔ اور تیرے اور اوسکی درمیان دروازہ فراخ ہوتا ہی۔ اور وہ دروازی کا وہ کواڑ جو تجہ سے مختص ہی کہلجاتا ہی رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ای ہمارے خدا دنیا مین نیکی اور آخرت مین نیکی عطا کر اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔

تیرہوین مجلس (آپنے (خدا آپسے راضی ہو) چوتھی ماہ ذی قعدہ ۵۴۵ھ منگل کے روز عشاکے وقت مدرسہ مین فرمایا۔ اے عزیز آخرت کو دنیا پر مقدم کر۔ دونون مین فائدہ حاصل کریگا۔ اور جب تو نے دنیا کو آخرت پر مقدم کیا تو دونون مین نقصان اوٹھائیگا یہہ تیرے لئے عذاب ہے تو کسطرح اسمین مشغول ہے جسکا تجہے حکم نہین ہوا۔ جب تو دنیا مین مشغول نہ رہے تو خدای عزوجل اسپر تیری مدد کریگا اور اس سے لینے کے وقت تجہے توفیق نصیب کریگا اور جب تو اس سے کچہہ لیگا تو اس مین برکت رکہدیگا۔ مومن اپنی دنیا و آخرت کیلئے عمل کرتا ہے۔ دنیا کے لئے اسقدر کرتا ہے کہ جتنے کی اسے ضرورت ہوتی ہے۔ اسی پر قناعت کرتا ہے زاد راہ کی مقدار۔ اس سے زیادہ کو حاصل نہین کرتا۔ جاہل کا کل ارادہ دنیا۔ اور عارف کا کل ارادہ آخرت پہر مولی ہوتا ہے۔ جب تیرے پاس دنیا کی ایک روٹی ہو۔ اور تیرا نفس تجہہ سے منازعت کرے اور شہوت غالب ہو۔ تو اسوقت اسکی طرف دیکہہ جو پاؤ نان پر قدرت نہین رکہتا۔ اسلئے کہ تحقیق تجہے نجات نہین جبتک کہ تو اپنے نفس کو خدا کی راہ مین ہبنوض اور زدمین بنجانے۔ فریق ایکدوسرے کو پہچانتے ہین۔ انمین سے ہر ایک قبول اور صدق کی خوشبو دوسرے سے سونگہتا ہے۔ اے خدائے عزوجل اور اسکے صادق بندون سے بہرنیوالے اور خلقت پر بڑہنے والے اور انکو شریک ٹہرانیوالے۔ یہ انکی طرف بڑہنا کبتک ہی۔ تجہے کیا فائدہ دینگے۔ انکے ہاتہہ مین ضرر۔ نفع۔ عطا ومنع کچہہ نہین۔ انکے اور باقی پتہرونکے درمیان نفع وضرر پہچانے مین کچہہ فرق نہین۔ الکا ایک ہی۔ ضار ایک۔ نافع ایک۔

ملانیوالا اور ٹہیرانے والا۔ ایک غالب ایک مسخر ایک دینے والا ایک نہ دینے والا ایک
خالق رازق وہی اللہ عزوجل ہے و ۔ قدیم ازلی ابدی ہے۔ وہ پیدائش سے پہلے موجود تہا
اپون۔ ماؤن۔ دولتمندون سے پہلے۔ وہ آسمانون زمینون۔ اور ان چیزون کا جو ان مین
ہین اور جو انکے درمیان ہین پیدا کرنے والا۔ اسکی کوئی مثال نہین اور وہی سُننے والا دیکہنے والا
ہے اے اللہ کی مخلوق۔ تمپر افسوس تم اپنے خالق کو جیسا چاہیے نہین پہچانتے۔ اگر قیامت کے
روز خداوند عزوجل کے پاس مجہے کوئی درجہ عطا ہوا تو مین تم سب کے اول آخر تک بوجہہ اٹہاؤن گا
اے پڑہنے والے حرف۔ مجہی سے پڑہ۔ نہ اور باشندگان سما وارض سے۔ جو شخص اپنے پڑہے پر
عمل کرتا ہے اسکے اور خدائے عزوجل کے درمیان دروازہ کہل جاتا ہے جسکے ذریعہ وہ اسکے
دل پر ظہور فرماتا ہے۔ لیکن اے عالم تو بیہودہ قیل وقال اور جمع مال مین مشغول ہے۔ علم پر عمل کرنے
سے پہرا ہوا۔ پس یقیناً تو نے صرف صورت حاصل کی ہے نہ حقیقت جب اللہ جل شانہ اپنے
بندون مین سے کسیکے لئے بہتری کا ارادہ کرتا ہے تو اسے علم عطا کرتا۔ پہر اسکو عمل و اخلاص
کا الہام کرتا ہے اور اسکے ذریعہ سے اسے اپنے قریب کرتا۔ اور اپنا مقرب بناتا۔ اور معرفت
عطا کرتا۔ اور دلی اور باطنی علم کی تعلیم کرتا ہے۔ اور دونکے سوالات پسند فرماتا ہے اور ایسا برگزیدہ
کرتا ہے جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کیا۔ اور فرماتا ہے کہ مین نے تجہے اپنے لئے برگزیدہ کیا ہے
نہ اوروں کے لئے۔ نہ شہوتون نہ لذتون اور نہ واہیات کے لئے نہ زمین کے لئے نہ جنت کے لئے نہ نار کیلئے نہ ہلاکت کیلئے
نہ ملک کے لئے۔ مجہہ سے تجہے کوئی چیز مقید نہ کرے گی۔ اور نہ میرے سوا تجہے کوئی شغل مشغول
کرے گا نہ کوئی صورت۔ تجہے اپنا بنائے گی اور نہ کوئی مخلوق مجہہ سے تجہکو حجاب مین ڈالے گی
اور نہ مجہہ سے کوئی خواہش تجہے غنی کرے گی اے بندے۔ ان گناہ پر جو تجہہ سے صادر ہوا
خدائے عزوجل کی رحمت سے ناامید نہو۔ بلکہ اپنے دین کے جامہ کی نجاست توبہ کے پانی سے
دہو ڈال اور اسپر ثابت رہنے اور اسکو اخلاص اور معرفت کی خوشبو سے خوشبودار اور معطر
بنا۔ اس منزل سے جس مین تو ہے خوف کر۔ جدہر تو توجہ کرے درندے تیری گرد اور تکلیفین

[illegible] نہیں [illegible]

اور رسول سے [illegible] کیا [illegible]

[illegible] الہی [illegible]

[illegible] اللہ [illegible] کرتے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اور [illegible]

اور [illegible]

[illegible] طریقہ [illegible]

[illegible] کا [illegible]

شامل [illegible] کی طرف [illegible] کا [illegible] کیا [illegible]

ہوا تو دعوی کرتا ہے کہ میرا [illegible] سے [illegible] اللہ [illegible]

[illegible] اور باطن [illegible] ظاہر [illegible] ہے اور باطن [illegible]

سے نہیں منتقل ہوتی یہ ایسی دولت ہے جس میں خیانت [illegible]

خلاصہ یہ کہ وہ [illegible] احد ہے اور حدیث واحد کو ہی قبول کرتا ہے۔ [illegible]

وہ تیرے حال کا منتظم ہے جو میں کہتا ہوں سنتا ہاں خلقت عاجز ہے تجھے ضرر پہنچا سکیگی اور
نہ نفع دیگی صرف خدا ہی قدرت کے ہاتھوں پر پیدا کرتا ہے اسکا فعل تجھ میں اور انمیں تصرف
کرتا ہے خدا کے علم میں تیرے واسطے [illegible] ضرر یا نفع [illegible] مقدر ہے اسکو کوئی باقی مخلوقات چند
[illegible] قسمت ہیں [illegible] بعض ایسے ہیں جو ظاہر و باطن میں دنیا سے خالی ہو گئے اور بعض ایسے
ہیں جو صرف باطن [illegible] خدا [illegible] انکے باطنوں پر دنیا کی کسی نشانی نہیں آتا وہ [illegible]
ہیں جو شخص ایسا ہوا وہ خلقت کا عالم بنایا گیا [illegible]
[illegible] خدا سے پاک کیا [illegible] دروازے پر توحید کی [illegible]
[illegible] اللہ سے [illegible] ظاہر [illegible]
باقی ہے [illegible] توحید اور معرفت [illegible] انہوں نے کہا اور
[illegible]
[illegible] پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible] فرمایا [illegible]
[illegible] عالم کے [illegible] علم [illegible]
[illegible] برکت [illegible]
[illegible] عمل [illegible] خدا [illegible]
مشغول ہو [illegible] ہو جاویگی تو وہ تجھ اپنا [illegible]
بنائیگا اور اپنے میں تجھکو فنا کر دیگا [illegible] تب تجھے شہرت بخشیگا اور خلقت کے
[illegible] اور تجھے انسانوں کے پیدا کرنے [illegible] واپس کریگا [illegible]
پیدا [illegible] پس وہ تیری خلقت کی [illegible] چلے گی اور انکے حال کو اچھا بنائیگی اور تیرا
حال خلقت پر واضح کریگا اور تو انکے درمیان خدا کے ساتھ ہوگا [illegible] ساتھ تو اس سے اپنا
[illegible] بغیر نفس کی کجروی اور طبیعت اور ہوس کے تجھے قسمت کی طرف واپس کریگا

تاکہ تجہہ مین اسکے علم کا قانون باطل نہ جائے تو نصیبے کو پورا حاصل کریگا حالانکہ تیرا دل خدائے عزوجل
کے ساتہہ ہوگا۔ اے خدائے عزوجل سے۔ اور اوسکے اولیا سے غافلو سنو اور عمل کرو اور آوسکی
خدائے عزوجل۔ اور اوسکے دوستونکو طعنہ زنو! خدائے عزوجل حق ہی اور تم باطل اے مخلوقات
خدا لون اور باطنون اور معانی کے درمیان ہے اور وہ جو نفسون ہواؤن اور طبیعتون
اور عادتون اور دنیا اور غیر خدا مین ہے وہ باطل ہے یہ دل فلاح نہین پاتا جبتک کہ خدائے
عزوجل قدیم ازلی دائم ابدی کا قرب حاصل نہ کرے۔ اے منافق مزاحمت نکر تیرے پاس اس سے اچہا نہین
تو اپنی روٹی اور سالن اور شیرینی اور لباس اور گہوڑی اور حکومت کا بندہ ہی صادق دل خلقت سے
خالق کی طرف سفر کرتا ہے اور راستے مین ایسی چیزین دیکہتا ہے جو اسی سلام کہتی ہین وہ عالم
جو اپنے علم پر عمل کرتے ہین پہلون کا ثواب جمع کرتے ہین۔ وہ انبیا کے وارث اور بقیہ ہین وہ آنکے
سامنے مقدم ہین۔ شریعت کے شہرین آبادی کا حکم کرتے اور ویران کرنے سی منع کرتی ہین۔ قیامت کے
روز وہ اور انبیا پر سلام ہو جمع ہونگے۔ اور خدائے عزوجل کی طرف سی کامل اجر دئے جائینگے
تحقیق خدائے عزوجل نے اس عالم کی جو اپنے علم پر عمل نہین کرتا گدہے سے مثال دی ہی اور فرماتا ہی
کَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ۰ (گدہے کی طرح ہی جو صحیفے اٹہاتا ہے) اسفار علم کی کتابین ہین
کیا علم کی کتابون سے گدہے کو کچہہ فائدہ ہے۔ اسکو سوائے تکلیف اور رنج کے اور کچہہ حاصل نہین
ہوتا۔ جسکا علم زیادہ ہو چاہیے کہ خدائے عزوجل کا خوف اور اوسکی طلب اسکو زیادہ ہو۔
اے علم کے مدعی! خدائے عزوجل کے خوف سے تیرا رونا کہان ہے۔ تیرا ڈر اور خوف کہان
اور اپنے گناہون کا اقرار کہان۔ خدائے عزوجل کی عبادت مین تیرا رات دن کو ملانا کہان اپنے
نفس کو ادب دینا اور خدا کی جانب مین اس سے لڑنا اور اسکی راہ مین اوس سے عداوت رکہنا
کہان۔ تیرا اوٹہا مقصد قمیص۔ عمامہ۔ اور طعام اور نکاح۔ اور گہر اور دوکانین اور خلقت کے ساتہہ
بیٹہنا اور انکے ساتہہ انس کرنا ہی اپنی ہمت کو ان سی پہیر لے۔ اگر تیرے مقسوم ہونگی تو وقت مقررہ
پر ملجاینگی۔ اور تیرا دل انتظار کی رنج اور حرص کے بوجہ سی آرام مین ہوگا۔ اور خدائے عزوجل کے ساتہہ

قائم ہیں بس تجھے ایسی چیزین جس سے فراغت ہو چکی ہی رنج اٹھانے سے کیا حاصل۔ اے ظالم!
تیری طلوت فاسد ہی صحیح نہین پلید ہے پاک نہین ہین تیرے ساتھ کیا کرون تیری دلمین
توحید او اخلاص درست نہین۔ اے غافلو وہ تم سے غافل نہین۔ ای اعراض کرنے والو وہ
تم سے معرض نہین۔ اے فراموش کرنیوالو تم فراموش نکیئے جاؤگے۔ ای ترک کرنیوالو چھوڑی
جاؤگے۔ او خدای عزوجل اور اوسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور پہلون اور پچھلون سی جاملو؟
تم ایک لمبی تراشیدہ لکڑی کی طرح ہو جو کسی کام کی نہو۔ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ
حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ای ہمارے خدا ہمین دنیا مین نیکی اور آخرت مین نیکی عطا کر اور دوزخ کے عذاب سے بچا

چودھوین مجلس اوراتپنے (خدا آپ سے راضی ہو) ساتوین ماہ ذی قعدہ ۵۴۵ہجری

مدرسہ مین جمعہ کے روز صبح کیوقت فرمایا اے منافق خدای عزوجل تجھ سے زمین کو پاک کرے کیا
تیرا نفاق تجھے کافی نہین۔ حتی کہ تو عالمون اولیاؤن اور صالحون کی غیبت کرتا اور انکا گوشت
کہاتا ہے۔ تو اور تیرے جیسے تیرے منافق بہائی۔ قریب ہی کہ کیڑے تمہاری زبانین اور گوشت
کہاینگے اور تمہین ریزہ ریزہ اور پارہ پارہ کر دینگے اور زمین تمکو اپنے اندر لیجائیگی تمہارا استیصال
کردیگی تمہین پیس ڈالے گی۔ اور (دوسری حالت مین) بدلادیگی۔ وہ جو کہ خدای عزوجل اور اوسکے
نیک بندون پر اچھا ظن نہین رکہتا اور انکے آگے متواضع نہین وہ نجات نہین پائیگا تو کیون انکی تواضع
نہین کرتا حالانکہ وہ رئیس اور امیر ہین۔ انکی نسبت تو کون ہی۔ خدای عزوجل نے حل و ربط (باندہنا
کہولنا) یعنی انتظام انکے سپرد کیا ہے انہین کی برکت سے مینہہ برستا اور زمین اگاتی ہی۔ ساری
مخلوقات انکی رعیت ہی۔ انمین سے ہر ایک ایک پہاڑ ہی جسے آفات اور مصائب کی آندہیان
مضطرب نہین کرتین۔ اور نہ جنبش دیتی ہین توحید اور اپنے مولی عزوجل کی رضا کے مقام سے
نہین ہلتے۔ جو اپنے اور غیرون کے لئے طلب کرتے ہین خدای عزوجل کی طرف رجوع لاؤ اور
اسکی آگے عذر کرو اور اپنے گناہون کا جو پوشیدہ او ظاہر ہین اقرار کرو اور اسکے سامنے عاجزی
کرو تمہارے سامنے کیا چیز ہے۔ اگر تم پہچانو تو اس حال کو ترک کر دو۔ خدای عزوجل کے سامنے

مودب بنو جیسا کہ تم سے پہلے مودب تھے تم انکی نسبت مخنث اور عورتین ہو تمہاری شجاعت نفسون اور ہواؤن اور طبیعتون کے اسر کے وقت ہے (حالانکہ) شجاعت دین اور خدائے عزوجل کے حقون کے ادا کرنے مین ہی حکیمون اور عالمون کی کلامونکی بے عزتی نہ کرو۔ انکی کلام دوا اور کلمات خدائے عزوجل کے الہام کا ثمرہ ہین تم مین کوئی نبی موجود نہین تاکہ اوسکی تابعداری کرو پس جب تم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی تابعدار انکی اطاعت کروگے تو گویا تم آپکے پیرو اور تابعدار ہو اور جب تم انکو دیکھو تو گویا تم نے آپ کو دیکھا متقین علماء کی صحبت مین رہو انکی صحبت تمہارے لیے برکت ہی۔ اور ان علماء کے پاس نہ بیٹھو جو اپنے علم پر عمل نہین کرتے کیونکہ انکی صحبت تجھپر وبال ہوگی جب تونے اپنے سے زیادہ پرہیزگار اور عالم کی صحبت کی تو اسکی صحبت تیرے لیے برکت ہوگی اور جب تونے اس سے جو تجھ سے عمر مین بڑا اور اس مین تقوی اور زہد اور علم نہین صحبت کی تو یہ تجھپر وبال جان ہی۔ خدائے عزوجل کے لیے عمل کرنا اور کرلیے۔ اسکے لیے گناہ چھوڑنا اور اسکے لیے غیر کے لیے عمل کرنا کفر ہے اور غیر کے ترک گناہ ریا ہے جو اسکو یعنی خدا کو نہین پہچانتا اور اسکے سوا عمل کرتا ہے وہ ہوس مین ہی جلدی ہی موت آئے گی اور اسکی ہوس ختم کردیگی تجھپر افسوس۔ ورکے ساتھ خدا سے مل اور غیر سے قطع کر۔ فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے صِلُوْا الَّذِیْ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ رَبِّکُمْ تَسْعَدُوْا (جو تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان ہے اسے ملاؤ سعادتمند ہوگے) جو تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان ہی صالحین کی دلونکی محافظت کرنے سے ملاؤ۔ اے غلام اگر غنی اور فقیر کے تیرے پاس آنیکے وقت تو دونون مین فرق دیکھے تو تجھے نجات نہین۔ صابر فقیر کی عزت کر اور انکے دیدار اور صحبت سے برکت حاصل کر۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلْفُقَرَاءُ الصُّبُرُ جُلَسَاءُ الرَّحْمٰنِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ (صابر فقیر قیامت کے روز خدا کے ہم جلیس ہین) دنیا مین دلون کے ساتھ اسکے جلیس اور آخرت مین جسمونکے ساتھ۔ یہ وہ لوگ ہین جنکے دل دنیا سے غافل اور اسکی زینت سے روگردان ہین جنہون نے فقر کو اختیار کیا اور اسپر صبر کیا۔ پس جب یہ انکے لیے کامل ہوگیا تو

آخرت اسنے نکاح کی درخواست کرتی اور اپنے آپ کو انکے آگے پیش کرتی ہی پس وہ اس سے بھاگتے ہین اور جب وہ حال ہوجاتی ہے اور دیکھتے ہین کہ یہ خدای عزوجل کا غیر ہی تو اس سی نقل کرتی اور دلونکی پیٹھ پھیرتے اور اس سے خدای عزوجل سی حیا کے مارے بھاگ جاتے ہین - وہ کس طرح غیر کے پاس ٹھہرے اور حادث پر مائل ہوئے اور اس سے انس کی اور کل عمل اور خیرات اور جمعہ عبادت کی اسکے حوالے کر دی پھر صدق کے بازوؤن پر انکے ساتھ اپنے مولی عزوجل کی طلب مین اڑے اسکے یعنی غیر کے پاس پنجرا چھوڑ دیا اور اپنے وجود کے پنجرے سی نکلے اور اپنے خالق کی طرف اڑے انہون نے رفیق اعلی کو طلب کیا اسکو جو اول اور آخر اور ظاہر اور باطن ہی طلب کیا اسکے قرب کے برج مین نقل کر گئے وہ انہین سے ہوگئے جنکے حق مین عزوجل نے فرمایا وَإِنَّهُمْ عِندَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْأَخْيَارِ (وہ ہمارے نزدیک برگزیدہ اور پسندیدہ ہین) انکے دل ہمارے پاس - انکی ہمتین ہمارے پاس - اور معانی ہمارے پاس - اور عقلین ہمارے پاس دنیا اور آخرت دونون مین جب یہ قوم کیلئے پایا جائے تو انکے پاس دنیا و آخرت نہین ملتی - آسمان - زمینین - اور جو کچھ انکے درمیان ہی انکے دلون اور باطنون کی نسبت پیٹے جاتے ہین - اپنے غیر سے انکو فنا کرتا اور اپنے ساتھ موجود کرتا ہی - پس اگر دنیا مین انکی کوئی روزی رہجاتی ہے تو انکو آدمیت اور بشریت کی طرف اپنی روزی حاصل کرنیکے لئے واپس کرتا ہی تاکہ علم اور سابقہ اور قضا نہ بدلے - پس وہ خدا کے علم اور اسکی قضا اور قدر سے ادب کے ساتھ پیش آتے ہین - اور جو انکو عطا ہوتا ہی زہد اور ترک کے قدمون پر لیتے ہین - نہ نفس اور ہوا اور آرزو سے - اور ظاہری حکم سب حالات مین انکے پاس محفوظ رہتا ہے - دنیا سے خواہ وہ قلیل ہو خلقت سے خلل نہین کرتی اور انکو خدای عزوجل کی توحید کرتی ہین مخلوقات اور محدثات مین سے کوئی چیز انکے دلون مین بمقدار ذرہ اعتبار نہین رکھتی جبتک تو دنیا کے ساتھ ہی آخرت سی نہین ملیگا - اور جبتک آخرت کے ساتھ ہی مولی کو نہین ملیگا عمل کر جاہل نہ بن - تو انہین سی ہی جنکو خدا نے اپنے علم مین گمراہ کیا - خدای عزوجل کے قرب مین سے ایک یہ ہی کہ تو فقیرون پر اپنا مال تقسیم کرے - کیا تجھے معلوم نہین کہ صدقہ کرنا خدای عزوجل سے

چونکہ غنی اور کریم ہی معاملہ کرتا ہے اور کیا کوئی غنی کریم کے ساتھہ معاملہ کرنے سی خسارہ اٹھاتا ہی خدا کی ذات کی تئی ایک ذرہ صرف کرو وہ تجھی پہاڑ عطا کریگا۔ قطرہ خرچ کرو وہ تجھی دنیا مین دریا بخشیگا اور آخرت مین تجھی پورا اجر اور ثواب دیگا۔ اے قوم جب تم خدائے عزوجل سی معاملہ کرو گے تو تمہاری زراعت بڑہیگی اور تمہاری نہرین جاری ہونگی اور تمہاری درخت تی ٹہنیان اور پہل لائینگے۔ نیکی کا امر کرو۔ اور بدی سے منع کرو۔ اور خدای عزوجل کی دین کی مدد کرو۔ اور اپنی دوست سی دشمنی کرو۔ جو شخص نیکی مین دوستی پیدا کرتا ہی اوسکی دوستی باطن و ظاہر اور فراخی و تنگی اور سختی و نرمی مین قائم رہتی ہے۔ اپنی حاجتین خدا سی مانگو۔ نہ خلقت سی اور اگر خلقت سی چارہ نہو تو دلونکو خدای عزوجل کی طرف متوجہ کرو۔ وہ تمہین سوال کی کوئی وجہ الہام کریگا پہر اگر تم روکے جاؤ۔ یاد ئے جاؤ۔ تو یہ اسکی طرف ہی۔ نہ اسنے۔ صوفیا نے۔ اپنے روزی کا غم دلون سے نکال ڈالا۔ انہون نے یقین کیا کہ یہ معین وقتون مین مقدر ہی پس اوسکی تلاش ترک کی۔ اور اپنی مالک کے دروازی پر ڈیرہ لگایا۔ خدای عزوجل کی فضل او قرب اور علم کے ساتھہ سب چیزون سے غنی ہو گئے۔ جب انمین یہ کامل ہو گیا۔ تو وہ خلقت کا قبلہ اور انکے بادشاہ کی پاس داخل ہونیکے لئی انکی خطیب ہو گئی۔ دلونکی ہاتہون سی انکو اسکی طرف لیجاتی ہین۔ اور اس سے انکی لئی عزت قبولیت اور رضامندی کی خلعت مانگتے ہین۔ انمین سے ایک سی روایت ہی اسپر خدا کی رحمت ہو کہ اسنے کہا۔ خدا کی بندی وہ ہین جنکی عبودیت تحقیق کو پہونچگئی۔ اس سے دنیا و آخرت کا سوال نہین کرتے بلکہ اس سے اسیکو طلب کرتے ہین۔ نہ اور کو۔ اے اللہ میرا ہمیشہ یہ سوال ہی کہ ساری خلقت کو اپنی راہ بتا۔ اور امر تیرا ہے۔ یہ دعا عام ہے۔ خدا ثواب عطا کری اور رخدای عز وجل جو چاہتا ہی خلقت مین کرتا ہی۔ جب دل صحیح ہوتا ہے تو خلقت پر رحمت و شفقت سی پر ہو جاتا ہے انمین سی کسی سی روایت ہے۔ خدا اسپر رحمت کرے اسنے فرمایا۔ نیکی کرنیوالے بہت ہین اور گناہونکو نہین چہوڑتی مگر صدیق۔ صدیق بڑے اور چہوٹے گناہ چہوڑ دیتا ہی۔ پہر اپنی پرہیزگاری کی شہوتون پہر مباح شرک کے چہوڑنی سی صفا کرتا ہے۔ اور حلال مطلق کی طلب کرتا ہی۔

صدیق دن اور رات کا اکثر حصہ خدای عزوجل کی عبادت مین لگا رہتا ہی اور خلقت کے میل کو
ترک کرتا ہے پس یقیناً اسکی عادت متروک ہوتی ہے اور ایسی جگہہ سی جسکا اسی خیال ہنین ہوتا
رزق دیا جاتا ہی عطا کیا جاتا۔ اور لینے کا امر کیا جاتا ہی۔ اسکے لئے تمام چیزین خالص اور صفا ہو جاتی
ہین کیونکہ وہ اکثر دفعہ رو کا گیا۔ اور اوسکی حاجتین اسکے سینہ پر ماری گئین اور اوسنے اپنی غرضون کے
نہ پورا ہونے اور تمام حالات مین رد کیا جانے پر صبر کیا۔ وہ دعا کرتا تھا اور قبول نہوتی تھی۔
سوال کرتا اور اسکا سوال پورا نہ کیا جاتا۔ شکایت کرتا اور زیادہ تکلیف دیا جاتا تھا۔ کشایش
طلب کرتا اور نہ پاتا۔ سوٹرتا۔ اور نہ نکلنے کا راستہ دیکھتا۔ وحدانیت کا قائل ہوتا اور اپنے اعمال
مین اخلاص برتتا تھا لیکن جسکے لیے عمل کرتا اوس سی قرب نہ ملتا تھا گویا کہ وہ نہ مومن ہی نہ
موحد اور باوجود ان سب حالات کے وہ ان چیزون مین مدارات کے لیے حلیم اور صابر ہوتا تھا۔
اسنے جانا کہ اسکا صبر اسکی دلکی دوا اور صفائی اور نزدیکی کا باعث ہی اور اس ابتلا کے بعد اسکو چیز
حاصل ہوتی ہے اسلئے کہ یہ ابتلا اسلئے ہے کہ مومن اور منافق موحد اور مشرک۔ اخلاص کرنیوالے
اور ریاکار بہادر۔ اور بزدل۔ ثابت اور متحرک۔ صابر اور بے قرار۔ محقق اور مبطل۔ سچے اور جھوٹے
دوست اور دشمن تابعدار۔ اور بدعتی کے درمیان فرق ظاہر ہو جائے۔ امین سی ایک کا قول سن
(اوسپر خدا کی رحمت ہو جیو) دنیا مین اُس شخص کی طرح رہ جو اپنے زخم کا علاج کروانا اور
دوا کی کڑواہٹ ہر بلا کے زائل ہونے کی امید سے صبر کرتا ہے۔ کل بلائین اور مرضین
خلقت کو شریک نبانا۔ اور ضرر و نفع۔ اور عطا و منع مین انکو دیکھنا ہین۔ اور کل
دواؤن اور بلاؤن کا زائل ہونا قضا اور تقدیر کے وقت خلقت کو دل اور اور
غرم سے نکال ڈالنا ہے۔ اور یہ کہ تو خلقت پر ریاست اور اپنی بلندی نہ طلب کرے اور
یہ کہ تو اپنا دل خدا کے مجرد کرے اور اسکے لیے صفا کرے اور تیری ہمت اسکی طرف
ترقی کرے جب یہ تجہہ مین تحقق ہو جائے تو تیرا دل بلند ہو گا۔ اور نبیون اور رسولون اور شہدا اور
صالحین اور ملائکہ مقربین کی صفون مین داخل ہو گا۔ اور جب یہ تیرے لیے ہمیشہ ہو تو بزرگی

اور عظمت اور بلندی اور قدامت اور ولایت اور امر دیا جائیگا تجھپر وارد ہوگا جو وارد ہو۔ اور والی
بنایا جائیگا اور دیا جائیگا جو دیا جائے۔ محروم وہ ہے جو اس کلام کے سننے اور اسپر ایمان لانے اور
اسکے اہل کی حرمت کرنیسے محروم ہوا۔ اے اپنے معیشت مین مشغول رہنے والو! معیشت میرے
پاس ہے نفع میرے پاس آخر کا متاع میرے پاس ہے۔ اور مین کبھی ہنا اور کبھی دلال اور کبھی مالک سرمایہ
ہون۔ ہر ایک کو اُسکا حق دیتا ہون۔ جب آخرت کی کوئی شئے مجھے ملے تو اکیلے نہین کہاتا۔ اسلئے
کہ کریم اکیلا نہین کہاتا۔ جو شخص خدائے عزوجل کے کرم پر واقف ہوا تو اسکے پاس بخل نہ پائیگا۔
جسنے خدائے عزوجل کو پہچانا اُسکا ماسوا اوسکے نزدیک ذلیل ہے بخل نفس سے ہے۔ عارف کا نفس
بہ نسبت خلقت کے نفسون کے میت ہے وہ مطمئن اور خدائے عزوجل کے وعدہ پر مائل اور اوس کے
وعید سے خائف ہے۔ اے خدا ہمارے بھی نصیب کر۔ جو تونے قوم کے نصیب کیا۔ وَاٰتِنَا فِی
الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ اور ہم کو دنیا مین نیکی اور آخرت
مین نیکی عطا فرما۔ اور ہمکو دوزخ کے عذاب سے بچا۔

پندرہوین مجلس - آپنے - (خدا آپ سے راضی ہو) نوین ماہ ذیقعدہ ۵۴۵ھ اتوار کے روز
مسافر خانہ مین فرمایا۔ مومن مال سے زاد راہ بناتا۔ اور کافر تمتع حاصل کرتا ہے مومن زاد بناتا ہی اسلئے
کہ وہ راستہ پر ہے۔ اپنے مال سے اندک پر قناعت کرتا۔ اور اکثر آخرت کی طرف بھیجتا ہے۔ اپنے
نفس کیلئے بقدر مسافر کے زاد راہ کے جسقدر اُٹھا سکتا ہے لیتا ہے۔ اسکا کل مال آخرت مین ہے
اسکا دل اور ہمت بکلی اسطرف ہے۔ وہ دنیا سے سیر ہے۔ اپنی ساری عبادتین آخرت کی طرف
بھیجتا ہے نہ دنیا۔ اور دنیا والونکی طرف۔ اگر اسکے پاس عمدہ کہانا ہو تو فقراء پر نثار کر دیتا ہے
وہ جانتا ہے کہ آخرت مین اس سے اچھا کہانا دیا جائیگا مومن عارف کی ہمت کا اصلی مقصد
خدائے عزوجل کے قرب کا دروازہ ہے اور یہ کہ اوسکا دل دنیا مین آخرت سے پہلے اُسکی
یعنی خدا کی طرف پہونچ جائے خدائے عزوجل کا قرب دل کے قدمون اور باطن کی سیر کی غایت
ہے۔ مین تجھے قیام اور قعود اور رکوع و سجود مین دیکھتا ہون۔ لیکن تیرا دل اپنی جگہہ سے

نہین بیٹھتا اور اپنی ہستی کے گھر سے نہین نکلتا۔ اور اپنی عادت سے نقل نہین کرتا۔ اپنے مولی عزوجل کی
طلب مین صادق بن تیرا صدق تجھے بہت سے تکلیف سے بے نیاز کر دیگا اپنے وجود کے اندر سے
کو صدق کی چوبان سے بہوڑا اور خلقت کو دیکھنے اور انہین مفید ہونیکی دیوارون کو اخلاص اور توحید
کے بیلنون سے گرا۔ اور چیزون کی طلب کے پنجرے کو اسنے اعراض کرنیکے ہاتھ سے توڑ۔ اور
دل کے ساتھہ پرواز کر۔ تاکہ تو خدائی عزوجل کے قرب کے دریا کے کنارے پر جاگرے۔ پس اسوقت
تیرے پاس تیری سابقہ (تقدیر کا) ملاح عنایت کی کشتی لیکر آئیگا۔ اور تجھے لے لیگا اور خدائے
عزوجل کی طرف عبور کرائے گا۔ یہ دنیا دریا ہے اور ایمان کشتی ہے۔ اسیواسطے لقمان حکیم نے
(خدا اُسپر رحم کرے) کہا۔ اے میرے بیٹے۔ دنیا دریا۔ اور ایمان کشتی۔ اور عبادتین ملاح اور آخرت
کنارہ ہے۔ اے گناہون پر اصرار کرنے والو۔ جلدی ہی تم اندہے اور بہرے اور لنگڑے اور فقیر
ہوجاؤگے۔ خلقت کے دل تمپر سخت ہوجائینگے۔ تمہارے مال خسارون اور تاوانون اور چورون
مین چلے جائینگے۔ عقلمند بنو۔ اپنے خدائے عزوجل کی طرف رجوع لاؤ۔ اپنے مالون سے شرک
نکرو۔ اور اُنپر بھروسہ نرکہو۔ انہین کے ساتھہ نرہو۔ انکو اپنے دلون سے نکال ڈالو۔ اور
اسے گہرون اور بیبیون اور غلامون اور وکیلون کے حوالہ کرو اور موت کے منتظر رہو۔ اپنی حرص کو
کم اور امیدونکو کوتاہ کرو۔ ابی یزید بسطامی سے روایت ہے (اوسپر خدا کی رحمت ہو) کہ انہون نے
فرمایا مومن عارف خدائی عزوجل سے دنیا و آخرت کو نہین مانگتا مگر اوسکی ذات کو مانگتا ہے
اے بندے! اپنے دلکو خدائے عزوجل کے طرف پھیر۔ خدا کی طرف توبہ لانے والا وہی
اسکی طرف رجوع لانے والا ہے۔ خدائی عزوجل کا فرمودہ ہے۔ وَاَنِیْبُوْٓا اِلٰی رَبِّکُمْ (اپنے
رب کی طرف رجوع لاؤ) سبکو اُسکے سپرد کرو۔ اپنے نفسونکو اوسکے سپرد کرو۔ اور اُنہین
اسکی قضا اور قدر اور امر و نہی اور تصرف کے آگے پہینکدو۔ اور اپنے دلون کو اُس کے
آگے گونگے۔ بیدست وپا۔ اندہے۔ بے چون وچرا۔ بلکہ بے نزاع اور مخالفت۔ موافقت
اور تصدیق کے ساتھ ڈالدو۔ اور کہو کہ امر سچا اور قدر اور سابقہ درست ہے۔ جب تم

ایسے ہوجاؤ گے تو بیشک تمہارے دل اوسکی طرف رجوع للانے والے اُسکو دیکہنے والے ہوجائین گے
کسی اور شئے سے انوس نہ ہونگے۔ بلکہ ہر ایک چیز سے جو عرش سے لیکر زمین تک ہے وحشت پائین گے
ساری مخلوقات سے بہاگین گے۔ تمام مخلوقات سے بیزاری اور انقطاع کرین گے۔ مشیخون کے ساتہہ اچہا
ادب نہین برتتا۔ مگر وہی جس نے انکی خدمت کی اور انکے بعض حالات پر جو خدای عزوجل کے ساتہہ
ہین مطلع ہوا۔ قوم (یعنی اولیا، اللہ) نے تعریف اور مذمت کو گرما سرما اور رات اور دن کی
طرح (گزران) پانا اور ان دونونکو خدائی عزوجل کی طرف سے خیال کرتے ہین کیونکہ خدائی عزوجل
ہی انکو لاتاہے جب یہ انکے نزدیک تحقیق کو پہنچا تو تعریف کرنیوالون سے بے نیاز ہوئے اور مذمت کرنے
والون سے نہ لڑے۔ اور انمین مشغول نہ ہوئے۔ انکے دلون سے خلقت کی محبت اور عداوت خارج ہوئی
وہ محبت اور عداوت نہین رکہتے بلکہ رحم کرتے ہین بے صدق علم تجہے کیا فائدہ دیگا۔ خدا نے تجہے
اپنے علم سے گمراہ کیا ہے۔ تو خلقت کیلئے علم پڑہتا۔ اور روزے رکہتا اور نماز پڑہتاہے تاکہ
وہ تیرا اقرار کرین اور تیرے لئے مال خرچ کرین۔ اور اپنے گہرون اور مجلسونمین تیری تعریف کرین
فرض کرلے کہ یہ سب کچہہ تجہے اپنے حاصل ہوگیا جب موت اور عذاب اور تنگی اور ہول آئین گے
تو تیرے اور اُنکے درمیان پردہ ہوجائیگا۔ اور وہ تجہے ذرہ بہی فائدہ نہ دینگے۔ اور جو کچہہ تو نے
انکے مالون سے لیا اسے تیرا خمیر کہا ئیگا۔ اور اسکا عذاب اور حساب تجہپر ہوگا۔ اے بدبخت اے
بے نصیب تو دنیا مین عمل کرنے والون اور رنج اٹہانے والون سے ہے۔ کل دوزخ مین تکلیف
پائیگا۔ عبادت ایک صنعت ہے اسکا اہل اولیا اور ابدال مخلص اور خدائی عزوجل کے مقرب
ہین وہ علما جو اپنے علم پر عمل کرتے ہین زمین پر اللہ اور اوسکے رسولون کے نائب ہین انبیار
اور رسولون کے وارث وہ ہین۔ نہ تم اے نحو سو۔ باطن کی جہالت کے ساتہہ زبانی گفتگو اور
ظاہری فقہہ مین مشغول رہنے والو۔ اے غلام۔ تجہہ مین کچہہ نہین۔ تیرا اسلام ٹہیک نہین
اسلام وہ بنیاد ہے جسپر شہادت کی بنا ڈالی جاتی ہے۔ وہ تیرے لئے حاصل نہین تو لا الہ
الا اللہ زبان سے کہتاہے۔ اور جہوٹ بولتاہے۔ تیرے دلمین بہت سے خدا ہین۔ بادشاہ

نہیں۔ ممّاً کے حاکم کا خوف ایک خدا۔ اپنے کسب اور نفع اور طاقت اور قوت اور کان اور آنکھوں اور
علاج ہی پر بہروسہ رکہنا دوسرا خدا۔ خلقت سے ضرر اور نفع اور عطا و منع کا خیال کرنا۔ تیسرا خدا
خلقت میں سے بہت سے ایسے ہیں جو دلوں سے ان چیزوں پر بہروسہ رکھتے ہیں اور ظاہر یہ کرتے
کہ خدائی عزوجل پر متوکل ہیں۔ اور انکا زبانوں سے خدائی عزوجل کا ذکر کرنا عادت ٹہر گئی ہے
نہ دلوں سے اور جب وہ اس امر میں تحقیق کئے جاتے ہیں تو ڈرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمکو یہ کسطرح کہا جاتا
ہے۔ کیا ہم مسلمان نہیں۔ کل (قیامت) کو فضیحت واضح ہو جائیگی۔ اور بہید کہلجائینگے۔
تجہپر افسوس۔ تو اپنی ہی بات پر ہے۔ جب تو نے لا الہ کہا تو یہ کلی نفی ہے۔ اور الا اللہ اثبات کلی۔
اسی کیلئے نہ اوسکے غیر کے لئے پس جب تیرے دل نے کسیوقت خدائی عزوجل کے غیر پر اعتماد کیا
تو تو اپنے اثبات میں جہوٹا ہے اور تیرا خدا وہ ہے جسپر تیرا اعتماد ہوا۔ ظاہر کا اعتبار نہیں۔ دل ہی
مومن ہے۔ وہی مخلص۔ وہی متقی وہی پرہیزگار وہی زاہد۔ وہی یقین کرنے والا۔ وہی عارف
وہی عاقل۔ وہی امیر۔ اور باقی اعضا اوسکے لشکر۔ اور تابعدار جب تو لا الہ الا اللہ کہے تو اول
دل سے کہہ پہر زبان سے۔ اور اسی پر توکل اور اعتماد کر نہ اوسکے غیر پر۔ ظاہر کو حکم میں اور باطن کو خدائی
عزوجل میں مشغول رکہہ۔ خیر اور شر کو ظاہر پر چہوڑ اور باطن میں خیر و شر کے خالق کے ساتہہ
ہو۔ جس نے اسکو پہچان لیا۔ اوسکا طبع ہوا اور اوسکی زبان کند ہوئی اور اسکا اور اوس کے
نیک بندوں کا متواضع ہوا۔ اور اسکا رنج اور غم اور نالہ دنگ ہوا۔ اور اوسکا خوف اور ڈر اور
حیا زیادہ ہوئی۔ اور پہلے گناہوں پر اوسکی ندامت بڑہگئی اور معرفت اور علم اور قرب کے
زایل ہو جانے کا خوف اور ڈر حد سے بڑہگیا اسلئے کہ خدائے عزوجل جو چاہتا ہے کرتا ہی
فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ ہے لَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ (جو کرتا ہے اُس سے سوال
نہیں کیا جاتا اور وہ سوال کئے جاتے ہیں) وہ اپنی پہلی تقریط اور بیحیائی اور جہالت اور عزور سے
مضطرب ہوتا ہے حیا کے باعث پگلتا ہے اور مواخذہ (یعنی قیامت کی گرفتاری) سے ڈرتا ہے
اور آگے کی طرف دیکہتا ہے کہ آیا مقبل ہوتا ہی یا مدبر اور آیا اس سے عطا چہینی جائے گی یا اپنے

اپنے حال پر چھوڑا جائیگا۔ یا آیا قیامت کے روز مومنوں کی صحبت میں ہوگا۔ یا کافروں کی صحبت مین۔ اسیواسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اَنَا اَعْرَفُکُمْ بِاللّٰہِ وَاَشَدُّکُمْ لَہٗ خَوْفًا۔ (مین تم سے زیادہ خدا کو پہچانتا ہون۔ اور تم سے زیادہ اسکا خوف رکہتا ہون) عارفون کیلئے نشانو نماور ایسے ہین جو امن مین رہتے ہین۔ انکا مقدر انپر پڑھا جاتا ہے۔ وہ اپنے انجام اور مآل کو جانتے ہین۔ انکا باطن پڑہ لیتا ہے جو انکے لئے لوح محفوظ مین دلکہا ہے پہر دل اوسپر واقف ہوتا ہے۔ اور اسکو چہپانے کا امر ہوتا ہے تاکہ نفس کو اسپر مطلع نکرے۔ اس امر کا ابتدا اسلام ہے اور امر کی اطاعت اور نہی سے باز رہنا اور آفتون پر صبر کرنا۔ اور اسکا انتہا خدائی عز وجل کے غیر کو ترک کرنا اور سونا اور مٹی اور تعریف اور مذمت اور عطا و منع اور بہشت و دوزخ اور نعمت و رنج اور دولتمندی اور فقیری اور خلقت کا وجود و عدم برابر ہوتا ہے۔ جب یہ کامل ہوجائے تو پہر خدا ہی خدا ہے۔ پہر اوسکی طرف سے خلقت پر سرداری اور حکومت کا فرمان ملتا ہے۔ جو اوسکو دیکہتا ہے۔ بسبب خدائے عز وجل کی ہیبت اور نور کے جو اس مین ہے اس سے نفع حاصل کرتا ہے۔ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ (اے رب ہمارے دنیا مین نیکی اور آخرت مین نیکی عطا کر۔ اور ہمین دوزخ کے عذاب سے بچا۔

سولہوین مجلس

سولہوین مجلس۔ آپ نے (خدا آپ سے راضی ہو) گیارہوین ماہ سوال ۵۴۵ھ ہجری کو مدرسہ مین منگل کے روز عشاء کے وقت ایک کلام کے بعد فرمایا۔ امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ دنیا کو ذلیل کرو کیونکہ خدا کی قسم وہ عمدہ نہین ہوگی۔ مگر ذلت کے بعد۔ اے غلام قرآن پر عمل کرنا تجہکو اسکی منزل کا واقف بنائے گا۔ اور حدیث پر عمل کرنا تجہکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا واقف کردیگا۔ ہمارا نبی محمد (انپر خدا کی رحمت اور سلام ہو) دل اور ہمت کے ساتہہ قوم (یعنی اولیاؤں) کے دلون سے علیحدہ نہین ہوتا۔ وہی انکو خوشبودار اور معطر بناتا ہے۔ وہی انکے اسرار کو برگزیدہ کرتا۔ اور زینت بخشتا ہے۔ وہی انکے لئے قرب الٰہی کا دروازہ کہولتا ہی وہی زینت دہندہ ہے وہی دلون اور باطنون اور خدائے عز وجل کے بیچ مین سفیر یعنی قاصد ہے جو وقت

تو اوسکی طرف ایک قدم بڑھیگا اوسکی خوشی زیادہ ہوگی۔ جسکو یہ حال نصیب ہوا اوسپر لازم ہے کہ شکریہ بجالائے
اور آپکی اطاعت مین بڑھے۔ لیکن اسکے علاوہ خوشی (مطلق) ہوس ہے جاہل دنیا مین خوش ہوتا ہے
اور عالم اوسمین غمناک رہتا ہے۔ جاہل تقدیر سے مناظرہ اور جھگڑا کرتا اور عالم اسکے موافق ہوتا
اور اوسپر راضی رہتا ہے۔ اے مسکین! قضا سے مناظرہ اور مخالفت نکر تو ہلاک ہوجائیگا۔
فضیلت اس مین ہے کہ تو خدائے عزوجل کے کامون پر راضی رہے اور دلکو خلقت سے نکال کیونکہ
اسی سے خلقت کے رب کو حاصل کرے۔ دل اور باطن اور حقیقت اسکو ملے جب تو خدائے
عزوجل اور اوسکے رسولون اور اسکے نیک بندون کی تابعداری مین ہمیشگی کرے تو اگر تجھکو طاقت ہو
کہ نیک لوگونکی خدمت کرے تو کر۔ وہ تیرے لئے دنیا و آخرت مین اچھی ہے۔ اگر تو ساری دنیا کا
مالک ہوجا اور تیرا دل انکے دلکی طرح نہ ہو تو تو ایک ذرہ کا بھی مالک نہین۔ وہ جکا دل خدائے عزوجل کے
لائق ہوتا ہے اور اوسکے پاس دنیا و آخرت ہوتی ہے وہ عوام اور خواص کے درمیان خدائے عزوجل کے
حکم کے بموجب حکم کرتا ہے۔ تجھپر افسوس! اپنی قدر پہچان تو انکی نسبت کیا چیز ہے۔ تیرا کل رنج کھانے
پینے اور پہننے اور نکاح اور دنیا جمع کرنے اور اسپر حرص رکھنے سے ہے۔ تو دنیا کے کامونکا عامل
(کرنیوالا) اور آخرت کے کامون مین بیکار ہے۔ تو اپنے گوشت کو تیار بناتا اور کیڑے اور حشرات
الارض کا نشانہ کرتا ہے۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا۔ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ
مَلَکًا یُنَادِیْ کُلَّ یَوْمٍ غُدْوَۃً وَّعَشِیَّۃً یَابَنِیْ اٰدَمَ لِدُوْا لِلْمَوْتِ وَابْنُوْا لِلْخَرَابِ وَ
اجْمَعُوْا لِلْاَعْدَآءِ۔ تحقیق خدائے عزوجل کی طرف سے ایک فرشتہ ہر روز صبح اور شام پکارتا ہے
اے بنی آدم موت کے لئے جنو۔ اور ویران ہونیکے لئے مکان بناؤ اور دشمنون کیلئے
مال جمع کرو۔ مومن کی اپنے تمام تصرفات مین نیک نیت ہوتی ہے۔ دنیا مین دنیا کے لئے
نہین کرتا۔ دنیا مین آخرت کو سنوارتا ہے۔ مساجد اور پل اور مدرسے اور سرائین تعمیر کراتا
اور مسلمانون کے راستے درست کراتا ہے اور اگر اسکے علاوہ بنائے تو عیال اور ماندون اور
فقیرون۔ اور ضروریات کے لئے یہی کرتا ہے۔ حتی کہ آخرت مین اسکا عوض

اسکے لئے تیار ہوتا ہے طبیعت اور روح [illegible] جب [illegible]

تو یہ تمام حالات میں [illegible]

ہی [illegible]

عمل اور ایمان اور یقین [illegible]

خدائے عزوجل کا [illegible]

کرتا ہے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کام کیا [illegible]

آئی ہے اور وہ اسکو اپنی معرفت کی [illegible]

[illegible] یقینا [illegible]

[illegible] اسکے سامنے مرتے ہیں [illegible]

[illegible]

سکتے کی [illegible] ہیں [illegible] حق میں [illegible] فرمایا نقلبهم ذات اليمين وذات الشمال -

ہم اسکو داہنی اور بائیں پلٹتے ہیں [illegible] سب سے زیادہ [illegible]

تمام حالات میں مغفرت اور نجات کی امید رکھتے ہیں [illegible]

سے عمل کرتا ہے اور بہشت کی امید رکھتا ہے۔ پس تو بے مزہ طمع کرتا ہے۔ [illegible]

ضرور واسطے اپنے زوال کرتا ہے جلدی ہی تجھ سے یہ نیکی خدائے عزوجل اب تجھے سیاست دیا گیا ہے تاکہ
تو میری باتیں اطاعت کرے تو اسکو اپنی خیال [illegible] ایمان کیا جو چاہا۔ مغفرت عافیت تیرے
پاس عاریت ہے اور اسیطرح دولتمندی تیرے پاس عاریت ہے اور اسی طرح [illegible] تیرا [illegible]
تیرے جو علم ہے تیرے پاس اپنا عاریت ہیں [illegible] اگر تو [illegible] کی بابت مطالبہ کیا جائیگا
اور پوچھا جائیگا اور یہی حضرت نبیوں کی ہر ایک شے کی بابت تمام [illegible] تمہارے پاس ہیں
خدائے عزوجل کی طرف سے ہیں [illegible] ان سے [illegible] یادوست [illegible] جنہیں [illegible]
[illegible] قوم [illegible] کیا [illegible] نزدیک [illegible] مشغول ہے [illegible] کیا ہے
دنیا و آخرت میں [illegible] کے سوا کچھ نہیں چاہتے نہیں [illegible] روایت ہے کہ [illegible] کہا
[illegible] خدائے عزوجل کا موافق ہیں اور خدا میں خلقت کا موافق [illegible]
[illegible] خدائے عزوجل کی موافقت اسکے [illegible]
موافق [illegible]

اٹھائیسویں مجلس

[illegible] خدا [illegible] جہاں [illegible] نیقعدہ [illegible]
[illegible] رزق [illegible] جب [illegible] رزق [illegible] تو
[illegible] سے [illegible] کو [illegible] اور [illegible] کو
[illegible] کے دن میں [illegible] کرے اگر تو خدائے عزوجل کو چاہے تو اسکو چھوڑ کر رزق کے
پیچھے [illegible] رزق [illegible] خدا [illegible]
[illegible] عارف خدا کے سامنے خاموش رہتا ہے تاوقتیکہ اسے خلقت کی بہتری کیلئے
[illegible] زبان کی گرہ [illegible] کر دیتا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام
[illegible] زبان میں لکنت اور [illegible] اور [illegible] جب اسکے
[illegible] انہیں الہام کیا۔ انہوں نے عرض کی وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي يَفْقَهُوا
[illegible] میری زبان سے گرہ دور کرتا کہ وہ میری بات سمجھ لیں گویا کہ انہوں نے کہا

جب مین جنگل مین تھا تو مجھے اسکی ضرورت نہ تھی اور اب مجھے خلقت کے ساتھ شغل اور کلام کا موقع دیا گیا ہی۔ میری زبان سے کندی دور کرنے سے میری مدد کر۔ پس آپکی زبان سی گرہ دور کیگئی حتی کہ آپ نوے ۹۰ فصیح کلمات جو سمجھے جاتے اتنے عرصہ مین ادا کرتے جتنے مین دوسرا تھوڑے سی کلما کہہ سکتا تھا۔ بچپن مین آپنی فرعون اور حضرت آسیہ کے روبرو بے موقع کلام کرنیکا ارادہ کیا۔ اس لئی خدائی عزوجل نے کوئلے کو آپ کا لقمہ بنایا۔ اسے غلام۔ مین تجھے خدائی عزوجل اور اوسکے رسول سی ناواقف اور اللہ عزوجل کے دوستون اور اوسکے پیغمبرون کے وارثون اور خلیفون سے جو زمین پر ہین ناآشنا دیکھتا ہون۔ تو حقیقت سے عاری اور پنجرہ بے پرند (یعنی خالی) ہے ایک گھر ہے خالی اور ویران ایک درخت ہی خشک۔ پتے گرے ہوئے۔ بندے کی دل کی عمارت اسلام سے ہے پہر اسکی حقیقت یعنی تسلیم کو اپنے مین ثابت کرنیسے ہی۔ سبکو خدائی عزوجل کے سپرد کر دے۔ وہ تیری نفس اور تیرے غیر کو تیرے حوالہ کر دے گا۔ دل کے ساتھہ اپنی وجود اور خلقت کو چھوڑ اور اوسکی سامنی اسنے برہنہ ہوکر کھڑا ہو۔ جب خدائی عزوجل تجھے لباس پہنائے اور خلعت عطا کرے اور خلقت کیطرف بھیجے تو اسکے امر کے بموجب خوشنودی رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور بھیجنے والے کی اپنی اور اوسکے درمیان اطاعت کر۔ پہر اوسکے حکم کا منتظر کھڑا رہ۔ اور جس چیز کا حکم کرے اس سے موافقت کر۔ اس سے موافقت کر۔ جو شخص خدائی عزوجل کے غیر سے مجرد ہوا۔ اور اسکے سامنے دل و باطن کے قدمون پر کھڑا ہوا تو گویا اسنے زبان حال سی ایسا کہا جیسا حضرت موسی علیہ السلام نے کہا۔ وَعَجِلْتُ إِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضَىٰ (ای خدا مین نے تیری طرف جلدی کی تاکہ تو راضی ہووے) مین دنیا و آخرت اور کل خلقت سے علحدہ ہوا۔ اور اسباب کو دور کیا اور ربتون کو چھوڑا اور تیری طرف جلدی کرتا ہوا آیا۔ تاکہ تو راضی ہووے۔ اور تیرے پہلے قصور ہیں خلقت کا ہونیکو بخشدی۔ اے جاہل تجھہ مین اور اس مین بڑا فرق ہے۔ تو اپنے نفس اور دنیا اور حرص کا بندہ۔ تو مخلوق کا بندہ انکو شریک بنانیوالا ہے۔ اس لئے کہ تو ضرر نفع مین انکو دیکھتا ہے تو جنت کا بندہ اوس مین داخل ہونے کی امید رکھتا اور تو دوزخ کا بندہ کہ اس مین داخل ہونے سے

ڈرتا ہے تم سب دلون اور آنکھون کے پھیرنے والے اور چیزونکو امر کُن کو ساتھہ بنا نیوالے سے بہت فاصلے پر ہو۔ اے بندے! اپنی عبادت پر مغرور نہ ہو۔ اور گھمنڈ نکر۔ خدائے عزوجل سے اسکی قبولیت کا سوال کر۔ اور ڈر اور خوف کر۔ کہ انکو تیرے غیر کی طرف نقل کردے۔ تجہی کس چیز نے اس سے نڈر بنایا اس سے کہ وہ تیری عبادت کو کہہ دے کہ گناہ ہو جا اور تیری صفائی کو کہدے کہ کدورت بنجا۔ جس نے خدائے عزوجل کو پہچانا کسی چیز کے ساتھہ نہین ٹہرتا۔ اور کسی چیز پر مغرور نہین ہوتا۔ وہ امن مین نہین ہوتا جبتک کہ دنیا سے اپنا دین سلامت اور جو اسکے اور خدائے عزوجل کے درمیان ہے اسے حفاظت کے ساتھہ لیکر نہ نکلجائے۔ اے قوم۔ دلی عملی اور اخلاص کو لازم پکڑو۔ کامل اخلاص خدای عزوجل کے غیر کو ملحوظ نہ رکہنے سے ہے اور خدائے عزوجل کی معرفت اصل ہے۔ مین تم مین سے اکثر کو نہین دیکہتا مگر اقوال و افعال اور جلوت و خلوت مین کاذب۔ تمہین ثبات نہین۔ تمہارے قول بے فعل اور فعل بے اخلاص ہین۔ اگر تو نے ضرب کیا تو توحید نہین وہ کسوٹی جو میرے پاس ہے تجھے پرکہہ لیگی تجھے کیا فائدہ۔ تیری مرضی ہے کہ خدائے عزوجل تجھے قبول کرے اور پسند فرمالے۔ جلدی ہی تیرا ریزہ سیم پگہلانے اور آگ روشن کرنیکے وقت رسوا ہوگا۔ کہا جائے گا یہ سفید ہے یہ سیاہ قلعی قیامت کے روز سب کہوٹا نکلیگا۔ تیرے ساری اعمال کو جنہین تو نے نفاق کیا ہے کہا جائیگا۔ خدائے عزوجل کے غیر کے لئے جو عمل ہو وہ باطل ہے نہ عمل کرو۔ اور محبت کرو۔ اور رفیق بناؤ اور اسکو طلب کرو جسکی مانند کوئی چیز نہین۔ اور وہی سننے والا دیکھنے والا ہے۔ نفی کرو پہر اثبات اس سے اس امر کو نفی کرو جو اوسکے لائق نہو اور اسکے لئے وہ امر ثابت کرو۔ جو اسکے لائق ہو۔ یعنی وہ جو اسنے اپنے لئے پسند کیا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے لئے پسند کیا۔ جب تم یہ کروگے تو تمہاری دلون سے تشبیہ اور تعطیل دور ہوگی۔ خدائے عزوجل اور اسکے رسول اور اسکے نیک بندون کو انکو بزرگ جاننے اور انکی تعظیم کرنے اور عزت کرنے سے ساتھ رہو۔ اگر نجات چاہتے ہو تو تم مین کوئی میرے پاس نہ آئے مگر اچھے ادب سے۔ ورنہ نہ آئے۔ تم فضولیات مین مصروف رہتے ہو۔

فضول کو چھوڑ دو۔ یہ گھڑی جس میں تم میرے پاس آئے ہو اس میں اکثر دفعہ مجلس کے درمیان ایسے
بھی ہوتے ہیں جو تمہاری عقلوں اور فہموں سے باہر۔ اسکی عزت کرتے اور اچھا ادب بجا لاتے ہیں یا روٹی
اپنے پکائے ہوئے کو۔ اور نانبائی اپنی روٹیوں کو جانتا ہے اور صانع اپنی صنعت کو پہچانتا ہے۔
اور صاحب دعوت دعوت کی طرف بلائے گئے۔ اور اسمیں حاضر ہونے والوں کو پہچانتا ہے دنیا
تمہاری دلوں پر چھا گئی اسلئے تم کسی چیز کو نہیں دیکھتے۔ اس سے بچو۔ وہ اپنے نفس پر آہستہ آہستہ
یکے بعد دیگرے تم کو موقع دیگی اور انجام کار تم کو ذبح کر ڈالیگی۔ تمہیں اپنے شراب اور بھنگ پلائیگی
پھر تمہارے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے گی۔ اور تمہاری آنکھیں اندھی کر دیگی جب نشا اتر جائیگا اور
ہوش کرو گے تو دیکھ لو گے جو اسنے تمہارے ساتھ کیا۔ دنیا کی محبت اور اسکے پیچھے دوڑنے
اور اور پھر اسکے جمع کرنے پر حرص کرنے کا انجام یہ ہے۔ اسکا کام یہی ہے۔ اس سے بچو۔

اے بندے۔ عجب تو اس سے (یعنی دنیا سے) محبت رکھے تو تجھے نجات نہیں اور تو اے خدائے عز و جل
کی محبت کے مدعی۔ تیری لئے نجات اور محبت نہیں۔ جب تو آخرت اور خدا کے سوا کسی اور شے سے
محبت رکھتا ہے خلاصہ یہ کہ محب عارف دنیا و آخرت اور غیر خدا سے محبت نہیں رکھتا جب اسکی
محبت کامل اور تحقیقی ہو جاتی ہے تو دنیا سے اسکا بہرہ خوشگوار اور کافی طور سے آجاتا ہے اور
اسیطرح جب آخرت کو پالے تو وہ تمام جسے اسنے اپنی پیٹھ کے پیچھے چھوڑا خدائے عز و جل کیواسطے
پر اپنی سب سے پہلے پہونچا ہوا دیکھ لیتا ہے۔ اسلئے کہ اوسکو اوسنے صرف خدائے عز و جل کی ذات
کے لئے چھوڑا۔ اسکے دوست تمام چیزوں سے اپنا نصیبہ دئے جاتے ہیں اور اس سے کنارہ پر
رہتے ہیں۔ دل کے حظ باطنی ہیں اور نفس کے حظ ظاہری۔ پس دل کے حظ حاصل نہیں ہوسکتے
مگر نفس کو اپنے حظوں سے روکنے کے بعد جب روکا جائے تو حظ قلب کے دروازے کھل جاتے
ہیں۔ یہانتک کہ جب دل اپنے حظوں پر خدائے عز و جل سے راضی ہو جاتا ہے تو نفس کیلئے
رحمت آتی ہے۔ اور اس بندے کو کہا جاتا ہے کہ اپنے نفس کو قتل نکر۔ اسوقت اسکے حظوظ ظاہرے
(بہرے) ملجاتے ہیں اور وہ مطمئن ہو کر انکو لیتا ہے۔ اس شخص کی صحبت جو تجھے دنیا کی رغبت دیتا ہے

چھوڑ دے اور اوسکی صحبت طلب کر جو تجھے اس سے پھراتا ہی۔ جنس جنس کی طرف مائل ہوتی ہی۔
ہر ایک دوسرے کے گرد پھرتا ہی محب محبونکی حتی کہ اپنے محبوب کو انکے پاس پاتا ہی۔ خدا کے دوست آپس
مین محبت رکھتے ہین اسلئے یقیناً وہ ان سے محبت کرتا۔ اور انکی امداد کرتا۔ اور انکو باہمی تقویت عطا
کرتا ہی خلقت کی دعوت پر ایک دوسرے کی مدد کرتے ہین۔ ہین ایمان توحید اعمال مین
اخلاص کی طرف بلاتے ہین۔ انکے ہاتھ پکڑتے اور انکو خدای عزوجل کے راستہ پر کھڑا کر دیتے ہین جسنے
خدمت کی مخدوم بنا اور جس نے احسان کیا اسپر احسان کیا گیا۔ اور جو دیتا ہی دیا جاتا ہی۔ جب تو آگ کے
لئے عمل کرے گا تو کل تیرے لئے آگ ہو گی۔ جیسا کرے گا پائے گا جیسے تم ہو گے ویسے ہی تمہارے عمل
تم پر عامل ہونگے۔ تو دوزخیون کے کام کرتا اور خدای عزوجل سے بہشت کی امید رکھتا ہے عملونکے
بغیر تو جنت کی کسطرح آرزو کرتا ہی۔ جنت والے دنیا مین دلونکے مالک ہین۔ یعنی وجہنون نے
اپنے دلون کے ساتھ عمل کئے۔ نہ فقط اعضا سے عمل بغیر دل کی موافقت کے کیا فائدہ دیتا ہی
ریاکار ہاتھ پاؤن سے عمل کرتا ہی اور مخلص دل ہاتھ پاؤن دونون سے اعضا ظاہری
سے پہلے دل کے ساتھ عمل کرتا ہی۔ مومن زندہ ہی اور منافق مردہ۔ مومن خدای عزوجل کے لئے عمل
کرتا ہی اور منافق خلقت کے لئے۔ اپنے اپنے عمل پر تعریف اور عطا چاہتا ہے۔ مومن کا عمل
ظاہر و باطن خلوت و جلوت۔ فراخی اور تنگی مین یکسان ہوتا ہے اور منافق کا صرف جلوت
مین۔ فراخی کے وقت عمل کرتا ہی۔ جب تنگی آتی ہی تو کوئی عمل نہین۔ خدای عزوجل کے ساتھ
اوسکی صحبت اور اللہ عزوجل اور اوسکے رسولون اور کتابون پر اسکا ایمان نہین۔ وہ حشر و نشر
اور حساب کا ذکر نہین کرتا۔ اسکا اسلام اسلئے ہے کہ اسکا سر اور مال دنیا مین بچا رہی نہ
اس لئے کہ آگ سے جو خدای عزوجل کا عذاب ہے۔ آخرت مین نجات پائے۔ لوگون کے
روبرو نماز پڑھتا۔ اور روزے رکھتا۔ اور علم پڑھتا ہی اور جب اکیلا ہوتا ہی تو اپنے شغل
اور کفر کی طرف لوٹتا ہی۔ اسے خدا ہم اس حالت سے پناہ مانگتے ہین۔ اور دنیا و آخرت مین
تجھ سے اخلاص کا سوال کرتے ہین قبول فرما۔ اے بندے عملون مین اخلاص کر اپنے

عمل او رخلق اور خالق سے اسکا عوض مانگنے سے نظر اوٹھالے خدای عزوجل کے لئے عمل کر نہ اوسکی نعمتون کے لئے۔ تو ان لوگون مین سے ہو جو اوسکی ذات چاہتی ہین ۔ اوسکی ذات طلب کر تاکہ تجھی ملجائے۔ جب وہ ملجائے گی تو دنیا و آخرت مین جنت ملجائے گی۔ یعنی دنیا مین اوسکا قرب اور آخرت مین اوسکا دیدار اور جزاے موعودہ جو بیع شدہ اور گروی ہے۔ ای بندی اپنا نفس اور مال اوسکی قدر اور حکم اور قضا کے ہاتہ مین سپرد کر دے۔ چیز خریدار کو دیدی وہ کل تجھی اوسکی قیمت دیدیگا۔ اے اللہ کے بندو! اپنے قیمتی نفس اور قیمت دار چیزین اوسی کی سپرد کردو۔ اور یہ کہو کہ نفس اور مال اور بہشت اور اوسکے سوا سب تیرا ہی ہی۔ ہم تیرے بغیر کچہ نہین چاہتے ہمسائے کو گہر سے پہلے۔ اور رفیق کو راستے سے پہلے تلاش کر۔ ای کہ تو جنت کو چاہتا ہی۔ اسکی خرید و فروخت اور عمارت آج ہی نہ کل اس کی نہرون کو زیادہ کر اور ان مین پانی کو آج جاری کر۔ نہ کل اے قوم۔ قیامت کے روز اور آنکہین پلٹ جاینگی۔ وہ ایسا دن ہی جس مین قدم پہسلین گے۔ مومنون سے ہر ایک اپنے ایمان اور تقوی کے قدمون پر قایم رہے گا۔ قدمون کا ثابت رہنا ایمان کے مقدار کے موافق ہے۔ اس روز اپنے ہاتہ کاٹیگا کہ مین نے ظلم کیون کیا۔ مفسد اپنے ہاتہ کاٹیگا کہ کیون فساد کیا۔ اور اصلاح نہ کی۔ اپنے آقا سے کیون بہاگا۔ اے غلام عمل پر مغرور رہنو۔ اس لئے کہ اعمال کا اعتبار خاتمون پر ہی خدای عزوجل سے ہمیشہ سوال کرتا رہ کہ وہ تیرا خاتمہ اچہا کر دے۔ اور اوسکے نزدیک جو پسندیدہ اعمال ہین اونہین تیرے روح کو قبض کرے بحبارہ۔ بہر بحبارہ اس سے کہ توبہ کرنے کے بعد اوسکو توڑدے اور پہر گناہ کی طرف لوٹے۔ توبہ سی کسی کہنے والے کے کہنے پر نہ پہر نفس و رہوا اور طبع کا موافق ہوکر اپنے مولی عزوجل کی مخالفت نہ کر۔ آجتک جو ہوا سو ہوا۔ کل اگر تو نے خدای عزوجل کی نافرمانی کی تو تجہے بے نصیب و بے مدد چہوڑ دے گا۔ ای خدا اپنی عبادت مین ہماری مدد کر۔ اور اپنی نافرمانی مین بے مدد نہ چہوڑ۔ وَآتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۔ اور دنیا مین نیکی اور آخرت مین نیکی عطا کر اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔

اٹھارہوین مجلس آپنے (خدا آپسے راضی ہو) سولہوین ذی قعدہ ۱۳۰۴ہجری اتوار کی صبح کو رباط مین فرمایا بالتحقیق خدائی تجہیے دو جہادون مین ظاہری اور باطنی کی طلاعدی ہے۔ باطنی نفس اور ہوا اور طبیعت اور شیطان کو مغلوب کرنا۔ اور گناہون اور قصورون سے توبہ کرنا اور راسپر ثابت رہنا اور شہوتون اور حرامون کو ترک کرنا ہے۔ اور ظاہری کافرون خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے منکرون اور مخالفون سے لڑنا انکی تلوارون۔ نیزون اور تیرون کا رنج اوٹھانا۔ مارنا اور مرنا۔ جہاد باطن جہاد ظاہر سے زیادہ سخت ہے۔ اسلئے کہ وہ کئی دفعہ واقع ہوتا ہے اور کیونکر زیادہ سخت نہ ہو وہ نفس کی خواہشون اور حرامونکا ترک کرنا اور چھوڑنا اور شرعی امرونکی تعمیل اور منہیات سے باز رہنا ہے۔ جسنے دونون جہادون مین خدائی احکام کو تسلیم کیا اسے دنیا و آخرت مین بدلہ ملا۔ شہید کے جسم مین زخم ایسے ہوتے ہین۔ جیسے تم مین سے کسیکے ہاتھ سے فصد کہ اوسکا ذرا بھی درد نہین ہوتا۔ اور مجاہد گناہون سے توبہ کرنیوالے کے حق مین نفس کو مارنا۔ پیاسے کے سرد پانی پینے کی طرح ہے۔ صوفیا! ہم تمکو کسی چیز کی تکلیف نہین دیتے مگر اس سے اچھی عطا کرتے ہین۔ خلاصہ یہہ کہ اسکے لئے یعنی مومن کے لئے خدا کی طرف سے ہر ایک لحظہ مین امرونہی ہے جو دل سے تعلق رکھتی ہین تمام خلقت اور منافقون خدا عزوجل اور اسکے رسول کے دشمنون کے برخلاف۔ کہ وہ خدائے عزوجل کو نہ پہچانے اور اوس سے دشمنی رکھنے کے باعث دوزخ مین داخل ہونگے۔ کیونکر نہ داخل ہون۔ وہ دنیا مین خدائے عزوجل کی مخالفت اور اپنے نفسون اور ہواؤن اور طبیعت اور عادت اور شیاطین کی موافقت کرتے تھے۔ اور دنیا کو آخرت پر اختیار کرتے تھے کیونکر دوزخ مین داخل نہ ہونگے حالانکہ انہون نے قرآن کو سنا اور اسپر ایمان نہ لائے اور اسکے امرون کی تعمیل نہ کی اور منہیات سے نہ رکے۔ اے قوم! (درویشو) قرآن پر ایمان لاؤ۔ اور اسپر عمل کرو خالص عمل کرو۔ عملون مین ریا اور نفاق نہ کرو۔ اور ان سے خلقت مین تعریف اور عوض نہ چاہو خلقت مین وہ لوگ نہایت کم ہین جو قرآن پر ایمان رکھتے اور صرف خدا کے لئے اسپر

عمل کرتے ہین۔ اسیواسطے مخلص کم اور منافق زیادہ ہین۔ تم خدائے عزوجل کی عبادت مین کیسے سست ہو اور اُسکے دشمن کی اطاعت مین کیسے چست۔ تمھارا دشمن مردود ہوا امراء شیطان سوئے صوفیا۔ یہ تمنا کرتے ہین کہ خدائے عزوجل کی تکالیف سے خالی رہین۔ انہون نے جانا کہ اوسکی تکالیف اور قضا و قدر پر صبر کرنے مین دنیا اور آخرت کی درمیان بہت بہتری ہے۔ اسکے تصرفات اور تبدیلات کی کبھی صبر اور کبھی شکر اور کبھی قرب اور کبھی بُعد اور کبھی تکلیف اور کبھی آرام۔ اور کبھی غنا اور کبھی فقر اور کبھی تندرستی اور کبھی بیماری مین موافقت کرتے ہین۔ انکی تمام آرزو دلون کو خدائے عزوجل کے پاس رکھنا ہے۔ یہ انکے نزدیک سب سے زیادہ ضروری چیز ہے۔ وہ اپنی اور خلقت کی خدائے عزوجل کے آگے تسلیم تمنا کرتے ہین۔ وہ ہمیشہ مخلوقات کی بھلائیون کا خدائے عزوجل سے سوال کرتے ہین۔ اے عزیز صحیح بن۔ فصیح بن جائیگا۔ حکم مین صحیح ہو علم مین فصیح ہو جائیگا باطن مین صحیح ہو۔ ظاہر مین فصیح ہو جائیگا۔ تمام سلامتی خدائے عزوجل کی اطاعت مین ہے یعنی اسکے تمام امور کی تابعداری۔ اور جس سے اسنے منع فرمایا باز رہنا اور جو اسنے مقدر کیا اوسپر صبر کرنا۔ جس نے خدائے عزوجل کے حکم کو مانا اُسکا مقبول ہوا۔ اور جس نے اوسکی اطاعت کی تمام خلقت اوسکی مطیع ہوگئی۔ اے درویش میرا کہا مان۔ مین تمہارا ناصح ہون۔ مین اپنے ان حالات مین جنمین کہ ہون اپنے وجود اور تم سے کنارہ کش ہون۔ اور الگ مین اپنے وجود اور تم مین خدائے عزوجل کے حکمونکی سیر کرتا ہون بمجھے تہمت نہ لگاؤ۔ مین تمہاری سی وہی چاہتا ہون جو اپنے لئے۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَا یَکْمُلُ الْمُؤْمِنُ اِیْمَانُہٗ حَتّٰی یُرِیْدَ لِاَخِیْہِ الْمُسْلِمِ مَا یُرِیْدُ لِنَفْسِہٖ (مومن کا ایمان کامل نہین ہوتا جبتک کہ اپنے مسلمان بھائی کے لئے وہ چیز نہ چاہے جو اپنے لئے چاہتا ہے) ہمارا امیر۔ ہمارے رئیس ہمارے بزرگ۔ ہماری پیشوا ہمارے سفیر۔ اور ہمارے شفیع۔ آدم علیہ السلام کے زمانہ سے لیکر قیامت تک کے نبیون اور رسولون۔ اور صدیقون کے پیشوا کا یہ قول ہے۔ آپنے اس شخص سے جو اپنے بھائی مسلمان کے لئے وہ چیز پسند نکرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے ایمان کے کمال کی نفی کردیا ہے

جب تو اپنی لئے لذیذ طعام اور اچھی پوشاک اور عمدہ مکان اور خوبصورت چہرہ اور زیادہ مال سے محبت رکھے اور اپنے بہائی مسلمان کے لئے اسکے برخلاف تو تو کمال ایمان کے دعوے مین جھوٹا ہے۔ اے بے فکر تیرا ہمسایا فقیر اور عیال محتاج اور مال قابل زکوۃ اور ہر روز نفع زائد اور قدر تیری حاجت کے موافق تجھے دیرہی ہے تو پھر انپر خیرات نکرنا۔ انکی فقر پر راضی ہوتا ہی۔ جب نفس و ہوا اور شیطان تیرے ساتھہ ہے تو تجھے یقیناً نیکی کرنی آسان نہین۔ قوت حرص اور کثرتِ امید اور محبت دنیا اور قلت تقوی اور ایمان تجھہ مین موجود ہے۔ اور تو اپنے نفس اور مال و خلقت سے مشرک بن رہا ہے تجھے خبر نہین جس مین دنیا کی رغبت زیادہ اور اسکی حرص سخت ہوئی اور اسنے موت اور خدائے عزوجل کے دیدار کو بہلایا اور حرام وحلال مین فرق نہ کیا۔ تو ان کفار کے مشابہ ہوا جنہون نے کہا اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَا اِلَّا الدَّهْرُ (ہماری دنیا ہی کی حیاتی ہے کہ مرتے ہین اور زندہ ہوتے ہین۔ اور نہین مارتا ہم کو مگر زمانہ) گویا کہ تو بھی انہین سے ایک ہی مگر (فرق یہ ہے کہ تو ایمان سے آراستہ ہوا۔ اور اپنا خون شہادتین (یعنی اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمد عبدہ و رسولہ) (مین گواہی دیتا ہون کہ خدا کے سوا عبادت کے لایق کوئی نہین۔ اور گواہی دیتا ہون کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اسکا بندہ اور رسول ہے) کلمہ شہادت سے بچالیا۔ اور نماز و روزے مین بطور عادت مسلمانون سے متفق ہوا ہے لوگون پر ظاہر کرتا ہے کہ مین متقی ہون۔ اور دل فاجر ہے۔ یہ تجھے کیا فائدہ دے گا۔ اے قوم دن کو بہوکہہ اور پیاس برداشت کرنا اور رات کے وقت حرام سے افطار کرنا تمہین کیا فائدہ دیگا۔ دنکو روزہ رکھتے اور راتکیوقت نافرمانی کرتے ہوئے حرام کہانیوالو۔ دن مین اپنے نفسون کو پانی پینے سے روکتے ہو اور مسلمانون کے خون سے افطار کرتے ہو۔ اور تم مین ایسے بہی ہین جو دن کو روزہ رکھتے اور رات کو فسق و فجور کرتے ہین۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپنے فرمایا لَا تَخْذُلُ اُمَّتِيْ مَا عَظَّمُوْا شَهْرَ رَمَضَانَ (میری امت ذلیل نہو گی جبتک ماہ رمضان کی عزت کریگی اور تعظیم بجالائے گی) (اوسکی تعظیم اوس مین پرہیزگاری) اور حدود شرع کی

حفاظت کے ساتھ روزہ رکہتا ہے۔ اسے بندے۔ روزہ رکہہ اور جب افطار کرے تو اپنے
کہانے مین سے فقیرون پر بھی خیرات کر۔ اکیلا مت کہا کیونکہ جس نے اکیلے کہایا اور نہ کہلایا
اوسپر فقیری اور مسکینی کا خوف کیا جاتا ہے۔ اے قوم۔ تم سیر اور تمہارے ہمسایے بہوکے اور دعویٰ یہ کہ
مومن ہو۔ تمہارا ایمان صحیح نہین۔ تمہارے پاس اپنے اور عیال سے بچا ہوا بہت سا کہانا ہوتا ہے
اور سائل دروازے پر کہڑا ہوکر بے نصیب چلا جاتا ہے۔ جلدی تجہے اپنا آپ معلوم ہو جائیگا جیسا
ہے کہ تو ویسا ہی ہو جائیگا اور جیسا تو نے اسکو باوجود دینے کی طاقت کے رد کیا۔ رد کیا جائے گا
تجہہ افسوس تو کیون نہ اٹہا۔ اور جو تیرے سامنے ہے اوسکو اٹہایا اور اوسے دیا اور دو حالون
یعنی کہڑا ہونے مین تواضع اور عطا کو جمع نہ کیا۔ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سوالی کو اپنے ہاتہ سے
دیتے اور اونٹنی کو چارہ ڈالتے۔ اور بکری کو دوہتے۔ اور اپنے کرتے سیتے۔ تم آپکی متابعت کا
کسطرح دعویٰ کرتے ہو۔ حالانکہ اقوال و افعال مین آپکے مخالف ہو۔ تمہارا بڑا لمبا چوڑا دعویٰ
ہے لیکن بے شہادت یا (تمہارا بڑا بول ہے) مگر بے دلیل۔ کہاوت مین کہا جاتا ہے (یا تو خالص
یہودی بنجا۔ نہین تو توریت پر فریفتہ نہو) اسیطرح مین تجہے کہتا ہون یا شرایط اسلام حاصل کر
نہین تو یہ نہ کہہ کہ مین مسلمان ہون) اسلام کی شرایط کو لازم پکڑو اسلام کی حقیقت یعنی خدائے
عزوجل کے آگے تسلیم کرنیکو لازم پکڑو آج خلقت کی غمخواری کر کل قیامت کے دن خدائے عزوجل اپنی
رحمت کے ساتھہ تیری غمخواری کریگا۔ جو زمین پر ہین انپر رحم کرتا کہ وہ جو آسمان پر ہے تجہپر رحم
کرے اور گفتگو کے بعد فرمایا جبتک تو اپنے نفس کے ساتھہ ہے اس مقام تک نہ پہونچیگا جبتک تو اسے
اسکی خواہشین دیگا۔ تو اسکی قید مین ہے اسکا حق اسے پورا دے اور اسکو خواہش سے روک۔
اسکا حق ادا کرنے مین اسکی حیاتی ہے اور اسکو اسکی خواہشین دینے مین اسکی ہلاکت۔
اسکا حق ضروری کہانا اور لباس اور پانی اور جگہہ ہے جس مین وہ رہے اور اسکی خواہش
لذتین اور شہوتین۔ شرع کے بموجب اسکا حق لے۔ اور اوسکی خواہش تقدیر اور سابقہ علم الٰہی جلشانہ کے
سپرد کر۔ اسکو حلال کہلا۔ نہ حرام۔ شرع کے دروازہ پر بیٹہ۔ اور اسکی خدمت کو لازم پکڑ۔

نجات پائے گا۔ کیا تو نے خدائے عزوجل کے کلام کو نہیں سنا۔ وَمَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا (جو کچھہ رسول تمہارے پاس لائے اوسکو لو اور جس سے منع کرے اوس سے باز رہو۔) ہتوڑے پر صبر کرو) اور نفس کو اسپر ٹھیراؤ۔ اور اگر سابقہ تقدیر اور علم کے ہاتہہ سے زیادہ آئیگا وہ تیرا ہے۔ جب تو تہوڑے پر قناعت کرے گا تو تیرا نصیبہ تجہہ سے فوت اور ہلاک نہ ہوگا۔ امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے مومن کے لئے اسقدر کافی ہے جسقدر کہ غنیزہ (بکری کے بچے) کے لئے خشک گہاس کی ایک مٹھی اور پانی کا ایک گہونٹ مومن زاد بناتا ہے اور منافق تمتع۔ مومن اسلئے زاد لیتا ہے کہ وہ راستہ پر ہے۔ ابھی منزل تک نہیں پہنچا اسنے جانا کہ میرے لئے منزل میں میری ضروریات موجود ہیں۔ اور منافق کی کوئی منزل اور کوئی مقصود نہیں۔ دنوں اور مہینوں کیسے ضایع کر ڈالتے ہو۔ عمروں کو بے فائدہ ختم کرتے ہو۔ مین دیکہتا ہوں کہ تم دنیا میں خسارہ نہیں اٹہاتے بلکہ ادیان میں اسکا عکس کرو۔ فائدہ اٹہاؤ گے۔ دنیا نے کسی سے وفا نہیں کی اور اسطرح تم سے بھی وفا نہ کریگی۔ اے قوم کیا تمہارے پاس خدائے عزوجل کی طرف سے ہمیشہ زندہ رہنے کا تمسک لکہا ہوا ہے تم کیسے بے فکر ہو۔ جو شخص غیر کی دنیا۔ اپنی آخرت کو لگاکر آباد کرتا ہے اور اپنے دین کو برباد کرکے دوسرے کے لئے مال جمع کرتا ہے۔ وہ خدائے عزوجل کا مخالف ہے۔ اپنے جیسے مخلوق کی رضا حاصل کرنے کے لئے اسکا غضب سر پر لیتا ہے۔ اگر وہ جانے اور یقین کرے کہ میں تہوڑے عرصہ میں مر جاؤں گا۔ اور خدائے عزوجل کے سامنے حاضر ہوں گا۔ اور میرے اعمال کا حساب لیا جائیگا تو اپنے اکثر اعمال سے توبہ کرے۔ لقمان حکیم سے روایت ہے (اسپر خدا کی رحمت ہو) کہ اوسنے اپنے بیٹے کو کہا۔ اے بیٹا جس طرح تو بیمار ہو جاتا ہے اور نہیں جانتا کہ کسطرح بیمار ہوتا ہے۔ اسیطرح مر جائیگا اور نہ جانیگا کہ کسطرح مرا۔ میں تم کو ڈراتا اور منع کرتا ہوں اور تم نہ ڈرتے ہو نہ باز رہتے ہو۔ اے نیکی سے غافلو۔ دنیا میں شاغلو۔ جلدی ہی دنیا تمپر غالب آئیگی۔ تمہارا گلا گہونٹ ڈالے گی۔ اور جو کچھہ تم نے اوسکے ہاتہہ سے جمع کیا اور اس میں لذت اٹہائی وہ تمہیں مفید نہ ہوگا۔ بلکہ وہ سب تم پر وبال ہوگا۔

اۤے غلام حوصلہ کر (اور لڑائی ترک کر۔ کلمات کی بھینین ہین۔ جب لوگون مین سے کسی نے تجھے ایک کلمہ کہا اور تونے اسکا جواب دیا۔ اسیطرح اوس سے حتی کہ تمہارے درمیان جنگ واقع ہوا خلقت مین سے نہایت ہی کم ہین جو خلقت کو خدای عزوجل کے دروازے پر لیجانے کے لایق ہین۔ وہ اپنے حجت ہین اگر انکی نہ مانین گے، وہ مومنین کے لئے نعمت ہین۔ اور خدای عزوجل کے دشمنون منافقون کے لئے عذاب۔ اے خدا ہمین توحید سے معطر کر ا ور خلقت اور اپنی غیر سے فنا ہونے کی دہونی دے۔ اۤے موحدین اے مشرکین خلقت مین سے کسکے ہاتھ مین کچھ نہین سب کے سب عاجز ہین۔ کیا مالک اور کیا غلام۔ کیا بادشاہ اور کیا غنی اور کیا فقیر سارے کے سارے خدای عزوجل کی تقدیر کے قیدی ہین۔ انکے دل اسکے ہاتھ مین ہین انکو پلٹاتا ہے جسطرح چاہتا ہے۔ اُس جیسا کوئی نہین۔ وہی سُننے والا۔ اور دیکھنے والا ہی اپنی نفسونکو فربہ نکرو۔ وہ تمہین اسطرح کہا جائینگے جیسے کہ کوئی شخص کاٹنے والے کُتے کو لیکر پالے اور موٹا تازہ کرے۔ اور خلوت مین رکھے۔ پس یقیناً وہ اسے کہا جائیگا۔ نفسونکو مطلق العنان اور انکی چیریون کو تیز نہ کرو۔ اسلئے کہ تمہین ہلاکت کے وادی مین ڈالین گے اور دہوکہ دینگے انکے مادے کو نکالو اور انکو شہوات مین نہ لگاؤ۔ وَاٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (اور دنیا مین نیکی اور آخرت مین نیکی عطا فرما۔ اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔

انیسوین مجلس۔ آپنے (خدا آپ سے راضی ہو) اٹھارہوین ماہ شوال ۵۴۵ھ ہجری منگل کے روز عشا کے وقت مدرسہ مین فرمایا۔ اگر (بالفرض) خدای عزوجل بہشت و دوزخ نہ بناتا تو بھی لایق تھا کہ اُس سے خوف کیا جاتا۔ اور امید رکھی جاتی۔ اُسکی طاعت کرو۔ اوسکی ذات کے طلب کرنے کے لیے اوسکی عطا اور عذاب کا خیال نکرو اوسکی اطاعت اسکے امر کو ماننے اور نہی سے باز رہنے اور تقدیرون پر صبر کرنے سے ہی اسکی طرف رجوع لاؤ اور اوسکی آگے زاری کرو آنکھون اور دلونکے آنسو بہاکر اوسکے آگے ذلیل ہو۔ رونا عبادت ہے۔

اور حد درجہ کی عاجزی۔ جب تو توبہ اور نیک نیتی اور پاکیزہ اعمال پر مری تو خدائے عزوجل
تجھے نفع دیگا۔ اور مظلومون کی جزا کا والی ہوگا۔ اس لئے کہ وہان (یعنی قیامت کے روز)
اسکے تابعدارونکے لئے کوئی اور ایسا نہین جو اسکی رحمت اور شفقت کو ظاہر کرے دنیا اور آخرت
مین اس سے محبت رکھہ اسکی محبت کو سب چیزون سے ضروری جان تجھے اسکے سوا کوئی چارہ نہین ہے
ہے جو تجھے فائدہ دیگی۔ خلقت مین سے ہر ایک تجھے اپنے لئے چاہتا ہے اور خدای عزوجل تجھے تیرے لئے چاہتا
ہے (اے درویشو) تمہارے نفس خدای دعوی کرتے ہین اور تمہین خبر نہین اسلئے کہ وہ خدائے
عزوجل پر جبر کرتے اور جسے وہ نہین چاہتا اسے چاہتے اور جس سے وہ محبت نہین کرتا بلکہ
اوسکا دشمن شیطان مردود محبت کرتا ہے۔ اس سے محبت رکھتے۔ اور جب کوئی بلا آجائے تو موافقت
اور رضا نہین بلکہ مقابلہ اور جہگڑا کرتے ہین۔ انہین الستسلام (یعنی مان لینے) کی کوئی خبر نہین
صرف اسلام کے نام پر قانع ہین۔ اور یہ انہین نفع مند اور کچہہ فائدہ بخش نہین۔

اے غلام! ڈرتا رہ اور نڈر نہ بن۔ حتی کہ تو خدای عزوجل سے ملے اور تیرے دل اور جسم کے
قدم اسکے سامنے قرار پکڑین۔ اور وہ امن کا فرمان تیرے ہاتھ مین دیدے۔ اسوقت تجھے نڈر ہونا
لائق ہے۔ جب تجھکو امن دی تو اسکے پاس بہت سی بہلائی پائیگا۔ جب امن دیگا ہمیشہ کے لئے
کیونکہ وہ اپنے ہبہ کو واپس نہین لیتا۔ خدای عزوجل جب کسی بندے کو برگزیدہ کرتا ہے تو
اپنا مقرب اور نزدیکی بنالیتا ہے۔ اور جسوقت اسپر خوف غالب آئے تو اسے دور کرتا اور
اسکے دلو باطن کو اطمینان بخشتا ہے۔ یہ دونون کا درمیانی راز ہوتا ہے (تجھپر افسوس)
اسے جاہل۔ خدا سے پہرتا اور اسے اپنے دل کی پیٹھ کے پیچھے چھوڑتا۔ اور خلقت کی خدمت
مین مشغول ہوتا ہے۔ درویش خدائے عزوجل کی خدمت مین مشغول ہوئے پس انہی انکے
دل اپنے پاس کرلئے اور اپنا آپ اونکو تبلایا۔ انہون نے پہچان لیا انہین کوئی جب خدائے
عزوجل کو پہچانتا اور نفس وہوا اور طبیعت اور شیطان کی لڑائی سے فارغ ہوتا اور اپنے
اور دنیا سے مخلصی پاتا اور خدائی عزوجل اسکے لئے اپنے قرب کا دروازہ کہول دیتا ہے۔

توکسی شغل کو مانگتا ہی جس مین مشغول رہی۔ پس اسکو کہا جاتا ہی کہ پیچھے کی طرف لوٹ اور خلقت کی خدمت مین مشغول ہو اور انہین ہماری راہ بتا۔ ہمارے طلبون اور مریدون کی خدمت کر۔ تم درویشون کے حالات سے غافل ہو۔ تم ان نفسون کے راضی کرنے مین جو تمہاری دشمن ہین ون کو رات سے ملاتے ہو۔ عورتون کو راضی کرنے اور خدائی عزوجل کو غصہ کرتے ہو۔ خلقت مین سے بہت سے ایسے ہین جو اپنی عورتون اور اولاد کی خوشنودی کو خدائے عزوجل کی خوشنودی پر تعلیم کرتے ہین۔ مین تیری حرکات و سکنات اور بڑا رنج نفس اور بیوی اور اولاد کے لئے دیکھتا ہون۔ اور خدائے عزوجل کی تجھے کوئی خبر نہین (تجھپر افسوس) تو آدمیون مین شمار نہین کیا جاتا۔ انسان انسانیت مین کامل خدائی عزوجل کے سوا کسی کے لئے کوئی عمل نہین کرتا۔ تحقیق تیرے دل کی آنکھین اندھی اور تیرے باطن کی صفائی مکدر ہی۔ اور تو خدائے عزوجل سے پردے مین ہی اور تجھے خبر نہین اسیواسطے انہین سے بعض نے کہا خدا کا اپنے سلام ہو۔ ان مجوبون پر افسوس ہی جنکو اپنی مجوب ہونیکا حال معلوم نہین (تجھپر افسوس) تیرے کاسہ مین ٹوٹا ہوا شیشہ ہی۔ اور تو جہالت کے باعث لالچ اور شہوت اور حرص و ہوا کے غلبہ سے کہائی جاتا ہی ایک گھڑی کے بعد تیرا معدہ پھٹ جائیگا۔ اور تو مرجائیگا۔ یہ سب بلائین اپنی مولی عزوجل سے دور رہنے اور اوسکے غیر کو اختیار کرنے سے ہین۔ اگر تو خلقت کو جانے تو اسنے دشمنی اور اپنی خالق سی محبت رکھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اَخْبُرْ تَقْلِہٗ (آزما تو اسی دشمن جانیگا) تو آزمایش کی بغیر محبت اور عداوت رکھتا ہی آزمانا عقل کا کام ہی اور تجھہ مین عقل نہین۔ آزمانا دل کا کام ہی اور تیرا دل نہین۔ دل فکر کرتا اور ذکر کرتا اور نصیحت پکڑتا ہی اللہ جل شانہ نے فرمایا۔ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِیْدٌ (تحقیق اس مین نصیحت ہی اسکی لئے جسکا دل ہی یا حضور سی کان لگاتا ہی۔) عقل دل اور دل باطن اور باطن فنا ہو گیا۔ اور فنا وجود حضرت آدم علیہ السلام اور باقی پیغمبرون مین شہوتین اور رغبتین تھین۔ مگر وہ اپنی نفسون کی مخالفت کرتے اور اپنی رب عزوجل کی رضا طلب کرتے تھی۔

حضرت آدم علیہ السلام نے جنت مین ایک ہی خواہش کی اور ایک ہی لغزش کی پھر توبہ کی اور یاد رکہ نہ پھری آپکی خواہش محمود تھی اسلیئے کہ انہون نے خدا کے قرب سے علیحدہ ہونا نہ چاہا۔ اور انبیاء علیہ السلام اپنے نفسون اور طبیعتون اور شیاطین کی مخالفت کرتی رہے۔ حتی کہ اپنے نفسون سی بہت جہاد کرنی اور انکو تکلیف دینے کے باعث از روئے حقیقت فرشتون سے ملگئے انبیاء اور رسول اور اولیا صبر کرتے ہین۔ تم بھی صبر کرنے مین انکی موافقت کرو۔ (اے غلام) اپنے نفس دشمن کے مارنے پر صبر کر۔ جلدی ہی تو اسے مارے گا۔ اور قتل کرڈالیگا۔ اور اسکا اسباب لے گا۔ پھر تجھے بادشاہ کیطرف سے خلعت اور جاگیرین ملین گے۔ اے غلام اسی کر کہ تو کسیکو اذیت نہ پہونچا اور یہہ تیری نیت ہر ایک کے لئے نیک رہے۔ مگر اسکے لئے جسکے واسطے شرع نے ایذا دینے کا حکم دیا اور سے اذیت پہونچا عبادت مین داخل ہے عقلمند نجیب۔ صدیقون کی کرنا ہونگی گئی اور انہون نے اپنے نفسون پر قیامت برپا کردی۔ اپنی ہمتی کے ساتہہ دنیا سے کنارہ کش ہوئے تصدیق کے باعث پل صراط پر سے عبور کر گئے۔ اپنے دلون کے ساتہہ چلے۔ حتی کہ جنت کے دروازے پر کہڑے ہو گئے۔ راستہ پر کہڑے ہوے اور کہا کہ ہم اکیلے نہ کہاتے ہین نہ پیتے ہین اس لئے کہ کریم اکیلا نہین کہاتا۔ پس وہ دنیا کی طرف لوٹ پہرے۔ لوگونکو خدای عزوجل کی طرف دعوت کرتی ہین اور انہین وہان کی خبر بتلاتے ہین۔ اور انپر امور کو آسان کرتے ہین۔ جسکا ایمان قوی اور اعتقاد کامل ہو وہ اپنے دل کے ساتہہ وہ سب باتین قیامت کے متعلق جنکی خدای عزوجل نے خبر دی اپنے دل سی دیکہہ لیتا ہی۔ بہشت اور دوزخ اور انکے درمیان کی چیزون کو دیکہتا ہی۔ کرنا اور اسپر موکل فرشتے کو دیکہتا ہی۔ سب اشیاء کی ماہیت کو دیکہتا ہی۔ دنیا اور اسکے زوال اور دنیا والونکے حالات کا انقلاب دیکہتا ہے۔ خلقت کو قبرون مین مردونکی طرح دیکہتا ہی جب قبرون پر سے گذرتا ہی تو انہین کی نعمت اور عذاب کو دیکہتا ہی۔ قیامت اور اسکے قیام اور موقفون کو دیکہتا ہی۔ خدای عزوجل کی رحمت اور عذاب کو دیکہتا ہے۔ فرشتون کو کہڑے اور نبیون اور رسولون اور ابدال واولیا کو اپنی مرتبے پر دیکہتا ہے۔ جنت والونکو آپس مین زیارت کرتا ہو

دو زخیون کو آپس مین عداوت رکہتے دیکہتا ہی جنکی نظر درست ہو وہ سر کی آنکہون سی خلقت اور دلکی آنکہون سی انہین خدای عزوجل کے فعل کو دیکہتا ہی۔ اسکا انکو متحرک اور ساکن کرنا دیکہتا ہی یہ اللہ عزوجل کے دوستونکی نظر عزت ہے۔ وہ لوگ کہ جب کبہی شخصکو دیکہتے ہین اسکا ظاہر سر کی آنکہون سی اور باطن دل کی آنکہون سی اور اپنی مولیٰ عزوجل کو اپنی باطن کی آنکہون سے دیکہتی ہین جس نے خدمت کی مخدوم ہوا۔ جب تقدیر آتی ہی تو اسکے موافق ہوتی ہین خواہ خشکی یا تری خواہ نرم زمین یا سخت زمین پر اٹہائے۔ میٹہا کہلا دیا کڑوا۔ عزت۔ ذلت۔ دولتمندی فقیری۔ تندرستی۔ بیماری۔ مین اسکے موافق ہوتے ہین۔ قدر کے ساتہہ چلتے ہین حتی کہ جب تقدیر کو انکا تہکان معلوم ہوتا ہی تو خود نیچے اتر آتی ہی اور انکو سوار کر لیتی ہی۔ خود انکی خدمتگار اور ملازم اور متواضع ہو جاتی ہی۔ انکی عزت اور خدائی عزوجل سی مقرب ہونیکے باعث یہ سب کچہہ نفس اور ہوا اور طبع اور عادت شیطان اور بری صحبتون کی مخالفت کا نتیجہ ہی۔ ای خدا ہمین تمام حالات مین اپنی قدر کی موافقت نصیب کر۔ وَآتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ اور دنیا مین نیکی اور آخرت مین نیکی عطا فرما اور دوزخ کی عذاب بچا۔

بیلسوین مجلس ۔ آپنے (خدا آپسے راضی ہو) ۱۲ ماہ ذی قعدہ ۵۴۵ھ جمعہ کے روز صبح کے وقت مدرسہ مین فرمایا۔ اے اس شہر کے رہنے والو تم مین نفاق زیادہ اور اخلاص کم ہی باتین زیادہ اور عمل ناپدید ہی بے عمل بات کوڑی کے کام کی نہین۔ وہ حجت ہی نہ وجہ بے عمل قول خالی اور ویران گہر کی طرح ہے۔ خزانہ ہی جس مین سی خرچ نہین کیا جاتا۔ وہ صرف دعوی ہی بلا شہادت صورت ہی۔ بے روح۔ بت ہے بے دست و پا اور بے حس۔ تمہارے اکثر اعمال جسم بے روح کی طرح ہین۔ روح کیا ہی اخلاص اور توحید اور قرآن و حدیث پر قایم ہونا غفلت نکرو۔ برعکس کرو نجات پاوگے امر کی اطاعت کرو۔ نہی سی باز رہو۔ تقدیر کے موافق بنو خلقت مین سی نہایت ہی کم ہین۔ وہ جنکے دل انس اور مشاہدہ اور قرب الہی کی بہنگ پلائے جاتے ہین۔ پس وہ قدر کے رنجون اور مصیبتون کو معلوم نہین کرتی بلا کو دن

گذرجاتی ہین انکو خبر بھی نہین ہوتی۔ وہ خدائے عزوجل کا حمد اور شکر بجالاتی ہین یہ موجود نہین ہین
تھے تاکہ خدائے عزّوجل پر اعتراض کرتے۔ آفات صوفیا پر اسیطرح نازل ہوتی ہین۔ جیسے
تم پر۔ مگر انمین سے بعض صبر کرتے ہین اور بعض آفات اور انپر صبر کرنیسے غائب ہوتی جاتی
ہین۔ ضرر پانا ضعف ایمان اور بچپن کی حالت مین ہوتا ہی اور صبر جوان قریب البلوغ ہوتی ہین اور
موافقت بلوغ کیوقت اور رضا قریب ہونیکے وقت وہ اپنے علم سی خدائے عزوجل کو دیکھتا ہی۔ اور
غیبت اور فنا ولی اور باطن کے خدائے عزوجل کے پاس ہونیکی حالت مین بھی حالت مشاہدہ اور
باہمی گفتگو کی ہی۔ باطن فنا ہوجاتا ہی۔ وجود فنا ہوجاتا اور خلقت کی نسبت معدوم۔ اور خدائے
عزوجل کے پاس موجود ہوتا ہی۔ وہان نابود اور سخت پگھلتا ہی۔ پہر جب خدا چاہتا ہی اسی
اٹھاتا ہی۔ جب اوسے لوٹانا چاہتا ہے اسکو لوٹاتا ہی۔ اوسکے متفرق اور منتشر اجزا کو جمع کرتا
ہے جسطرح کہ قیامت کے روز مخلوقات کے جسم پارہ پارہ اور بوسیدہ ہوجانیکے بعد جمع کریگا۔
انکے استخوان اور گوشت اور بال اکٹھے کریگا۔ پہر اسرافیل کو انمین روح ڈالنے کا حکم دیگا۔
یہ (عام) مخلوق کا حال ہی۔ لیکن یہہ لوگ (یعنی اولیاء اللہ) انکو بلا واسطے اُٹھائیگا ایک لمحہ کمین
فنا اور دوسرے موجود کریگا۔ محبت کی شرط یہہ ہی کہ محبوب کے ہوتے ہوئے کوئی اورارادہ نہو
اور اس سی پہر کر دنیا و آخرت اور خلق مین مشغول نہ ہو۔ اللہ عزوجل کی محبت آسان نہین
کہ ہر ایک دعوے کرسکے۔ بعض ایسے ہین کہ اسکا دعوی کرتے ہین اور وہ انسے دور ہے۔
اور بعض ایسے کہ دعوی نہین کرتے اور وہ انکے قریب ہی۔ مسلمانون مین سی کسی کو حقیر نجانو
تم مین خدائے عزوجل کے اسرار بوئے گئے ہین۔ دلی تواضع کرو اور اللہ عزوجل کے بندون
پر غرور نکرو۔ اپنی غفلتون سی باز آؤ۔ تم بڑی بہاری غفلت مین ہو گویا کہ تمہارا حساب لیاجاچکا
اور تم پل صراط سے عبور کر گئے ہو اور تم نے جنت مین اپنی جگہین دیکہہ لی ہین۔ اپنا بڑا
غرور کیا تم مین سی ہر ایک نے خدائے عزوجل کی بڑی نافرمانی کی ہی۔ پہر اسسے توبہ اور انہین
فکر نہین اور خیال یہ کہ دل بہول گئی ہونگے۔ وہ تمہارے صحیفہ اعمال مین وقت اور تاریخ کے

بموجب لکہے ہوئے ہین۔ان مین سی قلیل اور کثیر پر حساب لیا جائیگا۔اور سزا دیجائیگی۔اے غافلو۔جاگو۔اے سوئے ہوئے اٹہو۔خدای عزوجل کی رحمت کو لو۔جسکے گناہ اور قصور زیادہ ہوگئے اور اپنے اصرار کیا اور توبہ نہ کی۔ندامت ظاہر نہ کی۔تو وہ کفر کے قریب ہوگیا۔اگر اس امر کا تدارک نکریگا۔اے دنیا بے آخرت۔اے خلق بے خالق تو فقر کے سوا کوئی نہین رکہتا اور دو تمدنی کے سوا کوئی امید نہین۔تجہپر افسوس! رزق مقسوم ہی کم اور زیادہ اور مقدم و موخر نہین ہوتا تجہے خدای عزوجل کی ضمانت مین شک ہی۔اپنے غیر مقسوم کی طلب مین لالچ کرتا ہی۔تیری حرص نے تجہے علمار کے پاس جانے اور نیکی کی مشاہدہ سے روک لیا۔تو ڈرتا ہی کہ تیرا نفع کم ہوجائیگا۔اور مال کم (تجہپر افسوس) جب تو اپنی ما کے پیٹ مین تہا تجہے کس نے کہلایا۔تو اپنی نفس اور خلقت اور دنیا اور درہم اور خرید و فروخت اور شہر کے حاکم پر بہروسہ کرتا ہی جسپر تو نے بہروسہ کیا وہ تیرا خدا ہی اور جس سے ڈرا اور امید رکہی وہ تیرا خدا ہی جسکو تو نے ضرر اور نفع مین دیکہا اور نہ خیال کیا کہ خدای عزوجل اسکے ہاتہون سے کراتا ہی وہ تیرا خدا ہی تہوڑی دیر کے بعد تو اپنا حال دیکہے گا۔خدای عزوجل تجہسے تیرے کان اور آنکہین اور قوت اور مال اور وہ سب کچہہ جسپر تیرا اسکے سوا بہروسہ ہی لے لیگا۔اور تیرے اور خلقت کے درمیان دشمنی ڈال دیگا اور انکے دل تجہپر سخت کردے گا۔انکے ہاتہہ تجہ سے سمیٹ لیگا۔اور تجہے اپنے شغل سی معزول کردیگا۔اور تیرے پر دروازے بند کرڈالیگا۔اور ایک دروازے سی دوسرے دروازے پر پہرائیگا اور تجہے ایک حبہ اور ذرہ بھی نہ دیگا۔اور جب تو اس سی مانگے گا قبول نکریگا یہہ سب کچہہ تیرے اسکے ساتہہ شریک پکڑنے اور اسکے غیر پر بہروسہ کرنے اور اسکی نعمتون کو اسکے غیر سے طلب کرنے اور اکثر اسکی نافرمانی اور امداد لینے کے باعث ہی۔مین نے دیکہا ہے کہ اس قسم کے لوگون مین بہت کے ساتہہ یہہ معاملہ ہوا۔اور یہ گنہگارون مین اکثر ہی اور بعض ایسے ہین کہ توبہ کے ساتہہ تدارک کرلیتے ہین۔پس خدا عزوجل اسکی توبہ کو قبول فرماتا اور اسکی طرف رحمت سی دیکہتا۔اور اسکے ساتہہ عنایت اور مہربانی سی معاملہ کرتا ہے

ای خدا کے بندو توبہ کرو۔ ای عالمو۔ فقیہو۔ عابدو۔ تم مین ہر ایک توبہ کا محتاج ہی۔ مین
حیات اور ممات مین تمہاری احوال جانتا ہون۔ جب تمہارے اوائل امور مجہپر مشکل ہوجاتی ہین
تو آخر کار تمہاری موت کے وقت ظاہر ہوجاتے ہین۔ جب تم مین سی ہر ایک کا اصل مال
مجہپر مخفی ہوجاتا ہی تو مین اوسکے خرچ کو دیکہتا ہون۔ اگر اولاد اور اہل سے کے نفع اور فقرا
اور خلقت کے مصالح مین خرچ ہو تو معلوم کرتا ہون کہ اسکا اصل حلال سی ہی۔ اور اگر صدیقون
پر جو خدای عزوجل کے خواص مین خرچ ہو تو معلوم کرتا ہون کہ اسکا اصل اور حاصل ہونا
خدای عزوجل پر توکل رکہنے سے ہی اور حلال مطلق ہی۔ مین تمہاری ساتہہ بازارون مین
نہین پہرتا ہون لیکن خدای عزوجل اس طریقا اور اسکے علاوہ اور طریقون سے مجہپر ظاہر کردیتا ہی
اسے بندی پرہیز کر اس سے کہ خدای عزوجل بنا غیر تجہہ مین پاے پہر تو بے عزت ہوگا۔ پرہیز کر
اس سے کہ تیرے دل مین اپنی غیر کا خوف اور غیر کی امید اور غیر کی محبت کو دیکہے اپنی غیر سے
دلونکو پاک کرو ضرور نفع کو نہ دیکہو مگر اسی سے تم اسکے گہر اور ضیافت مین ہو۔ آ شخص
خوبصورت چہرونکو دیکہنا اور انسے محبت رکہنا ناقص محبت ہی تجہی اسپر عذاب ملیگا۔ وہ صحیح
محبت جو بدلتی نہین خدای عزوجل کی محبت ہی۔ وہی ہی جسکو تو دل کی آنکہون سے دیکہتا ہی اور یہی
روحانی صدیقون کی محبت ہی انہون نے ایمان سے نہین بلکہ ایقان اور عین الیقین سی محبت
کی ہی انکی دلونکی آنکہون سے پردی اوٹہہ گئی۔ پس انہون نے جو کچہہ غیب مین ہی دیکہہ لیا ایسی چیزین
دیکہین جو بیان نہین ہوسکتین۔ ای خدا ہمین اپنی محبت معافی اور تندرستی کی ساتہہ نصیب کر
تمہاری نصیبے دنیا کے پاس مقررہ وقتون تک خدای عزوجل کی طرف سے امانت ہین لیکن وہ
انکے مالک کے اذن پر تمہاری تسلیم کردینے سے اسکو روکنے کی طاقت نہین ہی۔ وہ خلقت پر
ہنستی اور انکی عقلون کو خراب کرتی اور انسے استہزا کرتی ہی اور اپنے پیچہا کرتی ہی۔ جو اسمین سے
اپنا غیر مقسوم طلب کرے اور اپنے جو اپنا مقسوم خدای عزوجل کی اجازت کی بغیر مانگے۔
(اے درویش!) اگر تم اسکے یعنی دنیا کے دروازے سی پہرو اور خدای عزوجل کے دروازے پر

متوجہ ہو تو مین تمھاری پیچھے تمھاری پیروی کرونگا۔ خدائی عزوجل سی عقل طلب کرو جب دنیا خدائی
عزوجل کے دوستون پر متوجہ ہوتی ہے تو وہ اسے کہتے ہین جا ہماری غیر کو دہوکہا دے
ہم نے تجھے پہچانا اور دیکہہ بہال لیا ہی۔ ہمارے درمیان نہ آ۔ ہم نے تیرے باطن کو جان لیا ہی
ہمین زینت نہ دکہا تیرا دنیا خوبصورت ہی اور تو لکڑی کے کہوکہلے ہت پر جس مین روح نہین
زینت کر رہا ہی تو ظاہر ہی بمعنی ظاہر ہی۔ بے باطن۔ منظر اور منجر آخرت کی لیے ہی جب انکی پاس دنیا کے
عیب ظاہر ہوئے تو وہ اس سے بہاگ اور خلقت کی عیوب انکو معلوم ہوئے تو انسی غایب ہوئے اور بہاگے اور
نفرت کی۔ اور جنگلون اور بیابانون۔ ویرانہ اور غارون مین ان جنون اور فرشتون کے ساتہہ
انس کیا جو زمین پر چلنے والے ہین فرشتے اور جن اور صورتوں مین انپر ظاہر ہوتی ہین کبھی ہدون
اور راہبون کی صورت مین داڑہیون کے ساتہہ اور کبھی وحوش کی صورت مین جس صورت
مین چاہتے ہین ظاہر ہوتے ہین۔ فرشتون اور جنون کے پاس صورتین اسطرح ہین جیسے تم مین سے
کسیکے گہر مین کپڑے لٹکے ہوئے کہ جسکو چاہتا ہی پہنتا ہی۔ سچا مرید خدائے عزوجل کو حاصل کرنیکے لیے
اوائل مین خلقت کو دیکھنے اور انکے کلام سننے اور دنیا مین سی ایک ذرہ کو بہی دیکھنے سے
تنگ آجاتا ہی مخلوقات مین سے کسی چیز کے دیکھنے کی طاقت نہین رکہتا اسکا دل حیران اور عقل
غایب اور آنکہہ بند ہوتی ہی ہمیشہ اسیطرح رہتا ہی حتی کہ رحمت کا ہاتہہ اسکے دل کے سر پر واقع ہوتا ہی
اور اسے سکون حاصل ہوتا ہی۔ وہ ہمیشہ مست رہتا ہی حتی کہ خدائی عزوجل کی قرب کی خوشبو سونگہہ
لیتا ہی پس اسوقت ہوش مین آتا ہی اور جب اسکی توحید اور اخلاص و معرفت اور علم اور محبت
پر قادر ہوجاتا ہی تو اسکو ثابت قدمی اور خلقت سی میل ملاپ کہنے کا حکم ہوجاتا ہی خدائے عزوجل کیطرف سے
اسے قوت ملتی ہی پس بے تکلیف انکے بوجہہ اوٹہا لیتا ہی انکے نزدیک ہوتا اور انکو طلب کرتا ہی اور اسکا
کل شغل انکی مصلحتین ہوتا ہی اور وہ اپنے خدا سے ایک لمحہ بہی نہین پہرتا زاہد مبتدی خلقت سے
بہاگتا ہی اور زاہد کامل انسے بے نیاز ہی انسے بہاگتا نہین بلکہ انکو طلب کرتا ہی۔ اسلئے کہ خدائے عزوجل
کو پہچان لیتا ہی۔ اور جس نے خدا کو پہچانا۔ وہ اسکے سوا کسی سی نہ بہاگتا اور نہ ڈرتا ہی مبتدی

فاسقون اور گنہ گارون سے بہاگتا ہے اور انہاکو پہونچاہوا انکو طلب کرتا ہی کیونکر طلب کرکر
ان کی کل دوا اسکے پاس ہی۔ اسیواسطے اینین سی بعض نے فرمایا کہ فاسق کی سونہہ پر نہین ہنستا
مگر عارف۔ جو خدائے عزوجل کی معرفت مین کامل ہوجاتا ہی وہ رہبر ہی۔ وہ جال ہوتا ہی خلقت کو
دنیا کی دریا سی شکار کرتا ہی۔ قوت دیا جاتا ہی حتی کہ ابلیس اور اوسکے لشکر کو شکست دیتا ہی خلقت کو
انکی ہاتہہ سے چہوڑاتا ہی۔ اے شخص تو جاہلانہ زہد سے گوشہ گیر ہے آگے آ اور اسکو سن
جو مین کہتا ہون اے زمین کے زاہدو۔ آگے بڑہو اپنی عبادت خانون کو ویران کرو اور میرے
پاس آؤ۔ تم اپنی خلوتون مین اصل کی بغیر بیٹھے ہو۔ تم کو کچہہ حاصل نہین ہوا۔ آگے بڑہو اور حکم کے
پہل چنو۔ تمپر خدا رحم کرے مین تمہارے آینکو اپنی لئے نہین چاہتا بلکہ تمہارے ہی لئے چاہتا ہون۔
اے غلام! تو تکلیف اوٹہانے کا محتاج ہی۔ تاکہ اس صنعت کو سیکہے۔ ہزار دفعہ بنائے اور توڑے
حتی کہ تو عمدہ بنا سکے جو کہ نہ ٹوٹے۔ جب تو بنانے اور توڑنے مین فنا ہوجائیگا تو خدائے عزوجل
تیرے لئے ایسی بنا بنائیگا جو کبہی نہ ٹوٹے گی۔ اے درویشو! تم کب عقل کروگے تم کب اوسکو
حاصل کروگے جسکی طرف مین جارہا ہون۔ خدائے عزوجل کے مریدون کو تلاش کرو جب تمہین ملجائیں
تو مال وجان سے اونکی خدمت کرو۔ صادق مریدون کی خوشبوئین ہین انکی علامتین ظاہر انکی چہرے روشن
ہین لیکن تم مین اور تمہاری عقلون اور بیمار فہمون مین آسیب ہی۔ تم صدیق اور زندیق مین فرق نہین
کرتے حلال وحرام اور زاہد اور بے زاہد مشرک اور موحد مخلص اور منافق نافرمان اور فرمانبردار
مین تمیز نہین کرتے خدائے عزوجل کے مریدون اور خلقت کے مریدون مین فرق نہین جانتے اور
شیخون کی جو اپنی علم پر عامل ہین خدمت کرو تاکہ وہ تمہین چیزونکی اصل ماہیت سے واقف
کرین۔ خدائے عزوجل کی معرفت مین سعی کرو جب تم اسے پہچان لوگے تو اسکا غیر تم کو معدوم ہوجائیگا
اسکو پہچانو پہر اس سی محبت کرو۔ جب تم اسے سر کی آنکہون سی نہین دیکہہ سکتے تو دل کی آنکہون
سے دیکہو جب تم نعمتون کو اس سے دیکہو گے اس سی بالضرور محبت رکہو گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا۔ اَحِبُّوا اللّٰهَ لِمَا يَغْذُوكُمْ مِنْ نِعَمِهٖ وَاَحِبُّونِي لِحُبِّ اللّٰهِ عزوجل لئی (خدا سے

محبت رکہو اس لیے کہ وہ تمہین اپنی نعمتین دیتا ہی اور مجہ سی محبت رکہو اسلیے کہ خداے عزوجل مجہہ سے
محبت رکہتا ہی) اے درویشو! اسنے تمکو تمہاری ماؤنکی پیٹون مین اور اونسے نکلنے کے بعد اپنی
نعمتون کی غذا دی۔ پہر تمکو تندرستی اور قوتین اور طاقتین عطا فرمایئن۔ اور اپنی اطاعت تمہارے
نصیب کی اور تمہین مسلمان پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا تابعدار بنایا۔ اسکا (یعنی نبی کا) شکر اور
محبت اسکے (یعنی خداکے) شکر اور محبت کی طرح ہی۔ جب تم نعمتون کو اسکی طرف سے دیکہو گے
تو خلقت کی محبت تمہاری دلکو نسے دور ہوجاے گی۔ خدائے عزوجل کا عارف اس سی محبت رکہنے والا
اسکو دل کی آنکہون سی دیکہنے والا وہ ہے جو احسان اور برائی اسیکی طرف سے دیکہتا ہی۔ خلقت
مین سے جو اسپر احسان کرے یا برائی پہنچائے اسے نہین دیکہتا۔ اگر ان سی (یعنی خلقت سی) احسان
ظاہر ہو تو خداے عزوجل کی تسخیر سے خیال کرتا ہی اگر انسے برائی ظاہر ہو تو اسکی مسلط کرنے پر خیال رکہتا
ہی۔ اسکی نظر خلق سی خالق کی طرف نقل کرتی ہی اور باوجود اسکے شرع کو اسکا حق دیتا ہے۔
اوسکے احکام کو ساقط نہین کرتا۔ عارف کا دل ہمیشہ ایک حالت سی دوسری حالت کیطرف
نقل کرتا ہی۔ حتی کہ خلقت سی پرہیز کرنا اور اونکو ترک کرنا اور انسے اعراض کرنا اس مین قوی ہو جاتا
ہی وہ خداے عزوجل کی الفت مین رغبت کرتا ہی اور اسکا توکل پختہ ہو جاتا ہی خلقت سی چیزون کا لینا
اسے بہول جاتا ہی خلقت سی انکے لینے کے وقت خدائے عزوجل کے ہاتہہ پر متوجہ ہوتا ہی اس کی وہ
عقل جو اوسکی مخلوقات کے درمیان مشترک ہی سو کہ اور مزید ہوتی ہی اور ایک اور عقل عطا ہوتی ہی
وہ خدای عزوجل کی عقل ہی۔ اے خلقت کے محتاج۔ اے انکو شریک گرداننے والے۔ اس سے
پرہیز کر۔ ایسا نہ ہو کہ تیری موت کا وقت ایسے حال مین آجائے۔ خدا تیری روح کے لیے اپنا دروازہ
نہ کہولیگا اور نہ اوسکی طرف دیکہے گا کیونکہ وہ ہر ایک شرک پر جو اسکے غیر پر بہروسہ کرتا ہی نہایت
غضبناک ہی۔ نفس سی علحدہ ہو پہر خلقت سی پہر دنیا سے پہر آخرت سی۔ پہر غیر مولی عزوجل سی پہر
جب تو چاہی۔ کہ خدا سی خلوت کرے تو اپنی وجود اور زندہ بیر اور بیہودہ بکنی کو چہوڑ دی (ہائے
افسوس) اپنے عبادتخانے مین بیٹہا ہے اور تیرا دل خلقت کے گہر مین ہی۔ انکے آنے اور

بد یون کا منتظر تیرا وقت ضائع گیا اور تو صورت رہا۔ بلا معنی اپنے نفس کو ایسی شئ کا اہل نہ بنا جسکا خدا نے اسکو اہل نہین بنایا۔ اگر خدا کی طرف سے اہل بنانے کا حکم نہین ہوا تو تو اور خلقت اسپر قادر نہ ہوگے۔ جب وہ بچے کسی امر کے لئے بچاہتا ہی تو تیرے لئے مہیا کر دیتا ہی اگر تیرا باطن صحیح اور دل خدائے عز وجل کے غیر سے فارغ نہین تو صرف خلوت تجھے کچھہ فائدہ نہین پہونچاتی۔ اے خدا جو کچھہ مین کہتا ہون اور وہ سنتے ہین اس سے مجھے بھی اور انکو بھی نفع دے۔

اکیسوین مجلس

آپنے (خدا آپ سے راضی ہو) پندرہوین ماہ شوال ۵۴۵ھ منگل کے روز عشا کے وقت مدرسہ مین فرمایا۔ دنیا آخرت کا حجاب ہی اور آخرت دنیا اور آخرت کے مالک سے حجاب ہی۔ تمام مخلوق خالق عز وجل کا حجاب ہی۔ جس چیز پر تو دل لگا ئیگا وہ تیرا حجاب ہے خلقت اور دنیا اور خدائے عز وجل کے غیر کی طرف متوجہ نہو۔ حتی کہ تو خدائے عز وجل کے دروازے پر اپنے باطن کے قدمون اور اسکے غیر سے صحیح اعراض اور کل (اشیاء) سے خالی اور حیرت ناک اور فریاد خواہ اور طلب کرنے۔ اور اسکے سابقہ علم اور قدر کے دیکھنے کی حالت مین اسکی طرف آنے۔ پس جب تیرے دل اور باطن کا وہانتک پہونچنا متحقق ہو جا اور وہ اسپر اہل ہو جائین اور وہ تجھے اپنا مقرب اور نزدیکی بنالے اور تجھکو حیات بخشے اور دلون پر والی اور حاکم بنائے اور انکا طبیب تو اسوقت خلقت اور دنیا کی طرف متوجہ ہو۔ تیری توجہ انکے حق مین نعمت ہوگی۔ اور دنیا کا انکے ہاتھون سے لینا اور فقیر پر تقسیم کرنا اور اس مین سے اپنی قوت حاصل کرنا۔ عبادت اور طاعت اور سلامتی ہوگا جس نے دنیا کو اس صفت سے لیا۔ وہ اس سے ضرور نہ دیگی بلکہ اس سے بچا رہیگا اور اسکا تصفیہ اسکی کدورت کی گندگی سے صاف ہوگا۔ اولیا کے چہرون مین ولایت کی نشانی ہین جنکو اہل فراست پہچانتے ہین اشارات ہین جو ولایت سے ناطق ہوتی ہین نہ زبان سے۔ جو شخص نجات کا خواستگار ہو اسے چاہئے کہ اپنا نفس اور مال خدائے عز وجل کے (راستہ) مین خرچ کرے۔ اور اپنے دل کو خلقت اور دنیا سے اسطرح نکالے جسطرح کہ بال گوندھے ہوئے آٹے اور دودھ سے نکالا جاتا ہے اور اسیطرح آخرت سے اور اسیطرح خدائے عز وجل کے غیر سے

پس تو اسوقت اسکے (یعنی خدا کے) سامنے ہر ایک مستحق کو اُسکا حق دیگا۔ اور دنیا و آخرت سے اپنا
نصیبہ لے گا۔ اور وہ دونوں تیری خادم ہونگے۔ دنیا سے اپنا نصیبہ اس حالت مین نہ کہا کہ وہ بیٹھی
اور تو کہڑا۔ بلکہ مالک کے دروازے پر ہونیکی حالت مین کہا جبکہ تو بیٹھا اور وہ کہڑی طبق سر پر
رکھے ہوئے ان تمام کی خدمت کرتی ہو جو اسکے دروازے پر کہڑے ہین۔ اور جو اسکو (یعنی دنیا کو) اپنے
دروازے پر کہڑے ہین انکو ذلیل کرتی ہو۔ اولیا دنیا سے خدائے عز وجل کے ساتھ بے نیاز اور معزز
ہین۔ اولیا خدائے عز وجل سے دنیا مین افلاس پر راضی ہوئے۔ اور آخرت مین اسپر کہ وہ انکو
مقرب بنالے۔ وہ خدائے عز وجل سے سوائے اوسکی ذات کے طلب نہین کرتے۔ انہونے جان لیا
کہ دنیا بقدر ہی اوسکے طلب کو چھوڑ دیا اور یہہ بہی جانا کہ آخرت کے درجات اور جنت کی نعمتین
مقسوم ہین انکی طلب بہی چھوڑ دی اور انکے لئے عمل کو ترک کیا۔ وہ سوائے ذات الٰہی کے اور کچھہ
نہین چاہتے۔ جب جنت مین داخل ہونگے اپنی آنکھین نہ کہولین گے جبتک کہ وہ خدائے عز وجل
کے دیدار کو نہ دیکھہ لین۔ مجرد اور تنہا رہنا انکا محبوب قرار دیا گیا ہی جسکا دل خلقت اور اسباب
سے مجرد نہ ہو وہ نبیون اور صدیقون اور صالحین کے راستہ پر نہین چل سکتا جبکہ دنیا سے
تہوڑی پر قناعت کرتا ہی اور بہت کو قدر کے سپرد کرتا ہی۔ زیادہ کی تلاش کرتا ہو تو ہلاک
ہو جائیگا۔ جب خدای عز وجل کی طرف سے تیرے اختیار کے بغیر زیادہ ملے تو تو اس مین محفوظ ہوگا۔ اور امام
حسن بصری سے مروی ہی (خدا آپ سے راضی ہو) آپنے فرمایا۔ لوگونکو اپنی علم اور کلام سے نصیحت کر۔ اے واعظ
لوگونکو اپنی باطن کی صفائی اور دلی تقوی کے ساتھہ نصیحت کر۔ اور ظاہری خوبصورتی اور باطن
کی برائی کے ساتھہ نصیحت نکر۔ خدای عز وجل نے مومنون کے دلون مین انکو پیدا کرنے سے پہلے ایمان
لکھدیا ہی۔ یہ بہی سابقہ ہی۔ سابقہ پر رہنا اور اسپر بہروسہ کرنا جایز نہین۔ بلکہ کوشش اور تعرض
اور حتی الوسع سعی کرنی چاہئے۔ تاکہ ایمان اور ایقان حاصل ہو جاے۔ اور خدائے عز وجل کی خوشبودن
کے درپے ہونا اور اسکے دروازے پر موقوف لازم پکڑنا چاہئے۔ ہماری دل ایمان حاصل کرنے مین
کوشش کرین۔ شاید کہ خدای عز وجل بے کسب اور بے مشقت عطا کردے۔ کیا تمہین حیا نہین آتی کہ

خدای عزوجل ایسی صفتون سے اپنے آپ کو متصف کرتا ہے جنکو اپنی لئے پسند فرماتا ہی تم انکی
تاویل کرتے اور انکو رد کرتے ہو۔ کیا جو تم سے پہلے صحابہ اور تابعین نے تسلیم کرلیا وہ تسلیم نہین کر سکتی ہو
ہمارا خدای عزوجل عرش پر ہی جیساکہ اوسنے فرمایا مگر بلا تشبیہ اور بلا تعطیل (یعنی بیکار رہنی کے) اور
بغیر مجسم ہونے کے۔ اے خدا ہمین رزق دے اور توفیق عطا کر اور بدعت سے بچا۔ وآتنا فی الدنیا
حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار۔ اور دنیا مین نیکی اور آخرت
مین نیکی عطا فرما اور دوزخ کی آگ سے بچا۔

بائیسوین مجلس ایک سائل نے سوال کیا کہ مین دنیا کی محبت اپنے دل سے کسطرح نکالون
آپنے جواب مین فرمایا کہ اسکے اپنے مالکون اور بیٹون پر پلٹنے کو خیال کر اینہ کسطرح حیلہ کرتی
اور لسنے کہیلتی ہی اور وہ اسکے پیچہے کیسے دوڑتے ہین۔ پہر انکو درجہ بدرجہ ترقی دیتی ہی یہان تک
کہ انکو مخلوقات پر غالب کرتی اور انکی گردنون کا مالک بنا دیتی ہی اور اپنی خزانے اور عجائبات
انکے آگے ظاہر کرتی ہی۔ پس اس حال مین کہ وہ اپنی بلندی اور قدرت اور خوش عیشی اور اسکی
خدمتگزاری پر خوش ہوتے ہین۔ ناگاہ انکو پکڑتی اور قید کرتی اور دہوکہ دیتی اور بلندی سے پستی کی
طرف سر کے بل گرا دیتی ہی۔ پس وہ ٹکڑے ٹکڑے اور ریزہ ریزہ اور ہلاک ہو جاتی ہین اور خود کہڑی
ہوکر انپر ہنستی ہی۔ اور شیطان بہی اسکی ایک طرف کہڑا ہوکر انسے ٹہٹہا کرتا ہی۔ حضرت آدم سے
لیکر قیامت کے روز تک بہت سے بادشاہون اور سلاطینون کے ساتہ اسکا یہی کام رہا ہی۔
انکو بلند کرتی پہر پست کرتی۔ آگے بڑہاتی۔ پہر پیچہے ہٹاتی غنی کرتی پہر فقیر بناتی۔ عزیز بناتی
پہر ذبح کرتی ہی۔ انمین سے بہت کم ایسے ہین جو اس سے بچے اور اسپر غالب آئے اور مغلوب
نہوسے اسپر فتح کئے گئے۔ اور اوسکے شر سے بچے ہون وہ ہزارون مین سے ایک ہین اسلئے
شر سے وہی بچتا ہی جسنے اسکو پہچانا اور اس سے اور اسکے حیلون سے سخت پرہیز کیا۔ ای سائل اگر تو دلکی
آنکہون کے ساتہ اسکے عیوب کو دیکہی تو اسکو اپنے دل سے نکال سکے گا۔ اور اگر سر کی آنکہون کے ساتہ
دیکہی تو اسکے عیوب سے اسکی زینت مین مشغول ہوگا۔ اور اسکو اپنے دل سے نکالنے اور اس سے پرہیز کرنی کی

اگر تمہاری لیے غیب مین فراخی رزق ہو گی تو اپنی مقررہ وقت پر خدای عزوجل کی طرفسے آجائیگی اسکو خدای عزوجل کے پاس سے دیکھہ اور شرک بالخلق سے بچارہ - اور اگر تیرے لیے یہ مقدر نہین تو پہر تو اپنی ... ور قناعت کی مدد سی تمام اشیار سے غنی ہی - قانع مومن جب دنیا کی کسی شئے کا محتاج ہوتا ہی تو خدای عزوجل پر سوال اور عاجزی اور ذلت اور توبہ کے قدمون سے داخل ہوتا ہے - پس اگر وہ اسکا مقصود عطا کرتا ہی تو اسکے عطا پر شکر کرتا ہی - اور اگر نہین دیتا تو نہ دینے پر اسکا موافق ہوتا اور بغیر اعتراض اور بمقابلہ کے اسکے ارادے پر صبر کرتا ہے ... غنا کو اپنی دین اور ریا اور نفاق اور فریب سے نہین طلب کرتا - اے منافق جبکہ تو کر رہا ہی ریا اور نفاق اور گناہ اور فقر اور ذلت اور خدای عزوجل کے دروازہ سے نکالا جانے کا باعث ہین - یا رکار منافق دنیا کو دین اور پرہیز گارونکی لباس مین اہلبیت آرا ... سے لیتا ہی - ان جیسے کلام کرتا - اور انکی طرح لباس پہنتا ہی - ان جیسے عمل نہین کرتا اپنے اپنی نسب ملاتا ہی حالانکہ انسے نہین تیرا لا الہ الا اللہ کہنا دعوی ہی اور اسپر توکل اور بہروسہ اور اسکے غیر سے دل ہٹانا شاہد ہین - اے جہوٹ سچ بولو - اے مولی سے بہاگنے والو اسکی طرف پہرو اور اپنے دلون سے خدای عزوجل کے دروازے کا ارادہ کرو اور اس سے صلح کرو اور اسکے آگے عذر بیان کرو - ایمانکی حالت مین دنیا سے شرع کے بموجب اور ولایت کی حالت مین خدائی عزوجل کے امر کے ہاتہہ سے مع شہادت ان دونون یعنی قرآن اور حدیث کے اور ابدالیت اور قطبیت کی حالت مین خدای عزوجل کے فعل سے سب چیزین اسکی سپرد کر ای غلام تو شرم نہین کرتا - اپنی نفس پر رؤ - تو ثواب اور توفیق سی محروم ہے - تجہے شرم نہین آتی کہ آج فرمانبردار اور کل نافرمان - آج مخلص اور کل مشرک بنتا ہے - پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہی کہ آپنے فرمایا - مَنِ اسْتَوَى يَوْمَاهُ فَهُوَ مَغْبُونٌ وَمَنْ كَانَ أَمْسُهُ خَيْرًا مِنْ يَوْمِهِ فَهُوَ مَحْرُومٌ (جسکے دونون دن یعنی آج اور گذشتہ کل برابر ہون وہ نقصان زدہ ہی اور جسکا کل گذشتہ آج سے اچہا تہا وہ محروم ہی) ای غلام تجہہ سے

کچھ نہ بنے گا اور رہنا ضروری ہی۔ خدائے عزوجل سے مدد لینے مین کوشش کر۔ اس دریا مین جس مین
کہ تو ہی حرکت کر۔ موجین تجھے اٹھائینگی اور کنارے پر ڈالدینگی تیرا کام دعا ہی اور اسکی طرف سے
قبول کرنا۔ تیرا کام کوشش کرنا ہی اور اسکا کام توفیق دینا۔ تیری طرف سے چھوڑنا اور اُسکی طرف
سے غیرت۔ اپنی طلب مین سچا ہو تجھے اپنی قرب کا دروازہ دکہائے گا۔ تو اسکی رحمت کا ہاتہ اپنی
طرف لمبا اور لطف و کرم و محبت کو اپنا شوق پائیگا۔ یہی قوم (یعنی اولیاء) کا غایت مطلوب
ہے۔ اے نفسون اور طبیعتون اور ہوا و شیاطین کے بندو۔ مین تم سے کیا کرون میرے
پاس نہین ہی مگر حق در حق خلاصہ در خلاصہ صفا در صفا کا تا اور ملانا۔ خدائے عزوجل غیر کا تنا اور اسی
سے ملانا۔ مین اے منافقو اے مدعیو اے جھوٹو۔ تمہاری ہوس کا مطیع نہ ہونگا۔ اور تمہارے
چہرون سے حیا نہین کرونگا تم سے کیطرح حیا کرون۔ تم خدائے عزوجل سی حیا نہین کرتے اور اسپر بیحیائی
کرتے ہو۔ اور اسکی نظر اور ان فرشتون کی جو تمپر موکل ہین اہانت کرتے ہو میرے پاس سچ
ہی اسی سے ہر ایک منافق۔ کافر۔ مردود کو کا جو توبہ نکرے اور توبہ عذر کے قدمون سی خدائے عزوجل
کی طرف نہ پہرے۔ سر کاٹتا ہون۔ بزرگون مین سے ایک بزرگ سے مروی ہی (اُسپر خدا کی رحمت
ہو) کہ فرمایا سچ زمین پر خدائے عزوجل کی تلوار ہی۔ کسی چیز پر نہین رکھی گئی مگر کہ اسے کاٹ ڈالا
میری بات مانو مین تمہارا خیر خواہ ہون۔ تمکو تمہارے لئے چاہتا ہون۔ مین تم سے مردہ اور
خدائے عزوجل کے ساتہ زندہ ہون۔ جس نے مجہ سے سچی صحبت رکھی نفع اٹھایا اور نجات
پائی اور جس نے مجھے جھٹلایا اور میری صحبت مین جھوٹا ہوا محروم رہا۔ اور دنیا و آخرت کے عذاب مین
مبتلا ہوا۔ اسکی معرفت کے اسباب مین سے اسکا مقابلہ اور اسپر اعتراض کو ترک کرنا اور اوسکی
تدبیر پر راضی ہوتا ہے۔ اسیواسطے مالک بن دینار نے اپنے کسی مرید سے کہا اگر تو خدائے عزوجل
کی معرفت کا ارادہ رکہتا ہی۔ تو اسکی تدبیر اور تقدیر پر راضی ہو۔ اور اپنی نفس اور ہوا اور
طبیعت اور ارادہ کو ان دونون مین اسکا شریک نہ بنانا۔ اے تندرست جسمون والو اور عملون سے
فارغ رہنے والو۔ تمہین کونسی چیز خدائے عزوجل سی چھڑائیگی۔ اگر تمہاری دلونکو اسپر اطلاع ہو تو تم

ضرور حسرت کرو۔ اور نادم ہو۔ جاگو اے درویشو۔ تم تھوڑی دیر مین مرجاؤ گے اپنی نفسون پر نالہ کرو پیشتر اسکے کہ تم پر رویا جائے۔ تمہارے گناہ بہت ہین اور عاقبت مبہم۔ تمہارے دل دنیا کی محبت اور اسکے حرص سے بیمار ہین۔ زہد اور ترک اور خدائے عزوجل پر متوجہ ہونے سے انکا علاج کرو۔ دین کی سلامت اصل مال ہے اور اعمال نیک منفعے۔ اس چیز کی طلب جو تم کو گمراہ کرے چھوڑ دو۔ اور اسپر قناعت کرو۔ جو تمہین کفایت کرے عقلمند کسی چیز پر خوش نہین ہوتا۔ کیونکہ حلال مین حساب ہے اور حرام عذاب تم مین سے بہتون نے عذاب اور حساب کو بھلا دیا ہوا ہے۔ اسے غلام جب تیرے سامنے دنیا کی کوئی چیز آئے اور تو دیکھے کہ تیرا دل اس سے کراہت کرتا ہے۔ اسے چھوڑ دے۔ لیکن تیرا دل نہین تو کل کا کل نفس اور طبیعت اور ہوا ہے۔ ولی لوگون سے محبت کر تاکہ تیرا بھی دل ہو جائے۔ تیرے لئے کوئی شیخ حکیم۔ اللہ کے احکام پر عمل کرنیوالا۔ ضروری ہے جو تجھے مہذب بنائے اور تعلیم دے اور نصیحت کرے اسلئے کہ تو نے تمام چیزین مفت بیچ دی ہین اور لاشئے (کچھ نہین) کو خرید لیا۔ یعنی دنیا کو آخرت کی عوض مین خرید لیا اور آخرت کو دنیا کے عوض مین بیچ ڈالا۔ تو ہوا ہوا۔ عدم در عدم جہل در جہل ہے ایسا کھاتا ہے جیسے حیوان کھاتے ہین۔ بغیر تفتیش اور حساب کرنے اور استفسار کرنے اور بغیر امر اور نیت اور بغیر فعل کے مومن حلال شرعی کو کھاتا ہے اور ولی دل مین خدا کی طرف سے کھانیکا حکم کیا جاتا اور نہ کھانے سے منع کیا جاتا ہے۔ اور ابدال کوئی اہتمام نہین کرتا۔ بلکہ چیزین اوسمین تاثیر کرتی ہین اور وہ خدائے عزوجل کے ساتھ اپنی وجود سے غائب اور اس مین فنا ہے۔ پس وہ ولی امر کے ساتھ قائم ہے اور ابدال مسلوب الاختیار لیکن سب کچھ حدود شرع کی حفاظت کے ساتھ ہے اپنی وجود اور خلقت سے فانی ہونیوالا حدود شرع کی محافظت کرتا ہے پھر قدرت کے دریا مین چلا جاتا ہے پس اوسکی موجین اسکو کبھی بلند اور کبھی پست کرتی ہین اور کبھی کنارہ پر پلٹا اور کبھی دریا مین ڈال دیتی ہین۔ وہ اصحاب کہف کی طرح ہو جاتا ہے جنکے حق مین خدائے عزوجل نے فرمایا۔ وَنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَذَاتَ الشِّمَالِ (ہم اونکو داہنے اور بائین پلٹاتے ہین) انکو عقل اور تدبیر

اور سن نہین لطف اور قرب کے گہر مین ظاہری اور باطنی آنکہیں بند کیے بیٹہے ہین۔
اسیطرح اس مقرب کی دل آنکہین خدائے عز وجل کی غیر سے بند ہین۔ وہ نہین دیکہتا مگر اسکو اور
اسی سے اور نہین سنتا مگر اسی سے۔ ای خدا ہمین اپنی غیر سے فنا کر اور اپنی پاس موجود کر و اٰتنا
فِی الدُّنیَا حَسَنَةً وَّفِی الاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور
دنیا مین نیکی اور آخرت مین نیکی عطا کر اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔

تیئیسوین ۲۳ مجلس آپ نے خدا آپسے راضی ہو بارہوین ماہ ذی حج ۵۴۵ ہجری جمعہ کے
روز مدرسہ مین صبح کے وقت فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپنے فرمایا
اِنَّ ھٰذِہِ الْقُلُوْبَ تَصْدَأُ وَاِنَّ جِلَاءَھَا قِرَاءَةُ الْقُراٰنِ وَ
ذِکْرُ الْمَوْتِ وَحُضُوْرُ مَجَالِسِ الذِّکْرِ۔ تحقیق یہ دل زنگ آلود ہوتے ہین اور تحقیق ان کا
صیقل قرآن کا پڑہنا اور موت کا ذکر کرنا اور وعظ کی مجلسون مین حاضر ہونا ہے۔ دل کو زنگ
لگتا ہے اگر اسکا صاحب جسطرح پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا تدارک کرے تو فبہا
ورنہ سیاہی کی طرف منتقل ہوگا۔ دل نور سے دور ہونے اور دنیا سے محبت کرنے اور اسکو ناجائز طریق سے
جمع کرنیکے سبب سیاہ ہو جاتا ہے اسلئے کہ جسکے دل پر محبت دنیا غالب ہوتی ہے اسکی پرہیزگاری
جاتی رہتی ہے اسکو حلال اور حرام وجہ سے جمع کرتا ہے جمع کرنے مین تمیز نہین کرتا۔ خدائے عز وجل
سے حیا نہین کرتا۔ اور اسکی ذات مین فکر نہین کرتا۔ اے درویشو۔ نبی صلی اللہ علیہ و
سلم کا کہا مانو۔ اپنی دلون کا زنگ اس دوا سے جو آپنے بیان کی دور کرو۔ اگر تم مین سے
کسیکو بیماری لگ جائے اور کوئی طبیب اسکی دوا بیان کرے تو جب تک اسکو استعمال
نہ کرو تمہین چین نہین آتا۔ اپنی خلوتون مین خدائے عز و جل کا مراقبہ کرو۔ اسکو (ہر وقت)
اپنی آنکہون کے سامنے اسطرح رکہو گویا کہ تم اوسکو دیکہہ رہے ہو۔ اور اگر تم اوسکو نہین دیکہتے تو
وہ تمہین دیکہتا ہے۔ جو شخص خدائے عز وجل کو دل سے یاد کرتا ہو وہی اسکا ذاکر ہے
اور جو دل سے اسے یاد نہ کرے وہ اسکا ذاکر نہین۔ صرف زبان سے ذکر کرنیوالا اسکا دلی غلام

قادر نہ ہوگا اور تجھے ایسے مار ڈالے گی جیسے اور ونکو مارا اپنے نفس سے جہاد کر حتی کہ اطمینان حاصل کرے جب وہ مطمئن ہو جائیگا تو تو دنیا کے عیوب دیکھہ لیگا اور اس مین زاہد بنجائے گا۔ اسکی طمانیت یہہ ہی کہ وہ دل کا کہا ماننے اور باطن کے موافق ہو جائے اور امر و نہی مین انکی اطاعت کرے اور انکی عطا پر قناعت اور نہ دینے پر صبر کرے۔ جب وہ مطمئن ہو جاتا ہی دل سے ملجاتا ہی اور اسکی طرف مائل ہو جاتا ہی تو اسکے سر پر تقوی کا تاج اور بدن پر قرب کی خلعتین دکھائی دیتی ہین ایمان اور تصدیق کو لازم پکڑو۔ قوم کی تکذیب۔ اور انسے لڑائی کرنے کو ترک کرو انسے مت لڑو۔ وہ دنیا و آخرت کے بادشاہ ہین خدائے عزوجل کے قرب کے مالک ہوئے یہہ ایسے ہین کہ خدائے عزوجل نے ان کے دلونکو غنی کیا اور اپنے قرب اور انس اور انوار و کرامت سے بھر دیا ہی انہین کچھہ پرواہ نہین کہ کہ دنیا کس کے ہاتھہ مین ہی اور کون اسکو کہا رہا ہے اسکے اول کو نہین دیکھتے۔ اسکی انجام اور فنا کو دیکھتے ہین اپنی باطنی آنکھون کے سامنے خدائے عزوجل کو رکھتے ہین۔ ہلاکت کے خوف یا ملک کی امید پر عبادت نہین کرتے۔ خدا نے انکو اپنی اور اپنی صحبت کیلئے پیدا کیا ہے۔ وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ (وہ پیدا کرتا ہی جو تم نہین جانتے) فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ جو چاہتا ہی کرتا ہی منافق جب بات کرتا ہی جہوٹ بولتا ہے اور جب وعدہ کرتا ہی خلاف کرتا ہے اور جب امانت رکہا جائے خیانت کرتا ہی۔ جو شخص ان خصلتون سے پاک ہوا جنکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا۔ تو وہ نفاق سے پاک ہے۔ یہ خصلتین کسوٹی اور مومن و کافر کا درمیانی فرق ہین اس کسوٹی اور آئینہ کو لے اور اس سے اپنے دل کے چہرے کو دیکھہ دیکھہ کہ آیا تو مومن ہی یا منافق۔ موحد ہی یا مشرک۔ دنیا ساری کی ساری فتنہ اور مشغلہ ہی مگر وہ جو نیک نیتی کے ساتھہ آخرت کے لئے لیجائے۔ جب دنیا مین تصرف کی نیت درست ہو تو وہ آخرت ہو جاتی ہے جو نعمت کہ خدائے عزوجل کے شکر سے خالی ہو نعمت ہی خدائے عزوجل کی نعمتون کو اسکے شکر سے مقید کرو۔ شکر خدائے عزوجل کے لئے ہی خدائے عزوجل کے شکر کے دو طریقے ہین پہلا یہ نعمتون سے عبادتون پر مدد لینا اور انسے فقیرون پر احسان کرنا دوسرا انکی عطا کرنیوالیکا

اقرار اور اتارنے والے کا شکر کرنا جو خدائے عزوجل ہے۔ کسی بزرگ نے (خدا کی ان پر رحمت ہو) فرمایا۔
جو چیز تجھے خدائے عزوجل سے روکے وہ بد ہے۔ اگر اسکا ذکر تجھکو اس سے منع کرے وہ شوم ہے
نماز۔ روزہ حج اور تمام نیکی کے کام (جب تجھے اس سے روکیں) وہ بد ہیں جب اسکی نعمتیں تجھکو
اس سے روک لیں تو ... تیرے لئے بری ہیں۔ تو نے اوسکی نعمتون کا نافرمانیوں سے مقابلہ کیا۔
اور مہمات مین غیر کی طرف رجوع لایا۔ تمہاری حرکات اور سکنات اور ظاہر و باطن اور رات اور
دنمین جھوٹ اور نفاق غالب ہے شیطان نے تجھپر حیلہ اور جھوٹ اور برے اعمال کو تیرے
آگے سنوارا۔ تو اپنی نماز مین جھوٹ بولتا ہے۔ کہتا ہے اللہ اکبر اور جھوٹھ بولتا ہے۔ تیرے دلمین
اسکے سوا اور خدا ہے جپر تیرا بہروسہ ہوا۔ وہ تیرا خدا ہے جس سے تو ڈرا اور امید رکھی وہ
تیرا خدا ہے تیرا دل زبان کے موافق نہین اور فعل قول کے موافق نہین اللہ اکبر ہزار دفعہ دل
سے کہو اور ایکدفعہ زبان سے۔ تجھے شرم نہین آتی کہ لا الہ الا اللہ کہتا ہے اور دلمین اسکے سوا
ہزار ہا معبود ہین سا ان تمام حالات سے تجھین کہ تو ہی خدائے عزوجل کی طرف رجوع لا اور تو جو علم
پڑھتا ہے اور اس سے صرف اسم پر بدون عمل قناعت کر رہا ہے تجھے کیا فائدہ جب تو نے کہا مین
عالم ہون۔ تو نے جھوٹھ بولا۔ تو اپنے آپ مین کسطرح پسند کرتا ہے۔ کہ غیر کو ان باتون کا حکم
کرتا ہے جنپر خود نہین چلتا۔ خدائے عزوجل نے فرمایا۔ لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ (جو خود
نہین کرتے ہو کیون کہتے ہو) تجہپر افسوس۔ لوگونکو سچ بولنے کا امر کرتا ہے اور خود جھوٹھ
بولتا ہے انکو توحید کا امر کرتا ہے اور خود مشرک انکو اخلاص کا امر کرتا ہے اور خود ریاکار منافق
انکو گناہون کے ترک کرنے کا امر کرتا ہے اور خود انکا ارتکاب کرتا ہے۔ تیری آنکھون سے حیا
اٹھ گئی اگر تجھ مین ایمان ہوتا تو حیا کرتا۔ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْحَیَاءُ مِنَ
الْاِیْمَانِ (حیا ایمان سے ہے) تیرا نہ ایمان ہے نہ یقین نہ امانت۔ تو نے علم مین خیانت کی
تیری امانت جاتی رہی اور خدائے عزوجل کے نزدیک خائن لکھا گیا۔ مین تیرے دوا نہین جانتا مگر توبہ
اور اسپر ثابت رہنا جبکا خدائے عزوجل اور اسکی تقدیر پر ایمان کامل ہوا۔ اسنے اپنی تمام کام

اسکے سپرد کیے اور انہیں کسیکو اُسکا شریک نہ بنایا اور اسباب سے مشرک اور ان مین مقید
نہو۔ اگر تو اسکو اپنے مین ثابت کرے تو وہ تجھے اپنے تمام حالات مین آفاتون سے بچا لیگا
پہر تو ایمان سے ایقان کی طرف نقل کرے گا۔ پہر ولایت اور ابدالیت پہر غوثیت کی طرف اور
سب سے آخر قطبیت کی طرف۔ خدائے عزوجل اپنی کل مخلوق جن۔ فرشتے انسان اور روحون پر
اس سے فخر کرے گا اسے مقدوم اور مقرب اور خلقت کا حاکم اور مالک اور مقتدر بنائیگا
اور خود اس سے محبت کریگا۔ اور خلقت کا پیارا بنائیگا یہ سب کچہہ اسکی بنیاد ہی اور اسکی
ابتدا خدا اور اوسکے رسولون پر ایمان لانا اور انہیں سچا ماننا ہے۔ اس امر کی بنیاد اسلام
ہے پہر ایمان پہر اللہ عزوجل کی کتاب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پر عمل کرنا
پہر عمل مین اخلاص کرنا۔ کمال ایمان کے وقت دلی توحید کے ساتہہ مومن اپنے وجود اور عمل اور غیر خدا
سے خارج ہی عمل کرتا ہی لیکن انسے سروکار نہین۔ وہ ہمیشہ اپنے نفس اور تمام مخلوقات سے خدا کی
جانب مین جہاد کرتا ہی۔ حتی کہ وہ اسی اپنا راستہ بتا دیتا ہی۔ اللہ عزوجل نے فرمایا۔ وَالَّذِيْنَ
جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا (وہ جنہون نے ہماری راہ مین جہاد کیا ہم اون کو
اپنا راستہ بتا دینگے) کل اشیاء مین زاہد ہو۔ پس تم اسکی تدبیر پر راضی ہوگئے۔ انکو اپنی
قدر کے ہاتہہ مین پلٹتا ہے۔ جب وہ اسکے موافق ہو جاتے ہین انکو اپنی قدرت کی طرف لیجاتا ہی
اے خوش نصیبی اسکی جو قدر کے موافق ہوا اور مقدر کے فعل کی انتظار کی اور قدر پر عمل
کیا اور قدر کے ساتہہ چلا۔ اور قدر و نکی نعمت کا انکار نکیا۔ مقدر کی نعمت کا نشان اسکی
رحمت ہی۔ اسکا مقرب ہونا اور اسکے ساتہہ تمام خلقت سے بے نیاز ہونا۔ جب بندے کا
دل خدائے عزوجل تک پہونچ جاتا ہی وہ اسے خلقت سے بے نیاز کرتا ہے۔ اسکو مقرب بناتا
قدرت دیتا اور مالک بنا دیتا ہے اسے فرماتا ہی اِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ
(تحقیق تو ہماری نزدیک باعزت اور باامن ہی) اسکو اپنے مالک مین خلیفہ بناتا ہی جسطرح صاحب
مصر نے یوسف علیہ السلام کو خلیفہ بنایا اور اپنا ملک اور نوکر اور ملکی انتظام اور اسباب

اور اسکے سپرد کیا اور اپنے خزانون پر امین بنایا۔ اسیطرح دل جب صحیح ہوجائے اور اُسکی شرافت وانہم
ہوجائے اور مولی عزوجل کے غیر سے پاک ہوجائے اسکو اپنے بندون اور سلطنت دنیوی اور اخروی کی
قدرت بخشتا ہی۔ پس مریدان یا ارادت کا کعبہ ہوجاتا ہی۔ اسکی طرف راستہ علم ظاہری پڑہنا
اور اسپر عمل کرنا ہی۔ خدای عزوجل کی عبادت سے بیکاری اور سستی کا عادی نہ ہو نہین تو وہ تجھے
عذاب مین مبتلا کرے گا۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سی روایت ہی آپ نے فرمایا اِذَا قَصَّرَ الْعَبْدُ
فِی الْعَمَلِ اِبْتَلَاہُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ بِالْھَمِّ۔ جب بندہ عمل مین کوتاہی کرتا ہی تو خدا عزوجل
اسے رنج مین مبتلا کرتا ہی) اسکو غیر مقسوم کے رنج اور عیال کے رنج اور اہل کی اذیت اور معیشت
مین نقصان سود اور اولاد کے عاق ہونے اور عورت کی مخالفت کرنے مین مبتلا کرتا ہی جس
طرف متوجہ ہوتا ہی ٹہوکر کہاتا ہی۔ یہہ سب کچہہ خدائے عزوجل کی عبادت مین قصور اور دنیا و خلقت
مشغول ہونیکے باعث ہی۔ خدائے عزوجل نے فرمایا۔ مَا یَفْعَلُ اللّٰہُ بِعَذَابِکُمْ اِنْ شَکَرْتُمْ
وَاٰمَنْتُمْ۔ (اگر تم شکر کرو اور ایمان لاؤ تو خدا تمہین عذاب نہین دیگا) اور کسیکو جائز نہین
کہ اوسپر اوسکی قضا و قدر سی حجت پکڑے۔ وہ متصرف اور حاکم ہی لَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَھُمْ
یُسْئَلُوْنَ (جو کچہہ کرتا ہی اسکی بابت سوال نہین کیا جاتا اور وہ سوال کیے جائینگے) تجہہ افسوس تو
کب تک اپنی نفس اور اہل مین خدای عزوجل سی پہرکر مشغول رہیگا۔ بزرگون مین سے ایک بزرگ
نے خدا اُسپر رحمت کری۔ فرمایا۔ جب تجھے معلوم ہو کہ تیرے بیٹے نے گٹہلی کو اٹہا لیا تو اس سے
اعراض کر۔ اور اپنے نفس کے ساتہہ خدائے عزوجل مین مشغول ہو۔ اس سی اسنے یہ مراد رکہی
ہے کہ جب وہ سمجہہ لیگا کہ گٹہلی کسی کام آتی ہے اور اوسکی قیمت ہی تو جان لے کہ وہ خود اپنے
نفس کے لئے تکلیف اُٹھائے گا۔ تو اپنا وقت اُسپر شفقت ڈالنے مین ضائع نہ کر۔ وہ تجہہ
سے بے نیاز ہوا اپنی اولاد کو کوئی صنعت سکہا دے اور خود خدائے عزوجل کی عبادت کیلئے
فارغ ہوجا اس لئے کہ بیوی اور اولاد خدا سے تجھے ذرہ بہی غنی نہ کر سکینگے۔ اپنے نفس اور اہل اور
اولاد کے لئے ضروریات پر قناعت لازم پکڑ۔ اور خود مع انکے خدائے عزوجل کی عبادت مین مشغول

معمور رہنا بعد از نہین۔ وعظون کے سننے مین ہمیشگی کر کیونکہ جب وعظون سے غایب ہوتا ہی اندھا
ہو جاتا ہے۔ توبہ کی حقیقت یہہ ہے کہ خدائے عزوجل کے امر کی ہر حال مین عزت کی جائے۔
اسیواسطے کسی بزرگ نے کہا۔ اسپر خدا کی رحمت ہو۔ تمام نیکی دو باتون مین ہے۔ خدائے عزوجل
کے امر کی تعظیم اور خلقت پر شفقت کرنے مین۔ جو کوئی خدائے عزوجل کے امر کی تعظیم نکرے
اور خلقت پر مہربان نہو وہ خدا سے بعید ہے۔ اللہ عزوجل نے موسی علیہ السلام کی طرف
وحی کی (لوگون پر) "رحم کرتا کہ مین تجہہ پر رحم کرون" میرا نام رحیم ہے جو شخص رحم کرے
اسپر رحم کرتا ہون اور اپنے جنت مین داخل کرتا ہون۔ پس رحم کرنے والون کو بشارت ہو۔
تمہاری عمر (ان حیلون مین) ضایع ہوگئی۔ بزرگون نے کہا یا اسلئے ہم نے بھی۔ انہون نے پیا۔ اسلئے
ہم نے بھی۔ انہون نے پہنا اسلئے ہم نے بھی۔ انہون نے جمع کیا اسلئے ہم نے بھی۔ جو شخص
نجات چاہے اسے چاہیئے کہ اپنے نفس کو محرمات اور شبہات اور شہوات سے بچائے۔ اور
خدای عزوجل کے امر کو ادا کرنے اور نہی سے باز رہنے اور تقدیر پر موافقت کرنے مین
صبر کرے۔ اولیا نے خدای عزوجل کے ساتھہ صبر کیا نہ اس سے۔ اسکے لئے اور اسمین صبر
کیا۔ اسلئے صبر کیا کہ اوسکے پاس۔ اسکو تلاش کیا تاکہ انہین اسکا قرب حاصل ہو۔ اپنے
نفسون اور ہوا ؤن اور طبایع کے گہرون سے نکلے اور شرع کو اپنے ساتھہ لیا اور خدائے
عزوجل کی طرف چلے۔ پس آفتون۔ ہولون۔ اور مصیبتون اور غمون اور رنجون۔ بہوکہ
پیاس۔ برہنگی۔ ذات بے عزتی نے انکا استقبال کیا۔ مگر انہون نے انکی پرواہ نہ کی۔ اپنے
سیرسے نہ پہرے۔ اپنی حالت سے نہ بدلے اور بڑہتے گئے۔ انکے چلنے مین ضعف نہ آیا
ہمیشہ اسیطرح رہے۔ حتی کہ انہین دل اور جسم کی حیات حاصل ہوگئی۔ اے لوگو۔ خدائے عزوجل کے
دیدار کے لیے عمل کرو۔ اور اس سے ملنے کے پہلے اس سے حیا کرو۔ مومن اول خدای عزوجل سے
حیا کرتا ہی پہر خلقت سے۔ مگر دین کے معاملہ اور حدود شرع سے تجاوز کیا جانیکے وقت
اسکی لیے حیا جائز نہین بلکہ بے حیائی کرتا ہی اور حدود کو قایم کرتا اور خدای عزوجل کے امر کی

اطاعت کرتا ہی جو یہ ہے۔ وَلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِيْنِ اللّٰهِ (زانی اور زانیہ پر
اللہ کے دین مین تم کو رحم نہ آسکے) جسکی متابعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کے طریقہ) پر صحیح ہوگی
وہ (یعنی رسول صلعم) اسکو زرہ پہناتے ہین اور خود اور اسکے گلے مین تلوار لٹکاتے ہین۔ اور اپنے
ادب اور خصائل اور اخلاق سے درست کرتے اور خلعت عطا فرماتے ہین۔ اور اسپر بہت خوش
ہوتے ہین۔ کیون نہ ہو کہ وہ آپ کی امت مین سے ہین اور خدائے عز وجل کا شکر ادا کرتے ہین۔
پھر اسکو امت مین نائب اور رہبر اور لوگون کو خدای عز وجل کے دروازے کی طرف
بلانے والا بناتے ہین۔ آپ داعی اور دلیل تھے۔ جب خدای عز وجل نے آپ کو اپنے
پاس بلا لیا۔ تو انکی امت سے آپکے خلیفے قایم کر دئے جو کروڑون مین سے کوئی ایک ہی۔ قیام
قیامت تک۔ کوئی تو خلقت کو رہنمائی کرتے ہین اور انکی تکلیفون کو سہتے ہین اور باوجود اسکی
انکو نصیحت کرتے اور منافقون اور فاسقون پر ہنستے۔ اور انکے لئے ہر ایک حیلہ کرتی ہین
حتی کہ انکو سہالت بخشین کہ وہ ہین خلاصی دیتی اور خدائی عز وجل کے دروازے پر
لیجاتے ہین۔ اسواسطے ایک بزرگ نے کہا خدا اسپر رحمت بھیجے۔ منافق کے منہ پر نہین
ہنستا مگر عارف۔ اسکے مونہہ پر ہنستا ہے اور ایسا ظاہر کرتا ہے کہ وہ اسے نہین پہچانتا
حالانکہ وہ اس کے دین کے گھر کی ویرانگی اور دل کے چہرے کی سیاہی اور نفاق اور
کدورت کی کثرت کو جانتا ہی اور فاسق اور منافق یہ گمان کرتے ہین کہ وہ ہمین نہین جانتا
اور ہمین پہچانتا نہین بلکہ انکی کوئی عزت نہین۔ وہ اسپر پوشیدہ نہین ہین وہ انکو ہر ایک لمحہ اور
نظر اور بات اور حرکت سے پہچانتا ہی اور انکے ظاہر و باطن سے یقیناً اچھی طرح واقف ہی۔ تم پر
افسوس کیا تم خیال کرتے ہو گے کہ تمہارا حال صدیقون عارفون عالمون پر پوشیدہ ہی
کسوقت تک تم اپنی عمرین لاحاصل ضایع کروگے اور آخرت کو بھولے ہو اسکو تلاش کرو جو
تمہین آخرت کی راہ بتلاسکے۔ اللہ اکبر۔ اے دلو نکھر دو۔ ای اسباب کے ساتھہ مشرکو
ای اپنی قوت اور طاقت اور معیشت اور راس المال اور اپنی ملک اور جہات کے بادشاہونکے

بتون کو پوجنے والو یا درکہو۔ کہ تم خدای عزوجل سے محجوب ہو۔ جو شخص اللہ عزوجل کے غیر یعنی فرع اور نفع کو دیکھتا ہے وہ خدا کا بندہ نہین بلکہ اسکا ہے جس سے دیکھتا ہے وہ آج دشمنی (عذاب) اور حجاب کی آتش مین ہے اور کل جہنم کی آگ مین ہوگا۔ خدائے عزوجل کی آگ سے بچتے نہین مگر متقی ہو حد اخلاص کرنے والے۔ توبہ کرنے والے پہلے دلون سے توبہ کرو۔ پھر زبانون سے توبہ سلطنت کا پلٹنا ہے نفس ہوا شیطان۔ اور بڑی ہم صحبتون کی سلطنت کو پلٹنا۔ جب تونے توبہ کی تیرا دل کان آنکھین زبان۔ اور تمام اعضا پلٹ گئے۔ اور تیرا کہانا پینا حرام اور شبہے کی کدورت سے صفا ہوا اپنے معاش اور خرید و فروخت مین پرہیزگار ہے۔ اور اپنا بڑا مقصد اپنے مولی عزوجل کو بنایا پس عادت دور ہوئی اور عبادت نے اسکی جگہ لی۔ گناہ جاتے رہے۔ اور طاعت انکی قائم ہوئی۔ پھر تو شریعت اور اسکی شہادت کے ساتہ حقیقت مین قائم کیا جائیگا۔ اسلئے کہ جس حقیقت کی شریعت شہادت نہ دے وہ زندقہ ہے جب تجہ مین یہ متحقق ہو جائے تو برے اخلاق اور تمام خلق کے دیکہنے سے تو فنا ہو جائیگا اسوقت تیرا ظاہر محفوظ۔ اور باطن خدای عزوجل مین مشغول ہوگا پس جب تو اس مین کامل ہو جائے تو اگر تیرے پاس دنیا مع اپنی مال و اسباب کے آئے اور اپنی تکمیل تیری حوالے کرے اور ساری خلقت اول و آخر تیری تابعدار بنجائے تجہے اس سے ضرر نہین ہوگا اور تو خدای عزوجل کے دروازے سے نہین پہرے گا اسلئے کہ تو اسکی ساتہہ ہی اسپر متوجہ۔ اس مین مشغول سا اور اسکے جلال و جمال کو دیکہنے والا۔ جب تو اسکے جلال کی طرف دیکھے تو مستغرق ہوگا اور جب جمال پر نظر ڈالے تو جمع ہوگا۔ جلال کو دیکہنے سے ڈرے گا اور جمال کو دیکہنے پر امیدوار ہوگا جلال کو دیکہنے سے نابود ہوگا اور جمال کو دیکہنے سے ثابت قدم ہوگا۔ پس بشارت ہے اوس کو کہ جس نے یہ کہانا چکہہ لیا ہے خدا ہمکو اپنی قرب کا کہانا دے۔ اور اپنی انس کی شراب پلا۔ وَاٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

(اور ہم کو دنیا مین نیکی اور آخرت مین نیکی عطا کر اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔

چوبیسوین مجلس

آپ نے (خدا آپ سے راضی ہو) رباطین اتوار کے روز صبح کیوقت

چودہویں ماہ ذی حج ۵۴۶ھ میں فرمایا۔ خدای عزوجل کی تدبیر اور علم میں اپنی نفسوں ہوسوں طبیعتوں کو شریک نہ گردانو۔ اور اپنے غیر میں اس سے ڈرو کسی بزرگ سے روایت ہی۔ خدا اس سے راضی ہو۔ اسنے فرمایا خلقت میں خدای عزوجل کا موافق بن اور خدا میں خلقت کا موافق نہ بن جس نے اسے توڑا وہ شکستہ ہوا۔ اور جس نے اس سے ملایا وہ ملایا گیا۔ خدای عزوجل کی موافقت اسکے نیک موافق بندوں سے سیکھو۔ علم عمل کے لئے بنایا گیا ہی۔ نہ صرف زبانی یاد کرنے اور خلقت پر پیش کرنیکے لئے علم پڑھ اور عمل کر۔ پھر غیر کو پڑھا۔ جب تو نے علم پڑھا پھر اسپر عمل کیا تو اگرچہ تو خاموش رہیگا علم تجھسے بولیگا۔ عمل کی زبان سے کلام کریگا۔ اکثر (عالم) ایسے ہیں جو علم کی زبان سے کلام کرتے ہیں۔ اسیواسطے کسی بزرگ نے فرمایا۔ (اسپر خدا کی رحمت ہو) وہ شخص جسکی نظر تجھکو مفید نہ ہو اسکا وعظ کچھہ فائدہ نکریگا اپنے علم پر عمل کرنیوالا اپنی علم سے خود بھی فائدہ اٹھاتا ہی اور دوسرونکو بھی پہنچاتا ہے۔ کیونکہ خدای عزوجل ان لوگوں کے حالات کے بموجب جو میرے پاس موجود ہیں مجھہ سے جیسا چاہتا ہے کلام کراتا ہے۔ نہیں تو میرے اور تمہاری درمیان عداوت ہے۔ میرا اسباب اور مال تمہارے لئے خرچ کیا گیا ہے اور میرے پاس کوئی شئے نہیں اگر ہوتی تو میں تم کو اس سے نہ روکتا۔ میرے اور تمہاری درمیان کوی تعلق سوائے نصیحت کے نہیں میں تمکو خدای عزوجل کے لیے وعظ کرتا ہوں نہ اپنی لئے۔ قدر کی موافقت کر نہیں تو وہ تجھے توڑ ڈالیگی اسکے ساتھہ اسکے اختیار پر چل نہیں تو حرکت نہ کر اسکے سامنے سر جھکائے ہوئے بیٹھہ یہاں تک وہ تجھپر رحم کرے۔ اور اپنے ساتھہ لے لے قوم یعنی اولیاء کے امر کا آغاز کسب ہی۔ دنیا بھی حاجت کے موافق شرع کے ہاتھہ سے لیتے ہیں۔ حتی کہ جب انکے جسم کسب سے عاجز ہوجاتے ہیں۔ تو توکل آتا اور انکے دلوں پر مہر لگاتا۔ اور انکے اعضا کو قید کر ڈالتا ہی۔ انکو دنیا سے انکا نصیبہ خوش گوار کافی طور سے بلا تکلیف اور مشقت ملجاتا ہے۔ مقربوں میں سے ہر ایک آخرت میں جنت کی نعمتوں سے بے ارادہ متلبس ہوتا ہی۔ اور اس میں خدای عزوجل کی موافقت کرتا ہی جیسا کہ دنیا میں اپنے نصیبہ سے متلبس ہونے میں اسکا موافق ہوا۔ وہ انکو دنیا و آخرت میں انکا پورا حصہ دیتا ہے

کیونکہ وہ بندون پر ظلم کرنیوالا نہین ہی۔ اَے غلام جس قدر ہمت کریگا عطا لے گا۔ خدائے
عزوجل کے غیر کو دل سے چھوڑ تاکہ تو اسکے قریب ہووے۔ اپنے نفس او رخلقت سی مر جا پہر تو تیرے
اور خدائے عزوجل کے درمیان سے حجاب اٹھہ جائیگا۔ کسی نے کہا مین کسطرح مرون (آپنے
فرمایا) نفس۔ ہوا۔ طبیعت۔ کی اطاعت اور خلقت اور اسباب کی پیروی چھوڑ دی انسے ناامید
ہو۔ انکو شریک بنانا ترک کر۔ خدای عزوجل کے غیر کی طلب سے باز آ۔ اپنے ساری عمل صرف
صرف ذات الٰہی کے لئی کر۔ انکے عوض مین اسکی نعمتین نہ مانگ۔ اوسکی تدبیر اور قضا او رافعال پر
رضا ظاہر کر۔ پس جب تو یہہ کرے گا اپنے وجود سے مر جائیگا اور اس سے حیات پائیگا تیرا دل انکا
مسکن ہوگا۔ وہ جسطرح چاہیگا اسکو پلٹائے گا۔ اسکے قرب کے کعبہ کے پردون سے متعلق اسکا ذکر
کرنیوالا۔ اسکے غیر کو فراموش کرنیوالا ہو جائیگا۔ جنت کی چابی آج بہی اور کل بہی لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ ہی۔ تیرے اپنے نفس اور اپنے غیر اور خدائے غیر سے مع حفاظت حدود شرع
فنا ہونیکے وقت۔ خدائے عزوجل کا قرب قوم (یعنی اولیاء اللہ) کا جنت ہی اور اس سی دوری دوزخ
وہ امید نہین رکہتے۔ مگر اسی جنت کی۔ اور ڈرتے نہین مگر اسی دوزخ سے انکے سامنے آگ کی [illegible]
کیا ہی تاکہ وہ اس سے ڈرین۔ بلکہ وہ تو مومن سی فریاد کرتی اور بہاگتی ہی مخلص محبون سے کیون
نہ بہاگے گی۔ مومن کا حال دنیا و آخرت مین کیا ہی اچہا ہے۔ وہ پرواہ نہین کرتا کہ دنیا مین
کس حال پر ہی۔ جبکہ اسنے جان لیا کہ میرا خدای عزوجل مجہہ سے راضی ہی جس جگہہ گرا اپنی مقدر کو
جیا او سپر راضی ہوا۔ جس طرف متوجہ ہوا۔ خدای عزوجل کے نور کو دیکہا۔ اسکے نزدیک اندہیرا
مطلق نہین۔ اسکے تمام اشارے اسکی طرف ہین۔ اسکا کل اعتماد اسی پر۔ اور کل توکل اسی پر
ہے۔ مومن کو ایذا دینے سے بچو کیونکہ وہ ایذا دینے والے کے جسم مین زہر اور اسکے فواد
عذاب کا موجب ہے۔ اے خدائے عزوجل او راسکے غیر سے ناواقف۔ انکے غایب ہونیکا ذائقہ
نہ لے وہ زہر قاتل ہی۔ بچا اپنے آپ کو۔ پہر بچا۔ بچا آپنے آپکو۔ پہر بچا۔ کہ تو بدی سے انکے پیش آئے
اس لئے کہ تحقیق انکا خدا ہے جو اپنی غیرت کرتا ہے۔ اے منافق نفاق کا شک تیرے دل سی

اور تیرے ظاہر و باطن کا مالک بنگیا ہے۔ تمام حالات مین توحید اور اخلاص کو کام مین لا۔ تو شفا
پائے گا۔ اور تیرا شک دور ہوگا کیسی کثرت سے تم حدود شرع کو چیرتے اور تقوی زرعون کو
پہاڑتے ہو اور توحید کے لباس کو پلید کرتے اور ایمان کی آگ کو بجہاتے اور تمام افعال او اقوال
مین خدائے عزوجل سے دشمنی کرتے ہو۔ جب تم مین کوئی ایک فلاح پاتا اور عبادت کرتا ہی تو وہ
غرور۔ اور خلقت کو دیکہنے۔ اور انسے تعریف طلب کرنیکے ساتہہ ملی ہوئی ہوتی ہی تم مین جو چاہے کہ
اللہ عزوجل کی عبادت کرے اوسے چاہئے کہ خلقت سی کنارہ کرے۔ اسلئے کہ عملون کے وقت انکا دیکہنا
اعمال کو باطل کرتا ہی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی روایت ہی۔ آپنے فرمایا عَلَیْکُمْ بِالْعُزْلَةِ
فَاِنَّهَا عِبَادَةٌ وَاِنَّهَا دَابُ الصَّالِحِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ گوشہ نشینی کو لازم پکڑو وہ عبادت
اور تم سے پہلی نیکو کارون کا طریقہ ہی ایمان۔ پہر ایقان۔ پہر فنا۔ اور خدائے عزوجل کے ساتہہ ہونیکو
لازم پکڑو۔ نہ اپنے نفس اور غیر کے ساتہہ ہونیکو مع حفاظت حدود شرع مع رضامندی رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور مع رضامندی اسکے جو تلاوت کیا جاتا اور سنا جاتا۔ اور پڑہا جاتا ہی
یعنی قرآن سکے جو شخص اسکے سوا کچہہ اور کہی وہ قابل اعتبار نہین۔ یہ جو صحفون اور الواح مین
ہی خدائے عزوجل کی کتاب ہی۔ کچہہ اسکے ہاتہہ مین۔ اور کچہہ ہماری ہاتہہ مین۔ خدائے عزوجل کو لازم
پکڑ۔ اور اسی کا ہو رہ۔ اور اسی سی تعلق پکڑ۔ وہ تجہے دنیا و آخرت کی تکلیف سی کفایت
کرے گا۔ اور حیات و ممات مین تیری حفاظت کریگا۔ اور تجہہ سے تمام حالات مین دفع شر
دفع کریگا۔ یہ سیاہی جو سفیدی پر ہی اسے لازم پکڑ۔ اوسکی خدمت کر۔ تاکہ وہ تیری خدمت
کرے۔ تیری دل کے ہاتہہ کو پکڑے اور خدائے عزوجل کے سامنے کہڑا کردے اسپر عمل کرنا تیرے
دل کی بازؤن کو پر لگائیگا۔ پس وہ انکی مدد سے خدائے عزوجل کی طرف اوڑے گا۔ ای کہ تونے
صوف پہنا ہی۔ پہلے باطن پر پہن پہر دل پر پہر نفس پر پہر بدن پر۔ زہد کی ابتدا اسکو سی ہوتی
ہی نہ ظاہر سے باطن کی طرف سے جب باطن صاف ہوجاتا ہے تو صفائی دل اور نفس اور
اعضا اور کہانے اور لباس کی طرف تجاوز کرتی ہے۔ پہر تمام حالات کی طرف اول گہر کا اندر

تعمیر کیا جاتا ہے جب اسکی عمارت کامل ہو جاتی تو دروازے کی عمارت شروع کرتا ظاہر بلا باطن جلتی
بے خالق ۔ دروازہ بغیر گھر ۔ اور ویرانہ پر قفل نہ بن آئی دنیا بے آخرت اخلق بے خالق یہ جیسی تو
ہی یہ تجھی قیامت کے دن نفع نہ دیگا ۔ بلکہ ضرر پہنچائیگا ۔ یہ اسباب جو تیرا ہی تجھہ سے خرید انہین جائیگا
اسجگہ تیرا اسباب ریا اور نفاق اور گناہ ہین ۔ اور یہ ایسی شئی ہے کہ جو آخرت کے بازار مین رائج
نہین ۔ اسلام کو ٹہیک کر پہلے اسلام ۔ استسلام سے نکلا ہے ۔ اور یہ کہ خدائے عزوجل کا امر
اسکے سپرد کر ۔ اپنا نفس اسیکو سونپ اور اسی پر بہروسہ کر ۔ اور اپنی طاقت و قوت کو بہلا دے
اور جو کچھہ دنیا سے تیرے ہاتہہ مین ہے اسکی عبادت مین صرف کر ۔ عبادتین کر ۔ اور انکو
ان کے سپرد کر ۔ اور بہلا دے ۔ تیرا سارا عمل کہوکہلا اخروٹ ہے ۔ وہ عمل جس مین اخلاص
نہین چہلکا ہی بغیر مغز کے لمبی لکڑی ہے ۔ جسم بلا روح ۔ صورت بلا معنی ہے ۔ اور یہ منافقون کا عمل ہر
اے شخص ۔ تمام خلقت آلات ہی اور خدائے عزوجل انکا صانع ۔ اور انہین تعرف کرنیوالا ۔ ایس
جسنے اسکو دیکہا ۔ آلات مین پہنسا رہنے سے چہوٹا ۔ اور ان مین تصرف کرنیوالے کو دیکہا ۔ خلقت
کے ساتہہ رہنا دشمنی ۔ رنج اور سختی ہے ۔ اور خدائے عزوجل کے ساتہہ ہونا آرام ۔ خوشی نعمت ۔
اے راہ کو چہوڑے ہوئے ۔ اے وہ کہ تیرے ساتہہ انس وجن کے شیاطین نے کہیل کیا ۔ اے
نفس ۔ ہوا ۔ طبیعت کے بندے تو بزرگون کی راہ سے دور ہے ۔ تیرے اور انکے درمیان کوئی
تعلق نہین ۔ تو نے اپنی رائے پر قناعت کی اور استاد نہ پکڑا ۔ جب تجھے معرفت اور ادب بتائے
تجھپر افسوس لوگون کا ہے ۔ خدائے عزوجل کے آگے فریاد کر ۔ ندامت اور عذر کے قدمون سے
اسکی طرف رجوع لا ۔ تاکہ وہ تجھے تیرے دشمنون کے ہاتہہ سے چہڑائے اور ہلاکت کے
دریا کی گہرائی سے نجات بخشے ۔ جس مین کہ تو ہے اسکے انجام کو سوچ ۔ اسکا چہوڑنا تجہپر سہل ہوجائے
گا ۔ تو غفلت کے درخت سایہ مین ہے ۔ اسکے سایہ سے باہر آ ۔ سورج کی روشنی دیکہہ لیگا اور سے
راستی کو پہچان لیگا ۔ توبہ کا درخت ندامت کے پانی سے پلتا ہے اور محبت کا درخت موافقت کے پانی
اے بندے ! بچپن اور جوانی کی حالت مین تیرا عذر تہا مگر اب تو چالیس تک پہونچا ۔ اور

اور اس سے بھی بڑا ہو کر بچوں جیسے کھیل کرتا ہی۔ جاہلوں کے ملاپ و رعورتوں اور بچوں کے ساتھ رہنے سے
بچارہ ہیتی بوڑھوں سی صحبت رکھا اور جوان جاہلوں سی بھاگ۔ لوگوں سے کناری پر کھڑا ہو اور
جب تیرے پاس انہیں سی کوئی آئے۔ تو تو اُسکے حق مین طبیب بن خلقت کر لئے اس باپ کی طرح
بن جو اپنی اولاد سے شفقت کرتا ہے۔ اللہ عزوجل کی عبادت کثرت کے ساتھ کر۔ تحقیق اُسکی عبادت
اسکا ذکر ہی۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی مروی ہی کہ آپنے فرمایا مَنْ اَطَاعَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ
فَقَدْ ذَکَرَہٗ وَاِنْ قَلَّتْ صَلٰوتُہٗ وَصِیَامُہٗ وَقِرَاءَۃُ الْقُرْاٰنِ وَمَنْ عَصَاہُ فَقَدْ
نَسِیَہٗ وَاِنْ کَثُرَتْ صَلٰوتُہٗ وَصِیَامُہٗ وَقِرَاءَۃُ الْقُرْاٰنِ (جس نے خدای عزوجل کی
اطاعت کی پس تحقیق اسنے اُسکو (یعنی خدا کو) یاد کیا۔ اگرچہ اوسکی نماز اور روزہ اور تلاوت قرآن
کم ہو اور جس نے اُسکی نافرمانی کی اسکو بہلا دیا اگرچہ اوسکی نماز اور روزہ اور تلاوت قرآن زیادہ ہو)
مومن خدا عزوجل کا فرمانبردار۔ اسکے موافق اور اسکے ساتھ صبر کرنیوالا ہی اپنے آرام اور کلام اور
کہانے اور پینے اور تمام حالات مین توقف کرتا ہی۔ اور منافق اپنے ساری حالات مین ان
چیزون کی پرواہ نہین کرتا۔ اے غلام! اپنے حال مین فکر کر۔ اور تجھہ مین نہین اپنی نفس کے لئے
ثابت کر۔ نہ تو تو صادق ہی نہ صدیق ہے نہ محب نہ موافق نہ (قضا پر) راضی نہ عارف۔ تو نے
خدای عزوجل کی معرفت کا دعوی کیا ہے بتلا تو سہی اسکی معرفت کی علامت کیا ہی۔ تو اپنی
نفس مین کونسی حکمتین اور نور پاتا ہے۔ اللہ عزوجل کے دوستون اور اسکے نبیوں کے نائبون
کی کیا علامت ہی۔ تیرا گمان ہی کہ جو جس چیز کا دعوی کرتا ہی وہ اسکو دیکہاتی ہی اور گواہ نہین
مانگا جاتا۔ اور اسکی دینار کہوٹی پر کہی نہین جاتی۔ اللہ عزوجل کی عارف کی صفات مین سے
مشتے نمونے از خروارے یہ ہے کہ وہ آفات پر صبر کرتا اور اللہ عزوجل کی تمام قضاؤن
اور قدرون پر تمام حالات مین اپنے نفس و اہل اور باقی مخلوقات مین صبر کرتا ہی۔
اے بندے۔ خدای عزوجل کی محبت اور اسکے غیر کی محبت ایک دل مین جمع نہین ہوتی اللہ
عزوجل نے فرمایا۔ مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَیْنِ فِیْ جَوْفِهٖ (خدای عزوجل نے

کسی آدمی کے دو دل نہیں بنائے۔ دنیا اور آخرت اور خالق وخلق ایک جگہ جمع نہیں ہوتے فانی چیزوں کو چھوڑ تاکہ تجھے باقی رہنے والی چیز حاصل ہو جائے۔ اپنی نفس اور مال کو خرچ کرتا کہ تجھی جنت ملجائے۔ اللہ عزوجل نے فرمایا اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ (خدا نے مومنون سے انکے نفس اور مال خرید لئے ہیں اس پر کہ انکے لئے جنت ہی) پہر اپنے دل سے غیر کو نکال ڈال تاکہ تجھکو قرب حاصل ہو جائے اور کہ تو دنیا و آخرت مین اسکی صحبت مین رہے۔ ای خدائے عزوجل کے محب اسکی قدر کے ساتھ جسطرح کہ وہ ہے رہ۔ پہر اور اپنے دل کو جو خدائی عزوجل کا مقام ہی پاک بنا۔ اسکے غیر سے اسکو صاف اور اسکے دروازے پر توحید۔ اخلاص۔ صدق کی تلوار لیکر بیٹھ۔ اور اسکے سوا کسی کے لئے نہ کہول۔ اور اپنے دلکے گوشون مین سے کوئی گوشہ اسکے غیر مین نہ لگا اے بازی کرنیوالو۔ میرے پاس بازی نہین اے چھلکو میرے پاس سوائے مغز کے اور کچہ نہین۔ میری پاس اخلاص ہی بے نفاق اور صدق ہی بے کذب۔ خدائی عزوجل تمہاری دلون سے تقوی اور اخلاص مانگتا ہی۔ تمہارے ظاہری اعمال کی طرف خیال نہین کرتا اللہ عزوجل نے فرمایا۔ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَاۤؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ (خدا کے پاس انکا گوشت اور خون نہین پہونچتا بلکہ تمہارا تقوی پہونچتا ہے) ای بنی آدم دنیا اور آخرت مین سب کچہ تمہاری لئے بنایا گیا۔ پس تمہارا شکر اور تقوی اور اسکا ذکر کرنا اور اسکی خدمت کہان ہے بے روح عمل کرنیسے تم تہکتے نہین۔ اعمال کی روحین کیا ہین۔؟ اخلاص۔

چھبیسوین مجلس

آپنے (خدا آپ سے راضی ہو) انتیسوین ذی الحجہ ۵۴۵ھ کو فرمایا۔ حضرت عیسی علیہ السّلام سے مروی ہی کہ جب وہ کسی قسم کی خوشبو سونگہتے تو اپنی ناک بند کر لیتے اور فرماتے کہ یہ دنیا مین سے ہے۔ ای اپنے اقوال و افعال سے زہد کا دعوی کرنے والو یہہ تمہیں محبت ہی۔ تم نے زاہدون کا لباس پہن لیا مگر تمہارے دل دنیا پر رغبت اور حسرت سے بہرے ہوئے ہین۔ اگر تم یہ لباس اُتار ڈالو اور اس رغبت کو جو تمہاری

دلون مین ہی ظاہر کرو۔ تو یہ تمہین زیادہ پسند آئیگی اور تمکو نفاق سے دور کرڈالے گی۔ وہ شخص جو
اپنے زہد مین سچا ہے اسکے پاس اسکا رزق آتا ہے وہ اسے لیتا ہے اور اپنے ظاہر کو اس سے متلبس کرتا ہے
مگر اسکا دل اس سے اور اسکے غیر سے بالکل پھرا ہوا ہوتا ہے اسیواسطے ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت
عیسی علیہ السلام اور دوسرے نبیون سے (انپر سلام ہو) زیادہ زاہد ہے مگر آپنے فرمایا حُبِّبَ اِلَیَّ
مِنْ دُنْیَاکُمْ ثَلٰثٌ اَلطِّیْبُ وَالنِّسَاءُ وَجُعِلَتْ قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ (تمہاری دنیا
میرے لئے تین چیزین پیاری گئی ہین۔ خوشبو۔ اور عورتین۔ اور میری آنکھہ کی ٹھنڈک نماز مین کیگئی)
یہ چیزین باوجود اسکے کہ آپ ان سے اور انکے غیر سے پرہیز کرتے تھے۔ آپ کے لئے اسلئے محبوب
بنائی گئین کہ خدائے عزوجل کے علم مین آپکے لئے پہلے ہی سے مقدر تہین اور آپ امر کی
فرمانبرداری کیلئے انکو اخذ کرتے تھے۔ اور امر کی فرمانبرداری عبادت ہے۔ پس جو شخص اپنی پوری
اس صفت کے ساتھہ لیتا ہے۔ وہ عبادت مین ہے۔ اگرچہ ساری دنیا مین پہنسا ہوا ہو ای جہالت کے
قدمون سے زہد پر چلنے والو سنو اور سچ مانو۔ اور نہ جھٹلاؤ۔ اسکو جان لو تاکہ جہالت کی باعث قدر
کو برا نہ کہو۔ ہر ایک جاہل اپنی ہی رائے پر نازان ہین اپنی نفس اور ہوا اور شیطان کی بابتہ مانتا ہے
وہ ابلیس کا بندہ اور تابعدار ہے اور وہی اسکا شیخ ہے اے جاہلو! اے منافقو تمہاری دل کیسے سیاہ
اور نفس کیسے گندے ہین اور زبان سے بکنا بہت ہے ان تمام حالتون سے جنمین تم ہو توبہ کرو
اور اللہ عزوجل اور اسکے ان دوستون کو جنسے وہ محبت کرتا اور وہ اس سے محبت رکھتے ہین طعن
کرنا چھوڑ دو اور اپنے مقسوم کو لینے مین اعتراض نکرو۔ کیونکہ وہ امر کے بموجب لیتے ہین۔ نہ ہوا سے
وہ اللہ عزوجل کی محبت اور اسکے شوق اور اسکے غیر کے ترک اور تمام چیزون سے ظاہری اور باطنی
اعراض کرنیکے باعث شدت مین ہین لیکن انکا مقسوم ہے جو پہلے مقدر ہوچکا اسکا لینا انکو ضروری
ہے انکی لمبی عمر دنیا مین رہنا اور اس مین ہمیشگی کرنا اور اپنی مقسوم مین پہنسا اور انکو دیکھنا جو خدائے
عزوجل اور انکی تکذیب کرتے ہین۔ بڑی سخت مصیبت ہے۔ اے بندے خلقت کی بات چھوڑدے
جبتک تو نفس اور ہوا کے ساتھہ ہے۔ کلام نہ کر۔ تحقیق اللہ عزوجل جب تجھے کسی امر کے لئے

چاہیگا تو اسکے لئے تیار کردیگا۔ جب چاہیگا تجھے اور تیرے اہل کو اٹھا ئیگا اور ثابت رکھیگا وہی منظہر ہوگا۔ نہ تو۔ اپنے نفس اور کلام اور تمام حالات کو اسکی قدر کے حوالہ کر۔ اور اوسکی عبادت مین مشغول ہو۔ عمل بلا کلام۔ اخلاص بلا ریا۔ توحید بلا شرک۔ گمنام بلا ذکر۔ خلوت بلا جلوت۔ باطن بلا ظاہر بن۔ باطن کے ساتھہ نیت (غیر) کے باطل کرنے مین مشغول ہو۔ تو اپنے قول۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِينُ (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہین اور تجھی سے مدد مانگتے ہین) سے اللہ عزوجل کی طرف خطاب اور اشارہ کرتا ہے۔ یہ حاضر کا خطاب ہے۔ تو ہی میرے پاس موجود ہے اے مجھہ سے واقف میرے قریب مجھپر شاہد۔ نماز وغیرہ مین اس نیت کے ساتھہ اس طرح اسکو خطاب کرو۔ اسیواسطے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَعْبُدُ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ (خدا کی عبادت اسطرح سے کر کہ گویا تو اسکو دیکھتا ہے اور اگر تو اسکو نہین دیکھتا تو وہ تجھے دیکھتا ہے) اے غلام اپنے دلکو حلال کہانیکے ساتھہ صاف کر۔ تو خدای عزوجل کو پہچان لیگا۔ اپنے لقمے۔ لباس۔ اور دل کو صاف کر تو صوفی ہو جائیگا۔ تصوف صفا سے مشتق ہے۔ اے وہ کہ تو نے صوف پہنا۔ صوفی اپنے تصوف مین سچے دل کو اپنے مولی عزوجل کے غیر سے صاف کرتا ہے۔ اور یہ ایسی شے ہے جو صرف لباس بدلانے اور چہرہ زرد کرنے اور شانے جمع کرنے اور صالحین کی [illegible] کو حکایت کرنے اور تسبیح وتہلیل سے انگلیون کو ہلانے پر حاصل نہین ہوتی۔ یہ خدای عزوجل کی طلب مین صدق اور دنیا سے پرہیز کرنے اور دل سے خلقت کو نکالنے اور اپنی مولی عزوجل کے غیر سے مجرد ہونے پر حاصل ہوتی ہے کسی بزرگ سے روایت ہے اسپر خدا کی رحمت ہو کہ اُسنے فرمایا مینے بعض راتون مین کہا اے میرے اللہ۔ وہ بات مجھے مفید اور تیرے سفر ہو مجھہ سے نہ روک۔ اور اسکو بہت دفعہ دُہرایا۔ پہر سو گیا۔ مین نے خواب مین دیکھا۔ کہ ہاتف کہتا ہے اور تو بھی اس عمل کے کرنیسے نہ رُک جو تجھے فائدہ دے۔ اور اسکے کرنے سے باز آجو تیرے لئے مضر ہو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت ٹہیک کر جس نے عمدہ طور سے آپ کی پیروی کی اسکی نسبت ہی درست ہے لیکن تیرا قول "مین آپ کی اُمت

مین سے ہون گے۔ بلامتابعت کچہہ مفید نہین۔ جب تم نے اقوال وافعال مین آپکی پیروی کی تو آخرت مین آپکی مصاحبت مین ہو گے۔ کیا تم نے خدائے عزوجل کے کلام کو نہین سُنا مَا آتَاکُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوہُ وَمَا نَہَاکُمْ عَنْہُ فَانْتَہُوا (جو کچہہ رسول تمہارے پاس لائے اسپر عمل کرو۔ اور جس سے منع کرے اوس سے باز رہو) جس بات کا تم کو حکم کرے اسکی تابعداری کرو۔ اور جس سے منع کرے اُس سے رُکے رہو پہر تم دنیا مین دلون کے ساتہہ اور آخرت مین نفسون اور جسمون کے ساتہہ اللہ عزوجل کے مقرب ہو گئے۔ اے زاہدو تم زہد کو اچھی طرح نہین جانتے نفسون اور ہوا وٴن مین زہد کرتی ہو اور اپنی راوٴن مین مستقل رہتے۔ ان مشائخ کی تابعداری اور مصاحبت مین رہو۔ جو اللہ عزوجل کے عارف اور علم پر عمل کرنیوالے اور خلقت پر نصیحت کی زبان سے متوجہ اور تمہاری دلون کے اپنے پہر جلنے پر بے طمع۔ اور انکو خدائے عزوجل کے پاس لیجاتے ہین۔ وہ اسی پر متوجہ ہین اور اسکے غیرون سے روگردان۔ اے بندے۔ دل سے اپنے خدا کی طرف پہر آ۔ شتابی کر کہ تو اس سے عاجز رہجائے۔ تو نے صرف صالحین کے حالات پر انہین کلام کرنے اور انکی تمنا کرنے پر قناعت کی ہے۔ اس شخص کی طرح جو پانی کو مٹھی مین لے اور پہر کہولے تو اس مین کچہہ نہین پایا۔ تجہپر افسوس تمنا بیوقوفی کی وادی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اِیَّاکُمْ وَالتَّمَنِّی فَاِنَّہٗ وَادِی الْحُمْقِ (اے آپ کو تمنا سے بچا وہ بیوقوفی کی وادی ہے) تو برون کے کام کرتا ہے اور نیکیون کے درجون کا آرزومند ہے۔ جسکی امید خوف پر غالب ہوئی۔ زندیق ہوا۔ اور جسکا خوف امید پر غالب ہوا وہ ناامید ہوا۔ اور سلامتی ان دونون کی اعتدال مین ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لَوْ وُزِنَ خَوْفُ الْمُؤْمِنِ وَرَجَاؤُہٗ لَاعْتَدَلَا (اگر مومن کا خوف اور امید تولا جائے تو برابر ہونگے) کسی بزرگ سے روایت ہے خدا اوس سے راضی ہو کہ اوس نے فرمایا۔ مین نے سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کو انکی وفات کے بعد خواب مین دیکھا اور پوچھا کہ آپکے ساتہہ خدائے عزوجل نے کیا معاملہ کیا۔ آپنے فرمایا مینے اپنا ایک قدم پلصراط پر رکہا اور دوسرا جنت مین۔ اسپر خدا کا سلام ہو۔ وہ فقیہ۔ زاہد۔ پرہیزگار۔ تہا علم پڑہا۔ اور اسپر عمل کیا۔

اسکا حق عمل سے ادا کیا اور عمل کو اسکا حق اخلاص سے دیا۔ اللہ عزوجل نے اسکو اپنی رضا عنایت کی اس لئے کہ اسنے اسکی (یعنی خدا کی) طرف قصد کیا۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بسبب اسکے کہ اسنے آپ کی تابعداری کی اسپر راضی ہوئے۔ اسپر اور تمام صالحین پر اور انکی ہمراہیوں پر بھی خدا کی رحمت ہوجیو۔ جو شخص رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا تابعدار نہ بنا اور آپکی شریعت کو ایک ہاتھ سے اور نازل شدہ کتاب کو (یعنی قرآن) دوسرے ہاتھ سے نہ پکڑا اور اپنی راہ میں اللہ عزوجل تک نہ پہنچا وہ خود بھی ہلاک ہوا اور دوسروں کو بھی ہلاک کیا۔ خود بھی گمراہ ہوا اور دوسروں کو بھی گمراہ بنایا یہ دونوں خدائے عزوجل کی طرف رہبر ہیں۔ قرآن خدائے عزوجل کی طرف رہنما اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف۔ اے خدا ہمارے اور ہماری نفسوں کے درمیان جو کچھ ڈال۔ وَآتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ؀ اور دنیا میں نیکی اور آخرت میں نیکی عطا کر اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔

چھبیسویں مجلس

آپ نے (خدا آپ سے راضی ہو) بیسویں ذی الحجہ ۵۴۵ہجری کو رباط میں فرمایا۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپنے فرمایا۔ مِنْ كُنُوزِ الْعَرْشِ كِتْمَانُ الْمَصَائِبِ (مصائب کا چھپانا عرش کے خزانوں میں سے ہے) اے کہ تو خلقت کے پاس اپنی مصیبتوں کی شکایت کرتا ہے۔ خلقت کے پاس تیرا شکوہ تجھے کیا فائدہ دیگا وہ تجھے نفع و ضرر نہیں پہونچا سکتے۔ اور جب تونے انپر بھروسہ رکھا اور حق عزوجل کا انکو شریک بنایا۔ وہ تجھے پیچھے ہٹائیں گے اور خدائی غضب میں تجھے ڈالیں گے۔ اور اس سے پردہ ہوگا۔ اے جاہل تو علم کا دعوی کرتا ہے۔ تیری جہالت میں سے دنیا کا غیر خدا سے طلب کرنا ہے خلقت کے آگے شکایت کرنے سے غلامی چاہتا ہے (تجھپر افسوس) جب یہ لالچی کتا شکار کی حفاظت کو سیکھا اور اپنے لالچ اور حرص کو چھوڑ دیتا ہے اور یہ پرندہ بھی تعلیم کے باعث اپنی طبع کے مخالف ہوتا۔ اور اپنی پہلی حالت شکار کو کھا لینے کی چھوڑ دیتا ہے تو تیرا نفس تعلیم سے بہت بہتر ہوگا اسے تعلیم دے اور سمجھا تاکہ تیرا دین نہ کھائے اور تجھے نہ پھاڑے اور حق عزوجل کی

ان امانتون مین جو اسکے پاس امانت ہین خیانت نکرے ۔ مومن کا دین اسکے نزدیک اسکا گوشت اور خون ہی ۔ اسکو تعلیم دینے سے پہلے اسکا مصاحب نہ بن ۔ جب وہ تعلیم حاصل کرلے اور سمجہ جائے اور اطمینان پالے تو اسوقت اسکا مصاحب ہو ۔ جس طرف تو متوجہ ہوا ہی تمام حالت مین اس سے مفارقت کر جب وہ مطمئن ہو جاتا ہی ۔ تو حلیم ۔ عالم ۔ اور اپنے مقسوم پر جو قدر اسکو دیتی ہی راضی ہوتا ہی ۔ گیہون کے میدے اور جو کی روٹی مین فرق نہین کرتا ۔ اپنے حظوظ کو ترک کردیتا ہی کہانے پینے سے انکے نہ کہانے کو اچہا سمجہتا ہی نیکی ۔ عبادت ۔ سخاوت مین تیرا مددگار رہوتا ہی اپنی طبع سے نقل کرتا ہی سخی و کریم ۔ دنیا مین زاہد ۔ اور آخرت مین راغب ہو جاتا ہی ۔ پہر جب آخرت مین زاہد ہوتا ہی اور مولی کو طلب کرتا ہے ۔ تو تیرے ساتہ اور تیرے دل کو ساتہ لیکے (یعنی خدا کے) دروازے تک سیر کرتا ہے ۔ پس اسوقت سابقہ یعنی سعادت ازلی آتی ہی اور کہتی ہی ارے جس نے کہ نہین کہایا ۔ کہا اور ارے جس نے کہ نہین پیا ۔ پی عقلمند یہ نفس نہین کہاتا مگر طبیب کے ہاتہ یا اسکے امر سے مع اسکے ادب کے ملحوظ رکہنے اور اسکا کہا ماننے اور اسکی موجودگی یا عدم موجودگی مین لالچ کو چہوڑنے کے ساتہ ۔ ای لالچی لئے جلد باز ۔ وہ طعام جو تیرے لئے بنایا گیا تیرے سوا کسکی طاقت ہی کہ اسکو کہائے ۔ لباس جگہہ سواری عورت جو تیرے لئے بنائی گئے تیرے بغیر کسکی طاقت ہی ۔ کہ اسکو لے اور پہنے ۔ یہ جہالت کیسی ہی ۔ تجہے خدا عز وجل کے وعدے پر ثبات عقل ۔ ایمان ۔ اور تصدیق نہین آئے احمق جب تو ذی کریم آدمی کے ساتہ معاملہ کیا ۔ تو ادب کو ملحوظ رکہہ اور رضا و اجرت نہ مانگ ۔ وہ دونون طلب اور بے ادبی کے سوا تجہے حاصل ہو جائینگے جب وہ دیکہے گا کہ تو نے لالچ طلب ۔ بے ادبی کو چہوڑدیا ہے تو وہ تجہے تیرے ساتہیون سے جو تیرے ساتہ کام کرتے ہین ۔ تمیز بخشے گا اور اسوقت وہ بنائیگا اور اپنی اعلا تہہ لگا حق عز وجل اعتراض اور مقابلہ سے مصاحب نہین بنتا ۔ وہ صرف اچہے ادب اور ظاہری و باطنی سکون اور دوامی موافقت سے مصاحب ہوتا ہے ۔ جو شخص قدر کے موافق ہوا وہ ہمت کر کے حق عز وجل کے ساتہ ہو لیا ۔ خدا کو پہچاننے والا اور اسکو جاننے والا اسکے ساتہ ہے نہ اس کے

غیر کے ساتھہ۔ اسکا موافق ہو نہ اسکے غیر کا۔ اس سے زندہ اور اسکے غیر سے مردہ ہے۔
اے بندے۔ جب تو کلام کرے۔ تو نیک نیت سے کر۔ اور جب خاموش رہے تو نیک نیت سے چپ
شخص عمل پہلی نیت نہین کرتا اسکا کوئی عمل نہین۔ تو جب کبھی بولے یا خاموش رہے۔ تو گنہگار رہے
اسلئے کہ تو نے نیت درست نہین کی۔ تیری خاموشی اور کلام سنت کے بغیر ہے۔ حالات کی بدلنے اور
رزق کی تنگی کے وقت ایک لقمے کے لئے تم اسپر بدل جاتے ہو۔ اور عزت مین فرق آنیکے وقت
ایک نعمت کے زائل ہونیکے باعث ساری نعمتون کی ناشکری کرتے ہو۔ گویا کہ تم جبار ہو اسپر
حکم چلاتے ہو۔ کر۔ اور نہ کر۔ اور تو نے کیون کیا۔ اور لایق تہا کہ ایسا ہی ہوتا۔ یہ دوری اور بعد اور
اور راندا جانا ہے۔ اے ابن آدم تو کون ہے۔ تو ذلیل پانی سے پیدا کیا گیا ہے اپنے خداے
عزوجل کی تواضع کر۔ اور اسکے لئے ذلیل ہو۔ جب تقوی نہو تو تو خدای عزوجل اور اسکے
نیک بندون کے نزدیک کریم نہین ہے۔ دنیا حکمت ہے اور آخرت کل قدرت۔
(ای صوفیا) تم پر نگہبان ہین۔ تم خدای عزوجل کی سپردگی مین ہو۔ اور تمہین خبر نہین عقلمند بنو
دلونکی آنکھین کہولو۔ جب تم مین سے کسیکے گہر مین کوئی جماعت آئے تو چاہیے کہ کلام مین ابتدا
نہ کرے۔ بلکہ صرف جواب مین بولے۔ اور بے فائدہ سوال نکرے۔ توحید فرض ہے اور طلب حلال
فرض اور ضروری علم کی طلب فرض۔ عمل مین اخلاص فرض۔ عمل پر عوض کو چہوڑ دینا فرض
فاسقون اور منافقون سے نفرت کر۔ اور نیکوکارون صدیقون سے مل۔ جب تجہپر کام مشکل
ہوجائے اور نیک بخت اور منافق کے درمیان فرق نکر سکے۔ پس رات کو اٹہہ اور دو رکعت نماز
پڑہہ پہر کہہ۔ اَللّٰهُمَّ دُلَّنِي عَلَى الصَّالِحِينَ مِنْ خَلْقِكَ دُلَّنِي عَلَى مَنْ يَدُلُّنِي
عَلَيْكَ وَيُطْعِمُنِي مِنْ طَعَامِكَ وَيَسْقِينِي مِنْ شَرَابِكَ وَيُكَحِّلُ
عَيْنَ قَلْبِي بِنُورِ مَعْرِفَتِكَ وَيُخْبِرُنِي بِمَا رَآى عِيَانًا لَا تَقْلِيدًا (ای خدا مجہے اپنی خلقت
مین سے نیک بندے بتلا۔ مجہے ایسا آدمی بتلا جو تیری طرف میرا رہنما بنے اور تیرا کہانا مجہے کہلائے
اور تیری شراب مجہے پلائے اور میرے قرب کی آنکہون مین تیرے قرب کے نور کا سرمہ ڈالے

اور مجہول باتون کی خبر دی جو اوسنے خود مشاہدہ کی ہون نہ صرف تقلیدسی) صوفیا نے اللہ عزوجل کے فضل کا طعام کہایا اور اسکے انس کی شراب پی - اور اسکی قرب کے دروازے کو مشاہدہ کیا - انہون نے صرف خبر پر قناعت نہ کی بلکہ جہاد کیا - اور صبر کیا اور اپنی وجود اور خلقت سے نکل گئی حتی کہ خبر انکے نزدیک مشاہدہ ہو گئی - جب وہ اپنی خدا کو ملے تو اسنی انکو ادب دیا اور تہذیب سکہائی اور حکمتون اور علمون کی تعلیم دی - انکو اپنی ملک کا واقف کیا - اور انکو تبلا دیا کہ آسمان اور زمین مین اسکا غیر نہین ہی اور نکوئی اسکے سوا دینے والا نہ روکنے والا نہ ہلانے والا - نہ ٹہرانے والا - نہ مقدر نہ قاضی - نہ عزت دینے والا - نہ ذلت دینے والا نہ عاجز کرنیوالا - نہ مسخر کرنے والا - نہ زبردست (موجود) ہے وہ انکو دکہاتا ہے - جو کچھہ اس کے پاس ہے - پس وہ دلون اور باطن کی آنکھون سے اسے دیکھتے ہین - اور دنیا اور اسکے ملک کا انکے نزدیک کوئی قدر اور رتبہ نہین رہتا - اے خدا ہمین بہی دکہا جیسا تونے انکو معافی اور عافیت کے ساتھہ دکہا وَآتِنَا فِي الدُّنيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (اور ہمکو دنیا مین اور آخرت مین نیکی عطا کر - اور ہمین دوزخ کی عذاب سے بچا -

اے لوگو تقوی کو ترک کرنیسے توبہ کرو تقوی دوا ہی - اور اسکا چھوڑ دینا بیماری - توبہ کرو کیونکہ توبہ دوا ہی - اور گناہ بیماری - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکدن اپنی اصحاب کو فرمایا - اَلَا اُعَلِّمُكُمْ مَا دَوَاءُكُمْ وَمَا دَاءُكُمْ فَقَالُوا بَلَىٰ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ دَاءُكُمُ الذُّنُوبُ وَدَوَاءُكُمُ التَّوبَةُ (کیا مین تمہین نہ تبلاؤن کہ تمہاری دوا کیا چیز ہی اور بیماری کیا چیز - سب نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور تبلائے - پس فرمایا اپنی گناہ تمہاری بیماری ہی اور توبہ تمہاری دوا ہی) توبہ ایمان کا - شادی کا - کہا تا ہے - اور وعظ مجلسون اور حق عزوجل کی عبادت پر مواظبت (ہمیشگی) اسکے لئی شفا - (ایمان کی) زبان کے ساتھہ توبہ کرو - پہر تمکو نجات ملگئی - توحید اور اخلاص کی زبان کی ساتھہ کلام کرو - تمکو یقیناً نجات ہی - خدای عزوجل کی طرف سے مصائب کے آنے پر ایمان کو اپنا ہتیار بناؤ -

اور آپ خداوند سے راضی ہو پھر ایک مجلس کے شروع مین فرماتے تھے۔ الحمد للہ رب العالمین (خدا شکر ہے جو عالمون کا رب ہی) اس کلمہ کی تین دفعہ تکرار کرتے۔ اور پھر ایک دفعہ کے بعد ایک لحظہ خاموش رہتے۔ پھر فرماتے۔ اسکی خلقت کے شمار اور اسکے عرش کے وزن اور اسکی اپنی رضا اور اوسکے کلمات کی درازی۔ اور اوسکے علم کی انتہا اور تمام چیزونکی مقدار کے بسبب جنکو اسنے جانا اور پیدا کیا اور بنایا اور تراشا ہی اور پوشیدہ و ظاہر کا جاننے والا بڑا مہربان نہایت رحم والا۔ بادشاہ۔ پاک۔ غالب حکمت والا ہی۔ اور مین گواہی دیتا ہون کہ اسکے سوا پرستش کے لایق کوئی نہین۔ وہ ایک ہی۔ اوسکا کوئی شریک نہین۔ اوسی کا ملک ہی۔ اوسیکے لیے حمد ہی۔ زندہ کرتا ہے۔ اور مارتا ہے۔ اور وہ زندہ ہے کبھی نہ مرے گا۔ اسکے ہاتھ مین بہتری ہی اور وہ تمام چیزون پر قادر ہی۔ اور اوسیکی طرف بازگشت ہے۔ اور مین گواہی دیتا ہون کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسکا بندہ اور رسول ہے۔ جسکو اسنے ہدایت اور سچے دین پر بھیجا تا کہ سب دینون پر غالب کرے۔ اگرچہ مشرکون کو برا معلوم ہو۔ اے خدا محمدؐ اور محمدؐ کی آل پر رحمت نازل کر۔ اور امام اور امت اور راعی (گڈریا) اور رعیت کی حفاظت کر۔ ان دلون کو نیکیون مین الفت عطا کر اور انکے آپس کے شر کو دور کر۔ اے خدا تو ہماری باطنونکو جانتا ہی۔ پس انکی اصلاح کر۔ اور تو ہماری حاجتون سے واقف ہے۔ انکو پورا کر۔ اور تجھے ہماری گناہ معلوم ہین۔ پس انکو بخش۔ اور تجھکو ہمارے عیبون پر اطلاع ہی۔ پس انکو چھپا۔ ہمین اپنی منہیات مین مبتلا نہ کر۔ اور اپنے امرون سے غافل نہ بنا۔ ہم سے اپنا ذکر نہ اٹھا۔ اور اپنے مکر سے بے خوف نہ کر۔ غیر کا محتاج نہ کر۔ اور ہمکو غافلون سے نہ بنا۔ اے خدا ہم کو ہدایت بتلا۔ اور نفسون کے شر سے پناہ دے۔ ہمین اپنی غیر سے اپنے آپ مین مشغول کر۔ جو چیز ہمکو تجھ سے علیحدہ کرے اسکو ہم سے دور کر۔ ہم کو اپنے ذکر اور شکر اور اچھی عبادت کا الہام کر۔ پھر داہنی طرف پھر کر فرماتے۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مَاشَاءَ اللہُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ (خدا کے سوا اور کوئی معبود نہین۔ جو خدا چاہے ہمکو گناہ چھوڑنے اور نیکی کرنیکی طاقت اور

اور قوت نہین۔ مگر خدای بزرگ وبلند کی مدد سے) پہر اپنے مقابل اسطرح کہتے۔ پس اپنی طرف متوجہ ہوکر اسطرح کہتے۔ پہر فرماتے۔ ہمارے بہید ونکو ظاہر نکر۔ ہماری پردونکو نہ پہاڑ۔ ہماری بُری عملونکے مدلے ہمین گرفت نکر۔ ہمین غفلت مین زندہ نرکہہ۔ ہمکو غفلت مین نہ پکڑ۔ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ (ای ہمارے رب ہمین مواخذہ نکر۔ اگر ہم بہولے یا خطاکی اے ہمارے رب ہمپر تکلیف نڈال جیسا تونے اپنر ڈالی جو ہم سے پہلے ہوگے اے ہمارے رب نہ ڈال ہمپر وہ چیز جسکی ہم کو طاقت نہین اور ہم سے معاف کر۔ اور ہم کو بخش اور ہم پر رحم کر۔ تو ہمارا آقا ہی پس کافرون کی قوم پر ہماری مدد کر) پہر وہ کلام شروع کرتے جو خدا آپکی زبان پر غیبی فتوحات سے کہولتا۔ بغیر تقریر اور تمہید کے اور نہایت کم مجلسون مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث یا حکمار کے کلام سے کلمہ حکمت کا ذکر فرماتے اور اگر فرماتے تو بطور تبرک اسی سے شروع کرتے۔ اور اسپر وعظ فرماتے۔

ستائیسوین مجلس آپنے (خدا آپ سے راضی ہو) ساتوین ماہ جمادی الآخر ۵۴۵ھ ہجری جمعہ کے روز صبح کے وقت مدرسہ مین کلام کے بعد فرمایا عقل کر۔ جہوٹہ نہ بول۔ تو کہتا ہی مین اللہ عزوجل سے ڈرتا ہون اور اسکے غیر سے ڈرتا ہی کسی جن اور انسان اور فرشتے سے نہ ڈر کسی ناطق اور صامت حیوان کا خوف نہ رکہہ۔ نہ دنیا کے عذاب سے اور نہ آخرت کے عذاب سے ڈر۔ تو معذب (عذاب دینے والے) سے عذاب کے باعث ڈرتا ہی۔ عقلمند اللہ عزوجل کی راہ مین کسی ملامت گر کی ملامت سے نہین ڈرتا۔ وہ اس کلام سے جو اللہ عزوجل کی غیر سے ہے بہرا ہے تمام خلقت اسکے نزدیک عاجز۔ مریض۔ فقیر ہے۔ یہ اور اس جیسے وہ عالم ہین جو اپنے علم سے فائدہ اٹہاتے ہین۔ شرع اور حقائق اسلام کے عالم دین کے طبیب اور اسکے شگاف کو بند کرنیوالے ہین۔ اے کہ تیرے دین مین شگاف ہے انکے پاس جا تاکہ تیرے شگاف کو بند کردین

جس نے بیماری نازل کی ہے وہی دوا نازل کرتا ہے وہ اور دن سے مصلحت کو اچھا پہچانتا ہے
خدای عز و جل کو اسکے کام مین تہمت نہ دے۔ تیرا نفس غیر سے تہمت اور ملامت کے زیادہ لائق
ہے اُسے کہہ کہ عطا اُسیکو ملتی ہے جس نے اطاعت کی اور جس نے نافرمانی کی۔ اسکے لیے عصا
(لاٹھی) ہے۔ جب اللہ عز و جل کسی بندے سے بہتری کا ارادہ کرتا ہے اوسکو وجود سے سلب
کر لیتا ہے۔ اگر اسنے صبر کیا تو اسے اُٹھا لیتا ہے۔ اور پاکیزہ بناتا ہے اور اسپر عطا کرتا اور اسے
فنا کر ڈالتا ہے۔ اے اللہ ہم تیرا قرب بغیر بلا کے مانگتے ہین۔ اپنی قضا اور قدر مین ہم سے
نرمی کر۔ شریرونکی شرارت اور فاجرون کے فریب سے ہم کو پناہ مین رکھ۔ ہماری حفاظت
کر جس طرح تو چاہے اور جب چاہے۔ ہم تجھ سے دین اور دنیا اور آخرت مین معافی اور
عافیت مانگتے ہین نیک عملون کی توفیق اور عملون مین اخلاص کا تجھ سے سوال کرتے ہین
قبول فرما۔ ایک آدمی ابویزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیا اور دائین اور بائین دیکھنے
لگا۔ ابویزید نے فرمایا تجھے کیا ہوا ہے۔ اسنے کہا مین پاک جگہہ چاہتا ہون جس مین نماز پڑھون
آپ نے اسکو فرمایا۔ اپنے دل کو پاک کر اور جہان چاہے نماز پڑھ۔ ریا کو نہین پہچانتے مگر مخلص
وہ اس مین تھے اور اس سے رہائی پائی۔ یہ اولیا کی راہ مین گھاٹی ہے۔ اسپر ضرور گذرنے
ہین۔ ریا۔ غرور۔ نفاق۔ شیطان کے تیر ہین جنکو دلونکی طرف پھینکتا ہے مشائخ کی بات
مانو اور انسے اس راہ پر چلنا جو خدای عز و جل تک پہونچا دے سیکھو کیونکہ وہ اس طریق پر
چلے ہین۔ انسے نفسون۔ ہواؤن۔ طبیعتون کی بابت سوال کرو۔ کیونکہ انہون نے
آفات کے رنج برداشت کیے۔ اور انکی ہلاکتون اور سختیون کو پہچانا ہے اس مین کچھ
مدت رہے اور آہستہ آہستہ انپر غالب آئے اور انکو مغلوب کیا اور انپر قبضہ حاصل
کیا ہے جو شیطان نے تیرے درمیان ہے ہونگا اسپر مغرور نہو۔ اور نفس کے تیرون سے بچ
پس وہ تجھپر اپنے تیر چلاے گا۔ وہ تجھپر سوا اسکے (یعنی) نفس کی راہ کے قدرت نہین پاتا
جنون کا شیطان تجھپر قادر نہین ہوتا مگر انسانون کے شیطان کی مدد سے جونکہ نفس اور

برے بھیجتی ہین۔ خدای عزوجل کے آگے فریاد کر۔ اور ان دشمنون سے اسی سے مدد مانگ۔ وہ تیری
فریاد کو پہنچیگا۔ اور جب تو اسے پالے۔ اور جو اسکے پاس ہی اوسے دیکھ لے اور اس سے بہرہ
حاصل کرلے۔ تو اسکے پاس سے عیال اور خلقت کی طرف واپس آ۔ اور انکو پکڑ۔ انکو کہو۔ اپنے
سارے کنبے کو میرے پاس لاؤ۔ حضرت یوسف علیہ السلام جب بادشاہت اور سلطنت پر
قابض ہوئے اپنے بھائیون کو کہا۔ اِئْتُونِي بِأَهْلِكُمْ أَجْمَعِينَ (اپنے سارے کنبے کو میرے
پاس لاؤ) محروم وہ ہی جو خدای عزوجل سے محروم ہوا۔ اور دنیا و آخرت مین اسکا قرب
اس سے فوت ہوا۔ اللہ عزوجل نے اپنی بعض کتابون مین فرمایا۔ اے آدم کے بیٹے۔ اگر تو نے
مجھے نہ پایا تو تجھ سے تمام چیزین جاتی رہین گی۔ خدائی عزوجل تجھسے کسطرح فوت نہ ہو۔ تو اس
سے اور اوسکے مومن بندون سے روگردان ہے اپنے قول و فعل سے انکو ایذا پہونچاتا
ہے ظاہر و باطن کے ساتھ انسے بھرا ہوا ہے۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہی کہ
آپنے فرمایا۔ اَذِيَّةُ الْمُؤْمِنِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ نَقْضِ الْكَعْبَةِ وَالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ
خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً (مومن کو ایذا پہونچانا خدا کے نزدیک کعبہ اور بیت المعمور کے گرانے
سے پندرہ گنا بڑا ہے) سُن تجھپر افسوس۔ لے کہ تو ہمیشہ اللہ عزوجل کے فقیرون کو ایذا
دیتا رہا ہے۔ وہ کون ہین۔ مومن۔ نیکوکار۔ انکو بھلا جاننے والے۔ اسپر توکل کرنیوالے
تجھپر افسوس۔ قریب ہی کہ تو مر جائیگا۔ اور اپنے گھر سے کھینچ کر نکالا جائیگا۔ تیرا وہ مال جسپر تو فخر
کرتا ہی غنیمت ہوگا۔ تجھے کچھ فائدہ نہ دیگا۔ اور تجھ سے بلا کو دفع نہین کریگا۔

اٹھائیسوین مجلس۔ آپ نے (خدا آپ سے راضی ہو) نوین جمادی الآخر ۵۴۵ ہجری
کو رباط مین فرمایا۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہی اِنَّهُ جَاءَ اِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ لَهٗ
اِنِّيْ اُحِبُّكَ فِي اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ لَهٗ اتَّخِذِ الْبَلَاءَ جِلْبَابًا اِتَّخِذِ الْفَقْرَ
جِلْبَابًا (آنکے پاس ایک آدمی آیا اور کہا مین آپ سے خدای عزوجل کے لیے محبت رکھتا
ہون آپنے اسکو فرمایا۔ بلا کو چادر بنالے۔ فقر کو چادر بنالے) لِاَنَّكَ تَزِيْدُ نَقِيْضَ

بِصِفَتِی (اسلئے کہ تو میری صفت سے متصف ہونا چاہتا ہے۔ اَلتَّصَبُّفُ بِی لِاَنَّ مِنْ
شَرَائِطِ الْمَحَبَّۃِ الْمُوَافَقَۃَ (مجھ سے متصف ہو۔ کیونکہ محبت کی شرط سے موافقت کرنا ہی
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت مین سچے تہے آپ نے
اپنا سارا مال خرچ کردیا۔ اور آپکی صفت سے متصف اور فقر مین آپ کے شریک بنے حتیٰ کہ
گوڈری کو سلاخون سے سیا۔ ظاہر و باطن۔ پوشیدہ و ظاہر مین آپ سے موافقت کی اور
تواے دروغگو نیکو نکی محبت کا دعوی کرتا ہے۔ درایت دینار اور درہم انسے چھپاتا ہے اور
انکی نزدیکی او صحبت کا خواستگار ہی۔ عقل کر۔ یہ جھوٹی محبت ہی دوست اپنی محبوب سے
کچہہ نہین چھپاتا اور اسکو تمام چیزون پر اختیار کرتا ہی۔ فقر سید صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمیشہ ساتھ
رہتا تہا کبہی جدا نہوتا۔ اسواسطے آپنے فرمایا۔ اَلْفَقْرُ اَسْرَعُ اِلٰی مَنْ یُّحِبُّنِیْ مِنْ سَیْلِ الْمَالِ
اِلٰی مُنْتَہَاہُ (جو مجھ سے محبت کرتا ہی اسکی طرف پانی کے اپنی منتہا کی طرف چلنے سے فقر زیادہ
تیز چلتا ہے) اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ مَازَالَتِ الدُّنْیَا عَلَیْنَا کَدِرَۃً
عَسِرَۃً فَادَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْنَا فَلَمَّا قُبِضَ صُبَّتِ الدُّنْیَا
عَلَیْنَا صَبًّا (جبتک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان تہے دنیا ہم پر مکدر اور تنگ
رہی اور جب نقل فرماگئے تو ہم پر بکثرت برسائی گئی) پس رسول کی محبت کی شرط فقر ہے اور
اللہ عزوجل کی محبت کی شرط بلا ہے۔ کسی بزرگ نے کہا۔ بلا محبت کے سپرد کی گئی تاکہ جھوٹھ
اور نفاق اور ریا کے ساتھہ خدای عزوجل کی محبت کا دعوی نہ کیا جائے۔ اپنے دعوے
اور جھوٹھ سے باز آ۔ اپنے آپ کو خطرے مین نہ ڈال۔ اگر تو آتا ہی تو سچ بول۔ ورنہ
پیچھے نہ آ۔ صراف پر آرائش ظاہر کر۔ وہ تجہہ سے قبول نکریگا۔ اور تجہی ذلیل کریگا۔ سانپ اور
درندے پر فریفتہ نہو وہ تجھکو مار ڈالین گے۔ اگر تو خواہش بلا ہے تو سانپ کی طرف بڑہ اور اگر
تجہہ مین طاقت ہے تو درندے کی طرف آگے بڑہہ۔ حق عزوجل کا طریق سچائی اور معرفت
کے نور کا محتاج ہی۔ صدیقون کے دل مین معرفت کا سورج روشن ہی۔ کبہی رات اور دن مین

غائب نہین ہوتا۔ اے شخص ان منافقون سے جو خدائی عزوجل کی دشمنی کے درپے ہین اعراض کر عقیل بن اور انکے نزدیک نہ جا۔ زمانے کے لوگ اکثر بہیڑیئے مردون کا لباس پہنے ہوئے ہین۔ فکر کا آئینہ لے۔ اور اس مین دیکھ۔ اور اللہ عزوجل سے سوال کر کہ وہ اپنی قدرت اور ان کو تجھے دکہا دے مین نے خلق اور خالق کو آزمایا۔ پس مینے پایا کہ شر خلقت کے پاس ہے اور خیر خالق کے پاس اے اللہ ہمین انکے شر سے بچا اور دنیا اور آخرت مین اپنی خیر عطا کر مین تمکو اپنے فائدہ کے لیئے نہین چاہتا مگر تمکو تمہارے ہی لیے چاہتا ہون تمہاری رسیون کو بٹتا ہون تم سے کوئی چیز نہین لیتا۔ مگر تمہاری لیئے نہ اپنے لیئے۔ میرے پاس وہ ہے جو مجکو اوس چیز سے غنا کے ساتھ خاص کرتا ہے جو شے لیتا ہون میرے پاس نہین ہے۔ مگر کسب اور خدائی عزوجل پر بہروسہ رکہنا۔ مین اوس چیز کی جو تم میرے پاس لاؤ انتظار نہین کرتا جیسے کہ یہ منافق ریاکار بے بہروسہ رکہنے والا اپنے خدائی عزوجل کو بہلانے والا تمہارا انتظار کرے مین زمین والون کی کسوٹی ہون۔ پس عقلمند بنو۔ اور مجہپر زینت ظاہر نکرو مین تمہاری کہرے کہوٹے کو ردی سے پہچانتا ہون۔ خدائی عزوجل کی توفیق اور اسکے مجکو اہل بنیے قابل بنانیکی مدد سے۔ اگر تو کامیابی چاہتا ہے تو میرے ہتہوڑے کی اہرن بن تاکہ مین تیرے نفس اور ہوا اور طبیعت اور شیطان اور دشمنون اور برے ہمنشینون کو دماغ کو کوٹون اپنے خدائے عزوجل سے ان دشمنون پر مدد مانگو۔ اور غالب وہ ہے جو اپنے صبر کرے اور بے مدد وہ جو اونکے سپرد کیا گیا آفتین بہت ہین اور انکے نازل کرنیوالا ایک مریضین بہت ہین اور انکا طبیب ایک اے دل کے مریضو اپنے نفس طبیب کے سپرد کرو۔ وہ جو تمہارے ساتھ کرے اسکو تہمت نہ لگاؤ۔ وہ تم سے تمہارے نفسون پر زیادہ مہربان ہے اسکے سامنے بیزبان بنجاؤ۔ اور اس سے مقابلہ نکرو۔ پہر تم دنیا و آخرت مین کل خیر پالوگے اولیا پوری خاموشی اور پوری گمنامی اور کامل وحشت مین ہین۔ اور جب یہ انکے لیئے کامل ہوجاتا ہے اور وہ اسپر ہمیشگی کرتے ہین۔ تو وہ انکو زبان دیتا ہے جیسا کہ قیامت کی روز جمادات کو زبان دیگا

نہین بولتے۔ مگر جب بلائے جاتے ہین نہین لیتے۔ مگر جب دئیے جاتے ہین۔ خوش نہین ہوتے۔ مگر جب خوش کیے جاہین انکے دل فرشتون کے دلون سے ملگئے۔ اللہ عزوجل نے فرمایا لا یعصون اللہ ما امرھم ویفعلون ما یؤمرون ۔ (اللہ عزوجل جس بات کا انکو امر کرتا فرمانی نہین کرتے) اور کرتے ہین) جو کچھہ کام کیے جاتے ہین) فرشتون سی ملگئے اور رتبے مین انسی بڑھگئے اللہ عزوجل کی معرفت اور اسکے علم مین اپنر فوقیت لے گئی۔ فرشتے انکے غلام اور نوکر ہین۔ اُنسے فایدہ حاصل کرتے ہین۔ کیونکہ حکم انکے دلون مین بکثرت ڈالا جاتا ہی انکے دل تمام آفات سے محفوظ ہین۔ وہ انکے ہاتہ پاوُن اور بدنون اور نفسون پر واقع ہوتی ہین۔ دلون پر نہین اگر تو انکی منزلون تک پہنچنا چاہتا ہے تو اول اپنا اسلام ثابت کر پہر ظاہری اور باطنی گناہون کو چھوڑ۔ پہر پوری پرہیزگاری حاصل کر۔ پہر دنیا کے جایز اور حلال مین زہد کر۔ پہر خدائے عزوجل کے فضل سے غنا حاصل کر۔ پہر اسکے فضل مین زہد اور اسکے قرب مین غنا طلب کر۔ جب تیری غنا اسکے قرب مین درست ہوجائے گی تو وہ تجہپر اپنا فضل ڈالے گا۔ اور اپنی انعام یعنی لطف اور رحمت اور منت کے دروازے کو کہولدیگا۔ دنیا کو تجہپر تنگ کریگا۔ پہر حد درجہ کی فراخ کر دیگا۔ یہ نادر اولیا اور صدیقون کے لیئے ہے۔ چونکہ وہ انکے تقوی کو جانتا ہے کہ وہ اس سی کسی اور چیز مین مشغول نہین ہوتے۔ لیکن انمین سے اکثر پر دنیا تنگ ہے اسلیئے کہ وہ چاہتا ہے میرے لیے فارغ ہوجایئن۔ مجہہی داخل ہون۔ اور مجھی سی مانگین اور اگر انکو دنیا عطا کرے تو وہ جانتا ہے کہ یہ میرے خدمت سے پہر کر اس مین مشغول ہوجاینگے۔ اور اسی پر رہین گے۔ یہ اکثر ہے۔ اور وہ نادر۔ اور نادر پر کوئی حکم نہین لگایا جاتا۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم انہین سے ہین۔ جنپر دنیا پیش کی گئی۔ اور وہ سکی (یعنی خدا کی) خدمت کو چھوڑ اسمین مشغول نہ ہوئے۔ کمال زہد اور اعراض کے باعث اقسام کی طرف توجہ نہ کی۔ زمین کے خزانون کی چابیان آپ پیش کی گئی۔ آپنے اونکو رد کر دیا اور کہا۔ رب احینی مسکینا وامتنی مسکینا

وَاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنِ (ای رب مجھے مسکینی کی حالت مین زندہ رکھیو اور مسکینی کی حالت ہی مین ماریو۔ اور مسکینون کے گروہ مین میرا حشر کریو) آپ کا زہد کامل ہی ہے نہین تو کوئی شخص اپنے مقسوم کو نہین چھوڑتا۔ مومن حرص کے بوجہ سے آرام مین ہے نہ حرص کرتا ہے نہ عجلت۔ چیزون مین دل سے زہد کرتا ہے اور باطن کے ساتھ اپنے اعراض کرتا اور اسکے (یعنی خدا کے) حکم مین مشغول ہوتا ہے۔ اسنے جان لیا کہ مقسوم فوت نہ ہوگا۔ اسلئے آپ سے طلب کیا۔ اقسام کو چھوڑا کہ وہ اسکے پیچھے دوڑتے اور ذلیل ہوتے۔ اور اس سے قبولیت کا سوال کرتے ہین۔ اے غلام تو ایمان کا محتاج ہے جو تجھے خدای عزوجل کے راستہ پر چلائے اور یقین کی طرف جب تجھے اپنا ثابت رکھے۔ اس راستہ پر چلنے سے پہلے تو ہتیلی کا محتاج ہے اور اسکے انجام پر ایمان کا بخلاف مکہ کی راہ کے۔ بعض نے کہا ہے مکہ کا راستہ ایمان اور ہمیان (ہتیلی) کا محتاج ہے اور یہ راستہ جس کی طرف مین نے اشارہ کیا ہے ہمیان اور ایمان کا ابتدائً و انتہاءً۔ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہین۔ کہ آپ نے جب علم پڑہنے کا ارادہ کیا تو آپ کی کمر مین پانسو دینار کی ایک ہتیلی تھی جس مین سے خرچ کرتے۔ اور علم پڑہتے اور اسپر ہاتھ مار کر فرماتے کہ اگر تو نہ ہوتی تو لوگ مجھکو پامال کر دیتے۔ پس جب آپکو علم حاصل ہوگیا۔ اور خدائے عزوجل کو پہچان گئے تو جس قدر باقی رہا تھا اسکو ایک ہی دن مین فقیرون پر تقسیم کر دیا۔ اور کہا کہ اگر آسمان لوہا ہوجائے اور مینہ نہ برسائے اور زمین پتہر ہوجائے اور کچھ نہ اگائے تو اگر مین رزق کی تلاش کا ارادہ کرون تو کافر ہون۔ تجھے کسب کرنا اور سبب سے تعلق رکھنا ضروری ہے۔ تاوقتیکہ تیرا ایمان طاقتور ہوجائے پہر سبب سے مسبب کی طرف نقل کر۔ انبیاء علیہم السلام نے کمایا اور قرض لیا اور شروع حال مین اسباب کے تعلق پکڑا اور انجام کار توکل کیا۔ ابتدائً و انتہاءً شریعتاً و طریقتاً کسب و توکل کو جمع کیا۔ اے بے نصیب جو لوگون کے ہاتھون مین ہے اسپر توکل کرنے اور انسے گدا کرنے پر بھروسہ

کر کے کسب کو ہاتہ سے نہ دی۔ نہین تو تو طاقتون کی نعمت کا ناشکر ٹہریگا۔ اور خدا تجکو دشمن جانیگا اور بعیب کردیگا کسب کا ترک کرنا اور لوگون سے مانگنا بندے پر خدای عزوجل کا عذاب ہے سلیمان علیہ السلام کا جب ملک جاتا رہا تو خدا نے انکو کئی وجہون سے عذاب دیا جن مین سے ایک لوگون سے بہیک مانگنا تہا۔ آپ سلطنت کے دنون مین کسب سے کہایا کرتے تہے جب خدا عزوجل نے آپکو تنگی دی۔ تو سلطنت سی علیحدہ کیا اور روزی کے طریقے بند کردئے حتی کہ انہون نے لوگون سے گدای کی۔ اور اسکا باعث آپکے گہر مین ایک عورت کا چالیس روز مورت پوجنا تہا۔ پس برابر چالیس روز عذاب مین مبتلا رہے۔ اولیاء اللہ کے غم کو آرام اور بوجہ کو اترنا اور انکی آنکہون کو قرار اور مصیبت کو تسکین نہین حتی کہ خدای عزوجل کو ملین۔ انکی ملاقات دو قسم کی ہے۔ ایک دنیا مین دلون اور باطنون کے ساتہ اور یہ کم اور نادر ہے۔ دوسری آخرت مین جب اپنے خدای عزوجل سے ملتے ہین تو انکو راحت اور آرام آتا ہے۔ اور اس سی پہلے ہمیشہ کی مصیبت۔ اور آپ نے (خدا آپ سے راضی ہو) نفس کی بابت کلام کرنیکے بعد فرمایا اے غلام اسکو شہوتون اور لذتون سے باز رکہہ اور اسکو پاک طعام کہلا جو پلید نہ ہو پاک حلال اور پلید حرام۔ پہر فرمایا۔ اسکو حلال غذا دی تاکہ اترائے نہین اور تکبر اور بے ادبی نکرے۔ اے خدا ہمکو اپنا آپ بتلا تاکہ ہم تجہے پہچانین قبول فرمایا۔

اڈتیسوین مجلس آپ نے (خدا آپ سے راضی ہو) گیارہوین ماہ جمادی الآخر ۵۴۵ھ کو مدرسہ مین فرمایا۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہی آپنے فرمایا مَنْ تَوَعَّعَ لِغَنِیٍّ طَلَبًا لِّمَا فِیْ یَدَیْہِ ذَھَبَ ثُلُثَا دِیْنِہٖ (جس شخص نے حرکت کی غنی کی طرف اس چیز کے مانگنے کے لئے جو اسکے پاس ہے اسکے دین کے دو ثلث جاتے رہے۔) اے منافقو سنو۔ یہ اسکا حال ہے جو غنیون کی طرف جہکا۔ پس اسکا کیا حال ہوگا جس نے انکے لیے نماز پڑہی روزے رکہے۔ اور حج کیا۔ اور انکی دہلیز پر چوما۔ اے خدا عزوجل کا شریک بنانیوالو تمکو اسکی اور اسکے رسول کی کوئی خبر نہین۔ اسلام لاؤ۔ توبہ کرو۔ توبہ

اخلاص کے ساتھ ہو تاکہ تمہارا ایمان پاک اور تمہارا یقین کامل ہو جائے۔ اور تمہاری توحید سعد
نشو نما پکڑے کہ اوسکی شاخیں عرش تک صعود کر جائیں۔ اے مومن جب تیرا ایمان تربیت
پائے اور اسکا درخت اوپر چلا جائے۔ تو خدائے عزوجل تجھکو تیرے نفس اور خلقت سے بے نیاز
کردیگا تجھے کسب اور اکتساب سے غنی کر دیگا۔ حق عزوجل تیرے نفس اور دل اور باطن کو
سیر کریگا۔ تجھے اپنے دروازے پر ٹھرائیگا اور تیرے فقر کو اپنی ذکر اور قرب اور انس سے غنا
بنا دیگا۔ تو اسکی پرواہ نکریگا جس نے دنیا سے کہایا اور اس مین مشغول ہوا۔ اور نہ اسکی کہ ف
(یعنی دنیا) جسکے ہاتھ مین ہی۔ پس تیرا اسکو دیکھنا زحمت اور رنج اور ظلمت ہو گا۔ اے کہ تو
علم کا دعوی کرتا ہے اور ابنائے دنیا سے دنیا کو مانگتا ہی اور انکی لیٔ ذلیل ہوتا ہی تجھکو خدائے
عزوجل نے حسب مقدر گمراہ کر دیا ہی۔ تیرے علم کی برکت جاتی رہی اسکا مغز جاتا رہا اور چھلکا
باقی ہی۔ اور اے کہ تو عبادت کا دعویٰ کرتا ہی اور خلق کی پوجا کرتا ہی اور اُنسی ڈرتا اور امید رکہتا
ہے۔ تیری عبادت کا ظاہر خدا کے لئے ہی اور باطن خلقت کے لیٔ تیری تمام تلاش اور ارادہ ا
ہی جو انکے ہاتہو مین درہم اور دینار اور دنیا کا مال ہے تو انکی تعریف اور ثنا کی امید رکہتا
انکی مذمت اور روگردانی سے ڈرتا ہی۔ تو انکے اندیشے سے ڈرتا ہی۔ اور انکے دروازون پ
دیر تک (کہڑا) رہنے اور تقریب اور نرم کلامی کے ذریعے انکی عطا کی امید کرتا ہی۔ تجہپر
افسوس تو مشرک۔ منافق۔ ریاکار بے دین مرتد ہے۔ تجہپر افسوس کسکو زینت دکہلاتا
ہے۔ اسکو جو آنکہونکی خیانت اور سینہ کے پوشیدہ بہید ونکو جانتا ہی۔ تجہپر افسوس نماز
مین کہڑا ہوتا اور اللہ اکبر کہتا ہے اور اپنے قول مین جہوٹہ بولتا ہی۔ تیرے دل مین خلقت
اللہ عزوجل سے بہت بڑی ہی۔ اللہ عزوجل کی طرف رجوع لا۔ اور انکو اوسکے غیر اور دنیا و
آخرت کیلئے نکر۔ ان لوگون سی ہو جو اسکی ذات کو چاہتے ہین ربوبیت کا حق ادا کر۔ حمد اور ثنا
کیلئے عمل نکر۔ نہ عطا اور منع کے لیٔ۔ تجہپر افسوس تیرا رزق کم و زیادہ نہین ہوتا جو تجہپر خیر اور
شر مقدر ہو چکا وہ ضرور آئے گا۔ پس اس چیز مین مشغول نہ ہو۔ جس سی فراغت ہی اور

اس کی عبادت مین مشغول ہو۔ اپنے حرص کو کم اور امید کو کوتاہ کر۔ اور موت کو آنکہونکے سامنے رکہہ۔ نجات پائیگا۔ اور تمام حالات مین شرع کی موافقت کر۔ اے قوم کیا شرع کی موافقت تم مین پائی جاتی ہے؟ تم نے اسکو اپنے ظاہر و باطن کے ہاتہون سے چہوڑ دیا ہے۔ اور نفسون اور خواہشون کی تابعداری کی ہے۔ اور خدائے عزوجل کے علم پر مغرور ہو گئے ہو۔ جو تم سے ہر طرف عذاب اور سختی اٹہاتا ہے۔ اور آخرت مین اسکو تمام طرفون سے تم پر واقع کریگا۔ تجہے پکڑے گا اور مواخذہ کرے گا۔ پہر مارنیکے بعد قبر مین اتارے گا۔ پس تو اسکی تنگی اور عذاب پائے گا اور قیامت تک اسی مین رہیگا۔ پہر تجہے اٹہائیگا۔ اور بڑے محکمہ کی طرف حشر کریگا۔ پس ذرات پر اور اسپر جو تونے ہر ایک ساعت مین کیا حساب لیگا۔ تو کم و زیادہ سے پوچہا جائیگا تو بت ہے روح کے بغیر خشک چہوٹا ہے بے حقیقت اور کمزور۔ تو کسی کام کا نہین مگر آگ کیلئے تیری عبادت مین اخلاص نہین۔ پس اسمین روح نہوئی۔ تو اور تیرے عبادت سوائے آگ کے اور کسی کام کی نہین۔ کیا تجہے تکلیف اٹہانے کی حاجت نہین۔ اگر تونے عملون مین اخلاص نکیا تو بے فائدہ ہے۔ تو عَامِلَۃٌ نَاصِبَۃٌ (عمل کرنیوالے رنج اوٹہانیوالے) سے ہے۔ عاملہ دنیا مین ناصبہ قیامت کے دن آگ مین۔ مگر یہ کہ پہلے موت سے توبہ کرے اور خدائے عزوجل کی طرف اسلام کو نیا کرنے اور اچہی توبہ اور اسمین اخلاص کرنیکے ساتہہ موت آنے سے پہلے۔ رجوع لا۔ (اسلئے) کہ پہر دروازہ بند ہو جائیگا اور تو توبہ کے دروازہ مین داخل ہونے کی طاقت نہ پائے گا۔ اسکی طرف دل کے قدمون سے رجوع لا تاکہ تیرے آگے اپنے فضل کا دروازہ بند نکرے اور تجہے تیرے نفس اور رفاقت اور قوت اور مال کے سپرد نکرے اور جن چیزون مین تو ہے ان سب مین برکت عطا کرے۔ تجہپر افسوس تو خدائے عزوجل سے نہین شرماتا۔ تونے اپنے دینار کو رب اور درہم کو مقصود مقرر کیا ہے اور اسکو (یعنی خدا کو) بالکل بہلا دیا ہے۔ تہوڑی دیر بعد تجہے معلوم ہو جائیگا۔ تجہپر افسوس اپنا دکان اور مال۔ عیال کے لئے بنا۔ کہ انکے لئے شرع بموجب کسب کرے اور تیرا دل

خدای عزوجل پر بہروسہ رکہتا ہوا پایا اور انکا رزق اس سے مانگ نہ مال سے اور دکان سے پس وہ تیرا اور انکا رزق تیرے ہاتہہ پر جاری کرے گا۔ اور اپنا فضل اور قرب اور انس تیرے دلکو دیگا۔ تیرے عیال کو تجہہ سے غنی کرے گا۔ اور تجہے اپنے ساتہ غنی بنا دے گا۔ انکو غنی کریگا جس سے چاہے گا اور جسطرح چاہے گا۔ اور تیرے دل کو کہا جائے گا یہ تیرے لینے ہی اور یہ تیرے عیال کے لئے۔ تو اس مقام پر کسطرح پہنچیگا۔ حالانکہ تو اپنی ساری عمر مین شرک۔ پردہ کیا گیا۔ اور راندہ کیا گیا ہے۔ تو دنیا اور اسکے جمع کرنیسے سیر نہین ہوتا اپنے دل کے دروازے کو بند کر۔ اور اسکے اندر آنے سے سبکو مایوس کر۔ اور اسمین فقط خدای عزوجل کا ذکر ڈال۔ اور اپنے عملون سے پے در پے توبہ کر۔ اور اپنی جرأت اور بے ادبی سے پیدا ہے ندامت۔ اور جو گناہ تجہسے ہوا اسپر بہت رو۔ اور اپنے مال مین سے فقیرون پر خیرات کر۔ اسپر بخل نکر۔ وہ قریب ہی تجہہ سے جدا ہوگا۔ وہ مومن جسکو دنیا و آخرت کی بہلائی کا یقین ہو بخیل نہین ہوتا۔ حضرت عیسی علیہ السّلام سے روایت ہی کہ آپنے ابلیس سے پوچہا خلقت مین تیرا سب سے زیادہ پیارا کون ہے۔ اسنے کہا بخیل مومن۔ پہر پوچہا سب سے زیادہ مبغوض کون۔ اسنے کہا کریم فاسق۔ پہر اس سے پوچہا یہ کیونکر ہے۔ اسنے کہا اسلئے کہ مین بخیل مومن سے امید رکہتا ہون کہ اسکا بخل اسکو گناہ مین ڈالیگا۔ اور کریم فاسق سے ڈرتا ہون کہ اس کی بخشش اسکی بدیونکو مٹا دے گی۔ دنیا مین دنیا کے واسطے مشغول نہو۔ شرع نے کسب کو اسلئے مشروع کیا ہے تاکہ اس سے خدای عزوجل کی عبادت پر مدد لیجائے۔ لیکن جب تونے کسب کیا اور اس سے گناہ پر مدد لی۔ اور نماز اور نیکی کرنے کو چہوڑ دیا اور زکواۃ نہ نکالی تو تو گناہ مین ہی نہ عبادت مین۔ تیرا کسب راستہ کاٹنے کی طرح ہوگا۔ قریب ہی موت آئے گی مین اس سے خوش ہوگا۔ اور کافر اور منافق غمگین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہی کہ آپنے فرمایا اِذَا مَاتَ الْمُؤْمِنُ یَتَمَنّٰی اَنَّہٗ مَاکَانَ فِی الدُّنْیَا وَلَا سَاعَةً لِمَا یَرٰی مِنْ کَرَامَتِہِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ لَہٗ (جب مومن مرتا ہے تو تمنا کرتا ہے کہ دنیا مین تہوڑا بہی نہ

ساعت بھی اس سبب سے کہ وہ اللہ عزوجل کی کرامت اپنی لئے دیکھتا ہے) توبہ کرنے والا اپنی
توبہ پر ثابت رہنے والا کہان اپنے رب عزوجل سے حیا کرنیوالا اور تمام حالات مین اسکی انتظار
کرنیوالا کہان ہے۔ اپنی خلوت اور جلوت مین حرامون سے بچنے والا کہان ہے اپنی جسم اور
دل کی آنکھون کو بند کرنے والا کہان ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہی کہ آپ نے
فرمایا اِنَّ العَینَینِ لَیَزنِیَانِ وَزِنَاهُمَا النَّظرُ اِلی المُحَرَّمَاتِ (تحقیق دونون آنکھین
البتہ زنا کرتی ہین اور انکا زنا کیا ہی محرمات کی طرف دیکھنا) تیری آنکھہ نامحرم عورتون اور
بچون کی طرف دیکھنے سے کب تک زنا کریگی۔ کیا تو نے خدای عزوجل کا قول قُل لِلمُؤمِنِینَ
یَغُضُّوا مِن اَبصَارِهِم (مومنون کو کہہ کہ اپنی آنکھین بند کرین) کو نہین سنا۔ ای فقیر اپنے
فقر پر صبر کر۔ کیونکہ دنیا کا فقر کٹ جائیگا۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہی کہ آپ نے
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا۔ یَا عَائِشَۃُ تَجَرَّعِی مَرَارَۃَ الدُّنیَا لِنَعِیمِ الآخِرَۃِ
(ای عائشہ دنیا کی کڑواہٹ تلخی کو آخرت کی نعمتون کے لئی گھونٹ گھونٹ کرکے پی) کیا تجہے
معلوم نہین کہ قوم (یعنی اولیاء اللہ) کے پاس تیرا کیا نام ہے۔ بدبخت۔ یا نیک بخت) مانا کہ
یہہ خدا کے علم اور مقدر مین ہے لیکن خوف نہ چھوڑ۔ اگر تو علم اور سابقہ پر ہو رہیگا تو دین کی
حد سی نکلجائیگا جسکا تجہے حکم ہوا۔ اسکے کرنے مین کوشش کر تجہہ پر اس علم سابق سی کچہہ نہین یہہ
ایسی شئے ہی جسے نہ تو جانتا ہے۔ نہ تیرا غیر۔ یہہ غیبون مین سے ہے۔ اولیاء اللہ نے دنیا کے
فرش کو لپیٹا اور اس سے کنارہ کش ہوئے۔ اپنے مولیٰ کے سامنے کہڑے ہوئے اور اسکے خادمون کے
ساتہہ اسکی خدمت مین مشغول ہوئے اس سے لیتی ہین نہ دنیا نے کے لئی نہ چین اوڑانے
کے لئے۔ بلکہ اسکو ضرورتا کرتے ہین۔ اپنی نیتون کے ساتہہ عبادت پر کہڑے ہوتے ہین اور
اپنے دلون کو شیطان کے مکر اور فریب سے نگاہ رکھتے ہین۔ اس مین اپنے خدای عزوجل کو
مانتے ہین۔ اور اپنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے ہین۔ انکا کل شغل امرون کی
اطاعت اور سنت کی تابعداری ہی۔ وہ بڑی عالی ہمت اور کل خیرون مین قومی نما ہدین

ای اللہ ہمین بہی انہین سے بنا اور انکی برکتون مین سی ہمین بہی عطا کر۔ قبول فرما۔ ای غلام جبتک
تیری دلمین دنیا کی محبت ہی۔ صالحین کے احوال سے کچہہ بہی نہ دیکہے گا جبتک تو خلقت سے
گداگر بنوالا اور انکے ساہتہ مشرک ہوگا۔ تیرے دلکی آنکہین نہ کہلین گی۔ کوئی غرت نہین جبتک
کہ تو دنیا اور خلقت مین زاہد نہ ہووے۔ کوشش کر۔ تو اسکو دیکہے گا جسے تیرا غیر نہین دیکہتا
تیرے لئی عادت کا خلاف ہوگا۔ جب تو اوسے جو تیرے حساب مین ہی چہوڑ دیگا تو تیرے پاس
وہ جو تیرے حساب مین نہین ہی آئیگا۔ جب تو نے خدای عزوجل پر بہروسہ کیا۔ اور خلوت اور
جلوت مین اس سے ڈرا تو تجہے اسجگہہ سے جو تیرے گمان مین نہ تہی رزق پہنچائیگا۔ تو چہوڑ دو
تجہے دیگا۔ تو زہد کر وہ تجہی رغبت دیگا۔ ابتدا مین چہوڑنا ہی اور آخر مین لینا۔ ابتدائی امر مین
دلکو شہوتون اور دنیا کے چہوڑنے کی تکلیف دیتا ہے۔ اور انجام مین اسکا اخذ کرنا اول متقیون
کے لئے اور ثانی ان ابدال کے لئے جو خدائی عزوجل کی طاعت سے ملے ہوئے ہین۔ ای ریاکار
اے منافق اے مشرک۔ ان (امرون) مین جنکو تو چہوڑ دیتا ہے انکی مزاحمت نکر۔ وہ سچے
ہین ان (کامون) مین جو تیرے ہاتہہ سے واقع ہوتے ہین انکے احوال نہ طلب کر۔ انہون نے
عادات کا خلاف کیا۔ اور تو نے اسکی موافقت کی۔ پس درحقیقت تو نے انکے نزدیک عادات
کا خلاف کیا ہے۔ انہون نے نہین۔ وہ تیرے خواب کے وقت اٹہے۔ تیرے افطار کے وقت
انہون نے روزہ رکہا۔ تیرے امن کے وقت انہون نے خوف کیا۔ تیرے خوف کے وقت وہ امن
مین ہوسے۔ تیرے بخل کے وقت انہون نے سخاوت کی۔ انہون نے خدائی عزوجل کے لئی عمل کیا
اور تو نے اسکے غیر کے لئی۔ انہون نے اوسکو چاہا اور تو نے اسکے غیر کو۔ انہون نے امر اسکے سپرد کیا
اور تو نے اس سے مجادلہ اور مجاربہ کیا۔ وہ اسکی قضا پر راضی ہوسے اور خلقت کے پاس
شکوہ کرنیسے اپنی زبانین بند کین مگر تو نے ایسا نہین کیا۔ انہون نے تلخی پر صبر کیا۔ پس وہ
انکی حق مین شیرینی ہوگئی۔ قدر کی چہریان انکے گوشت کاٹتی ہین اور وہ کچہہ پرواہ نہین
کرتی اور نہ رنج محسوس کرتے ہین۔ یہ اس لئی کہ انہون نے رنج دہندہ کو دیکہا اور اس مین

حیران رہگئے۔ مخلوقات اسنے آرام مین ہے اسنے کسی کو تکلیف نہین پہنچتی۔ بعض نے کہاہی کہ
نیک وہ لوگ ہین جو ذرہ کو بہی نہین تکلیف دیتے۔ ذرہ چہوٹی سی چیونٹی کو کہتے ہین جو نظر
مین نہ آسکے وہ خدائے عزوجل کو طاعت کے ساتہہ اور خلقت کو نیک عشرت کے ساتہہ اور رکہنے کو صلہ رحمی
کے ساتہہ ملتے ہین۔ وہ دنیا اور آخرت کے درمیان نعمتون مین سے ہین۔ دنیا مین قرب کی نعمت
مین اور آخرت کو جنت اور اللہ عزوجل کے دیدار اور اسکے قریب ہونے اور اسکے کلام
سننے اور اسکی خلعت پہننے کی نعمتون مین۔ تیری اسنے کوئی نسبت نہین اپنے گناہون اور
اللہ عزوجل پر وقاحت (بیحیائی) اور جرأت سے توبہ کر۔ تجہپر افسوس۔ حیا اللہ عزوجل سے
چاہئے۔ نہ خلقت سے۔ وہ سب چیزون سے پہلے ہے۔ تو محدث سے حیا کرتاہی۔ اور
قدیم سے وقاحت (بیحیائی) وہ کریم ہی اور اسکا غیر لئیم۔ وہ غنی اور اسکے سوا فقیر۔ اسکا لطف
عطا کرتاہی۔ اور اسکے غیر کا نہ دینا۔ اپنی حاجتین اسکے آگے پیش کر۔ وہ غیر سے اولی تر ہی۔ اسکی
صنعت سی اسکی دلیل پکڑ۔ اسکی شرع کی حدود کی محافظت کر۔ اور تقوی کو لازم پکڑ۔ جب تو
تقوی پر مداومت کرے گا تو وہ تجہے اپنی راہ بتلائے گا۔ اور تو مصنوعات مین مشغول ہے
اسپر دلیل طلب کر۔ اور دنیا و آخرت کو ترک کر۔ جو اسنے تیرے لئے مقدر کیا ہی۔ تجہی ملجائیگا
تجہہ سے فوت نہ ہوگا۔ تیرا اسکے غیر کو ترک کرنا تیرے دل کو کدورتون سی صاف کریگا۔
جب تیرا دل تجہی اسکو نہ بتلائے تو تو بہائم کیطرح بے سمجہہ ہے۔ دنیا سے اٹہہ۔ اور ان
عقلمندون کی طرف آ جنکی عقل نے انکو خدائے عزوجل کی راہ بتلائی۔ اور اسنے عقل سیکہہ اور
اس سے اپنی نفس اور خدا کو پہچان۔ تجہپر افسوس تیری عمر ضائع ہو رہی ہی اور تجہے کوئی خبر نہین
یہ آخرت سی روگردانی اور دنیا پر متوجہ ہونا کب تک ہی۔ تجہپر افسوس۔ تیرا رزق کوئی اور
نہین کہائیگا۔ بہشت و دوزخ مین تیری جگہ کوئی اور سکونت نہین کرے گا۔ تحقیق
غفلت تجہپر غالب ہوئی ہے اور ہوا نے تجہے قید کر لیا ہے۔ تیرا تمام مقصود کہانا اور پینا
اور نکاح اور سونا اور غیر مین حاصل کرنا ہی۔ تیرا مقصد کافرون اور منافقون کا مقصد ہی

حلال یا حرام سے پیٹ بھر لینے کے بعد تیرے دل کو خبر نہین کہ تجھپر قرض ہی یا نہین۔ اے
مسکین اپنے آپ پر رو۔ جب تیرا بیٹا مر جاتا ہے تو تجھپر قیامت قائم ہوتی ہی اور دین مرتا ہے
تو تجھے کچھہ پرواہ نہین ہوتی۔ اور نہ اسپر روتا ہی۔ وہ فرشتے جو تجھپر موکل ہین۔ جب تیرے دین کے
سرمایہ مین خسارہ دیکھتے ہین تو تجھپر روتے ہین۔ تجھے عقل نہین۔ اگر تجھے عقل ہوتی تو تو دین کے
چلا جانے پر روتا۔ تیرے پاس راس المال ہے اور تو اس مین تجارت نہین کرتا۔ یہ عقل
اور حیا دونون راس المال ہین۔ تو انمین تجارت کرنا اچھا نہین سمجھتا۔ وہ علم جسپر عمل نہو۔ وہ
عقل جس سے نفع نہو۔ وہ حیا جو فائدہ نہ دے۔ اس گھر اور خزانے اور طعام کی مانند ہی جس
مین کوئی نرہتا ہو جسکو کوئی نہ جانتا ہو۔ جسکو کوئی نہ کھاتا ہو۔ جب تو آسمان کو کہ جس مین تو ہی
نہ جانے مین مبتلا ہون۔ میرے پاس اس شرع کا آئینہ ہے جو ظاہری حکم ہے اور اس اللہ عزوجل
کے علم کا آئینہ جو باطنی علم ہے غفلت کی نیند سے بیدار ہو۔ اور بیداری کے پانی سے اپنا
منہہ دہو۔ اور دیکھہ کہ کیا تو مسلمان ہی یا کافر۔ مومن ہی یا منافق۔ موحد ہے یا مشرک
ریاکار ہی یا مخلص۔ موافق ہی یا مخالف۔ راضی ہے یا ناراض۔ حق عزوجل کو کچھہ
پرواہ نہین۔ تو راضی ہووے۔ یا ناراض۔ اسکا ضرر اور فائدہ تیری ہی طرف ہی وہ
پاک ہے۔ کرم کرنے والا۔ حلم کرنے والا۔ فضیلت دینے والا۔ سب اسکے لطف و فضل کے
ماتحت مین اگر ہمپر لطف نکرے تو ہم ہلاک ہو جائین۔ اگر ہم مین سے ہر ایک کا ہماری افعال پر
پورا پورا مقابلہ کرے تو ہم سب ہلاک ہو جائین۔ اب بندے اللہ عزوجل پر اپنی عبادت
سے باوصف سہو اور ریا اور نفاق کے احسان کرتا ہے۔ اور اسکی کرامت اپنی لئے طلب
کرتا ہے اور اپنے فساد کے ساتھہ صالحین سے مزاحم ہوتا ہی۔ اے بہاگنے والے [illegible]
اے اس امت کے مخلصون۔ اور موحدون سے خارج۔ تیرے اور انکا ذکر کرنی اور انکی معرفت
کا دعوی کرنے مین کیا نسبت ہی۔ تجھپر افسوس۔ رو تاکہ وہ بھی تیرے ساتھہ رووین۔ اپنی
مصیبت مین بیٹھہ اور ماتمی لباس پہن تاکہ وہ تیرے پاس بیٹھین تو محجوب ہی اور تجھکو کوئی خبر نہین

بعض صالحین نے کہا (رحمۃ اللہ علیہم) ان محبوبوں پر افسوس ہے جو اپنی محبوب ہونیکو نہیں چاہتے
تجہپر افسوس تیرا دل کیا چیز ہے۔ تو کیا سمجہتا ہے۔ کس کے پاس شکایت لیجاتا ہے۔ کس کے آگے
فریاد کرتا ہے۔ کس کے ساتہہ سوتا ہے۔ جب سختی مین پڑتا ہے تو کس پر بہروسہ کرتا ہے تیرے آگے بیان کر
مین تیرے جہوٹہ اور نفاق کو پہچانتا ہون۔ میرے نزدیک تو اور خلقت مچہر کی مانند ہے۔ تم مین سے صادق
کو جانتا ہون اور اسکا خادم ہون۔ اگر وہ چاہے کہ مجہے بازار مین لیجائے اور بیچ ڈالے یا شکایت
کرے تو مین تیار ہون۔ اگر وہ چاہے کہ میرے کپڑے اور میری ملکیت کو لیلے یا مجہے حکم کرے کہ مین گدا
کرون تو مین حاضر ہون۔ تجہہ مین تو نہ صدق ہے نہ توحید۔ نہ ایمان۔ مجہکو کیا کرون (کیا)
تجہسے شگاف بند کرون۔ تو بوسیدہ چوب ہے جو جلانیکے سوا کسی کام کا نہین۔
اے قوم دنیا چلی جاتی ہے اور عمرین فنا ہوتی ہین۔ اور آخرت تم سے قریب ہے۔ اور تمہین اسکا
کوئی غم نہین۔ بلکہ دنیا اور اسکے جمع کرنیکا غم ہے۔ سو تم خدائے عزوجل کی نعمتون کو دشمن
ہو۔ اگر اسکی طرف سے تم کو تکلیف ہو تو ظاہر کرتے ہو اور اگر اسکی طرف سے آرام ملے تو چہپاتے
ہو اگر تم اللہ عزوجل کے انعامون کو چہپاؤگے اور اپنے اسکا شکریہ نہ ادا کروگے تو وہ انکو
تم سے چہین لیگا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپنے فرمایا اِذَا اَنْعَمَ اللّٰہُ
عَزَّوَجَلَّ عَلٰی عَبْدِہٖ نِعْمَۃً اَحَبَّ اَنْ تُرٰی عَلَیْہِ (جب خدائے عزوجل اپنے
بندے پر انعام کرتا ہے تو محبت کرتا ہے۔ اس سے کہ اسپر (نعمت کو) دیکہا جائے) قوم
(اولیا اللہ) نے اپنے لئے صرف ایک غم رکہا۔ انہونے سب چیزون کو اپنے دلون سے نکال ڈالا
اور اس ایک چیز کو جگہہ دی۔ نہ اور چیزونکی طرح اپنی عبادتون کو ریا اور نفاق اور شہرت سے
خالص کیا۔ اپنے خدائے عزوجل کے آگے عبودیت کو ثابت کیا۔ اور تم خلقت کی غلام۔ ریا اور
نفاق کے غلام۔ خلق اور ہواؤن اور (نفسانی) حظوظ اور رضا کے غلام ہو۔ تم مین کوئی
ایسا نہین جو اسکے لئے عبودیت ثابت کرے۔ مگر وہ جسکو خدائے عزوجل چاہے ایسے بہت
نادر ہین۔ کوئی تو دنیا کو پوچتا ہے۔ اسکے ہمیشہ رہنے سے محبت رکہتا اور نہ اسکو زوال ہو خدا

اور کوئی خلقت کی پوجا کرتا ہی انسے ڈرتا۔ اور انسے امید رکھتا ہی۔ کوئی جنت کی عبادت کرتا اسکی نعمتون کا امیدوار اور انکے خالق کی امید نہین رکھتا اور کوئی دوزخ کی پرستش کرتا اس سے ڈرتا اور اسکے خالق سے نہین ڈرتا ہے خلق کیا ہے۔ جنت کیا۔ نار کیا۔ اور اسکا غیر کیا۔ اللہ عزوجل نے فرمایا۔ وَمَا اُمِرُوْا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَاءَ (اور نہین امر کیے گئے مگر یہ کہ عبادت کرین۔ اللہ کی خالص کرتی ہوئی واسطے اسکی عبادت کو پاک ہوکر) ان عارفون نے جو اوسکو جانتے ہین اوسکی عبادت اسکی لئے کی نہ اوسکے غیر کے لیے ربوبیت اسکی حق اور عبودیت کو ادا کیا اسکی امر کی تابعداری اور اسکی محبت کے سلئے نہ کسی اور مطلب کے لئے اور اسکا ارادہ کیا نہ اسکے غیر کا۔ اور اسکے غیر کو چھوڑ دیا۔ تم صورتین ہو بلا ارواح تم ظاہر مین ہو اور قوم باطن مین۔ تم الفاظ ہو اور قوم معنی تم چھلکے ہو اور قوم مغز۔ قوم (اولیا اللہ) انبیاء کا لشکر ہی۔ انکے دائین اور بائین اور آگے اور پیچھے انکے طعام اور شراب کا پس ماندہ انکے لئے ہی۔ وہ اپنی علمون پر عمل کرتی ہین۔ پس انکی وراثت انکے لیے درست ہوئی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ (عالم نبیون کے وارث ہین) جب انہون نے اپنے علمون پر عمل کیا تو وہ نبیون کے خلیفہ اور وارث اور نایب ہوئے۔ تجھپر افسوس۔ یہ صرف علم سے حاصل نہین ہوتا جیسطرح دعوی بلا شہادت فائدہ مند نہین اسیطرح علم عمل کے بغیر مفید نہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی روایت ہی کہ آپنے فرمایا يَهْتِفُ الْعِلْمُ بِالْعَمَلِ فَاِنْ اَجَابَهُ وَاِلَّا ارْتَحَلَ علم عمل کو آواز دیتا ہے۔ پس اگر وہ جواب دی تو ٹہیرتا ہی نہین تو کوچ کرتا ہی اسکی برکت کوچ کر جاتی ہی اور تدریس باقی رہتی ہی اسکا چھلکا باقی رہتا ہے۔ اور مغز چلا جاتا ہی۔ اے علم پر عمل کرنے کو ترک کرنے والو تم مین سی ہر ایک شعر کو پوری فصاحت اور بلاغت او اکرنے پر یاد ہے۔ اور اسکا عمل اور اخلاص کچھہ نہین۔ اگر تو اپنی دل کو مہذب بنا ہے تو البتہ تیرے ہاتہہ پاون وغیرہ مہذب بنجائین کیونکہ وہ اعضاء کا بادشاہ ہی پس جب بادشاہ

مہذب ہو۔ تو رعیت بھی مہذب ہو جاتی ہے۔ علم چھلکا ہی اور عمل مغز۔ چھلکا مغز کی حفاظت
تک حفاظت مین رہتا ہے اور مغز اس سے روغن نکلنے تک نگہہ رکھا جاتا ہی۔ پس جب چھلکے
مین مغز نہ ہو۔ تو کس کام کا ہی اور جب مغز مین روغن نہو۔ تو ناکارہ ہی۔ علم چلا گیا اس لیے کہ جب
عمل نرہا تو وہ بھی نرہا تجہے۔ اسکو بلا عمل زبانی یاد کرنا اور پڑھنا کیا فائدہ دیتا ہی۔ ای عالم اگر تو دنیا
و آخرت کی بہتری چاہتا ہے۔ تو اپنے علم پر عمل کر اور لوگون کو سکھا۔ اور ای دولتمند اگر تجھے
دنیا و آخرت کی بہتری درکار ہی۔ تو اپنے مال سے فقیرون کی مدد کر۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سے روایت ہی آپنے فرمایا۔ اَلنَّاسُ عِیَالُ اللّٰہِ وَاَحَبُّ النَّاسِ اِلَی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ
اَنْفَعُهُمْ لِعِیَالِہٖ (لوگ خدای عزوجل کی عیال ہین اور خدای عزوجل کے نزدیک زیادہ
پیارا۔ اسکے عیال کو زیادہ فائدہ دینے والا ہی) پاک ہی وہ جس نے بعض کو بعض کا محتاج
بنایا۔ اسمین اسکی مرضی ہی۔ ای دولتمند۔ تو مجھ سے بھاگتا ہے۔ مین تجھ سے تیرے ہی لیے لیتا ہون
عنقریب خدای عزوجل کی طرف سے مجھے مال ملجائیگا۔ اور مجھکو تم سے بے نیاز کریگا۔ اور تمکو
میرا محتاج بنائے گا۔ حضرت ابراہیم رحمتہ اللہ علیہ جب فقیر کی بے صبری کو دیکھتے تو فرماتے
ای خدا ہمپر دنیا مین وسعت کر۔ اور ہمین اس سے بہرہ ور کر۔ اور اسکو ہم سے نہ سمیٹ۔ اور ہمین اسمین بخشش
ندے۔ پس ہم اسکی طلب مین ہلاک ہو جاینگے۔ ای اللہ اپنی قضاؤن اور قدرتون میں ہم سے مہربانی فرما۔

(وہ مجلس جو تیس مجلسون کو پورا کرتی ہے)

تیسوین مجلس۔ آپ (خدا آپ سے راضی ہو) سولھوین جمادی الآخر ۵۴۵ھ کو رباط مین
صبح کے وقت فرمایا۔ آسے بشارت اسکے لئے جس نے اللہ عزوجل کا اور اسکی نعمتون پر اقرار کیا
اور سب کچھ اسکے سپرد کیا۔ اور اپنے نفس اور اسباب اور طاقت اور قوت کو چھوڑ دیا۔ عقلمند
وہ آدمی ہی جو تمام حالات مین اللہ عزوجل پر کوئی عمل نہین جتاتا۔ اور نہ اس سے جزا طلب کرتا
ہی۔ (تجھپر افسوس) تو اللہ عزوجل کی بے علم عبادت کرتا ہی۔ اور بے علم زہد کرتا اور دنیا کو
بے علم لیتا ہے۔ یہ حجاب در حجاب ہی۔ اور عذاب در عذاب۔ تو نیکی کو بدی سے تمیز نہین کرتا

اور اس مین جو تیرے لئے ہی اور جو تجھپر ہے فرق نہین کرتا۔ اپنے دوست کو اپنے دشمن سے نہین پہچانتا یہ سب اللہ عزوجل کے حکم سے عدم واقفیت۔ اور شیخون کی خدمت کو ترک کرنیکے باعث ہی عمل کے شیخ اور علم کے شیخ تجھے اللہ عزوجل کو بتا ئین گے۔ اول قول سے پھر عمل سے۔ اور انکے ذریعہ سے تو خدائے عزوجل سے ملجائے گا۔ کسیکو نہین ملا مگر علم کے ساتھ اور دل اور جسم سے دنیا مین زہد کرنے اور اس سے اعراض کرنے کے ساتھ۔ متزہد (وہ زاہد جو زہد کو تکلف سے ظاہر کرتا ہی) دنیا کو اپنے ہاتھ سے نکالتا ہے اور حقیقی زاہد اسکو دل سے خارج کرتا ہی (اولیا رنے) دنیا مین دلون سے زہد کیا۔ پس زہد انکی طبیعت بنگیا۔ انکے ظاہر اور باطن سے ملگیا۔ انکی طبیعتون کی ناریت بجھ گئی۔ انکی خواہشین ٹوٹ گیئن۔ انکے نفس مطمئن ہوئے اور انکا شر زائل ہو گیا۔ اے غلام یہ زہد وہ صنعت نہین جسکو تو کر رہا ہی۔ یہ وہ شے نہین جسکو تو وہ ہاتھ مین لیتا ہے اور پھینکدیتا ہے۔ بلکہ وہ خطوات (اقدام) ہین انہین کا پہلا دنیا کے چہرے پر نظر ڈالنا ہے۔ تو اسکو اس صورت مین دیکھے جو گذشتہ نبیون اور رسولون کے پاس اور ان اولیا اور ابدال کے پاس تھی جنسے کوئی زمانہ خالی نہین رہا اور یہ رویت (دیکھنا) تجھکو گذشتہ بزرگون کی انکے اقوال اور افعال مین تابعداری کرنیکے باعث صحیح طور سے حاصل ہوگی۔ جب تو انکی تابعداری کرے گا تو دیکھے گا جو انہون نے دیکھا اور جب تو قول اور فعل اور خلوت اور جلوت اور علم اور عمل ظاہر اور باطن مین اس قوم کا تابع ہوگا۔ ان جیسے روزے رکھے گا۔ انکی طرح نماز پڑہے گا انکے لینے کی طرح لیگا۔ انکے چھوڑنے کی طرح چھوڑیگا۔ اور ان سے محبت رکھے گا تو اسوقت خدائے عزوجل تجھے ایسا نور عطا کرے گا کہ تو اس سے اپنے نفس اور اپنے غیر کو دیکھ لیگا۔ اور تجھکو تیرے اپنے اور خلقت کے عیب معلوم ہو جائینگے پس تو اپنے نفس اور تمام خلقت مین زاہد بنجائیگا جب یہ تیرے حق مین درست ہو جائیگا تو تیرے دل کی طرف قرب کے نور آئینگے۔ اور تو مومن موقن (یقین والا) خدا شناس

عالم ہوجائیگا اور چیزونکو انکی (اصلی) صورت اور معنی پر دیکھیگا تو دنیا اسیطرح دیکھے گا جیطرح گذشتہ زاہدون نے جو اس سے اعراض کرنیوالے تھے دیکھا۔ تو اسکو بڑھیا بدحال۔ شوم بدشکل کی صورت مین دیکھے گا۔ یا اس قوم (اولیاء اللہ) کے نزدیک اسی صفت پر ہے اور بادشاہون سکے نزدیک خوبصورت آراستہ دلہن کی۔ یہ قوم (اولیاء اللہ) کے نزدیک حقیر اور ذلیل ہے۔ وہ اسکے بال جلاتے ہین اسکے کپڑے پھاڑتے ہین اسکے چہرے کو چھیلے ہین۔ وہ اس سے اپنی قسمت قہراً اور جبراً اسکو ذلیل کر کے لیتے ہین۔ اور خود آخرت کے مصاحب ہوتے ہین (اے غلام) جب دنیا مین تیرا زہد درست ہوجائے تو اپنے اختیار اور خلقت مین زہد کر۔ انسے نہ خوف کر نہ امید رکھہ۔ اور ان سب چیزون کو جنسے تیرا نفس امر کرتا ہی قبول نکر۔ مگر اللہ عزوجل کا حکم آنیکے بعد اور اگر تیرے دل پر بطریق الہام یا رویا رجبکہ وہ خلقت سے نفرت کرنیوالا اعراض کرنے والا ہو۔ یہ حکم نازل ہوگا۔ اور اگر تیرے (حرف) ہاتھہ پاؤن سکون پذیر ہون تو اسکا اعتبار نہین۔ تجھے کیہ سفر نہین۔ اعتبار دل کے سکون کا ہے۔ وہ بڑی بھاری مصیبت ہی تجھے سکون نہین تاوقتیکہ تیری طبیعت اور ہوا اور غیر مولی امر نہ جائے۔ پس اسوقت تو اسکے قرب سے زندہ ہوگا۔ مرا ہی۔ پھر اٹھنا۔ پھر جب چاہیگا تجھے اپنی خاطر اٹھائیگا خلقت کی طرف واپس کریگا تاکہ تو انکی مصلحتون مین غور کرے اور نہ اسکو دروازے پر لائے تجھے دنیا اور آخرت کی طرف رغبت ہوگی تاکہ تو اپنا مقسوم ان سے لیوے۔ تجھکو خلقت کا رنج برداشت کرنے پر قوت ملے گی پس تو انکو گمراہی سے روکیگا اور راہ مین اسکے حکم کی اطاعت کریگا۔ اور اگر تو یہ نہ چاہیگا تو تیرے لیے اسکے غیر سے اسکے قرب مین کفایت اور فراخی ہوگی۔ تو اس خالق کی حاصل ہونیکے بعد چیزونکو انکی وجود سے پہلے بنانیوالا ہی۔ خلقت پر قانع نہو سکیگا۔ وہ سب سے پہلے تھا۔ اور سب کو پیدا کرنیوالا ہی اور سب کے بعد باقی رہیگا۔ تمہاری گناہ بارش کی طرح (کثیر التعداد) ہین تو چاہیے کہ تمہاری توبہ بھی ہر ایک لحظہ مین انکے مقابلہ پر ہو (تجھپر افسوس) تو بڑا متکبر بڑا۔ مغرور۔ اور بڑا

حریص ہی تو مجسم ہوس۔ تو عبارت ہے۔ مٹی ہوئی قبرون کی طرف دیکہا اور ان مین رہنے والونکی ساتہہ ایمان کے زبان سے مخاطب ہو۔ وہ تجہی اپنی حالات سے خبر دین گے۔ ای غلام تو حق عزوجل کی ارادت اور اسکے اولیار کی ارادت کا دعوی کرتا ہے۔ اور مین تجہی چہوڑتا ہون تیری حکایت نہین کرتا اور تجہپر طعنہ کرتا ہون۔ مین خدای عزوجل کے حکم سے تمپر محتسب ہون ان منافقون کی جو اپنے اقوال اور افعال مین جہوٹہ بولتے ہین۔ گردنین کاٹتا ہون۔ مین بہت دفعہ مشائخ پر محتسب رہا ہون۔ حتی کہ میرے لئے محتسبی درست ہوگئی۔ ای اہل زمین اپنے اعمال کو نمک کے بغیر نہ گوندہو۔ آؤ اسکے لئے نمک لو۔ اسے نمک کے بکہیرنیوالے آگئے آئے۔ ای منافقین تمہارا گوندہا ہوا آٹا نمک کے بغیر ناخواستہ (بتہر) ہے۔ وہ علم کے خمیر اور اخلاص کے نمک کا محتاج ہے۔ اے منافق تو نفاق سے گوندہا ہوا ہے قریب ہی کہ تجہپر تیرا نفاق آگ بنجائیگا۔ اپنے دل کو نفاق سے خالص کر تحقیق وہ خلاصی پاگیا۔ جب دل خالص ہو جائے تو ہاتہہ پاؤن خالص ہو جاتے ہین۔ اور خلاصی پاتے ہین۔ دل ہاتہہ پاؤن کا چرواہا ہے جب وہ درست ہو جائے تو ہاتہہ پاون درست ہوگئے۔ جب دل اور ہاتہہ پاؤن مستقیم ہوئے تو مومن کام پورا ہوگیا۔ اور اپنے اہل اور ہمسایون اور اہل شہر پر نگہبان ہوا۔ اسکا حال بقدر قوت ایمان اور قرب مولی ترقی پاتا ہی۔ اسے قوم (صوفیا) خدائے عزوجل کے ساتہہ معاشرت مین عمدہ بنو۔ اور اس سے ڈرو۔ اسکے حکم کے بموجب عمل کرو۔ کیونکہ اوسنے تمکو اپنے حکم پر عمل کرنے کی تکلیف دی ہے (وہ عمل کیا ہے) اس علم مین مشغول ہو تا جو تمہاری حق مین مقدر ہو چکا ہے۔ اس حکم پر عمل کر۔ اور اسکا حق ادا کر۔ تحقیق تو جب اسپر عمل کرے گا تو عمل تیرا ہاتہہ نہ پکڑے گا۔ اور جسکے لئے تو نے عمل کیا اسپر داخل کریگا۔ پس تو اس سے وہ علم حاصل کریگا جسکو تو جانتا نہ تہا۔ اور تو اسکے علم کے بموجب اسکے ساتہہ ہوگا۔ اور اسکے حکم کے بموجب اوسکی خلقت کے ساتہہ۔ تو نے اول پر عمل نہین کیا دوسرے کو طلب کرتا ہی جب تیرے قدم اول مین ثابت ہو جاتیں۔ اسوقت دوسرے کو طلب کر۔ تو غلام سے نہین ملتا استادسے

کس طرح ملے گا۔ اپنے پیچھے کی طرف لوٹ۔ اور عقلمند بن۔ علم حاصل کر۔ پھر عمل اور اخلاص لا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تفقہ ثم اعتزل (فقیہ ہو پھر کنارہ کر) مومن وہی جو سیکھتا ہے اس علم کو جو اسپر واجب ہے۔ پھر خلقت سے کنارہ کرتا ہے اور اپنے خدائے عزوجل کی عبادت میں لگا رہتا ہے۔ اسنے خلقت کو پہچانا پس انکو برا جانا اور حق عزوجل کو پہچانا پس اس سے محبت کی اور اسکو طلب کیا۔ اور اسکی خدمت کی۔ خلقت اوسکے پیچھے ہوئی پس وہ بھاگا۔ اور انکے غیر کو طلب کیا۔ انکو چھوڑا اور انکے غیر میں رغبت کی۔ اس نے جان لیا کہ انکے ہاتھوں میں نہ ضرر ہے نہ نفع۔ نہ خیر نہ شر۔ اور اگر انکے ہاتھوں پر انمیں سے کوئی شئے جاری ہوئی تو وہ اللہ عزوجل کی طرف سے ہے نہ انسے۔ پس اسنے سوچ لیا کہ ان سے دور رہنا انکے قرب سے اچھا ہے۔ اصل کی طرف آیا اور فرع (شاخ) کو چھوڑ دیا۔ اسنے جانا کہ فرع (شاخیں) بہت ہیں اور اصل ایک۔ پس اسی سے تمسک کیا۔ اسنے فکر کے آئینہ میں غور کی پس دیکھا کہ ایک دروازے پر کھڑا ہونا بہت دروازوں پر کھڑا ہونے سے اچھا ہے پس اسی پر کھڑا ہوا۔ اور اسی سے تمسک کی۔ مومن۔ موقن مخلص عقلمند ہے۔ اسکو عقلوں کی عقل دی گئی اسلئے وہ لوگوں سے بھاگا اور ان سے کنارہ کیا۔

اکتیسویں مجلس

آپنے (خدا آپ سے راضی ہو) اٹھارھویں جمادی الآخر ۵۴۵ھ کو مدرسہ میں کچھہ کلام کے بعد عشا کے وقت فرمایا۔ جب غضب خدا کے لیے ہو تو نیک ہے اور جب اسکے غیر کے لیے ہو تو برا ہے۔ مومن خدائے عزوجل کے لیے غضب میں آتا ہی نہ اپنے نفس کے لیے۔ اسکے دین کی مدد کے لیے خشمگین ہوتا ہے نہ اپنے نفس کی مدد کیلیے جب حق شرع سے کسی حد کی مخالفت کی جائے تو اس چیتے کی طرح غضب میں آتا ہے جسکا شکار لے لیں پس یقیناً خدائے عزوجل اسکے غضب کے باعث غضب میں آتا ہے اور اسکی رضا پر راضی ہوتا ہے۔ وہ غضب جو تو اپنے نفس کے لیے کرتا ہے خدائے عزوجل کے لیے ظاہر ست کر نہیں تو تو منافق ہوگا۔ اور ایسا ہی اور اعمال اسلئے کہ جو اللہ عزوجل کے لیے ہو وہ کامل

اور باقی رہتا اور بڑہتا ہے۔ اور جو اسکی غیر کے لئے ہو وہ تغیر پاتا اور زائل ہوجاتا ہے جب
تو کوئی کام کرے تو نفس اور ہوا اور شیطان کو اس سے دور رکہا اور مت کر مگر اللہ عزوجل
کے لئے۔ اور اسکے امر کی متابعت کے لئے کوئی فعل نہ کر مگر اللہ عزوجل کے یقینی امر سے
شرع کی وساطت سے ہو۔ یا دل پر خدای عزوجل کی طرف سے الہام ہونیسے ہوا اور ساتہہ ہی
شرع کی موافقت کا خیال رکہہ۔ اپنے نفس اور خلقت اور دنیا مین زہد کر۔ وہ تجہے خلقت
سے آرام دیگا۔ اور اللہ عزوجل کے ساتہہ انس پکڑنے اور اسکے قرب کی راحت مین رغبت
کر نفس اور ہوا اور وجود کی کدورات سے صفائی حاصل کرنے بعد اسکے انس کے سوا
اور کوئی نہین اور اسکے قرب کے سوا کوئی راحت نہین۔ قوم (صوفیا) کے ساتہہ
اونکی تائید سے مدد لے۔ اور انکی آنکہہ سے دیکہہ۔ وہ تجہہ سے اسیطرح فخر کریگا جیسا کہ انسان
کرتا ہی بادشاہ باقی غلامون کے درمیان تجہہ سے فخر کریگا۔ اسکے غیر سی اپنے دلکو پاک کر۔ تو
اس سے او سکے غیر کو دیکہے گا۔ خلاصہ یہہ کہ تو اسکو مشاہدہ کرے گا۔ پہر اسکی مدد سے خلقت
مین اسکے افعال کو جسطرح کہ تو ظاہری نجاست کے ساتہہ بادشاہون پر داخل نہین ہوسکتا اسیطرح
تو بادشاہونکے بادشاہ۔ یعنی اللہ عزوجل پر باطنی نجاست کے ساتہہ داخل ہوسکتا۔ تو تمہہٹ
کا بہرا ہوا کیا ہے وہ تجہے کیا کرے۔ جو تجہہ مین ہے اسکو اوندہا۔ اور صاف ہو۔ اسکے بعد
تجہی بادشاہون تک رسائی ہو گی۔ تیرے دلمین گناہ اور خلقت کا خوف اور رجا اور دنیا
وما فیہا (موجود) ہی۔ اور یہ کل دلونکی نجاستین ہی۔ خاموش رہ حتی کہ تیرا نفس مرجاوے اور تو
صدق کی نعش پر اٹہایا جاوے۔ اسوقت خلقت پر متوجہ ہونے مین کوئی ڈر نہین خاموش رہ حتی کہ
تجہے اسکے قرب کی وحشت (طاری) ہو پس تجہے انسے اور انکے ہاتہہ چومنے اور انکی عطا اور منع
اور انکے حمد اور ذم سے روگردانی ہوگی۔ جب توبہ درست ہوجائے تو ایمان درست ہوتا اور
بڑہتا ہے۔ اہل سنت کا مذہب ہی کہ ایمان کم و زیادہ ہوتا ہے۔ طاعت سے بڑہتا ہی اور
معصیت سے کم ہوتا ہے۔ یہ عوام الناس کے حق مین ہی۔ مگر خواص ایمان خلقت کی انکو دکہنے

نکلنے کے باعث بڑھتا۔ اور اسکے انہین داخل ہونے سے کم ہوتا ہی انکے خدائی عزوجل کی طرف سکون
کرنے سے بڑھتا۔ اور اسکے غیر کی طرف سکون کرنے سے کم ہوتا ہے۔ اسی پر توکل کرتے ہین اور
اسی پر بہروسہ رکہتے ہین اسی سی سہارا رکہتے ہین اسی سی ڈرتے ہین اُسی کی طرف لوٹتے ہین اسکو واحد جانتے
اور اوسیر اعتماد کرتے ہین۔ شرک نہین کرتے۔ اور اسیر آزمائے جاتے ہین۔ انکی توحید ولون
ہین اور خلقت سے مدارات ظاہر ہین۔ جب انپر جہالت کی جائے وہ جہالت نہین کرتے
اللہ عزوجل نے انکے حق مین فرمایا۔ وَاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوْا سَلَامًا (اور جب
جاہل انسے خطاب کرتے ہین تو وہ سلام کہتے ہین) تجہیر خاموشی اور جاہل کی جہالت اور انکی (یعنی
لوگونکی طبیعت اور نفس وہوا کے جوشین آنیکے وقت علم کرنا ضروری ہی مگر جب حق عزوجل کی نافرمانی
اختیار کرین۔ تو خاموشی نہین چاہیے کیونکہ وہ حرام ہی اسوقت کلام عبادت اور اسکا ترک کرنا
گناہ ہی۔ جب تو نیکی پر امر کرنے اور برائی سی باز رہنے پر قادر ہووی تو اس مین کوتاہی نہ کر
وہ نیکی کا دروازہ ہی۔ تیرے آگے کہولا گیا اس مین جلدی داخل ہو۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
جنگل کی گہاس کہایا کرتے اور نالابون کا پانی پیا کرتے۔ اور غارون اور ویرانون مین
پناہ لیا کرتے تہی۔ جب خواب فرماتے تو پتہر یا اپنی کلائی کا سرہانا بنالیتے۔ مومن اسیطرح
کرتا ہی اور اس قدم پر خدائی عزوجل سے ملنے کا ارادہ رکہتا ہے۔ اور اگر دنیا سی کچہہ اسکی
قسمت مین ہوتا ہی تو اسکے پاس آتا ہے۔ پس وہ اسمین ظاہر کے ساتہہ ملتبس ہوتا ہے اور
نفس کے ساتہہ اسکو حاصل کرتا ہی اور اسکا دل خدای عزوجل کے ساتہہ پہلے قدم ہوتا ہے
بدلتا نہین اسلئے کہ جب زہد دل مین جگہہ پالیتا ہے تو اسکو دنیا کا آنا اور قسمت کا تناول
کرنا بدلاتا نہین۔ اگر مومن پہلے دنیا اور اسکے اہل اور اسکے شہوات اور لذات سے محبت
کرتا تہا۔ اس سے ایک لحظہ بہی صبر نکر سکتا تہا۔ رات اور دن اُسی مین مشغول رہتا تہا
اور عبادت اور اطاعت نکرتا تہا اور خدائی عزوجل کو یاد نکرتا تہا اور نہ اسکی اطاعت
کرتا تہا۔ تو خدا اسکو اسکے نفس کے عیوب بتلادیتا ہے۔ پس وہ اس سے توبہ کرتا اور رجو

گذشتہ ایام مین اس سے سرزد ہوا اپر ندامت ظاہر کرتا ہے۔ اور وہ یعنی خدا اسکو دنیا کے عیب قرآن اور حدیث اور شیخون کے طریقہ پر دکہا دیتا ہے پس وہ اس مین زاہد بنجاتا ہے۔ اور جب ایک عیب کو دیکہتا ہی دوسرے عیبون پر واقفیت پالیتا ہی اور جان لیتا ہی کہ اسکی (یعنی دنیا کی) مدت تہوڑی ہی۔ اسکی نعمتین زائل ہونے والی۔ اور اس کا حسن بدل جانے والا ہے۔ اسکے اخلاق بد اور اسکا ہاتہہ فریب کرنے والا ہی۔ اور اسکا کلام زہر ہے۔ وہ مزا لینے والی پہر چہوڑ دینے والی ہی۔ اسکا کوئی سرچع اور اصل اور عہد نہین۔ اس مین رہنا ایسا ہی جیسا کہ پانی پر عمارت۔ پس وہ اسکو اپنے دل کا مقر اور گہر نہین بناتا۔ پہر درجہ مین ترقی پاتا۔ اور اسکی طاقت زبردست ہوتی ہے۔ اور خدائے عزوجل کی معرفت حاصل کرتا ہی اور آخرت کو بہی اپنی دل کا مقر نہین بناتا۔ بلکہ وہ دنیا اور آخرت مین اپنے مولی کے قرب کو اسکی قرار گاہ بناتا ہے۔ اپنے باطن اور دل کے لیے وہان عمارت بناتا ہی۔ پس اسوقت اسکو دنیا کی عمارت نقصان نہین دیتی اگرچہ ہزار گہر بنالے اسلیئے کہ وہ (اسکے) (یعنی دل کے) غیر کے لیئے بناتا ہے۔ نہ اسکے لئے اس مین خدائے عزوجل کے امر کی تعمیل کرتا ہی اسکی قضا و قدر کا موافق ہوتا ہی اسکو خلقت کی خدمت اور انکو راحت پہونچانے مین قائم کرتا ہی۔ وہ طعام اور روٹیان پکانے مین دن کو رات سی ملاتا ہی اور اس سے ایک ذرہ بہی نہین کہاتا۔ کیونکہ اسکا طعام ہے جو اسی خاص ہے اسکا غیر اس مین شریک نہین پس وہ اپنے طعام کے وقت افطار کرنے والا اور غیر کے طعام کیوقت روزہ دار ہوکا رہتا ہے۔ زاہد کہانے اور پینے سے روزہ دار ہے اور عارف غیر معروف سے وہ بہوکا رہتا ہے۔ نہین کہاتا۔ مگر اپنے طبیب کے ہاتہہ سے اسکی بیماری بعد اور دوا اقرب ہے۔ زاہد کا روزہ دن کو ہوتا ہے۔ اور عارف کا روزہ رات کو بہی اور دنکو بہی۔ اسکے روزے کو افطار نہین تا وقتیکہ اپنے رب عزوجل سے ملتا ہے۔ عارف تمام زمانہ روزہ دار۔ اور تمام زمانہ بیمار ہے۔ دل سے تمام زمانہ روزہ دار اور باطن سی بیمار

اس نے تحقیقاً جان لیا کہ میری شعار خدا کا دیدار اور اسکا قرب ہے۔
اے غلام! اگر تو نجات چاہتا ہے تو خلقت کو دل سے نکال دے۔ ان سے مت ڈر ان سے امید نہ رکھ۔ اسکے ساتھ مانوس اور انکی طرف مائل نہ ہو۔ ان سب سے بھاگ اور نفرت کر۔ (ایسا جان) کہ گویا وہ مردار مردے ہیں۔ جب تیرے لئے درست ہو جائے۔ تو اللہ عزوجل کے ذکر کے وقت تجھکو طمانیت حاصل ہوگی۔ اور اسکے غیر کے ذکر کے وقت بے قراری۔

بتیسوین مجلس آپنے (خدا آپ سے راضی ہو) گیارہوین جمادی الآخر ۵۴۵ھ ہجری مدرسہ مین جمعہ کے روز صبح کے وقت کلام کے بعد فرمایا۔ امر کو بجالا۔ اور نہی سے باز رہ۔ اور ان آفات پر صبر کر۔ اور مخلوقون کے ساتھ قرب حاصل کر۔ اپنی اجتہاد اور عمل کے دروازہ پر تکلف سے حاضر ہونیکو چھوڑ دینے کے ساتھ اپنے رب عزوجل سے توفیق طلب کرنے پر تیرا نام بیدار اور عالم رکھا گیا۔ وہ تجھے استعمال مین لانے والا ہے اُسی سے مانگ اور اُسکے سامنے ذلت ظاہر کرتا کہ وہ تیرے لئے سلاعت کے اسباب مہیا کرے۔ وہ جب تجھے کسی امر کے لئے چاہیگا تو اوسکے لئے تیار بنا دے گا۔ اسنے تجھے جیسا کہ تو ہے جلدی آنے کا حکم دیا اور وہ تیری طرف اپنے پاس سے توفیق ارسال کرے گا۔ امر ظاہر ہے اور توفیق باطن گناہون سے نہی فرمانا ظاہر ہے۔ اور اسنے پرہیز کرنا باطن۔ اسی کی توفیق کے ساتھ تو (اس سے) تمسک کرتا ہے اور اسیکی محبت اور عصمت کے ساتھ تو (اسکے غیر کو) چھوڑتا ہے۔ اور اسیکی قوت کے ساتھ تو (آفات پر) صبر کرتا ہے۔ میرے پاس عقل اور ثبات اور نیت اور ہمت ارادے اور مجھپر تہمت لگانے سے دور رہنے اور مجھہ مین نیک گمان رکھنے کے ساتھ حاضر ہو بس تمہین جو مین کہتا ہون مفید ہوگا۔ اور تم اسکے معنی سمجھو گے۔ ای مجھکو تہمت لگانیوالے کل وہ سب تجھہ ظاہر ہو جائیگا جس مین کہ مین ہون۔ میری مزاحمت نکر۔ اشتغال مین کہ مین ہون تیرا دل (اس سے) مغلوب ہو جائے گا۔ اور وہ غالب۔ دنیا کے بوجھہ میرے سر پر اور آخرت کے بوجھہ میرے دل پر۔ اور حق عزوجل کے بوجھ میری باطن پر ہین۔ بس کیا کوئی

(تم مین سے) میرا مددگار ہے - کون ہے جو میری طرف بڑھے اور اپنے سر کو خلوت مین ڈالے خدای عزوجل کا شکر بجالائے - مین سوائے حق عزوجل کے کسی کی مدد کا محتاج نہین ہون عقلمند بنو - اور قوم اولیاء اللہ کا اچھا ادب کرو - تحقیق وہ عشائر (یعنے جنگل کی گھاس) کو نکالنے والے - ہلکون - اور بندون پر محتسب ہین انہین کے ساتھ زمین نگاہ رکھی جاتی ہے - ہئین تو تمہاری ریا اور نفاق اور شرک کے ساتھ کس چیز کی حفاظت کیجاتی ہے - آئے منافقو - ای اللہ عزوجل اور اسکے رسول کے دشمنو ای دوزخ کے ایندہنو ای اللہ مجھے اور اپنے رجوع لا - اے اللہ مجھے بیدار کر - اور انکو بھی مجھے بخش - اور انکو بھی ہمارے دانت اور ہاتھ پاون کو اپنے لئے فارغ کر - اور اگر ضروری ہو تو ہاتھ پاؤن دنیا کے کامون مین عیال کے لئے اور نفس آخرت کے لئے - اور دل اور باطن اپنے لئے بنا - آمین -

اے غلام تجھ سے کچھ نہین ہوتا - حالانکہ تیرا اکیلا ہونا ضروری ہے - تجھ سے بن نہین آتا - حالانکہ تیرا حاضر ہونا لابدی ہے - عمل کے دروازے پر قایم ہو - تاکہ وہ تجھے بنا دین لگا دے - تو اور توفیق اسیطرح ہے - تو مزدور اور توفیق مستقل اور عمل کا مالک اللہ عزوجل اسنے تجھ اپنی عبادت کی طرف جلدی کرنے کا حکم دیا اور توفیق اسکی طرف سے ہے - تجھپر افسوس تو نے اپنے نفس کو خلقت سے خوف کرنے اور اسنے امید رکھنے مین قید کر ڈالا - اسکے پاؤن سے یہ قید اُتار دے - پھر وہ خدائے عزوجل کی خدمت مین قایم ہوا - اور اسکے ساتھ مطمئن اسکو دنیا اور اسکی شہوتون اور تمام ان چیزون مین جو اسین ہین - زاہد بنا - اور اگر مقدر مین تیرے لئے کچھ ہوگا تو وہ تیری طرف بے امر اور بے طلب آجائے گا - اور تو حق عزوجل کے نزدیک زاہد نام پائے گا - وہ تیری طرف کرامت (بزرگی) کی آنکھ سے دیکھے گا - اور مقسوم کھوٹا نہ جائیگا - جبتک تو اپنی طاقت اور قوت اور مال پر توکل کرنیوالا ہے تو تجھے غیب سے کچھ نہین ملیگا کسی بزرگ نے کہا جبتک جیب مین کچھ ہو غیب سے کچھ نہین آتا ای اللہ ہم تیرے ساتھ اسباب پر بھروسہ کرنے اور ہوس اور ہوا اور عادتون کے ساتھ

کھڑا ہونے سے پناہ مانگتے ہیں۔ ہم تمام حالات میں غیر سے تیرے ساتھ پناہ لیتے ہیں۔ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (اے خدا ہمکو دنیا میں نیکی اور آخرت میں نیکی عطا کر۔ اور ہمکو دوزخ کے عذاب سے بچا)۔

تینتیسویں مجلس۔ (آپ نے (خدا آپ سے راضی ہو) اتوار کے روز صبح کو وقت تیسری ماہ جمادی الآخر ۵۴۵ ہجری کو۔ رباط میں فرمایا جس نے اللہ عزوجل سے محبت کی اسکو دیکھ لیا۔ جس نے اپنے دل کے ساتھ خدای عزوجل کو دیکھا۔ وہ اسکے باطن میں داخل ہوا۔ ہمارا رب عزوجل سے شئے موجود ہی (دیکھی گئی) ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سَتَرَوْنَ رَبَّکُمْ کَمَا تَرَوْنَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ فِیْ رُؤْیَتِہٖ (عنقریب تم اپنے خدا کو دیکھوگے جیسا کہ سورج اور چاند کو دیکھتے ہو۔ اسکے دیکھنے میں شک نکروگے) آج وہ دل کی آنکھوں سے دیکھا جاتا ہے اور کل قیامت کو سر کی آنکھوں سے دیکھا جائیگا۔ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ وَّهُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ (اسکے مانند کوئی چیز نہیں اور وہ سننے والا دیکھنے والا ہے) اسکی (آپ) محبت رکھنے والے اس سے راضی ہوئے۔ نہ اسکے غیر سے۔ انہوں نے اسی سے (رزق) طلب کیا اور اسکے غیر کو چھوڑا۔ فقر کی تلخی انکے نزدیک شیرینی ہوگئی۔ دنیا کا فقر انکے پاس ہے وہ اسپر راضی ہیں۔ اور اسکو نعمت سمجھتے ہیں۔ انکی دولت مندی فقر میں ہی نعمتیں بیماریوں میں۔ انس وحشت میں قرب (غیر خدا سے) دوری میں۔ راحت تکلیف میں۔ اے صابرو۔ اے رضا اختیار کرنے والو۔ اے نفسوں اور ہواؤں سے فانی ہونے والو تمہارے لئے بشارت ہے۔ اے قوم (صوفیا) اسکے موافق بنو۔ اور اسکے کاموں (پر خواہ وہ تم میں ہوں یا تمہارے غیر میں) رضا ظاہر کرو۔ اسپر جو تم سے زیادہ عقلمند ہے اپنے عقل کو ظاہر نکرو۔ اللہ عزوجل نے فرمایا وَاللّٰہُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے) اپنی عقلوں اور علموں سے مفلس ہونیکے قدم اسکے سامنے کھڑے ہو۔ تاکہ اسکے علم کو حاصل کرو۔ حیران بنو۔ مختار نہ ہو

حیران ہو۔ تاکہ تمہیں اسکا علم حاصل ہو۔ پہلے حیرت ہے پھر دوسرے درجہ علم پھر تیسرے درجہ معلومات کو پانا۔ اول قصد ہے۔ پھر مقصود کو پانا۔ اول ارادہ ہے پھر مراد کو حاصل کرنا۔ سنو اور عمل کرو میں تمہاری رسیاں بٹتا ہون۔ تمہاری سست رسیون کو بٹتا اور ٹوٹی ہوئی کو پیوند لگاتا ہون۔ مجھے کوئی رنج نہیں مگر تمہارا مجھے کوئی غم نہیں۔ مگر غم تمہارا میں پرندہ ہون جہان واقع ہوتا ہون چگتا ہون۔ اے پھینکے ہوئے پتھر وائے ایا ہو۔ کاہلو نفسون میں مقید وبیڑیون میں جکڑے ہوؤ۔ تمہارا ہی قصہ ہے۔ اے اللہ مجھپر رحم کر۔ اور انپر بھی۔

چونتیسوین مجلس ۔ آپ نے (خدا آپ سے راضی ہو) کلام کے بعد فرمایا۔ قوم (اولیائ) کا شغل عطا اور خلقت کو راحت پہونچانا ہے۔ بڑے لوٹنے والے اور بڑی بخشنے والے ہین۔ اللہ عزوجل کے فضل اور رحمت سے لوٹتے ہین اور تنگ فقیرون اور مسکینون کو بخشتے ہین ان قرضدارون کا قرض ادا کرتے ہین جو اسکے ادا کرنے سے عاجز ہین۔ وہ بادشاہ ہین نہ دنیا کے بادشاہ کیونکہ وہ لوٹتے ہین۔ اور دیتے نہین۔ قوم (اولیاء) موجودہ کو بخشنے اور مفقود (گم شدہ) کی انتظار کرتے ہین۔ حق عزوجل کے ہاتھ سے لیتے ہین نہ خلقت کے ہاتھ سے۔ انکے ہاتھ پاؤن کی کمائی خلقت کے لئے ہے اور دلونکی کمائی انکے اپنے لیے۔ وہ اللہ عزوجل کے لیے خرچ کرتے ہین نہ ہوا۔ اور نفسانی غرضون اور تعریف وحمد کے لیے حق عزوجل اور اسکی مخلوق پر تکبر کرنا چھوڑ دے۔ وہ ان جبارون کی صفتون میں سے ہے جنکو اللہ عزوجل دوزخ کی آگ میں مونہہ کے بل اوندھا گرائے گا جب تو نے عزوجل کو غضب میں ڈالا تو اسپر تکبر کیا۔ جب موذن نے اذان دی۔ اور تو نے نماز کی طرف کھڑا ہو ہونیے اوسکی اجابت نہ کی تو اسپر تکبر کیا۔ جب اسکی مخلوق میں سے کسی پر تو نے ظلم کیا تو اسپر تکبر کیا۔ خالص توبہ کر۔ پیشتر اسکے کہ وہ تجھے نہایت کمزور مخلوق کے ذریعہ ہلاک کرے جیسا کہ نمرود وغیرہ بادشاہونکو جب انہون نے اسپر تکبر کیا ہلاک کردیا۔ عزت کے بعد انہیں ذلیل بنایا۔ دولتمندی کے بعد فقیر کیا۔ نعمتون کے عذاب دیا۔ حیات کے بعد مار ڈالا

ستعی ہنو شرک ظاہر اور باطن دونون مین ہے۔ ظاہر مین بتونکی پوجا۔ باطن مین خلقت پر بھروسہ
کرنا اور ضرر ونفع مین انکو دیکھنا۔ لوگون مین بعض ایسے بہی ہین کہ دنیا انکے ہاتھ مین ہوتی ہے
اور وہ اس سے محبت نہین کرتے۔ وہ دنیا کے مالک ہوتے ہین دنیا انکی مالک نہین دنیا انکی
محبت رکھتی ہے اور اس سے وہ نہین۔ دنیا انکے پیچھے دوڑتی ہی۔ وہ اسکے پیچھے نہین دوڑتے
وہ دنیا سی خدمت لیتی ہین اور دنیا انسے نہین۔ وہ دنیا کو متفرق کرتے ہین دنیا انکو متفرق نہین
کرتی سانکے دل اللہ عزوجل کے لائق بنگئے۔ دنیا انکو بگاڑ نہین سکتی۔ وہ دنیا مین تصرف کرتے
ہین۔ دنیا امنین کچہ تصرف نہین پاتی۔ اسیواسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
نِعْمَ الْمَالُ الصَّالِحُ لِلرَّجُلِ الصَّالِحِ (نیک مال نیک آدمی کے لئے کیا خوب ہی) اور
فرمایا لَاخَیْرَ فِی الدُّنْیَا اِلَّا لِمَنْ قَالَ هٰکَذَا وَهٰکَذَا (نہین ہی بہتری دنیا مین مگر
اسکے لیے جس نے اسطرح اور اسطرح کیا) اسبات کی طرف اشارہ کرکے کہ اسکو نیکی اور بہلائی
کے راستون مین صرف کرے۔ دنیا کو ہاتہون مین رکہو۔ حق عزوجل کے عیال کی مصلحت
کیلئے اور دل سی اسکو نکال ڈالو۔ پس وہ یقیناً تم کو ضرر نہ دیگی۔ اور اسکی نعمتین اور زینت تمکو
دہوکہ مین نہ ڈالین گی۔ عنقریب ہی کہ تم چلے جاؤ گے اور وہ بہی تمہارے بعد ویران ہوگی۔
اے غلام مجہسے اپنی رائے کے ساتھہ لاابالی نہ رہ تو گمراہ ہوجائے گا۔ جس نے اپنی رائے پر
قناعت کی۔ گمراہ ہوا اور ذلیل ہوا۔ اور پہلا۔ جب تو اپنی رائے پر قانع ہوا تو ہدایت
اور ضمانت سے محروم چہوڑا جائے گا۔ اس لئے کہ تو نے ان کو نہ طلب کیا۔ اور نہ انکی
راہ مین داخل ہوا۔ تو کہتا ہی کہ مین علماء کے علم سے بے پرواہ ہون۔ اور علم کا دعوے
کرتا ہے۔ پس عمل کہان ہی۔ اس دعوی کی تاثیر کیا ہے۔ اور اس کا مصداق (جسپرہ
صادق آئے) کیا ہے اس علم کے دعوے کی صحت عمل اور اخلاص اور مصیبت کے وقت
صبر کرنے۔ غصے مین نہ آنے۔ بیقراری نکرنے۔ اور خلقت کے پاس شکایت نہ لیجانے سے
ظاہر ہوگی۔ تو اندھا ہے۔ بصیرت کا دعوی کس طرح کرتا ہے۔ تو فہم کا بیمار ہی۔ فہم کا

دعوی کسطرح کرتا ہے۔ اپنے جھوٹے دعوے سے اللہ عزوجل کے آگے توبہ کر۔ اسی کو لازم پکڑ [illegible]
غیر کو ترک کر۔ کل سے پھر۔ اور کل کے خالق کو طلب کر۔ تجھپر ان (لوگون) سی کچھ نہین جو ٹوٹے
اور پیوند لگائے گئے۔ اور ہلاک ہوئے یا مالک بنے خاص اپنے نفس کو لازم پکڑ حتی کہ تو [illegible]
و اپنے رب عزوجل کو پہچان لے اسوقت غیر کی طرف توجہ کر۔ اسکی (خدا کی) مراد کا راستہ
پکڑ۔ دنیا و آخرت مین اسکی صحبت طلب کر۔ تقوی اور تجرد اور اسکے غیر سے تنہائی لازم پکڑ
ہمیشہ کے لئے محو ہو جا۔ اپنے نفس کو سوائے اوامر اور نواہی کے اور کسی شی مین ثابت
نہ رکھ وہی ہے جس نے تجھے اس مین ثابت رکھا۔ اے مردود۔ اے عورت تو۔ تم مین ہی وہ جس پاس
اخلاص کا ذرہ تقوی کا ذرہ۔ صبر اور شکر کا ذرہ ہوا کامیاب ہوا۔ مین تمکو مفلس دیکھتا ہون

[illegible] **مجلس** ۔ آپ نے (خدا آپ سے راضی ہو) فرمایا۔ اے متکبرو۔ تمپر افسوس
ہی عبادتین زمین مین داخل نہین ہوتین بلکہ آسمان پر چڑھتی ہین۔ اللہ عزوجل نے
فرمایا۔ اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ (پاک کلمے اسکی
طرف صعود کرتے ہین اور اعمال صالح کو وہ بلند کرتا ہے) ہمارا رب عزوجل عرش پر
غالب اور ملک پر حاوی ہے۔ اسکا علم سب چیزون کو گھیرنے والا ہے۔ وہی مبدع (ایجاد
کرنے والا) ہے۔ قرآن مین سات آیتین اسی مضمون کی ہین۔ تیری جہالت اور غرور کے
باعث مین محو نہین کر سکتا۔ تو مجھے اپنی تلوار سے ڈراتا ہے۔ مگر مین نہین ڈرتا۔ تو مجھکو اپنی
مال مین رغبت دلاتا ہے۔ مگر مین راغب نہین ہوتا۔ مین اللہ عزوجل ہی سے ڈرتا ہون۔ اسکے
غیر کا خوف نہین رکھتا۔ اسی سے امید رکھتا ہون۔ اسکے غیر سے نہین۔ اسی کی عبادت کرتا
ہون نہ اسکے غیر کی۔ اسیکے لئے عمل کرتا ہون نہ اسکے غیر کے لئے۔ میرا رزق اسکے پاس اور
اسکے ہاتھ مین ہے۔ سب کچھ اسیکا ہے۔ غلام اور اسکی جائداد کا آقا مالک ہے آپنے بیان
کیا کہ میرے ہاتھ پر بمقدار پانچسو آدمیون کے اسلام لائے اور بیس ہزار سے زیادہ نے توبہ
کی اور کہا کہ یہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے ہے۔ عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ

عَلٰی غَیْبِہٖ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ (وہ عالم الغیب ہی اپنی غیب پر کسیکو اطلاع نہین دیتا مگر اپنے پسندیدہ رسول کو) غیب اسکے پاس ہی اسکے قریب ہو تاکہ تو اسے او رجو اسکے پاس ہی دیکھو یا اپنی اہل او رمال او رشہر او ربیوی ورا ولاد کو چھوڑ۔ اور اسنے اپنا دل نکال لے سب کو چھوڑ دے اور اوسکے دروازے کی طرف چل جب تو اسکے دروازہ پر پہونچے تو اسکے غلامون اور سلطنت او رملک مین مشغول نہ ہو۔ اگر وہ تیرے آگے طبق پیش کرین تو نہ کہا۔ اگر بجہے کسی کرسے مین ٹہرائین تو نہ ٹہر۔ اگر وہ تجہی بیوی کرائین تو نکر۔ ان مین کوئی چیز نہ کرحتی کہ تو جیسا ہی اپنے لباس اور ماندگی اور سفر کے غبار اور بکہرے ہوئے بالون مین اسسے ملے۔ پس وہ تیرا لباس بدلائیگا۔ کہلائیگا۔ پلائیگا تیری وحشت کو اُنس سی بدل کر دیگا تجہے کشائش بخشیگا۔ تجہے ماندگی سے آرام دیگا تیرے خوف کو امن بنا دیگا۔ اوسکا قرب تیری غنا۔ اسکا دیدار تیرا کہانا پینا اور لباس ہوگا۔ تَوَلِّی الْخَلْقِ (خلقت کو والی بنانا کے کیا معنی ہین۔ اسنے ڈرنا۔ اسنے امید رکہنی۔ اسنے امید رکہنی اسکی طرف مائل ہونا۔ اپنر اعتماد کرنا۔ تَوَلِّی الْخَلْقِ کے یہ معنی ہین۔

چھتیسوین مجلس اور آپنے (خدا آپ سے راضی ہو) دوسری ماہ رجب ۵۴۵ہجری منگل کے روز عشا کے وقت کچہہ کلام کے بعد فرمایا۔ یہ دنیا بازار ہے۔ ایک ساعت کے بعد اس مین کوئی نہ رہیگا۔ رات آنیکے وقت اسکے باشندے اس سے چلے جاتے ہین۔ کوشش کرو کہ اس بازار مین کوئی خرید فروخت نکرو۔ مگر وہی جو کل آخرت کے بازار مین تمکو نفع دی کیونکہ پرکہنے والا بصیر ہے۔ حق عزوجل کی توحید اور اسکے عمل مین اخلاص وہان رائج ہی اور یہ تمہاری پاس کم ہے۔ اسے غلام عقل کر عجلت نکر (عجلت کے ساتہہ) تیری ہاتہہ مین کچہہ نہین آئیگا۔ تیری عجلت کے ساتہہ وقت غروب اور وقت صبح نہین آئیگا پس توسنے کیون صبر نکیا اور ذکر الہی مین مشغول نرہا۔ حتی کہ وقت مغرب آئے اور تجہے حاصل ہو جو چاہتا ہے عقلمند ہو۔ اور حق عزوجل اور اوسکی مخلوق کے ساتہ ادب برت۔ خلقت پر ظلم نہ کر

اور ان سے نہ مانگ جو تیرے لئے انکے پاس نہین - کوئی کلام نہین - حتی کہ وکیل کے پاس فرمان آئے
پس اسوقت تو عطا کو دیکھے گا - فرمان سے پہلے تجھے ایک ذرہ نہ ملے گا - وہ تجھے نہ ایک ذرہ بدلہ
نہ دریا اور نہ قطرہ دینگے - مگر خدائے عزوجل کے اذن اور بفرمان اور انکے دلون پر الہام ہونے سے
عقل کر عقل یہ ہے - خدائے عزوجل کی سامنے اپنے مکان پر ثابت رہ - رزق اسیکے پاس تقسیم
کیا جاتا ہے اور اسیکے ہاتھہ مین ہے - تجھپر افسوس - توکل کس منہ کے ساتھہ اس سے لیگا - دنیا مین
اُس سے لڑتا ہے اس سے پھرا ہوا - اور اسکی مخلوق پر متوجہ ہے - اسکا شریک بناتا ہے اپنی حاجتین
انپر عرض کرتا اور حاجات مین انپر توکل کرتا ہے - خلقت کی طرف محتاج ہونا اکثر سوالیون کے
لئے عذاب ہے کہ وہ سوال کو نہین نکلے - مگر اپنے گناہون کی شامت سے اور انمین سے ایسے
بہت کم ہین جنکے حقوق مین یہ (یعنی سوال) مکروہ نہین - جب تو سوال کرے اسحال مین کہ تو عذاب
دیا گیا ہے تو محروم ہوگا - وہ تجھہ سے عطا کو روک لیگا - اے غلام - میری نزدیک بہتر ہے
کہ تو اپنی ضعف کی حالت مین کسی سے کچھہ نہ مانگے - اور یہ کہ تیرے پاس کچھہ نہ ہو - نہ تو کسیکو
پہچانے اور نہ تجھے کوئی پہچانے - نہ تو کسیکو دیکھے - اور نہ تجھے کوئی دیکھے - اور اگر تجھہ مین
طاقت ہے کہ تجھے دیا جائے اور تو نہ لیوے تو کر - اور تیری خدمت کیجائے اور تو غیر سے خدمت
طلب نکرے تو کر - قوم نے (اولیا اللہ) نے اسکی لئے اور اسکے ساتھہ عمل کیا - پس اسنے دنیا و آخرت
مین انکو اپنے عجائبات دکہلائے - انکو دکہا دیا کہ وہ انپر مہربان اور انسے محبت رکھتا ہے -
اے غلام - جب تیرا اسلام نہ ہو - تو ایمان نہ ہوگا - اور جب ایمان نہ ہو - تو ایقان نہوگا
اور جب ایقان نہ ہو - تو تجھکو اسکی معرفت اور علم نہ ہوگا - یہ درجے اور مرتبے ہین جب تیرا
اسلام درست ہو - تو استسلام (یعنی تابعدار ہونا) درست ہوگا - اپنی تمام حالات مین حدود
شرع کی حفاظت اور اسکو لازم پکڑنے کے ساتھہ اللہ عزوجل کی طرف توجہ کر - اپنے نفس اور غیر
کے حق مین اسکا (حکم) مان - اسکے اور اسکی خلقت کے ساتھہ اچھا ادب کر - اپنے نفس اور
غیر پر ظلم نکر - ظلم دنیا و آخرت مین اندھیرا ہے - ظلم دل کو تاریک بناتا اور رسوا کرتا اور

اور صحیفون کو سیاہ کرتا ہی۔ نہ خود ظلم کر۔ اور نہ ظالم کا مددگار ہو۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یُنَادِیْ مُنَادٍ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَیْنَ الظَّلَمَۃُ وَاَیْنَ اَعْوَانُ الظَّلَمَۃِ اَیْنَ مَنْ بَرٰی لَھُمْ قَلَمًا اَیْنَ مَنْ لَاقَ لَھُمْ دَوَاۃً اِجْمَعُوْا ھُمْ وَاجْعَلُوْھُمْ فِیْ تَابُوْتٍ مِّنْ نَارٍ (قیامت کے روز پکارنے والا پکارے گا۔ کہان ہین ظالم۔ کہان ہین ظالمون کے مددگار۔ کہان ہی وہ جس نے انکے لیے قلم تراشی۔ کہان ہی وہ جس نے انکے لیے دوات مین صوف ڈالا۔ انکو اکٹھا کرو۔ اور آگ کے تابوت مین ڈالدو) خلقت سی بھاگ اور کوشش کر کہ تو نہ مظلوم ہووے اور نہ ظالم اور اگر تجھسے ہو سکے۔ تو مظلوم بن نہ ظالم۔ مقہور بن نہ قاہر۔ مظلوم کے لیے حق عزوجل کی مدد ہی۔ خاصکر اسوقت کہ وہ خلقت مین سے کسیکو مددگار نہ ملے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہی۔ آپ نے فرمایا۔ اِذَا ظُلِمَ مَنْ لَّمْ یَجِدْ نَاصِرًا غَیْرَ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ فَاِنَّہٗ یَقُوْلُ لَاَنْصُرَنَّکَ وَلَوْ بَعْدَ حِیْنٍ (جب آدمی ظلم کیا جائے جو حق عزوجل کے سوا کسیکو مددگار نہین پاتا۔ تو وہ (اللہ) فرماتا ہی مین ضرور تیری مدد کرونگا۔ اگرچہ کچھ عرصہ کے بعد ہو) صبر۔ مدد اور بلندی اور عزت کا باعث ہی۔ ای اللہ ہم تیرے ساتھ رہنے کا سوال کرتے ہین۔ اور باقی سب سی تقوی اور کفایت اور فراغت اور تجھ مین مشغول رہنے اور اپنے اور تیرے درمیان سی پردون کے اٹھ جانے کا سوال کرتے ہین۔ اپنے اور اسکے درمیان سی واسطے دور کرو۔ تمہارا انکے (واسطون کے) ساتھ رہنا ہوس ہے ملک اور بادشاہی اور دولت مندی اور عزت نہین ہی مگر اللہ عزوجل کے لیے۔ اے منافق تو کب تک ریا اور نفاق کریگا۔ جو ان لوگون سی جنکے لیے تو نفاق کرتا ہی کیا ہاتھ آتا ہی۔ تجھپر افسوس کیا تو اس عزوجل سی شرم نہین کرتا اور اسکی لقاء (دیدار) پر جو قریب ہی۔ ایمان نہین لاتا۔ اسکے سوا کیلئے عمل کرتا ہے۔ اور باطن مین اسکے غیر کیلئے۔ تو اسکو فریب دیتا اور اس سے احسان مانگتا ہی۔ باوجودیکہ وہ تجھے جانتا ہی باز آ۔ اور اپنے حال کی تلافی کر۔ اور اسکے لیے نیت درست کر۔ بس کر کہ تو کوئی لقمہ نہ کھائے

اور کوئی قدم نہ چلے۔ خلاصہ یہ کہ کوئی چیز نکرے مگر ایسی ترک نیت سی جو حق عزوجل کیلئی مناسب ہے
جب تیرے لئی یہ درست ہو جائے تو جو عمل کہ تو کرے گا ایسکے لئے ہو گا نہ اوسکے غیر کے لئی
تجہسے تکلیف دور ہو جائے گی۔ اور یہ نیت انسانکی طبیعت بنجاتی ہی۔ جب انپی رب عزوجل
کا سچا بندہ ہو جاے۔ اسے کسی چیز مین تکلف کی ضرورت نہین پڑتی کیونکہ وہ اسکا والی ہوتا
ہے اسکو غنی کرتا۔ اور خلقت سے محجوب کر دیتا ہے۔ اسکو انکی حاجت نہین رہتی۔ جبتک تو
مرید۔ قاصد۔ اور سائر (چلنے والا) ہے تو مشقت ہے جب پہونچ جاے اور سفر کی مسافت
طے کرلے۔ تو اپنے رب عزوجل کے قرب کے گہر مین ہو جائے گا۔ تکلف دور ہوگا۔ اور
اُسکا اُنس تیرے دلمین متمکن ہوگا۔ اور بڑہے گا۔ حتی کہ اپنے کنارونکو گہیر لیگا۔ پہلی تو چہوٹا
ہوتا ہی پہر بڑہتا ہے۔ جب بڑہتا ہے تو دل اللہ عزوجل کے ساتہہ پر ہو جاتا ہی اور اسکی
غیر کی راہ اور گوشہ اسمین نہین رہتا۔ اگر تو یہان تک پہنچا چاہتا ہے تو دنیا اور آخرت کے
کامون مین غرضون کو بانے اور انکی تہیات کے وقت اسکے امر کی اطاعت اور نہی سے
باز رہنے اور نیکی وبدی اور دولت مندی و فقیری اور عزت و دولت مین تسلیم کر نیکے
ساتہہ رہ۔ اسکے لئے عمل کر۔ اور اجر کا ایک ذرہ نہ مانگ۔ عمل کر اسحال مین کہ تیرا مقصود
مستعمل (عمل مین لگانے والے) کی رضا اور قرب ہو۔ پس اجرت اسکی تجہہ سے راضی
ہونا۔ اور دنیا و آخرت مین اسکا قرب ہوگی۔ دنیا مین دل کے ساتہہ اور آخرت مین
قالب کر ساتہہ عمل کر۔ اور رغبت نکر نہ ذرہ پر اور نہ بدرہ پر اپنے عمل کو نہ دیکہہ بلکہ ایسا ہو
کہ تیرے ساتہہ پاؤن عمل سے حرکت کرین اور دل مستعمل (اللہ) کے پاس ہو۔ جب یہ مرتبہ
تیرے لئے کامل ہو جائے۔ تو تیرا دل آنکہین بنجائے گا۔ جنسے تو دیکہیگا یعنی صورت۔ غائب
حاضر۔ خبر مشاہدہ ہو جائے گی۔ بندہ جب خدای عزوجل کے لایق بنجائے تو وہ تمام حالات
مین اسکے ساتہہ ہوتا ہی۔ اسکو تغیر دیتا۔ اور بدلاتا اور ایک حال سی دوسرے حال کی طرف
نقل کرتا ہی وہ کل یعنی بنجاتا ہے۔ کلہ ایمان اور ایقان اور معرفت اور قرب اور مشاہدہ

ہوجاتا ہی۔ بدن بغیر ریات۔ روشنی بے ظلمت صفا بے کدورت۔ قلب بلا نفس۔ سر بے قلب
فنا بلا وجود۔ غیب بلا حضور۔ ہوتا ہے۔ اپنے نفس اور مخلوق سی غایب ہوجاتا ہی۔ مگر ان
سبکی اساس اللہ عزوجل کا انس ہی۔ کوئی کلام نہین۔ تا وقتیکہ تیرے اور اسکے درمیان یہ
انس کامل نہ ہو۔ خلقت سے کنارہ کر۔ تو نے آزمالیا۔ کہ انکا ضرر اور نفع کچھ نہین۔ نفس سے
علیحدہ ہو۔ تو نے اسکو آزمالیا ہے۔ اسکی موافقت نکر۔ اور اپنے رب عزوجل کی رضا مین اس سے
دشمنی کر۔ خلقت اور نفس دو مہلک دریا اور آگین اور دو دیا ان ہین پختہ ارادہ کر۔ اور اس
ہلاکت سے عبور کر۔ تو بادشاہ ہوجائیگا۔ اول بیماری ہی۔ پھر دوا۔ اللہ عزوجل سی ڈر۔ بیماری
اور دوا کو چھوڑ۔ تمام مرضین اسکے نزدیک دوائین ہین۔ اور اسکے ہاتھ مین ہین۔ اسکے سوا
انکا کوئی مالک نہین۔ جب تو نے وحدت پر صبر کیا تو تجھے واحد کے ساتھ انس حاصل ہوگا
جب تو نے فقر پر صبر کیا۔ تو غنا حاصل ہوگی۔ دنیا کو چھوڑ۔ پھر آخرت کو۔ پھر مولی کے قرب
کو طلب کر۔ خلق کو ترک کر۔ پھر خالق کی طرف رجوع لا۔ تجھپر افسوس۔ خلق اور خالق
اکٹھے نہین ہوتے دلمین دنیا و آخرت جمع نہین ہوتی۔ وہ جو تصور نہین کرتا صحیح نہین
رہتا۔ اس سے کچھ نہین بن آتا۔ یا خلق ہے یا خالق یا دنیا ہے یا آخرت یہ ہوسکتا ہی
کہ خلقت تیرے ظاہر مین ہو اور خالق باطن مین۔ اور دنیا ہاتھ مین اور آخرت دل مین
لیکن دلمین دونون جمع نہین ہوتین۔ نفس مین غور کر۔ اور اسکے لیے اختیار کر۔ پس اگر تو دنیا
کو چاہی تو آخرت کو دل سی نکال اور اگر آخرت کو چاہی۔ تو دنیا کو دل سی خارج کر۔ اور اگر
مولی کو چاہی تو دنیا و آخرت اور اسکے غیر کو دل سے نکال۔ اسلیئے کہ جبتک تیری دل مین
حق عزوجل کی سوای ایک ذرہ ہوگا۔ تو اسکے قرب کو اپنی پاس نہ دیکھی گا۔ اور اس کا انس اور
سکون تیری لیے ثابت نہو گا جبتک کہ تیری دلمین دنیا کا کوئی ذرہ بھی ہوگا آخرت کو اپنی سامنے
نہ دیکھی گا۔ اور جبتک تیرے دلمین آخرت کا کوئی ذرہ ہو حق عزوجل کے قرب کو نہ پائیگا۔ عقلمند بن
اسکے دروازے کی طرف نہ آ۔ مگر صدق کے قدمون سی۔ نافذ پرکھنے والا بصیر ہے

تجھپر افسوس۔ تو نے خلقت سے پردہ کیا۔ نہ خالق سے کس طرح پردہ کرتا ہی۔ قریب ہی کہ وہ تجھ رسوا کریگا۔ اور تیری عیب اور گھر سے تیرے عمل نکالے گا۔ او شیشے کو توڑنے کی بہ چھوڑ نیوالے قنینہ (وہ برتن جس مین شراب ڈالتے ہین۔ صراحی وغیرہ) مین تیرا کہانا کل تجھ تیرا حال بتائیگا ای زہر کہانیوالے قریب ہی کہ اسکی تاثیر تیرے بدن مین محسوس ہوگی۔ حرام کہانا تیرے دین کے جسم کے لئے زہر ہے نعمتون پر شکر نکرنا۔ تیرے دین کے لئے زہر ہے جلدی ہی حق عزوجل فقراد خلقت سے بہیک مانگنے اور انکے دلون سے تجھپر رحم اٹھا دینے سے تجھے عذاب دیگا اور تو اپنے عمل پر عمل نکرنے والے قریب ہی کہ علم تجھے بھول جائیگا۔ اور اسکی برکت تیرے دل سے کوچ کر جائے گی۔ ای جاہلو۔ اگر تم اُسے پہچانو تو تمہین اسکے عذاب معلوم ہوجائین اسکے اور اسکی مخلوق کے ساتھ اچہا ادب برتو بے فائدہ کلام کو چھوڑ دو۔ کسی صالح آدمی سے روایت ہی کہ اسنے کہا مین نے ایک جوان کو گدا کرتے ہوئے دیکھا۔ اور اسے کہا اگر تو عمل کرتا تو تیرے لئے اچہا ہوتا۔ (اسپر مجھے سزا دی گئی کہ چھ ماہ تک رات کو کہڑا ہونے (یعنی تہجد) سے محروم کیا گیا۔ اے غلام بے فائدہ چیزون مین شغل ہی۔ اپنا نفس اپنے دل سے نکال۔ پہر تو نیک ہوگیا۔ وہ بڑی سخت کدورت ہے۔ اسکے نکلنے کے بعد صفائی حاصل ہوگی۔ بدل تو بدلا جائے گا۔ اللہ عزوجل نے فرمایا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ (خدا کسی قوم کی حالت کو نہین بدلتا جبتک کہ وہ خود اپنی حالت کو نہ بدلائین) اے انسان سُن۔ ای لوگو سنو اسے۔ اے مکلفو ا۔ اے عاقلو۔ خدای عزوجل کی کلام اور اسکے اخبار کو سنو وہ سچا کہنے والا ہے۔ تمہارے نفسون سے جسکو وہ برا جانتا ہی اسے بدلاؤ۔ تاکہ تمہین وہ ملے جس سے محبت رکھتی ہو۔ راستہ فراخ ہی۔ ای اپاہجو۔ تمہین کیا ہوا۔ اٹھو اور رنجہ ارو۔ جبتک کہ رسی کے دونون کنارے تمہارے ہاتھون مین ہین عمل کرو۔ غافل نہ ہو۔ اپنے اس چیز مین مدد لو۔ جو تمہاری اصلاح کرے۔ تم اپنے نفسون پر سوار ہوجاؤ۔ نہین تو

وہ تمہہ پر سوار ہون گے - وہ دنیا مین بدی کا امر کرنے والا اور آخرت مین لوامہ (ملامت
کرنیوالا) اس سی جو تمکو خدائ عزوجل سے روکے اسطرح بہاگو - جیسے درندے سے اس سے
معاملہ ڈالو - کیونکہ جسنے اس سی معاملہ کیا فائدہ اُٹھایا - جو اس سے محبت کرے وہ اس سے
محبت کرتا ہی - جو اسکو چاہے وہ اسکو چاہتا ہے - جو اسکا قرب چاہے وہ اس سے قریب ہوتا
ہی - جو اسکی معرفت کا ارادہ کرے وہ اوسکو اپنی معرفت بخشتا ہی - مجہہ سے سُنو اور میری بات
مانو - روئے زمین پر کوئ ایسا نہین ہی جو میری حالت پر کلام کرے مگر مین ہون - مین خلقت
کو انکے لیے چاہتا ہون - نہ اپنے لئے اور اگر آخرت کو طلب کرتا ہون تو انکے لئے نہ اپنے لئے
جو کلمہ کہ مین بولتا ہون اس سے حق عزوجل کے سوا کیسکو نہین چاہتا - دنیا اور آخرت اور
انکے درمیان کی چیزون سے مجہے کچہہ سروکار نہین - وہ میرے صدق کو جانتا ہی - کیونکہ علام الغیوب
(پوشیدہ باتونکو جاننے والا) ہی - میری طرف آ - مین کسوٹی ہون - مین بہٹی اور ٹکسال
کا مالک ہون - اے منافق تو کیا بکتا ہی - تیرا بکنا - تیرا بول ہے - تو کب تک انا (مین)
کہیگا - تو کون ہے - تجہہ پر افسوس - تو اسکے غیر کو دیکہتا ہی - اور کہتا ہی - انا - اسکی غیر سے
اُنس کرتا ہی - اور کہتا ہی کہ مین اس سے انس پکڑتا ہون - تو اپنے نفس کا راضی نام
رکہتا ہی - اور یہ مقابلہ ہی - اسکو صابر کہتا ہی - حالانکہ ایک مصیبت تجہکو لرزاتی اور
کافر بناتی ہے - کوئ کلام نہین تاوقتیکہ تیرا گوشت بہت سے رنجون اور آفتون کے
باعث میت ہو جائے - اور اسکو آفات کی کینچیان ریزہ ریزہ نہ کر دین - پس تو بالکل اسکی ساتہ خلوت نشین
ہوگا - تیرا دل دنیا اور آخرت سی فارغ ہوگا تو انکی نسبت اور ان چیزونکی نسبت جو انمین
ہین معدوم ہوگا - اور امر کی اطاعت اور نہی سے باز رہنے کے ساتہہ موجود - وہ تجہکو
وجود مین لائیگا - اسکا فعل تجہے متحرک اور ساکن کرے گا - اور تو اس سی غایب ہوگا
تیرا کوئ مقام نہین تاوقتیکہ یہ مقام حاصل ہو - حق عزوجل بندہ سے صورت نہین طلب کرتا
بلکہ معنی طلب کرتا ہی - یعنی توحید اور اخلاص - اور دنیا و آخرت کی محبت کو دل سے

خارج کرنا۔ اور تمام چیزونکو اس سے ایک طرف کرنا جب اسکے لیے یہ کامل ہو جائے تو وہ اس سے محبت کرتا اور اسکو مقرب بناتا۔ اور دوسرون پر بلندی بخشتا ہے اے واحد ہم نے تجھے واحد جانا خلقت کو چھوڑا اور تیرے لیے خلوص کیا۔ ہماری دعوے اپنے فضل اور رحمت کی گواہون سے پختہ کر۔ ہماری دلونکو پاکیزہ بنا۔ اور ہماری کامونکو آسان کر۔ اپنے ساتھ انس بخش اور اپنے غیر سے وحشت۔ ہماری غمون کو ایک غم بنا۔ یعنی تیرا غم اور دنیا و آخرت مین ہمکو اپنا قرب حاصل کرنیکا۔ رَبَّنَا آتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (اے ہمارے خدا دنیا مین نیکی اور آخرت مین نیکی بخش اور ہمکو دوزخ کے عذاب سے بچا)

ستائیسوین مجلس۔ آپنے (خدا آپ سے راضی ہو) پانچوین رجب ۵۴۵ ہجری جمعہ کی صبح کو مدرسہ مین فرمایا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے۔ آپ نے فرمایا۔ عُوْدُوا الْمَرْضٰی وَشَیِّعُوا الْجَنَائِزَ فَاِنَّہٗ یُذَکِّرُکُمُ الْاٰخِرَةَ (مریضون کی عیادت کرو اور جنازون کے ساتھ جاؤ۔ وہ تمہیں آخرت یاد دلاینگے) اس سے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ مقصود ہے کہ تم آخرت کو یاد کرو۔ اور تم اسکے ذکر سے بھاگتے ہو اور دنیا سے محبت رکھتے ہو۔ قریب ہی تمہارے اور اسکے درمیان بغیر تمہارے اختیار کے پردہ ہو جائے گا۔ جسپر تم اترا رہے ہو تمہارے ہاتھون سے لیجائے گی۔ عنقریب اسکے عوض تم کو بغض اور رنج آن لیگا۔ اے غافل۔ اے کینہ ہوش کر۔ تو دنیا کے لئے پیدا نہین ہوا بلکہ آخرت کے لئے۔ اے اپنی ضروریات سے غافل تو نے اپنا مقصد شہوتین اور لذتین اور دنیا پر دینار جمع کرنا بنایا ہے اور اپنے ہاتھ پاؤن کو کھیل مین مشغول کیا ہے۔ اگر آخرت اور موت کا واعظ تجھکو نصیحت کرے تو کہتا ہے۔ تو نے میرے عیش کو ترش کر دیا۔ اور اپنے سر کو اسطرح اور اسطرح پھیرتا ہے۔ تیرے پاس موت کا ڈرانیوالا۔ یعنی بڑھاپا آگیا۔ اور تو اسکو کترتا یا سیاہی سے بدل ڈالتا ہے جب تیری موت آئے گی تو کیا کرے گا۔ جب ملک الموت اور اس کا لشکر تیرے پاس آئے گا۔ تو کسطرح سے انکو روکے گا۔ جب تیرا رزق ختم ہو جائیگا اور تیری

پوری ہو جائے گی۔ تو کو لسنا حیلہ کریگا۔ اس ہوس کو چھوڑ۔ دنیا کی بنا عمل پر ہے جب تو اس مین عمل کرے گا۔ تو اجرت پائیگا اور اگر تو نے عمل نکیا تو کچھہ بھی نہ ملے گا۔ یہہ عملون اور آفتون پر صبر کرنے کا گہر ہے۔ یہ تکلیف کا گہر ہے اور آخرت آرام کا۔ مومن اس مین اپنے نفس کو تکلیف دیتا ہے پس یقیناً آرام پاتا ہے۔ لیکن تو نے راحت مین جلدی کی۔ تو یہ مین دیر لگائی اور روز بعد روز۔ ماہ بعد ماہ۔ سال بعد سال۔ تاخیر کری۔ حتی کہ تیری عمر ختم ہو گئی۔ تو نادم ہوگا کہ مین نے نصیحت کو کیون نہ مانا کیون ہوش نہ کی۔ مجھے سچ بتایا گیا۔ مگر اسکی تصدیق نکی تجھہ پر افسوس۔ تیری حیات کی چھت کا شہتیر ٹوٹ گیا۔ اے مغرور تیری زندگی کی دیوارین گرتی ہین۔ یہ گہر جس مین تو ہے ویران ہو جائیگا تو اس سے اور مکان کی طرف نقل کریگا۔ آخرت کا گہر طلب کر۔ اور اپنے اسباب کو اسکی طرف نقل کر۔ اسباب کیا ہے نیک عمل۔ اپنا مال آخرت کی طرف ارسال کر تا کہ تو اسکے پہونچنے کے وقت اسے پالے۔ ای دنیا پر مغرور۔ اے فنا مین مشغول اسے کہ تو نے سیدہ کو چھوڑا اور خادمہ مین مشغول ہوا ہے (تجھہ پر افسوس) آخرت اور اسکے ساتھہ جمع نہین ہوتی۔ اسلئے کہ وہ اسکو اپنی خادمہ ہونا پسند نہین کرتی۔ اسکو اپنے دل سے نکال پہر تو دیکھے گا کہ آخرت کسطرح آتی اور تیرے دل پر غالب ہوتی ہے۔ جب یہ تیرے لئے پورا ہو جائیگا۔ تو اللہ عزوجل کا قرب تجھے پکارے گا۔ پہر آخرت کو چھوڑ اور اسکو طلب کر اسوقت دل کی صحت اور باطن کی صفائی کامل ہو گی۔ اے غلام۔ جب تیرا دل صحیح ہو۔ تو اللہ عزوجل اور فرشتے اور عالم شہادت دینگے۔ تیرے لئے وہ ایک ایسا دعوی جو دعوی کری قائم کریگا۔ اور خود شہادت دیگا۔ تجھے خود اسکی صحت کی شہادت دینے کی حاجت نہو گی۔ جب یہ تجھہ مین کامل ہو جائے۔ تو ایسا پہاڑ بنجائیگا جسے ہوائین جگہہ سے نہین ہٹاتین۔ اور نہ تیرے توڑتے ہین۔ تجھہ مین خلقت کو دیکھنا اور اسنے میل جول رکھنا اثر نہین کریگا۔ اور تیرے دل مین کوئی خدشہ نہ آئے گا۔ اور تیری باطن کی صفائی مکدر نہو گی۔

اے قوم (اولیاء اللہ) اسکو چھوڑو جو عمل سے خلقت کی رضامندی اور انکی قبولیت

چاہتا ہی وہ بہاگا ہوا غلام اللہ عزوجل کا دشمن ہے۔ اسکا اور اسکی نعمتون کا ناشکر گذار ہے
حجاب کیا گیا۔ دشمن جانا گیا۔ یعنی ہی مخلوق دل اور خیال اور دین کو سلب کر لیتی ہی تجہو انکے ساتہ
شرک اور خدا فراموش بنا دیتی ہی۔ وہ تجہی اپنی لیے چاہتی ہی نہ تیرے لیے۔ اور حق عزوجل تجہی تیرے لیے
چاہتا ہی نہ اپنی لیے پس اسکو طلب کر جو تجہی تیرے لیے چاہتا ہی اور اس مین مشغول ہو کیونکہ اسمین
مشغول ہونا۔ انمین مشغول ہونیسے جو تجہی اپنی لیے چاہتے ہین بہتر ہی۔ اور اگر تجہی مانگنے کی
ضرورت ہی تو اس سے مانگ نہ اسکی مخلوق سے۔ اسلیے کہ اللہ عزوجل کے نزدیک خلقت
مین سے بہت برا وہ آدمی ہی جو دنیا کو خلقت سے مانگتا ہے۔ او سکی او سیکے پاس زیادہ بہلا
وہ غنی ہی اور تمام خلقت فقیر۔ تو اپنے لیے اور اپنی غیر کے لیے ضرر اور نفع پر قادر نہین ہی
اسکی دوستی طلب کر جو تجہی چاہتا ہی۔ ابتدا مین تو مرید ہوگا۔ اور وہ مراد انتہا مین تو مراد ہوگا
اور وہ مرید۔ بچہ بچپن کی حالت مین اپنی ما کو طلب کرتا ہی۔ جب بڑا ہو جاتا ہی تو اسکی ما اسکو
طلب کرتی ہی۔ جب وہ جانیگا کہ تو اسکا چاہنے والا ہی تو تجہی چاہیگا۔ جب جانیگا کہ تو اسکی محبت مین
سچا ہی تو تجہسے محبت رکہیگا۔ اور تیرے دل کو راہ بتاے گا۔ اور تجہی اپنا مقرب بنا لیگا
تو کسطرح نجات پائیگا۔ حالانکہ تونے نفس اور ہوا اور طبیعت اور شیطان کے ہاتہ کو دل کی آنکہون پر
رکہا ہوا ہی۔ ان ہاتہون کو اٹہا۔ تو چیزونکو انکی اصلی حقیقت پر دیکہے گا۔ اپنے نفس کو مجاہدہ
اور مخالفت سے دور کر۔ ہوا اور طبیعت اور شیطان کے ہاتہ کو علیحدہ کر۔ ان ہاتہونکو
دور کر۔ تیرے اور تیرے رب عزوجل کے درمیان سے حجاب اٹہہ جائیگا۔ پس تو اس سے اسکے
غیر کو دیکہہ لیگا اپنی نفس اور اپنی غیر کو دیکہہ لیگا۔ اپنے عیبونکو دیکہے گا۔ انسے کنارہ کریگا۔
اور غیر کے عیبون کو دیکہیگا۔ انسے بہاگے گا۔ جب تیرے لیے کامل ہو جائیگا۔ وہ تجہی اپنا مقرب
بنائیگا۔ اور تجہے وہ عطا کرے گا۔ جو نہ آنکہون نے دیکہا نہ کانون نے سنا نہ کسی انسان کے
دل پر گذرا۔ دل اور باطن کے کانون کو تیز کر۔ اور انکو بصیر بنا اور سمیع۔ انکو لباس پہنا اور
اپنا اسکی عزت کی خلعتین ڈال۔ وہ تجہے اپنی ولایت سے والی بنائیگا۔ تیری مدد کریگا

تجھے بادشاہ بنائیگا اور مالک گردانیگا۔ اور تمام خلقت پر تجھے چھوڑیگا۔ تجھی دل کا بادشاہ بنائیگا۔ اسکے فرشتے تیری خدمت کرینگے۔ اور تجھے اپنی انبیا اور رسل کی ارواح دکھائیگا۔ پس خلقت مین سے تجھپر کوئی بات پوشیدہ نہ رہے گی۔ اے غلام۔ اس مقام کی طلب اور تمنا کر اور اسکو اپنا مقصود ٹہرا۔ دنیا مین مشغول رہنے کو چھوڑدو۔ وہ تجھکو کفایت نکریگی حق عزوجل کا غیر تجھے فائدہ نہ پہنچائے گا۔ اور اس (خدا) سے مشغول ہو۔ وہ تیرے لئے کافی ہوگا جب وہ تجھے حاصل ہوجائے تو دنیا و آخرت کی غنا حاصل ہوئی۔ ای غافل۔ اسکو چاہ جو تجھے چاہتا ہے۔ اسکو طلب کر جو تجھے طلب کرتا ہے۔ اس سے محبت کر۔ جو تجھہ سے محبت کرتا ہے اسکا شغل رکھہ جو تیرا اشتاق ہے۔ کیا تو نے خدائے عزوجل کا کلام نہین سُنا۔ یُحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ (وہ ان سے محبت کرتا ہے) اور وہ اس سے محبت کرتے ہین) نیز اسکا کلام حدیث قدسی وَاَنِّیْ اِلٰی لِقَآئِکُمْ لَاَشْوَقُ (مین تمھاری ملاقات کا بہت مشتاق ہون) اس نے تجھے اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا کھیل نہین۔ اسنے تجھے اپنی صحبت کے لئے چاہا۔ اسکی غیر مین مشغول نہو۔ اسکی محبت مین کسیکو شریک نہ بنا۔ اگر تو نے ازروی شفقت اور رحمت اور لطف دوسرے سے نفسی محبت رکھے تو جائز ہے۔ مگر دلی اور باطنی مطلق جائز نہین جب حضرت آدم علیہ السلام جنت کی محبت مین مشغول ہوئے۔ اور اس مین رہنا پسند کیا تو خدا نے انکے اور جنت کے درمیان پھل کہانے کے ذریعے جدائی کی اور اس سے نکال دیا۔ حضرت حوا علیہا السلام کی طرف بھی انکے دل کا میلان پایا۔ دونون کے درمیان تین سو سال کی مسافت کا فاصلہ ڈالدیا حضرت آدم کو سراندیپ مین اور حضرت حوا کو جدہ مین اُتارا حضرت یعقوب علیہ السلام جب اپنی بیٹے حضرت یوسف علیہ السلام کی طرف جھکے اور انکو گلے لگایا۔ تو دونون کے درمیان مفارقت کردی۔ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی طرف قدرے میلان کیا۔ تو حضرت عائشہ رضہ کو جھوٹی تہمت اور بہتان مین مبتلا کیا جسکے باعث آپنے چندروز انکو نہ دیکھا۔ پس اللہ عزوجل کا شغل رکھہ نہ اسکے غیر کا

اسکے غیر سے انس نکر خلقت کو اپنے دل سے باہر نکال اور کسیو کو اور اسکو خدا کے لئے فارغ کر
ای بیہودہ گو۔ ای سست ای نامقبول۔ اگر تو میری بات کو مانے اور میری کہی پر چلے تو
اپنے لیے عمل کر۔ اگر تو نے نہ کیا تو تجھپر عذاب اور محرومی ہے۔ اللہ عزوجل نے فرمایا لَهَا مَا كَسَبَتْ
وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ (اسکے لیے ہے جو اسنے کمایا۔ اور اسپر ہے جو اسنے کمایا) اور فرمایا
اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ وَاِنْ اَسَاْتُمْ فَلَهَا (اگر تم نے نیکی کی تو تم
نے اپنے نفسوں کے لیے نیکی کی۔ اور اگر بدی کی تو انکے لئے) کل تو عملوں کا ثواب بہشت میں اور عملوں
کا عذاب دوزخ میں پائیگا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اَطْعِمُوا طَعَامَكُمُ الْاَتْقِيَاءَ
وَاَعْطُوا خَيْرَكُمُ الْمُؤْمِنِيْنَ (اپنا طعام پرہیزگاروں کو کہلاؤ۔ اور اپنا لباس مومنوں کو دو)
جب تو نے اپنا طعام پرہیزگار کو کہلایا اور اسکے کام میں اسکی مدد کی۔ تو اسکے ثواب میں تو شریک
ہے۔ کیونکہ تو نے اسکے مقصد میں اسکی مدد کی اور اسکا بوجھ اٹھا لیا۔ اور اسکے قدموں کو اللہ
عزوجل کی طرف جلدی چلایا۔ اسکے ثواب میں کچھہ کمی نہو گی۔ اور جب تو نے اپنا طعام منافق
ریاکار نافرمان کو کہلایا۔ اور دنیا کے کام میں اسکی مدد کی تو عذاب میں اسکا شریک بنا۔ اور اسکے
عذاب سے کچھہ کم نہو گا۔ کیونکہ تو نے حق عزوجل کی نافرمانی میں اسکی مدد کی۔ پس اسکا شر تیری
طرف عاید ہوگا۔ ای جاہل علم پڑھہ۔ علم کے بغیر عادت اچھی نہیں۔ اور علم کے بغیر ایمان (یعنی
یقین کرنا) نیک نہیں۔ علم پڑھہ۔ اور عمل کر۔ تو دنیا و آخرت میں خلاصی پائیگا۔ جب تو علم کو
حاصل کرنے اور اسپر عمل کرنے کیں صبر نکرے تو کس طرح خلاصی پائیگا۔ جب تو اپنا کل علم کے
حوالہ کرے تو وہ تجھے اپنا بعض عطا کرے گا۔ کسی عالم سے پوچھا گیا (اسپر خدا کی رحمت ہو)
یہ علم جو تیری پاس ہے تو نے کس طرح حاصل کیا۔ اسنے جواب دیا۔ کوے کے صبح
سویرے اٹھنے اور اونٹ کے صبر اور خنزیر کی حرص اور کتے کی چاپلوسی کے ساتھہ میں علما
کے دروازہ پر صبح سویرے جاتا تھا کہ کوا اڑنے کی طرف سویرے کرتا ہے۔ میں انکے بوجھوں پر اسطرح
صبر کرتا جیسے اونٹ بوجھوں پر صبر کرتا ہے۔ اور علم کی طلب میں ایسی حرص کرتا جیسے کہ

خنزیر ہر ایک چیز کی طرف کہانیکے لئے کرتا ہی۔ اور اپنے چاپلوسی ایسی کرتا جیسے کہ کُتا اپنے مالک کے دروازہ پر کرتا ہی تاکہ وہ اسے کچھ کہلائے۔ ای علم کے طالب اس علم کی کلام سن اور اسپر عمل کر اگر تجھے علم اور نجات درکار ہی علم حیات ہی۔ اور جہالت موت۔ وہ عالم جو اپنے علم پر عمل کرتا ہی علم میں اخلاص برتتا ہی اور اسکے سیکھنے پر اپنے رب عزوجل کے حق کی لئے صبر کرتا ہی اسکو موت نہیں کیونکہ جب وہ مرتا ہی تو خدائی عزوجل سے ملجاتا ہی۔ پس وہ ہمیشہ کی حیات پاتا ہی۔ ای اللہ ہمیں علم اور اخلاص نصیب کر۔

اٹھتیسوین مجلس۔ آپ نے (خدا آپ سے راضی ہو) ساتوین ماہ رجب ۵۴۵ھ ہجری اتوار کی صبح کو رباط مین فرمایا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہی آپ نے فرمایا۔ اَنْضُوا شَیَاطِیْنَکُمْ بِقَوْلِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰہِ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَنْضٰی بِھَا کَمَا یَنْضِیْ اَحَدُکُمْ بَعِیْرَہٗ بِکَثْرَۃِ رَکُوْبِہٖ وَشِیْلِ اَحْمَالِہٖ عَلَیْہِ (اپنے شیطانون کو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑہنے سے لاغر کرو۔ پس تحقیق شیطان اس سے اسطرح لاغر ہوتا ہی جیسا کہ تم مین سے ہر ایک اپنے اونٹ کو اسپر زیادہ سواری کرنے اور بوجھ لادنے سے لاغر کرتا ہی) اسے قوم۔ اپنے شیطانون کو کلمہ لا الہ الا اللہ اخلاص کے ساتھہ کہنے۔ نہ صرف زبانی کہنے سے لاغر کرو۔ توحید انس اور جن کے شیطانونکو جلادیتی ہے کیونکہ یہ شیطانون کی آگ ہی۔ اور موحدون کے لئے نور۔ تو لا الہ الا اللہ کسطرح کہتا ہی حالانکہ تیرے دلمین بہت سے خدا ہین۔ جو چیز کہ تو اسپر اعتماد کرتا۔ اور اللہ کے سوا بہروسہ کرتا ہی وہ تیرا بت ہی۔ دلی شرک کے ساتھہ زبانی توحید تجھے مفید نہین ہوگی۔ بدنی طہارت دلی نجاست کے ساتھہ تجھکو نفع بخش نہین۔ موحد اپنے شیطان کو لاغر کرتا ہی۔ اور مشرک کو اسکا شیطان لاغر بناتا ہی۔ اخلاص تمام قولون اور فعلون کا مغز ہے اور جب وہ اس سے خالی ہون تو بے مغز چہلکا۔ چہلکا آگ کے سوا کسی کام کا نہین۔ میری کلام سن اور اسپر عمل کر۔ وہ تیری طمع کی آگ کو بجہادیگی اور تیرے نفس کی شوکت توڑ دیگی ایسی جگہہ میں

حاضر نہو۔ جس مین تیری طبیعت کی آتش جوش مین آوی۔ پس تیری دین اور ایمان کا گہر خراب ہو جائیگا طبیعت۔ ہوس۔ شیطان۔ جوش مین آکر تیرے دین اور ایمان اور یقین کو لیجائینگے۔ ان منافقون اور فریبون کی کلام نہ سُنو۔ پس تحقیق طبیعت طمع بنا دی۔ لالچ کی کلام کی طرف ایسی مائل ہوتی ہی جیسے کہ ناخواستہ بی نمک آٹے کی طرف جو کہانیوالے کے پیٹ کو ایذا پہنچائی اور اسکے گہر کو گرائے۔ اور علم مردون کے مونہون سی لیا جاتا ہی نہ صحیفون سے وہ مرد کون ہین۔؟ حق عز وجل کے معشوق۔ تارک الدنیا۔ وارث الانبیا خدا شناس عمل کرنیوالے اخلاص لانیوالے تقوی اسکے علاوہ سب کچہہ ہوس اور وبال ہی دنیا اور آخرت مین ولایت تعین کرلی ہی دنیا اور آخرت مین دنیا اور دنیا نہین کر لیئی ہی۔ اللہ عز وجل اپنے بندون مین سے متقیون نیکو کارون صبر کرنیوالون کو دوست رکہتا ہی اگر تیرا دل صحیح ہو تو انکو پہچانے اور انسی صحبت کرے اور انکی صحبت مین رہی دل تو ہی صحیح ہوتا ہی جب اللہ عز وجل کی معرفت سی منور ہو دل پر اعتماد نکر جبتک کہ معرفت صحیح نہو اور تجہے اس سی خیر و صحت معلوم نہو اپنی آنکہہ کو محارم سی بند کر اور اپنے نفس کو شہوتون سے روک اور اسکو حلال کہانیکی عادت ڈال اور اپنی باطن کو اللہ عز وجل کی مراقبے اور ظاہر کو سنت کی تابعداری مین نگہہ رکہہ تیرا نفس اور تندرست اور مصیب ہو جائیگا اور تجہے اللہ عز وجل کی معرفت حاصل ہو جائیگی عملین اور عمل ہی مفید ترین امر طبیعتین اور عادتین نہین اور نہ امین کوئی کرامت ہی۔ ای غلام! علم پڑہ اور اخلاص لا تاکہ تو نفاق کی پہندی اور قید سی خلاصی پائی۔ علم اللہ عز وجل کی لئی طلب کر۔ نہ مخلوق اور دنیا کے لئی۔ علم الٰہی طلب کرنیکی علامت۔ امر و نہی کے وقت خوف کرنا اور ڈرنا ہی۔ دلمین اسکا مراقبہ کر۔ اور عاجزین خلقت کی تواضع کر۔ نہ اسلئے کہ انسے حاجت رکہی اور انکے مال مین طمع کرے۔ اور اللہ عز وجل کی لئے دوستی اور دشمنی رکہہ کیونکہ اللہ عز وجل کے غیر مین دوستی۔ دشمنی ہی۔ اسکے غیر مین ثبات زوال ہی۔ اسکے غیر مین عطا محرومی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ الایمان نصفان نصف صبر و نصف شکر۔ (ایمان دو نصف ہین۔ نصف (آدہا) صبر اور نصف (آدہا) شکر جب تو نے مصیبت پر صبر اور نعمت پر شکر نہ کیا۔ پس تو مومن نہین۔ اسلام کی حقیقت استسلام

(انا) ہے۔ اے اللہ ہمارے دلوں کو اپنے توکل اور اپنی عبادت اور اپنے ذکر اور اپنی معرفت اور توحید سے زندہ کر۔ اگر ایسے لوگ نہوتے جنکے دل اس حیات سے زندہ ہو رہے وہ زمین پر پہیلے ہوئے ہین تو البتہ تم ہلاک ہو جاتے کیونکہ حق عزوجل انکی دعا کی برکت سے اہل زمین پر سے عذاب دور کرتا ہے۔ نبوت کی صورت اٹھائی گئی اور اسکے معنی قیامت تک باقی ہین نہین تو زمین پر ایسے چالیس کس طرح رہتے جنین سے بعض کے معنی نبوت کیسے ہین انکے دل پیغمبر ونکی طرح ایک ہین۔ انمین سے بعض زمین پر اللہ اور اسکے رسول کے نایب ہین استاد وشیخی بجا غلام نیابت مین قائم ہین۔ اسیواسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا العلماء ورثۃ الانبیاء (علما انبیاء کے وارث ہین) وہ مخالفت اور عمل اور فضل وقول مین وارث ہین کیونکہ قول بے فعل کوئی کے کام کا نہین اور دعوی بے دلیل ہیچ ہے۔ اے مومن تیری گواہ کتاب وسنت کی ملازمت اور اپنے عمل کرنا ہین اور عمل مین اخلاص لانا ہین۔ مین تمہاری علماء کو جاہل۔ تمہارے زاہدون کو دنیا کے طالب اور اس مین راغب خلقت پر توکل کرنیوالے حق عزوجل کو فراموش کیے ہوئے پاتا ہون۔ حق عزوجل کے غیر پر اعتماد کرنا لعنت کا باعث ہے۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ملعون ملعون من کانت ثقتہ بمخلوق مثلہ (ملعون ہے ملعون ہے وہ جسکا اعتماد اپنی جیسی مخلوق پر ہو) آپنے (علیہ الصلوۃ والسلام) فرمایا۔ من تعزز بمخلوق فقد ذل (جس نے مخلوق سے عزت پائی ذلیل ہوا) تجہپر افسوس۔ جب تو خلقت سے نکلیگا تو خالق کے ساتھ ہو جاے گا۔ وہ تجھے تیرا نفع وضرر بتلاے گا جو تیرے لئے ہے اور جو تیرے غیر کے لئے دونون کے درمیان تمیز کر۔ حق عزوجل کے دروازے پر ثابت رہنا اور ہمیشگی لازم پکڑ۔ اور اپنے دل سے اسباب کو قطع کر۔ دنیا اور آخرت مین نیکی دیکھ لیگا۔ یہ کامل نہین ہوگا جبتک کہ تیرے دل مین مخلوق اور دنیا اور آخرت اور غیر خدا کا ایک دروازہ بہی ہو۔ جب تو صبر نکرے تو تیرا دین نہین تیری ایمان کا سر نہین۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الصبر من الایمان کالراس

مِنَ الْجَسَدِ (صبر ایمان سے ایسا ہو جیسا سر جسم سے) صبر کے معنی یہ ہیں ۔ کہ تو کسیکے پاس شکایت نکرے ۔ اسباب سے تعلق نہ پکڑے ۔ بلا کے وجود کو بُرا نہ مانے ۔ اسکے دور ہونے سے محبت نکرے ۔ بندہ جب فقر اور فاقہ کی حالت میں اللہ عزوجل کے لئے فروتنی کرے اور اسکی مشیت پر صبر کرے ۔ اور اس حالت سے عار نکرے ۔ اور عبادت اور کسب میں انکو رات ملائے ۔ وہ اسکی طرف رحمت کی آنکھ سے دیکھتا ہے ۔ اسکو اور اسکی عیال کو ایسی جہت سے غنی کرتا ہی ۔ جو انکے خیال میں نہ تہی ۔ اللہ عزوجل نے فرمایا ۔ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ (اور جو اللہ سے ڈرتا ہی خدا اسکے لئے خلاصی کی وجہ نکال دیتا ہی اور اوسکو ایسی جگہہ سے رزق پہنچاتا ہی جو اوسکے خیال میں نہ تہی) تو حجام کی طرح ہی ۔ دوسرون کا علاج کرتا ہے ۔ اور اپنی خالص بیماری کا علاج نہیں کرتا میں تجہے دیکہتا ہون کہ از روئے ظاہر علم میں ترقی کرتا ہی اور از روی باطن جہالت میں ۔ توریت میں لکہا ہوا ہی ۔ مَنِ ازْدَادَ عِلْمًا فَلْيَزْدَدْ وَجَعًا (جس نے علم میں ترقی کی چاہیئے کہ درد میں بڑہے) یہ درد کیا ہے ۔ اللہ عزوجل سے ڈرنا ۔ اور اسکے اور اسکے بندون کے لئے فروتنی کرنا ۔ جب تجہہ میں علم نہو ۔ تو سیکہہ ۔ جب تجہہ میں علم اور عمل اور اخلاص اور اولیا اور بڑون پر اچہا گمان نہ ہو تو تجہہ سے کیا ہو سکتا ہے ۔ تو نے اپنا مقصد دنیا اور اس کا مال ٹہیرایا ہے ۔ قریب ہی تیرے اور اسکے درمیان پردہ ہو جائے گا ۔ تو اس قوم سے کہان ہے جنکا مقصد ایک ہی ہی ۔ وہ اپنے باطنون میں اللہ عزوجل کا ایسا ہی مراقبہ کرتے ہیں جیسا کہ ظاہر میں دل کو ایسا ہی مہذب بناتے ہیں جیسا کہ ہاتہہ پاؤن وغیرہ اعضا کو حتے کہ جب یہ انکے لئے کامل ہو جاتا ہے ۔ تو وہ تمام خواہشون کے غم سے کفایت کرتا ہی انکے دل میں ایک ہی خواہش رہجاتی ہے ۔ یعنی فقط اللہ عزوجل کی طلب اور اسکا قرب اور اسکی محبت ۔ روایت ہے کہ بنی اسرائیل قحط میں مبتلا ہوئے اپنے نبیون میں سے ایک کے پاس جمع ہوئے اور عرض کی ہمین وہ عمل بتلائے جس سے خدائے عزوجل راضی ہوتا کہ

تاکہ ہم اسکی تابعداری کرین اور وہ ہم سے اس قحط کے دور ہونے کے باعث ہوئین وس نے حق عزوجل سے اس امر کی بابت سوال کیا پس خدای ادسکی طرف وحی کی کہ انکو کہدے اگر تم میری رضا چاہتے ہو تو مسکینون کو راضی کرو اگر تم نے انکو راضی کیا تو مین راضی ہونگا اور اگر تم نے انکو غصی کیا تو مین غصی ہونگا اے غافلو تم ہمیشہ مسکینونکو ناراض کرتے ہو اور اللہ عزوجل کی رضا طلب کرتے ہو تمہین اسکی رضا نہین ملیگی بلکہ تم اسکی غضب مین پڑتے ہو یہ کلام کی سختی پر ثابت رہو تم نجات پاؤگے ثبات نبات (مصری) ہے مین شیخ کی کلام اور اسکی تندی اور سختی سے نہ بہاگتا تہا بلکہ گویا کہ ہوجاتا تہا اسی مجہپر آفتین پڑتی تہین اور مین خاموش رہتا اور تو انکی کلام پر صبر نہین کرتا۔ اور چاہتا ہی کہ نجات حاصل کرے نہین کوئی عزت نہین۔ تو خلاصی نہ پائیگا جبتک کہ تقدیر کی موافقت نکرے۔ تیرے فائدے مین ہو امر مین اور شیوخ کی مصاحبت نکرے اور اپنے بہرے اور نصیبے مین تہمت نہ لگائے۔ اور تمام حالات مین انکی موافقت اور متابعت نکرے۔ پہر تجہے دنیا و آخرت کی فلاح حاصل ہی۔ جو مین کہتا ہون اسکو سمجہو۔ اور اسپر عمل کرو۔ فہم بے عمل کسیکام کا نہین۔ عمل بے اخلاص صرف طمع ہے۔ طمع کے تمام حروف خالی ہین۔ کہوکہلے ہین۔ انہین کچہہ نہین عام لوگ تیری طمع کو نہین جانتے صرف تیری طمع کو پہچانتا ہے۔ یہ عوام الناس کو بتلاتا ہی تاکہ وہ تجہہ سی پرہیز کرین۔ اگر تو اللہ عزوجل کا ہو رہے تو اسکے عجایب لطف دیکہے گا۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے جب تکلیف اور غلامی اور قید خانہ اور ذلت پر صبر کیا اور اپنے رب عزوجل کے فعل مین موافقت کی۔ تو آپکی بزرگی ظاہر ہوئی۔ اور بادشاہ بنگئے۔ ذلت سی عزت کیطرف موت سے حیات کی طرف نقل کئے گئے۔ پس اسیطرح تو بہی اگر شرع کی متابعت کرے اور اللہ عزوجل کا ہو رہے۔ اور اس سے ڈرے اور اسی سے امید رکہے۔ اور اپنی نفس اور ہوا اور شیطان کی مخالفت کرے تو اس حالت سے جس مین کہ تو ہی اور کی طرف نقل کیا جائیگا مگر وہ سی محبوب کو پہونچیگا سعی کر۔ اور تکلیف اٹہا اور اپنے آپ کو فنا کر۔ یہ ضرور نہی کہ بغیر مشقت اٹہائے تجہے مال ملیگا۔ جس نے تلاش کی اور کوشش کی پالیا۔ حلال کہانے مین

کوشش کر۔ وہ تیرے دل کو نورانی بنائے گا۔ اور اس سے اندھیرون کو نکالیگا زیادہ نفع مند عقل وہ ہے جس نے تجھے اللہ عزوجل کی نعمتین شناخت کرائین۔ اور اور انکے شکر پر قایم کیا۔ اور انکا اقرار کرنے اور قدر کرنے پر مدد کی۔

اے غلام! جس نے یقین کی آنکھ سے پہچان لیا کہ اللہ عزوجل نے تمام چیزون کو قسمت کر دیا اور اس سے فارغ ہوا ہے۔ تو وہ حیا کے مارے اس سے کوئی چیز نہین مانگتا۔ وہ مانگنے کے بجائے اسکے ذکر مین مشغول رہتا ہی۔ نہ تو اپنے معسوم کو جلدی حاصل کرنے کا سوال کرتا ہے اور نہ دوسرے کا معسوم طلب کرتا ہے۔ اسکا طریقہ گمنامی اور خاموشی اور نیک ادب اور اعتراض نکرنا ہے۔ کم و زیادہ مین مخلوق کے پاس شکایت نہین لیجانا میری نزدیک حقیقتاً خلقت سے دل کے ساتھ مانگنا ویسا ہی ہی جیسا زبان کے ساتھ دونون مین کوئی فرق نہین (تجھپر افسوس) تجھہ مین حیا نہین۔ اللہ عزوجل کے غیر سے مانگتا ہی حالانکہ وہ غیر سے تیرے زیادہ قریب ہے۔ خلقت سے وہ چیز مانگتا ہی جسکی تجھے حاجت نہین تیرے پاس بھرا خزانہ ہے۔ اور جبہ اور روزہ پر فقرا سے مزاحمت کرتا ہی۔ جب تو عنقریب ذلیل و خوار ہوگا۔ تیری خزانے اور دفینے ظاہر ہون گے۔ اور ہر ایک طرف سے تجھپر لعنت گیری لگیگی اگر تو عقلمند ہوتا تو قدری ایمان حاصل کرتا۔ جسکے ساتھ اللہ عزوجل سے ملتا۔ اور صالحین کی صحبت مین بیٹھتا۔ اور انکے اقوال و افعال سے ادب حاصل کرتا۔ حتی کہ جب تیرا ایمان کامل اور یقین پورا ہوتا تو اللہ عزوجل اپنے لئے تجھے خالص بناتا۔ اور تیرے دلی ادب اور امر و نہی کا والی بنتا۔ اے ریا کے بت کو پوجنے والے تو اللہ عزوجل کے قرب کو نہ دنیا مین اور نہ آخرت مین سونگھے گا۔ اے مخلوق کو شریک بنانیوالے۔ دل سے انپر متوجہ ہونیوالے۔ انسے اعراض کر۔ کیونکہ انکے ہاتھہ مین ضرر اور نفع اور دینے نہ دینے سے کچھہ نہین اس شرک کے ساتھہ جو تیرے دل مین لازم ہے اللہ عزوجل کی توحید کا دعوی نہ کر۔ اس سے تجھے کچھہ ہاتھہ نہین آئے گا۔

اتالیسوین مجلس - آپ نے (خدا آپ سے راضی ہو) بارہوین ماہ رجب ۵۴۵ھ ہجری جمعہ کی روز صبح کیوقت رباط مین فرمایا۔ اگر تو دنیا و آخرت کے ملک کو چاہتا ہی تو دل وجان اللہ عزوجل کا ہوجا۔ پس تو اپنے نفس اور غیر پر امیر اور رئیس بنجائے گا - مینے تجہی نصیحت کی ہی میری نصیحت کو مان مین نے سچ کہدیا ہے - میری تصدیق کر۔ جب تو جہوٹھ بولے۔ اور جہٹلائے تو جہٹلایا جائیگا۔ اور کاذب ٹہرے گا۔ اور جب سچ بولے۔ اور تصدیق کرے تو سچا مانا جائیگا اور تجہہ سے سچ کہا جائیگا جیسا کرے گا ویسا پائیگا۔ اپنے دین کی مرض کے لئے مجہہ سے دوا لے اور اسکو استعمال کر۔ وہ تندرست ہو جائیگا۔ گذشتہ بزرگ اُن اولیا اور صالحین کی تلاش مین جو دلون اور دین کے طبیب ہین مشرق و مغرب مین پہرتے تہی۔ جب ان مین سے کوئی انکو ملجاتا تو اس سے اپنے دینون کی دوا مانگتے۔ اور آج تم فقیہون اور عالمون۔ اور دلیون کو جو ہوب اور علم مین یکتا جانتے ہو۔ پس یقیناً تمہین دوا نہین ملتی۔ میرا علم اور میرا طلب تجہی کیا نفع دیگی۔ مین تیرے لئے ہر روز عمارت بناتا ہون۔ اور تو اسے گرا دیتا ہی مین تیری لئے دوا بیان کرتا ہون اور تو اسے استعمال نہین کرتا۔ مین تجہی کہتا ہون کہ تو اس لقمے کو نہ کہا۔ اس مین زہر ہے اور اسکو کہا اس مین دوا ہی۔ مگر تو مخالفت کرتا ہی اور اسکو کہاتا ہی جس مین زہر ہے۔ جلدی ہی یہ تیرے دین و ایمان کے وجود مین اثر کر جائیگا مین تجہی نصیحت کرتا ہون۔ اور تیری تلوار سے نہین ڈرتا۔ اور نہ تیرے مال کا طالب ہون جو اللہ عزوجل کے ساتہہ ہولیا۔ وہ بالکل کسی سے نہین ڈرتا۔ نہ جن سے نہ انسان سے نہ حشرت الارض۔ اور اوسکے درندون اور کیڑون مکوڑون سی اور نہ باقی مخلوقات ان بزرگون کو جو اپنے علم پر عمل کرتے ہین حقیر نہ جانو۔ تم اللہ عزوجل اور اسکے رسول رسولون اور ان نیک بندون سے جو اُسکے ساتہ ہین اور اسکے افعال مین راضی رہتی ہین ناواقف ہو۔ تمام سلامتی قضا پر رضا ظاہر کرنے اور دنیا مین امید کو کوتاہ کرنے اور زہد اختیار کرنے مین ہی۔ جب تمہین اپنے نفسون مین ضعف معلوم ہو۔ تو موت کو ذکر

امید کی کوتاہی کو لازم پکڑو۔ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حدیث قدسی۔ مَا تَقَرَّبَ الْمُتَقَرِّبُوْنَ اِلَیَّ بِاَفْضَلَ مِنْ اَدَاءِ مَا افْتَرَضْتُ عَلَیْهِمْ وَلَا یَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّهٗ وَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ کُنْتُ لَهٗ سَمْعًا وَبَصَرًا وَیَدًا وَمُؤَیِّدًا اَبِیْ یَسْمَعُ وَبِیْ یُبْصِرُ وَبِیْ یَبْطِشُ (میرا قرب حاصل کرنیوالون نے ان احکام کے ادا کرنیسے جو مینے اپر فرض کئے زیادہ کسی اور شئے سے قرب حاصل نہین کیا اور میرا بندہ نفلون کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے۔ حتی کہ مین اس سے محبت کرتا ہون۔ پس جب محبت کرتا ہون مین ہی اسکی کان اور آنکھین اور ہاتھ اور مددگار ہوتا ہون۔ مجھی سے سنتا ہے۔ مجھی سے دیکھتا ہے۔ مجھی سے پکڑتا ہے۔ اپنے تمام افعال اللہ تعالیٰ کیجانب سے دیکھتا اور اوسکے ذریعے اپنی طاقت اور قوت اور نفس پرستی وغیرہ کو چھوڑتا ہے۔ اسکی حرکات اور قوت اور طاقت اللہ عزوجل کی ساتھ ہے نہ اپنی وجود اور باقی مخلوق کے ساتھ۔ اپنے نفس اور دنیا و آخرت سے کنارہ کرتا ہے اسکا تمام وجود عبادت ہے پس یقیناً اسکی عبادت اسکو مقرب بناتی ہے۔ اور اللہ عزوجل کی محبت کا باعث ہوتی ہے۔ عبادت سے محبت اور قرب حاصل ہوتا ہے اور نافرمانی سے بغض اور دوری عبادت سے انس حاصل ہوتا ہے اور گناہ سے وحشت۔ کیونکہ جس نے بدی کی وحشت طلب کی۔ شرع کی متابعت سے نیکی حاصل ہوتی ہے اور اسکی مخالفت سے بدی جسکی تمام حالات مین شرع رفیق نہ ہو۔ وہ ہلاکین سے ہے عمل کر اور کوشش کر اور عمل پر بھروسہ نہ کر۔ عمل کو چھوڑنیوالا طامع ہے۔ اور عمل پر بھروسہ کرنیوالا مغرور متکبر۔ کچھہ لوگ تو دنیا و آخرت مین قائم ہین۔ کچھہ جنت اور دوزخ مین۔ کچھہ خلق و خالق مین۔ اگر تو زاہد ہے تو دنیا و آخرت مین قائم ہے۔ اور اگر خائف (ڈرنے والا) ہے تو بہشت و دوزخ کے درمیان اور اگر عارف ہے تو خلق اور خالق کے درمیان کبھی خالق کو دیکھتا ہے کبھی خلق کو۔ تو لوگونکو آخرت کے حالات اور اسکا حساب اور تمام جو کچھہ کہ اس مین ہے۔ بتلاتا۔ اور پہونچاتا ہے۔ نہین بلکہ وہ جو تونے دیکھا اور مشاہدہ کیا

سننا دیکھنے کی طرح نہین ہے۔ اولیا اللہ عزوجل کے دیدار کے منتظر ہین۔ تمام وقت وہ انہین
ایسکی آرزو کرتے ہین۔ موت سے نہین ڈرتے کیونکہ وہ انکے محبوب کی ملاقات کا سبب
ہی مفارقت سے پہلے مفارقت کر۔ وداع ہونے سے پہلے وداع کر۔ چھوڑدے اس سے
پہلے کہ تیرا اہل اور باقی خلقت تجھے چھوڑے۔ جب تو قبر مین داخل ہوگا تو تجھے کچھہ فائدہ
نہ دین گے۔ مباح کو شہوت کے ساتھہ حاصل کرنے سے توبہ کر۔
اے قوم صوفیار۔ اپنے تمام حالات مین پرہیزگاری دین کا لباس ہے مجھہ سے
اپنے دین کا لباس مانگو۔ میری تابعداری کرو۔ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
راستہ پر ہون۔ مین آپکے تابع ہون۔ کہانے پینے۔ نکاح۔ اور آپ کے حالات
مین اور ان چیزون مین جنکی طرف آپ اشارہ فرماتے تھے۔ مین اسی طرح ہون تاکہ
اللہ عزوجل کے مطلب کا ہوجاؤن۔ اور اسی حال پر اللہ عزوجل کے حد مین توقف
نہین کرتا۔ تیری تعریف اور مذمت کا خیال نہین کرتا تیری عطا اور منع اور رفع و شر اور
اقبال وادبار کی کچھہ پرواہ نہین کرتا۔ تو جاہل ہے اور جاہل کی کوئی پروا نہین کرتا جب
تو اللہ عزوجل کی اطاعت اور عبادت کرے تو تیری عبادت تجھپر لوٹائی جاتی ہے کیونکہ وہ
عبادت جہالت سے ملی ہوئی ہے اور جہالت کا بالکل مفسد ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا مَنْ عَبَدَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى جَهْلٍ كَانَ مَا يُفْسِدُهُ اَكْثَرَ مِمَّا يُصْلِحُ (جس نے
جہالت سے۔ اللہ عزوجل کی عبادت کی۔ اسکا فساد اسکی اصلاح سے زیادہ ہوتا ہے)
تو نجات نہین پائے گا۔ جبتک کہ قرآن و حدیث کی پیروی نہ کرے کسی بزرگ نے
(اسپر خدا کی رحمت ہو) فرمایا یہ جسکا شیخ (مرشد) نہ ہو۔ تو شیطان اسکا شیخ ہے"۔ ان
بزرگونکی جو قرآن و حدیث کی عالم اور عامل ہین۔ تابعداری کر۔ اور انکے حق مین نیک ظن کر۔
اور انسے علم سیکھہ۔ اور انکے حضور اور صحبت مین اچھا ادب بجا لا۔ یقیناً تو نجات پائیگا
جب تو نہ قرآن و حدیث کا اور نہ ان بزرگون کا جو ان دونون کو پہچانتے ہین تابعدار

ہوو ے توکبھی نجات نہ پاے گا۔ کیا تونے نہین سُنا مَنِ اسْتَغْنٰی بِرَاْیِہٖ ضَلَّ (جس نے اپنی ہی راے کی پیروی کی گمراہ ہوا۔) اپنے نفس کو اپنے سے زیادہ عالم کی صحبت سے مہذب بنا پہلے اوسکو سنوار۔ پہر غیر کی طرف توجہ کر۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اِبْدَأْ بِنَفْسِكَ ثُمَّ بِمَنْ تَعُوْلُ (پہلے اپنی نفس سے شروع کر۔ پہر انکے جو تیرے عیال ہین) اور فرمایا لَا صَدَقَةَ وَذُوْرَحِمٍ مُحْتَاجٌ (غیر پر کوئی صدقہ نہین جب تیری رشتہ دار محتاج ہون)

چالیسوین مجلس

آپنے خدا آپ سے راضی ہو۔ انوار کے روز صبح کے وقت چودہوین ماہ رجب سنہ ۵۴۵ ہجری کو رباط مین فرمایا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہی۔ کہ آپ نے فرمایا۔ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدِهٖ خَيْرًا فَقَّهَهٗ فِي الدِّيْنِ وَ بَصَّرَهٗ بِعُيُوْبِ نَفْسِهٖ (جب خدا اپنے بندے سے بہتری چاہتا ہے تو اسکو دین مین فقیہہ بناتا۔ اور اسکو نفس کے عیوب مین بصیر بناتا ہے) دین مین فقہ معرفت نفس کا باعث ہے جس نے اپنے رب عزوجل کو پہچانا سب چیزون کو پہچان لیا۔ اسی سے اسکی عبودیت اور غیر کی عبودیت سے آزادی صحیح طور سے حاصل ہوتی ہے تجھے فلاح نہین تجھے نجات نہین۔ جبتک تو اسکو غیر سے برگزیدہ نکرے۔ دین کو شہوت پر۔ آخرت کو دنیا پر خالق کو خلق پر ترجیح نوے۔ شہوت کو دین پر۔ دنیا کو آخرت پر خلق کو خالق پر مقدم کرنے مین تیری ہلاکت ہے۔ اسپر عمل تیرے لئے کافی ہے۔ تو حق عزوجل سے حجاب مین ہے تجھے قبولیت نہین۔ قبولیت مان لینے کے بعد ہوتی ہے۔ جب تونے عمل مین اس سے محبت کی تو سوال کے وقت تجھے قبولیت بخشیگا۔ کہیتی بونے کے بعد ہوتی ہے۔ بوتا کہ تو کاٹے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اَلدُّنْيَا مَزْرَعَةُ الْاٰخِرَةِ (دنیا آخرت کی کہیتی ہی) دل اور بدن مین اس زراعت کا بیج ڈال جو ایمان ہے۔ اور اس مین ہل چلانا۔ اسکی طرف پانی لانا اور اسکو پانی دینا۔ اعمال صالحہ ہین جب اس دل مین نرمی اور شفقت اور رحمت ہو تو وہ (بیج) اسمین اُگے گا۔ اور جب یہ سخت تند درشت ہو تو یہ سرے سے بنجر مین کہیتی

نہین اگتی۔ جب تونے پہاڑ کی چوٹی پر بویا تو اس مین کچھہ نہین اُگے گا۔ وہ ہلاکت کے زیادہ قریب ہے۔ معلوم کر کہ اس زراعت کا کرنیوالا کون ہے۔ خودرائے نہ بن۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ (اِسْتَعِيْنُوْا عَلٰى كُلِّ صَنْعَةٍ بِصَالِحِ اَهْلِهَا۔ ہر ایک صنعت مین اسکے ماہر اور مشاق سے مدد لو) تو دنیا کی زراعت مین مشغول ہے۔ نہ آخرت کی زراعت مین۔ کیا تو نہین جانتا کہ دنیا کا طالب آخرت مین کامیاب نہ ہوگا۔ نہ حق عزوجل کو دیکھیگا۔ اگر تو آخرت کو چاہتا ہے تو دنیا کو ترک کر۔ اور اگر حق عزوجل کو چاہتا ہے تو حظوظ و خواہشات اور خلق کو ترک کر۔ تو اسکو ملجائیگا۔ جب تو اس مین کامل ہوجائیگا تو دنیا و آخرت اور حظوظ اور خلقت بالتبع جبراً و قہراً تیری طرف آئے گی اسلیے کہ اصل تیرے پاس ہے اور ہر ایک فرع اصل کی تابع ہے۔ عقلمند بن۔ تجھہ مین ایمان نہین۔ عقل نہین۔ تمیز نہین۔ تو خلقت پر متوکل اور مشرک ہے۔ تو ہلاک ہے۔ اگر تو بہ نہ کرے۔ قوم کے راستے سے دور رہو۔ انکے دروازے سے علحدہ ہو۔ اپنے دل کے بغیر وجود کے کندہون سے انکی مزاحمت نکر۔ نفاق اور جھوٹے دعوٰن اور ہوس کے ساتھہ انکا مزاحم نہو۔ تو دل اور باطن کے ساتھ اور توکل اور آفات پر صبر کرنے اور مقسوم پر رضا کے کاندہون کے ساتھ انکا مزاحم ہوسکتا ہے۔ اے غلام! (تو حق عزوجل کے حضور مین ایسا ہو کہ آفتین تجھپر نازل ہون۔ اور تو محبت کے قدمون پر کہڑا رہے بدلے نہین۔ ہوائین۔ اور مینہ تجھے نہ ہٹائین اور تیری تجھے نہ چیرین تو ظاہر و باطن مین ثابت رہے! ایسے مقام مین کہڑا ہو وے جس مین خلقت دنیا آخرت حقوق اور حظوظ۔ رنج اور کیف اور حق عزوجل کا غیر نہو۔ تجھے خلقت کا دیکھنا۔ عیال کا پالنا مکدر نکرے۔ اور کمی و زیادتی مذمت اور حمد۔ اقبال اور ادبار۔ تجھے نہ بدلائے۔ حالانکہ یہ کہ تو انس و جن۔ ملک اور خلق کے معقول سے ورے اسکے ساتھ ہو گیا ہے اچھا ہے جو کسی بزرگ نے فرمایا۔ اگر سچ بولتا ہے۔ تو فبہا۔ ورنہ ہماری پیچھے نہ آ۔ جسکی تشریح مینے تیرے لئے کی۔ اسکی بنیاد صبر۔ اور اخلاص اور صدق ہے تو چاہتا ہے کہ مین بھی

تجہہ سے نفاق کرون - اور کلام مین نرمی کرون - تو اپنی نفس کو خوش کرتا ہی اور مغرور ہوتا
اور خیال کرتا ہی کہ تو کچہہ ہی - نہین اسکی کوئی بزرگی نہین - مین آگ ہون - اور آگ مین ثابت
نہین رہتا مگر سمندر جو اسمین انڈے دیتا اور بچے نکالتا ہی اور اسی مین کہڑا ہوتا اور بیٹہتا
کوشش کر کہ تو آفتون اور مجاہدون اور مشقتون کی آگ مین سمندر ہووے اور قضا و قدر
کے ہتوڑون پر صابر - تا کہ تو میری مصاحبت اور میرے کلام کو سننے اور اسکی ورثتی پر
ظاہر و باطن - ستر و علانیت - خلوت مین اور جلوت مین ثابت رہیگا جو مین ثنا کرتا صبر کر
اگر یہ تیرے لئے صحیح ہو جائے - تو اللہ عزوجل کی مشیت اور تقدیر سے تجہو نجات ملے گی -
خبردار مین کسی چیز مین جو اللہ عزوجل کی اور اوسکا حق ہی خلقت سی نہین ڈرتا - مین اسکے
حکم کے سوا کسی چیز مین کسی کی طرف توجہہ نہین کرتا - بلکہ خلقت سی اسکا حق پورا لینی مین
طاقتور ہوتا ہون - کمزور نہین بنتا - اپنے نفس پر غالب ہون - اور اسکو ان مین موافق
بناتا ہون کسی بزرگ سے روایت ہی (اسپر خدا کی رحمت ہو) مخلوق مین اللہ عزوجل کی موافقت
کر - اور اللہ مین مخلوق کی موافقت نکر - جس نے (الٰہی دوستی کو) توڑا وہ ہلاک ہوا - اور
جسنے ملایا - ملگیا - مین - (تیری) کسطرح پرواہ کرون - تو اللہ عزوجل کا نافرمان ہی اسکے
احکام اور منہیات کو حقیر سمجہنے والا قضا و قدر مین اس سے جہگڑنیوالا - رات اور
دن مین اسکا شریک پکڑنیوالا ہی - پس تو مردود اور ملعون ہی - اللہ عزوجل نے اپنی
کسی کتاب مین فرمایا - اِذَا اُطِعْتُ رَضِیْتُ وَاِذَا رَضِیْتُ بَارَکْتُ وَلَیْسَ لِبَرَ
کَتِیْ نِہَایَۃٌ وَاِذَا عُصِیْتُ غَضِبْتُ وَاِذَا غَضِبْتُ وَیَبْلُغُ لَعْنَتِیْ اِلَی الْوَ
لَدِ السَّابِعِ جبمین اطاعت کیا جاؤن - راضی ہوتا ہون اور جب راضی ہوتا ہون برکت
دیتا ہون اور میری برکت کی نہایت نہین ہی - اور جب نافرمانی کیا جاؤن غضب مین آتا ہون
جب اور غضب مین آتا ہون لعنت کرتا ہون - اور میری لعنت ساتوین نسل تک پہنچتی ہی یہ دین
کو ننگے کے بدلے مین بیچنے کا زمانہ ہے - امید کی درازی اور حرص کے غلبہ کا زمانہ ہی

کوشش کر تاکہ تو انہین ہوجنکے حق مین اللہ عزوجل نے فرمایا۔ وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا۔ (ہم انکے اعمال پر واقف ہوئے اور انکو غبار پراگندہ بنا دیا) جب عمل سے اللہ عزوجل کا غیر مقصود ہو وہ پراگندہ غبار ہے۔ (تجہپر افسوس) اگر عوام سے تیرا عمل پوشیدہ رہیگا۔ تو خواص سے پوشیدہ نہین۔ تیرا طمع گنوار پر مخفی ہے عارف پر نہین جاہل پر مخفی ہے عالم پر نہین عمل کر۔ اور اخلاص لا۔ اللہ عزوجل مین مشغول ہو۔ غیر مفید مین مشغول ہونے کو چھوڑ دے۔ غیر سے تجھے کوئی فائدہ نہین۔ اس مین مشغول ہونیکو ترک کر خاموشی کو لازم پکڑ۔ تاکہ تو اوسکے مغلوب و رذلیل اور قید کرے اور اپنی سواری بنا جس سے تو دنیا کے جنگلون کو طے کرے تاکہ آخرت کو پالے۔ اس سے خلقت کو قطع کر تاکہ اللہ عزوجل کو ملجائے۔ تاکہ جب اس مین تو کامل ہو جائے تو اور ونکو اپنا ردیف بنائے دنیا سے نکلے اور مولی کے روبرو پیش کرے۔ اور حکمت کے لقمے اونہین کہلائے۔ سچی حدیث کو لازم پکڑ تاویل کر کیونکہ تاویل کرنے والا دغاباز ہے خلقت سے نہ ڈر اور نہ اس سے امید رکہہ کیونکہ یہ ایمان کی کمزوری کا باعث ہے عالی ہمت بن تجھے بلندی ملیگی۔ اللہ عزوجل تیری ہمت اور اخلاص کے اندازے پر عطا کرے گا۔ کوشش کر۔ اور درپے ہو اور طلب کر۔ تو کسی کام کا نہین۔ نیک عملون کے حاصل کرنے مین اسیطرح تکلیف کر جیسا کہ تو رزق حاصل کرنے مین کرتا ہے شیطان عوام الناس سے اس طرح بازی کرتا ہے جیسے کہ سوار اپنے بچھیرے کے ساتھ۔ انکو جسطرح چاہتا ہے ایسا گہماتا ہے۔ جیسا تم مین سے ہر ایک اپنی گہوڑی کو اپنی دونون گدیون پر مارتا اور اسنے خدمت لیتا ہے جسطرح کہ چاہتا ہے انکو گرجون سے اتارتا اور محرابون سے نکالتا اور اپنی خدمت مین کہڑا کرتا ہے اور نفس اسمین اسکی مدد کرتا اور اسکے لئے اسباب تیار کرتا ہے۔ اے غلام۔ اپنے نفس کو بہوک اور شہوتون اور لذتون اور آرامون سے روکنے کے کوڑے سے مار۔ اور اپنے دل کو خوف اور مراقبے کے کوڑے سے مار استغفار کو اپنے نفس اور دل اور باطن کا دیرہ بنا کیونکہ انمین سے ہر ایک کے لئے گناہ مخصوص مین

تمام حالات مین اسکی (یعنی خداکی) موافقت اور متابعت اپنے لازم پکڑ۔ اے بے سمجھہ جب تجہہ سے قدر کا رد کرنا اور بدلانا اور مٹانا اور اسکی مخالفت ممکن نہین۔ تو اسکے ارادے کے سوا اور ارادہ نکر۔ جب تیرے پاس نہین آتا۔ مگر وہی وہ جو چاہے تو اور کوئی ارادہ نہ کر۔ اس چیز کو جو پوری نہین ہوتی جب وہ نہین چاہتا تو اس مین اپنی نفس اور دلکو رنج نہ دے۔ سب کچہہ اپنے رب عزوجل کے سپرد کر۔ تو تجہہ کا ہاتہہ سے اسکے دامن رحمت کو پکڑ۔ جب تو اس (حال) پر مداومت کریگا تو دنیا تیرے دل اور سر کی آنکہہ دور ہو گی۔ اور اسکی مصیبتین اور شہوتون اور لذتون کا چہوڑنا تجہہ آسان ہو گا۔ اور تو اسکے عذابون اور ٹکڑون (کاٹنے) کی شکایت نکریگا تیرا نفس اور بلا کا رنج حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا فرعون کی بیوی کی طرح ہو جائیگا۔ جب اسکو (فرعون کو) معلوم ہوا کہ یہ اللہ عزوجل کو مانتی ہے۔ تو اسکے ہاتہون اور پاؤن مین لوہے کی میخین گڑوین۔ اور کوڑون کا عذاب دینے لگا۔ پس اسنے (یعنی آسیہ نے) اپنا سر آسمان کی طرف اٹہایا۔ جنت کے دروازون کو کہلا اور فرشتون کو ایک گہر بناتے ہوئے دیکہا۔ اور اسکے پاس ملک الموت اسکی روح قبض کرنیکو آیا۔ اسنے کہا کہ یہ تیرا گہر ہے پس وہ ہنسی اور عذاب کا رنج اس سے دور رہا۔ اور کہا رَبِّ ابْنِ لِي عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ (اے رب میرے لئے جنت مین گہر بنا) پس تو بہی اسیطرح ہو جائیگا۔ کیونکہ تو دل اور یقین کی آنکہہ کے ساتہہ وہانکی نعمتون کو دیکہے گا۔ پس یہان کی بلا اور آفات پر صبر کرے گا۔ اور اپنی طاقت اور قوت سے نکلیگا۔ اور بغیر خدائی طاقت اور قوت کے نہ کچہہ لیگا اور نہ دیگا اور نہ حرکت کریگا۔ اور نہ سکون۔ اسکے حضور مین فنا ہو جائیگا۔ اور اپنا امر اسکے سپرد کریگا۔ پس اپنے وجود اور خلقت مین اسکی موافقت کر۔ اسکی تدبیر کے ساتہہ تدبیر نکر۔ اسکے حکم کے ساتہہ حکم نہ کر۔ اسکے اختیار کے ساتہہ اختیار نہ کر۔ جس نے اس حال کو پہچان لیا۔ اسکا غیر نہین طلب کرتا۔ اسکے سوا اسکی کوئی آرزو نہین ہوتی۔ عقلمند اس حال کو کیون نہ چاہے حالانکہ حق عزوجل کی محبت اسکے سوا کامل نہین ہوتی۔

اکتالیسوین مجلس۔ آپنے (خدا آپ سے راضی ہو) کچہہ کلام کے بعد فرمایا۔ تجہی معلوم ہو کہ تمام چیزین اسکی تحریک سے متحرک اور اسکی تسکین سے ساکن ہین جب یہ (بندے مین) ثابت ہوجاے۔ تو مخلوق کے ساتہہ شرک کرنیکی توجہ سے آرام پاتا ہی۔ اور مخلوق اس سے آرام مین رہتی ہی۔ کیونکہ وہ انہین عیب نہین لگاتا۔ اور نہ اپنی طرف سی انکو مطالبہ کرتا ہی بلکہ فرشتے کے مطالبہ سے مطالبہ کرتا ہے۔ انکو از روے شرع مطالبہ کرتا ہی اور از روی علم معذور رکہتا ہی تاکہ علم اور علم جمع کرلے۔ مخلوق مین اللہ عزوجل کے فعل کو دیکہنا ایسا عقیدہ ہی جس سے حکم نہین ٹوٹتا وہی مقدر (اندازہ کرنے والا) ہے اور وہی مطالب (مطالبہ کرنیوالا) لا یسئل عما یفعل وھم یسئلون (جو وہ کرتا ہی اسکی بابت پوچہا نہین جاتا اور وہ پوچہے جاتے ہین) یہی عقیدہ ہی۔ ہر ایک مسلمان یقین کرنیوالے موحد کا جو اللہ عزوجل سی راضی ہے اور قضا و قدر صنع مین خواہ اسکے حق مین ہو۔ یا اسکے غیر کے حق مین اسکے موافق ہی۔ وہ تیری نفس اور سب سے غنی ہے لیکن دیکہتا ہے کہ تو اپنے دعوے مین کیسا ہی۔ آیا سچ کہتا ہے یا جہوٹہہ محب کسی چیز کا مالک نہین ہوتا۔ سب کو محبوب کے سپرد کردیتا ہے۔ محبت اور ملک دونو جمع نہین ہوتے حق عزوجل کا سچا محب اپنے نفس اور مال اور عاقبت کو اسکے سپرد کرتا ہے۔ اپنے وجود اور غیر مین بے اختیار ہوجاتا ہے۔ اسکے تصرف مین اسے متہم نہین کرتا۔ اس سی جلدی نہین مانگتا۔ اسکو بخیل نہین کہتا جو کچہہ اسکی طرف سے آتا ہی۔ وہ اسکے نزدیک شیرین معلوم ہوتا ہی۔ اسکی تمام جہتین بند ہوجاتی ہین۔ سواے ایک جہت کے اور کوئی باقی نہین رہتی۔ ای حق عزوجل کی محبت کے مدعی تیری محبت کامل نہوگی۔ جبتک کہ تو جہات کو بند نکرے ایک جہت کے علاوہ اور کوئی جہت باقی نہ چہوڑ۔ تیرا محبوب تیرے دل سی عرش سی زمین تک خلقت کو نکال ڈالے پس تو نہ دنیا سے محبت رکہے اور نہ آخرت سی۔ اپنے وجود سی وحشت پاے اور اس سے انس حاصل کری۔ تو مجنون ولیلی کی طرح ہو جا جب اسپر محبت غالب ہوے تو خلقت سے نکلا۔ اور تنہائی مین راضی ہوا۔ اور وحشیون سے اختلاط کیا آبادی سی نکلا اور ویرانے

راضی ہوا خلقت کی مدح اور مذمت کا خیال نکیا نئی کلام اور خاموشی اسکے نزدیک یکسان ہوگی اونکی خوشنودی وغضب اسکے نزدیک مساوی ہوا۔ کسی روز اس سے پوچھا گیا تو کون ہے اسنے جواب دیا کہ لیلی اور نیز اس سے پوچھا گیا۔ تو کہان سے آیا۔ اسنے جواب دیا لیلے اس پوچھا کہا جائیگا اسنے جواب دیا لیلی اسکے غیر سے اندھا ہوا۔ اسکے کلام کے سوا اور کچھ سننے سے بہرا ہوگیا کسی ملازمت کرنے والی کی ملامت سے اس سے باز نہ آیا۔ یہ کیا ہی اچھا ہے جو کسی نے کہا ہے۔ (ترجمہ شعر شعر مین) پند دیتا ہے اہل عشق کو جو۔ بیشک ہے وہ ٹھنڈی لوہی کو (ترجمہ شعر نثر مین) جب نفوس مین محبت متمکن ہو جائے۔ پس خلقت سرد لوہا کوٹتی ہے یعنی خلقت کی نصیحت اثر نہین کرتی) یہ جب دل حق عزوجل کو پہچان لے اور اس سے محبت رکھے اور اسکے قریب ہو جائے تو خلقت اور انکی طرف مائل ہونے سے وحشت پاتا ہے۔ اپنے کہانے پینے لباس اور رنگل سے وحشت ناک ہوتا ہے آبادی سے بہاگتا۔ اور ویرانہ مین سراسیمہ پہرتا ہے۔ اسی کوئی شے ماسوا امر شرع مقید نہین کرتی۔ یہ اسے امر و نہی اور فعل مین قدر کے آنے تک مقید کرتی ہے ای خدا ہم سے رحمت کا ہاتھ نہ اٹھا نہین تو ہم دنیا اور وجود کے دریا مین غرق ہو جاینگے ای کرم اور بلا اور سابقہ کے عطا کرنے والے ہمکو بچا لے (اے غلام) تو جو میرے کہے پر عمل نہین کرتا۔ میری بات کو نہین سمجہتا۔ پس جب عمل کرتا ہی سمجہہ لیتا ہے۔ جب وہ مجہہ پر نیک ظن نہ رکہے۔ اور میرے کہے پر ایمان نہ لائے۔ اور اسپر عمل نکرے تو کس طرح سمجہے گا۔ تو ہوکا میرے سامنے کہڑا ہے اور میرے طعام کو نہین کہاتا کس طرح سیر ہوگا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے۔ آپنے فرمایا۔ مین نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے۔ مَنْ مَرِضَ لَيْلَةً وَاحِدَةً وَهُوَ رَاضٍ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ صَابِرٌ عَلٰى مَا نَزَلَ بِهٖ خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ (جو شخص ایک رات بیمار ہوا وہ اللہ عزوجل سے راضی ہوا اور جو نازل ہوا اسپر صبر کرتا ہے۔ وہ اپنی گناہون سے اسطرح پاک ہوا کہ گویا ابہی ہی ماں کے پیٹ سے نکلا ہے) تجہسے کچہہ بن نہین آتا حالانکہ ضروری ہے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ

صحابہ رضی اللہ عنہم کو شفقت کے طور پر فرماتے تھے قُومُوا نُؤمِنُ سَاعَۃً قُومُوا ذُوقُوا سَاعَۃً
ذُوقُوا اُدخُلُوا البَابَ سَاعَۃً (اٹھو ہم ایک ساعت ایمان لائیں۔ یعنی اٹھو ایک ساعت ذائقہ
حاصل کریں اٹھو ایک ساعت دروازے مین داخل ہون۔ وہ پوشیدہ باتون پر اطلاع پانیکی
طرف اشارہ کرتے تھے یقین کی آنکھہ کے ساتہہ دیکھنے کی طرف اشارہ فرماتے۔ ہر ایک مسلمان
مومن نہین۔ اور ہر ایک مومن موقن نہین۔ اسیواسطے صحابہ رضی اللہ عنہم نے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کی کہ معاذ ہمین کہتاہے سا اٹھو ہم ایک ساعت ایمان لائین
کیا ہم مومن نہین۔ آپ نے فرمایا معاذ کو اپنے حال مین رہنے دو۔ اے اپنی نفس اور ہوا اور طبیعت
اور شیطان اور دنیا کے بندے۔ خدا اور اسکے نیک بندون کے نزدیک تیری کوئی عزت
نہین۔ جو شخص آخرت کو پوچتا ہے وہ اسکی طرف متوجہ نہین ہوتا۔ تو دنیا کے پوجنے والے کی
طرف کسطرح متوجہ ہو گا۔ تجہپر افسوس عمل کے بغیر زبانی لڑانے سے کیا پائے گا۔ جہوٹہہ
بولتا ہی اور یقین رکہتا ہی کہ مین سچ بولتا ہون۔ شرک کرتا ہے۔ اور رکہتا ہی کہ مین موحد ہون
کہوٹ کے ساتہہ کہراپن کا یقین رکہتا ہی اور تیرا اعتقاد ہے کہ مین جوہر ہون میرا کام تیرے
ساتہہ یہ ہے کہ تجہے جہوٹہ سے روکون۔ اور سچ کا حکم کرون۔ میرے ہاتہہ مین تین کسوٹیان
ہین جنسے پہچانتا ہون۔ کتاب اور سنت اور دل۔ پچہلی کسوٹی مین اجسام معلوم ہوتے ہین
دل اس مرتبہ کو حاصل نہین کرتا جبتک کہ کتاب اور سنت پر عمل نکرے۔ علم پر عمل کرنا علم کا تاج ہی
علم پر عمل کرنا علم کا نور ہے صفائی صفائی۔ جوہر کا جوہر مغز کا مغز ہی علم پر عمل کرنا۔ دل کو
تندرست اور پاک بناتا ہی جب دل تندرست ہو جائے تو اعضا درست ہو جاتے ہین جب
دل پاک ہو جائے تو اعضا پاک ہو جاتے ہین۔ جب اسکو خلعت پہنائی جائے تو جسم پر بھی خلعت
پہنائی جاتی ہی جب مضغہ (گوشت کا ٹکڑا یعنے دل اصلاح پذیر ہو جائے۔ تو وجود بھی اصلاح
پاتا ہے۔ دل کی صحت اس سر کی صحت سے حاصل ہوتی ہی جو آدمی اور رب عزوجل
کے درمیان ہی۔ سر پرندہ ہی اور دل اوسکا پنجرہ۔ دل پرندہ ہی۔ اور بدن اسکا پنجرہ

ڈانچہ پرندہ ہے اور قبر اسکا پنجرہ۔ اور روح دل کا پنجرہ ہی جس مین غرور داخل ہوتا ہی۔

بیالیسوین مجلس - آپ نے (خدا آپ سے راضی ہو) انیسوین ماہ رجب ۵۴۵ ہجری کو صبح کے وقت مدرسہ مین فرمایا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہی کہ آپنے فرمایا مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّكُوْنَ اَكْرَمَ النَّاسِ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّكُوْنَ اَقْوَى النَّاسِ فَلْيَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّكُوْنَ اَغْنَى النَّاسِ فَلْيَكُنْ وَاثِقًا بِمَا فِيْ يَدِ اللّٰهِ اَوْثَقَ عَلٰى مَا فِيْ يَدِهٖ (جو شخص لوگون سے زیادہ کریم ہونا پسند کرے پس اُسے چاہئے کہ خدا سی ڈری۔ اور جو لوگون سی زیادہ قوی ہون پسند کری تو اُسے چاہئے کہ اللہ پر توکل کرے اور جو لوگون سی زیادہ غنی ہونا پسند کری پس اسے چاہی کہ اپنے ہاتھ کی ملکیت پر بھروسہ رکھنی سی جو اللہ عزوجل کے ہاتھ مین ہے اسپر زیادہ بھروسہ کرے) جو شخص دنیا و آخرت مین عزت پسند کرتا ہی چاہیے کہ اللہ عزوجل سے ڈری۔ کیونکہ اللہ عزوجل نے فرمایا ہی۔ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقَاكُمْ (اللہ کے نزدیک تمہارا زیادہ بہتر زیادہ متقی ہی) اس سے ڈرنے مین عزت ہی اور اسکی نافرمانی مین ذلت۔ جو اللہ عزوجل کے دین مین قوت پسند کری چاہیئے کہ اللہ عزوجل پر توکل کری کیونکہ توکل دلکو صحیح اور طاقتور اور مہذب اور ہدایت یافتہ بناتا ہے۔ اور اسکو عجائبات دکھاتا ہی اپنی درہم اور دینار اور اسباب پر توکل نکر۔ یہ تجھے ضعیف اور عاجز بنا دیگا۔ اور اللہ عزوجل پر توکل کر۔ وہ تجھے طاقت بخشیگا۔ اور تیری مدد کرے گا۔ اور تجھپر مہربانی کریگا۔ اور تجھکو کشائش دیگا۔ ایسے طریقہ سے جو تیرے گمان مین نہین ہی۔ تیرے دل کو قوی بنائیگا تجھے دنیا کے آنے اور جانے اور خلقت کے اقبال اور ادبار کی کچھ پرواہ نہ رہی گی۔ پس اسوقت تو لوگون سے زیادہ قوی ہوگا۔ اور جب تو نے اپنے مال اور مرتبے اور اہل اور اسباب پر توکل کیا تو اللہ عزوجل کے غضب اور ان چیزون کے زوال کے لئے متعرض ہوا کیونکہ وہ غیور (غیرت ناک) ہی۔ تیرے دلمین اپنے غیر کو دیکھا جانا پسند نہین کرتا اور جو شخص دنیا اور آخرت مین دولتمندی کو پسند کرتا ہی۔ اسے چاہیئے کہ اللہ عزوجل سے ڈرے نہ اُسکے غیر سی اور اسکے دروازہ کو

کھڑا ہو۔ اور اسکے غیر کے دروازے پر جانیسے شرم کرے۔ اور اسکے غیر کی طرف دیکھنے سے اپنی آنکھونکو بند کرے۔ یعنی دل کی آنکھونکو نہ جسم کی آنکھون کو۔ تو اس چیز پر جو تیرے ہاتھون مین ہے کس طرح بھروسہ کرتا ہے۔ حالانکہ وہ زوال کا نشانہ ہے اور اللہ عزوجل پر اعتماد کرنیکو ترک کرتا ہے حالانکہ وہ پائندہ دائمی ہے۔ تیرا اللہ سے جاہل ہونا تجھے غیر کر اعتماد پر برانگیخت کرتا ہے اسپر اعتماد کرنا غلط ہے۔ اور اسکے غیر پر اعتماد کرنا فقر۔ ای تقوی کو چھوڑنے والے تو دنیا و آخرت مین عزت سے محروم ہے۔ اے خلقت اور اسباب پر توکل کرنیوالی تحقیق تو آخرت مین اللہ عزوجل کے ساتھہ قوت اور عزت پانے سے محروم ہے۔ ای اپنی ملکیت پر اعتماد کرنیوالے تو دنیا و آخرت مین اللہ عزوجل کے ساتھہ غنا حاصل کرنیسے محروم ہے۔

اے غلام۔ اگر تو متقی۔ متوکل۔ واثق۔ ہونا چاہتا ہے تو صبر کو لازم پکڑ۔ وہ ہر ایک نیکی کی بنیاد ہے جب صبر کرنے مین تیری نیت درست ہوا اور تو اللہ عزوجل کی ذات کے لئے صبر کریگا تو اسکی جزا تیرے لئے یہہ ہوگی۔ کہ وہ اپنی محبت تیرے دلمین داخل کریگا۔ اور دنیا و آخرت مین تجھے مقرب بنایگا صبر حق عزوجل کی موافقت ہے اور اسکی قضا اور قدر مین جو اسکے علم مین سابق ہے اور خلقت مین سے کوئی مٹا نہین سکتا۔ یہ (بات) مومن یقین کرنیوالے کے نزدیک ثابت ہے۔ پس وہ مقدرات پر اپنے اختیار سے صبر کرتا ہے۔ نہ مضطر ہو کر تحقیق صبر اول قدم مین اضطرار ہے۔ اور دوسرے قدم مین اختیار۔ تو ایمان کا کس طرح دعوی کرتا ہے حالانکہ تجھہ مین صبر نہین۔ تو معرفت کا کسطرح دعوی کرتا ہے۔ حالانکہ تجھہ مین رضا نہین یہ ایسی شے ہے جو نرے دعوے سے حاصل نہین ہوتی۔ خاموش رہ حتی کہ تو دروازہ کو دیکھے اور دہلیز سے سہارا لیوے اور قدر کے پاؤن اور نفع و ضرر کے پاؤن مین روندا جاوے یہانتک کہ تیرے دل کے جسم کو روندین نہ ڈہانچے کے جسم کو۔ اور تو اپنے مکان سے نہ ہلے گویا کہ تو بہنگ پلا دیا گیا ہے اور گویا کہ تو جسم بے روح ہے۔ یہ امر ایسے سکون کا محتاج ہے۔ جس مین حرکت نہ ہو ایسی گمنامی کا جس مین ذکر نہو۔ خلقت سے غایب ہونے کا جبکے ساتھہ دل اور سر اور باطن اور

معنی کی جہت سے انکا حضور نہو۔ مین بہت ہی بیان کرتا ہون لیکن تم استعمال نہین کرتے ہو۔ مین
بہت ہی لمبا اور چوڑا شرح بیان کرتا ہون لیکن تم نہین سمجھتے۔ مین تمہین بہت ہی دیتا ہون
لیکن تم نہین لیتے۔ مین تم کو بہت ہی نصیحت کرتا ہون لیکن تم نصیحت نہین پکڑتے۔ تمہارے دل
بہت ہی سخت اور رب عزوجل سے بالکل ناواقف ہین اگر تم اسکو پہچانتے اور اسکی دید اپر
ایمان لاتے اور موت اور اسکے بعد کے حالات کو یاد کرتے تو تم ایسے نہوتے۔ کیا تم نے اپنے باپون
اور دادون اور بیویون اور اولاد وغیرہ کی موت کو مشاہدہ نہین کیا۔ کیا تم نے اپنے بادشاہون کے
نہین دیکھا پس تم ان سے کیون نصیحت نہین پکڑتے۔ اور دنیا کی طلب اور اوس مین ہمیشہ
رہنے کی محبت کرنے سے اپنے دلون کو کیون نہین روکتے۔ تم نے اپنے دلون کو تغیر کیون نہین دیا
اور نہ بدلا۔ اور نہ اپنے خلقت کو نکالا۔ اللہ عزوجل نے فرمایا۔ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ
حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ (تحقیق خدا کسی قوم کی حالت کو نہین بدلتا جبتک کہ وہ خود اپنی
حالت کو نہ بدلا دین) تم کہتے ہو اور عمل نہین کرتے۔ اور عمل کرتے ہو لیکن اخلاص نہین لاتے عقلمند
بنو۔ اور اللہ عزوجل کے حضور مین بے ادبی نہ کرو۔ تقویت کرو اور تحقیق کرو۔ رجوع لاؤ اور رفاقت
کرو۔ یہ حالت جس مین تم ہو آخرت مین تمہین مفید نہ ہوگی۔ تم اپنے نفسون پر بخیل ہو۔ اگر اپنے
عنایت کرو۔ تو انکے لیے وہ باتین حاصل کرو جو آخرت مین انکو فائدہ دین تم اس مین مشغول
ہوئے۔ جو زائل ہوگی۔ اور تم سے وہ جو باقی ہے زائل ہوا۔ مال اور بیویان اور اولاد کے
جمع کرنے مین مشغول نہ ہو۔ قریب ہے کہ تمہارے اور ان سب کے درمیان پردہ کیا جائیگا۔ دنیا کی
طلب اور خلقت پر طلب حاصل کرنے مین مشغول نہ رہو۔ وہ تم کو خدا سے ذرا بھی بے نیاز نہین
کرینگے۔ تیرا عمل شرک سے پلید اللہ عزوجل کا شاکی۔ اسکو تہمت لگانیوالا اور تمام حالات
مین اسپر اعتراض کرنیوالا ہے۔ پس وہ جب تجھسے اس بات پر واقف ہوگا تجھے برا جانیگا اور
اپنے نیک بندون کے دلون مین تیری دشمنی ڈالیگا۔ ایک بزرگ (اسپر خدا کی رحمت ہو) اپنے
گھر سے نہ نکلتا مگر آنکھون پر پٹی باندھے ہوئے اسکا بیٹا اسکو لیجاتا تھا۔ اس امر کی بابت

اس سے پوچھا گیا۔ اسنے جواب دیا تاکہ اللہ عزوجل کے منکر کو نہ دیکھون۔ ایکروز وہ اپنی گہر سے کہین آنکہین چہوڑکر نکلا۔ پس اسنے دیکھا اور غش کہا کر گر پڑا۔ اسکی اللہ عزوجل مین کیسی سخت غیرت تہی تو کسطرح غیر کی عبادت کرتا اور اسکا شریک بناتا ہے۔ تو اسکی نعمتون کو کسطرح کہاتا اور اوسکی ناشکری کرتا ہے۔ تمہین اس امر کی کوئی خبر نہین۔ ملکہ تم کافرون سے ملکر کہاتے ہو اور انکی ساتہہ بیٹہتے ہو۔ کیونکہ تمہارے دلون مین نہ ایمان ہے نہ اللہ عزوجل کی غیرت۔ توبہ اور استغفار او راس سے حیا کرنے کو لازم پکڑو۔ اسپر بے حیائی کرنے اور اسکے حضور مین دلیری کی کے کپڑے اُتار ڈالو۔ دنیا کے حرام اور شبہون سے بچو۔ پہر حرص وشہوت کے ساتہہ اسکی مباح کو حاصل کرنیسے کنارہ کرو۔ کیونکہ حرص اور شہوت سے انکا لینا تمہین حق عزوجل سے پہیر دیگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلدُّنیَا سِجنُ المُؤمِنِ (دنیا مومن کا قیدخانہ ہی) قیدی قیدخانہ مین کسطرح خوش ہوتا ہے۔ وہ خوش نہین ہوتا۔ لیکن اسکے چہرے مین بشارت اور اسکے دلمین رنج ہوتا ہے اسکے ظاہر مین بشارت ہی۔ اور باطن اور خلوت اور معنی کی لحاظ سے آفتین اسکو کاٹتی ہین اسکے زخم اسکے کپڑون کے نیچے باندہے ہوئے ہین اپنی زخمون کو تبسم کی قمیص سے ڈہانپتا ہی۔ اسیواسطے اللہ عزوجل فرشتون کے ساتہہ اس سے فخر کرتا ہے اور انمین سے ہر ایک اوسکی طرف انگلیون کا اشارہ کرتا ہے۔ اللہ عزوجل کے دین اور سر مین بہادر ہی وہ ہمیشہ اسکے ساتہہ صبر کرتا۔ اور اسکے مقدر کی کڑواہٹ کو گہونٹ گہونٹ کرکے پیتا ہے۔ حتی کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے۔ اللہ عزوجل نے فرمایا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصَّابِرِينَ (اور اللہ صبر کرنیوالون سے محبت رکہتا ہے) وہ بہتے اپنی محبت مین آزماتا ہے۔ جس قدر تو اسکے امرون کی اطاعت کریگا اور اسکی منہیات سے باز رہیگا۔ تیری محبت زیادہ ہوگی۔ اور جس قدر تو اسکی بلا پر صبر کرے گا اس کے قرب مین بڑہیگا۔ کسی بزرگ نے (اسپر خدا کی رحمت ہو) کہا خدا اپنے حبیب کو عذاب نہین دیتا۔ لیکن مبتلا کرتا۔ اور صبر دیتا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہین كَاَنَّ الدُّنيَا لَم تَكُن وَكَاَنَّ الاٰخِرَةَ لَم تَزَل (گویا کہ دنیا نہین ہے۔ اور گویا کہ آخرت

ہمیشہ ہے۔ اے دنیا کے طالبو! اے دنیا کے محبو! میرے پاس آؤ تاکہ تمہیں اسکی عیب بتلاؤں
اور حق عزوجل کے طریق پر رہنمائی کروں۔ اور تمہیں ان لوگوں سے ملاؤں جو اللہ عزوجل کی ذات کو
چاہتے ہیں۔ تم حریص ہو جو میں تمکو کہتا ہوں سنو اور اسپر عمل کرو۔ اور عمل خالص کرو جب میرے
کہے پر عمل کرو اور عمل میں مرجاؤ۔ تو اعلیٰ علیین کیطرف اٹھائے جاؤگے۔ پس تم وہاں نظر کروگے اور
میرے کلام کے اہل کو وہاں دیکھوگے۔ اور مجھے پکاروگے اور مجھپر سلام کہوگے۔ اور جسکی طرف میں اشارہ
کرتا ہوں اسکی حقیقت کو ثابت کروگے۔ اے قوم (درویشو) میری ہمت کو اپنے دلوں سے دور کرو
میں بازی گم کنندہ اور دنیا کا طالب نہیں ہوں میں حق کہتا ہوں اور حق کی طرف اشارہ کرتا ہوں
میں اپنی تمام عمر صالحین میں نیک ظن کرتا اور انکی خدمت کرتا رہا ہوں۔ یہہ وہی ہے جو مجھے نفع ہوچکا ہے
میں تم سے اپنی نصیحت کی جو تم کو کرتا ہوں اور اپنے کلام کی اجرت نہیں چاہتا میرے کلام کی قیمت اسپر عمل
کرنا ہے۔ یہ ایسی کلام ہے جو خلوت اور اخلاص کی صلاحیت رکھتی ہے حیلوں اور اسباب کے ختم ہونیکے وقت
نفاق ختم ہوتا ہے۔ ایمان اور ایقان کو دیکھتی ہے۔ نہ نفسوں اور ہواؤں کو۔ مومن پر رواج
پاتی ہے۔ نہ منافق پر۔ اے قوم (درویشو) ہوسین اور باطل اور آرزوئیں چھوڑدو۔ اور اللہ عزوجل
کے ذکر میں مشغول ہو جو تمکو مفید ہے اسکو بولو اور جو تمکو ضرر دے اس سے خاموش رہو۔ جب تو کلام کرنے کا
ارادہ کرے تو جسکو تو کہنا چاہتا ہے اوسمیں فکر کر۔ اور اسمیں نیک نیت پیدا کر۔ پھر کلام کر۔ اسیواسطے
کہا گیا ہے۔ جاہل کی زبان اسکی دل کی پیشوا ہے۔ اور عقلمند عالم کی زبان اسکے دل کی پس اور تو گونگا
ہے اگر اللہ عزوجل تجھہ سے کلام چاہیگا۔ تو گویا کریگا۔ جب تجھے کسی امر کے لئے چاہے گا تو اس کے
لئے بنا دیگا۔ اسکی صحبت کا اہل گونگاپن ہے۔ پس جب گونگاپن حاصل ہو جائے تو اس کے
ارادہ سے کلام آتی ہے یا آخرت کو ملنے تک یہی حال رہتا ہے۔ یہی مطلب ہے۔ رسول صلی اللہ
علیہ وسلم کے فرمودہ کا۔ مَنْ عَرَفَ اللّٰهَ كَلَّ لِسَانُهٗ (جس نے خدا کو پہچانا اوسکی زبان
کند ہوئی) اسکے ظاہر اور باطن کی زبان چیزوں میں سے کسی چیز پر اعتراض کرنیسے کند ہوجاتی
ہے وہ موافقت اور غیر منازعت (جھگڑنا) کے ہوجاتا ہے۔ اسکے دل کی آنکھیں غیر کو دیکھنے سے اندھی ہوجاتی ہیں

اسکا پہٹ جانا اسکا امر پراگندہ ہوتا اور اسکا حال متفرق ہوتا ہے۔ وہ اپنے وجود۔ اور دنیا
و آخرت سے باہر ہو جاتا ہے اسکا نام اور رسم دور ہو جاتی ہے۔ پہر جب وہ چاہتا ہے اسے
اٹہاتا ہے گم ہونیکے بعد اسکو پیدا کرتا ہے۔ اسکو اور صورت مین واپس کرتا ہے۔ فنا کے ہاتہ سے
اسکو فنا کرتا ہے۔ پہر بقا کے ہاتہ سے لوٹاتا ہے تاکہ وہ دیدار کو طلب کرے پہر اوسکو لوٹاتا ہے
تاکہ خلقت کو فقر سے غنا کی طرف بلائے۔ وہ اللہ عزوجل اور اس سے ملنے کے ساتہ غنی ہے
اللہ عزوجل سے دوری اور اسکے غیر سے غنا طلب کرنا فقر ہے۔ غنی وہ ہے جسکا دل اللہ عزوجل
کے قرب سے فتحمند ہوا۔ اور فقیر وہ جس نے اسکو نہ پایا۔ جو غنا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ دنیا اور
آخرت اور انکے درمیان کی چیزون اور اسکے ماسوائے کو کامل طور سے چہوڑ دے آہستہ آہستہ ہر
دلسے چیزون کو نکالڈالے۔ اس تہوڑے مین جو تمہارے پاس موجود ہے قیدی نہ ہو یہ تہوڑا جو
تمہارے پاس ہے تمہارے لئے زاد بنایا گیا ہے۔ پس اسکی طرف چلنے کی راہ مین اسکو زاد بناؤ۔ تمکو نعمتین اسلئے دیگئی
ہین تاکہ انکو اسکی طرف نسبت کرو۔ اور انسے اسپر دلیل پکڑو اور تم کو علم اس لئے دیا گیا ہے تاکہ تم
اسپر عمل کرو اور اسکے نور سے ہدایت پاؤ۔ اے اللہ ہمارے دلونکو اپنی طرف ہدایت کر۔ وَآتِنَا
فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (اور ہمین دنیا
مین نیکی اور آخرت مین نیکی عطا کر۔ اور ہم کو دوزخکے عذاب سے بچا)

تینتالیسوین مجلس۔ آپنے (خدا آپ سے راضی ہو) اتوار کے روز صبح کے وقت
گیارہوین ماہ رجب ۵۴۵ہجری کو رباط مین فرمایا۔ اے غلام۔ اگر تو نجات چاہتا ہے
تو اپنے نفس سے اللہ عزوجل کی موافقت مین سوگند لے۔ اور عبادت مین
اسکو موافق بنا اور گناہ مین مخالف۔ تیرا نفس خلق کی شناخت مین حجاب ہے
اور خلق خالق عزوجل کی شناخت مین پردہ ہے۔ پس جبتک تو نفس کے ساتہ ہو
خلق کو نہ پہچانے گا۔ اور جبتک خلق کے ساتہ ہوگا۔ حق عزوجل کو نہ پہچانے گا۔
جب تک تو دنیا کے ساتہ ہوگا۔ آخرت کو نہ پہچانے گا۔ اور جب تک کہ

آخرت کے ساتھ ہوگا۔ آخرت کو نہ پہچانے گا۔ الگ ادر ملوک جمع نہیں ہوتی جیسا کہ دنیا و آخرت نہیں جمع ہوتی۔ اور اسیطرح خالق اور مخلوق جمع نہیں ہوتے نفس بدی کا امر کرنیوالا ہی اسکی سرشت ہی ایسی ہی۔ پس اسکو درجہ بدرجہ سنوار تاکہ وہ قلب کے تابع ہو جائے۔ تمام حالات میں اس سے جہاد کر اور اللہ عزوجل کے فرمودہ فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا (پس اسکو اسکی بدیوں و نیکیوں کا الہام کیا) سے اسکی لئے مجتبیٰ نہ بنا۔ اسکو مجاہدہ میں پگلا کیونکہ جب وہ پگھل جائے اور فنا ہو جاتو دل اعتماد کرتا ہی پہر دل سر پر اعتماد کرتا ہی اور سر حق عزوجل پر معتمد ہوتا ہی۔ پس یہ سب وہان سے پیتے ہیں جب تو اسکو کامل طور سے پگلا ڈالے تو دلکے ذریعے پکارا جاتا ہے۔ وَلَا تَقْتُلُوا أَنفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا (اپنی جانونکو قتل نکرو بتحقیق خدا تم پر مہربان ہے) حق عزوجل کی طرف سے یہ خطاب نفس کو کدورتوں سے پاک کرنے اور اسکے شر کو مٹانے اور دل کو حق عزوجل کے ذکر اور عبادت میں فریہ کرنے کے بعد آتا ہی جب یہ اسکے لئے حاصل نہو۔ تو کدورت اور شر کے ساتھ اسکے مقرب بنانے میں طمع نہ کر۔ نجاستوں سے پاک ہونیکی بغیر اسکو بادشاہ کا قرب کسطرح حاصل ہوگا اسکی امید کو کوتاہ کر۔ پہر تو جو کچھ اس سی چاہیگا تیری اطاعت کریگا اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وعظ مبارک سے نصیحت کر جو یہ ہے۔ إِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تُحَدِّثْ نَفْسَكَ بِالْمَسَاءِ وَإِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تُحَدِّثْ نَفْسَكَ بِالصَّبَاحِ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا اسْمُكَ غَدًا (جب تو صبح کرے تو اپنی نفس سے شام کا ذکر نہ کر۔ اور جب تو شام کرے تو اپنے نفس سے صبح کا ذکر نکر۔ کیونکہ تو نہیں جانتا کہ کل تیرا کیا نام ہوگا) تو غیر سے اسپر زیادہ شفیق ہے مگر تو نے اسکو ضایع کر دیا۔ بس تیرا غیر اسپر کس طرح شفقت اور اسکی حفاظت کریگا امید اور حرص کی قوت نے تجھکو اسکے ضایع کرنے پر برانگیختہ کیا ہے۔ امید کہ کوتاہ کرنے اور حرص کے کم کرنے اور موت کو یاد کرنے اور حق عزوجل میں مراقبہ کرنے اور وعد و وعید کی آیتوں اور کلمات سے علاج کرنے اور رات اور دن میں بے کدورت ذکر کرنے میں کوشش کرتا کہ اسکو کہہ۔ تیرے لئے ہی جو تو کمائے اور تجھپر ہے جو تو کمائے تیرے ساتھ کوئی عمل نہیں کریگا

نہ اپنے عمل سے کچھ دیگا۔ اور عمل اور مجاہدہ ضروری ہے۔ تیرا دوست وہ ہے جو تجکو (بدیسے) روکے اور تیرا دشمن وہ ہے تجھے گمراہ کرے۔ مین تجھے خلق کا مرہون دیکھتا ہون نہ خالق عزوجل کا نفس اور خلق کے حق کو ادا کرتا ہی اور حق عزوجل کے حق کو گراتا ہے۔ اسکی نعمتون پر اسکے غیر کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ یہ نعمتین جنمین کہ تو ہے کس نے دی ہین۔ اسکے غیر نے تاکہ تو اسکا شکر کرے اور اسکی عبادت کرے۔ اگر تو جانتا ہے کہ جو نعمتین تیرے پاس ہین حق عزوجل کیطرف سے ہین تو اسکا شکر کہان ہی۔ اگر تو جانتا ہے کہ اسنے تجھے پیدا کیا ہی۔ تو اسکے امرون کی اطاعت کرنے اور اسکی منہیات سے باز رہنے۔ اور اسکی بلا پر صبر کرنے سے اسکی عبادت کہان ہی اپنی نفس سے جہاد کر۔ تاکہ وہ ہدایت پائے۔ اللہ عزوجل نے فرمایا۔ وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا (اور وہ لوگ جنھون نے ہماری راہ مین جہاد کیا۔ البتہ ہم انکو اپنی راہ بتائینگے اور نیز فرمایا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ یَنْصُرْكُمْ وَیُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ (اگر تم خدا کی مدد کروگے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدمون کو ثابت رکھے گا) اسکو رخصت ندی اور اسکی اطاعت کر البتہ تو نجات پالیگا۔ اسکے رو برو مت ہنس۔ اور اسکی ہزار ہا باتون کو رد کرتے تاکہ مہذب ہو اور مطمئن ہو اور قناعت کرے۔ جب وہ تجھ سے شہوات اور لذات طلب کرے۔ تو ٹال مٹول مین گذار دے اور اسے کہہ کہ تیرا وعدہ جنت ہی۔ اسکو روکنے کی تلخی پر صابر بنا تاکہ اسپر عطا نازل ہو۔ جب تونے اسکو صبر مین لگایا اور اسنے صبر کیا تو اللہ عزوجل اسکے ساتھ ہوگا۔ کیونکہ وہ فرماتا ہی۔ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ (تحقیق خدا صبر کرنے والونکے ساتھ ہے) اسکی بات کو نہ مان۔ کیونکہ وہ شر کے سوا اور کوئی امر نہین کرتا۔ اگر تو اس سے محبت رکھتا ہی تو اسکی مخالفت کر مخالفت مین اسکی بہتری ہے۔ اے تو اپنے نفس کا بندہ بنکر حق عزوجل کو چاہنے کا دعوے کرتا ہے۔ تو اپنے دعوی مین جھوٹا ہے نفس اور حق جمع نہین ہوتے۔ دنیا اور آخرت اور انکی جمع نہین ہوتی جو اپنے نفس کا تابعدار رہا۔ اس سے خدای عزوجل کی معرفت جاتی رہی جو دنیا کا مرہون بنا۔ اس سے آخرت فوت ہوئی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ اَحَبَّ دُنْیَاهُ

اَضَرَّ بِالْاٰخِرَۃِ وَمَنْ اَحَبَّ اٰخِرَتَہٗ اَضَرَّ بِدُنْیَاہُ (جس نے دنیا سے محبت کی آخرت کا نقصان اُٹھایا اور جس نے آخرت سے محبت نہ کی اپنے دنیا کو ضرر دیا) صبر کر جب تیرا ایمان کامل ہوجائے گا تو رضا بھی کامل ہوجائے گی۔ تو فنا ہوجائے گا اور سب کچھ تیرے نزدیک پاکیزہ ہوگا تمام شکر ہوجائیگا دوری نزدیکی بنجائے گی۔ شرک توحید بنجائیگا۔ پس تو خلقت سے ضرر اور نفع کو نہ دیکھے گا۔ تو اضداد کو نہ دیکھے گا بلکہ کل دروازے اور جہتیں ایک ہوجائینگی ایک جہت کے سوا تجھے کچھ معلوم نہ ہوگا۔ یہ ایسی حالت ہے جس سے اکثر مخلوقات واقف نہیں۔ بلکہ وہ کروڑوں میں چند ہیں۔ اور آخر تک صرف ایک۔ اے بندے کوشش کر کہ تو اسکے یعنی حق عزوجل کے حضور میں مرجائے کوشش کر کہ تیرا نفس بدن سے روح نکلنے کے پہلے مرجائے۔ اسکو صبر اور مخالفت سے مار جلدی ہی اسکا انجام ستودہ ہوگا۔ تیرا صبر فنا ہوجائیگا۔ مگر اسکی جزا فنا نہیں ہوگی۔ میں نے صبر کیا اور صبر کے انجام کو نیک پایا۔ میں مرا پھر اسنے مجھے زندہ کیا پھر مارا میں (اپنے نفس سے) غایب ہوا۔ پھر اسنے غیب سے مجھے نکالا۔ اسکے ساتھ ہلاک ہوا۔ اور اسکے ساتھ مالک بنا۔ اختیار اور ارادہ کے چھوڑنے میں میں نے اپنے نفس سے جہاد کیا۔ حتیٰ کہ یہ مجھے حاصل ہوگیا۔ پس قدر مجھے چلانے لگی! ور منت میری مدد کرنے لگی اور فعل حرکت دینے لگا اور غیرت مجھے بچانے لگی۔ اور ارادہ میرا مطیع بنا اور سابقہ مجھے آگے کرتی ہے اور اللہ عزوجل مجھے بلند کرتا ہے (تجھپر افسوس) مجھ سے بھاگتا ہے حالانکہ میں تیرا شحنہ (کوتوال) ہوں۔ میرے پاس ٹھہر۔ نہیں تو ہلاک ہوجائیگا۔ اے جاہل پہلے میرا حج کر۔ پھر دوسرے درجہ کعبہ کا میں کعبہ کا دروازہ ہوں۔ آ۔ تاکہ میں تجھے بتلاؤں کہ تجھے کسطرح حج کرنا چاہیے میں تجھے وہ کلام سکھاؤں جسکے ساتھ تو کعبہ کے رب کو مخاطب کرے۔ جب غبار روشن ہوگا۔ تو تم دیکھ لوگے۔ اے خادمو بیٹھو۔ مجھے لازم پکڑو۔ میں اللہ عزوجل کی طرف سے قوت دیا گیا ہوں۔ قوم (اولیاء) تمکو وہی امر کرتے ہیں جو میں امر کرتا ہوں۔ اور منع کرتے ہیں۔ جس سے کہ میں کرتا ہوں تمہارے لیے نصیحت انکے سپرد کیگئی ہے۔ وہ اس میں امانت کو ادا کرتے ہیں حکمت کے گھر میں عمل کرو تاکہ تم قدرت کے گھر تک پہونچ جاؤ۔ دنیا حکمت ہے اور آخرت قدرت۔ حکمت آلات اور اوزار بنانے کا محتاج

اور قدرت انکی محتاج نہین - حق عزوجل نے ایسا اس لیے بنایا ہی تاکہ قدرت کا گہر حکمت کے گہر سے
ستمیز ہو جائے - آخرت مین بے سبب تکوین ہے - اس مین تمہارے اعضا بولین گے - اور جو تم نے
حق عزوجل کے گناہ کئے انمین تمپر شہادت دین گے - قیامت کے روز پردے کہلجائینگے اور راز ظاہر
ہو جائینگے - تم چاہو یا نچاہو - خلقت مین سے کوئی دوزخ مین داخل نہوگا - مگر مردود ہوکر - چونکہ
اسپر حجت قایم ہوگئی اپنی کتابین اسمین سوچنے کی زبانون سے پڑہو - پہر برائیون سے توبہ کرو اور
نیکیون پر شکر بجالاؤ - گناہونکی کتابون کو بند او راسکی سطرون پر توبہ (کی مہر) لگادو (اے غلام)
تونے میرے ہاتہہ سے اور میری صحبت پر توبہ کی جب تو میرے کہے کو نہ مانے تو تجہے کیا فائدہ دیگی - تونے
صورت مین رغبت کی نہ معنی مین - جو کوئی میری صحبت چاہتا ہے (اسے چاہئے) کہ جو مین کہتا ہون
اسکو مانے اور اسپر عمل کرے جسطرح مین پہرون - اسیطرح پہرجائے - نہین تو میری صحبت مین
نرہے اس لئے کہ فائدہ سے نقصان زیادہ اوٹہائیگا - مین کہلا دسترخوان ہون اور مجہہ سے کوئی
کچہہ نہین کہاتا - دروازہ کہلا ہے - اس مین کوئی داخل نہین ہوتا مین تمہارے ساتہہ کیا (نیکی) کرون
مین تمکو بہت کہتا ہون تم میری سنتے نہین - مین تمکو تمہارے فائدہ کے لیے چاہتا ہون نہ اسپنے
لئے - مین تم سے خوف وامید نہین رکہتا - مین خراب اور آباد - باقی اور میت - غنی اور فقیر - مالک
اور مملوک کے درمیان کچہہ فرق نہین کرتا - امر تمہارے غیر کے ہاتہہ مین ہی - جب مین نے دنیا کی
محبت اپنی دل سے نکالڈالی تو مجہے یہ عزت ملی - تیری توحید کس طرح صحیح ہو حالانکہ تیرے دلمین دنیا کی
محبت ہی - کیا تونے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ نہین سنا حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ
(دنیا کی محبت تمام گناہون کا اصل ہے) جبتک کہ تو مبتدی - مستعد طالب - سالک ہے تو دنیا کی
محبت تیرے حق مین ہر ایک گناہ کا اصل ہے - پس جب تیرے دل کا سر منتہی ہو اور حق عزوجل کے
قرب کو پالے تو دنیا سے تیرا مقسوم تیرا محبوب بنایا جائیگا - اور تیرے غیر کا مقسوم تیرا مبغوض
گردانا جائیگا - تیرے مقسوم تیرے محبوب بنائے جائینگے - حتی کہ تو اسکے علم سابق کی تحقیق کیلیے
انکو پورا حاصل کرے گا - اور انسے فائدہ اٹہائے گا - اور انکے غیر کے طرف متوجہ نہوگا اور

تیرا دل اسکے حضور مین قایم ہوگا۔ وہ دنیا مین ایسا مین اڑ اینگا جیسے کہ جنت والے جنت مین
چین اڑائینگے۔ پس جو حق عزوجل کیطرف سے آئیگا وہ تیرا محبوب ہوگا۔ کیونکہ تو اسکے ارادہ سے
ارادہ کریگا اور اسکے اختیار سے اختیار۔ اسکی قدر کے ساتہ گردش کریگا۔ اور اپنے دل سے ان سب کو جو
اوسکے غیر ہین نکال دیگا۔ تو دنیا و آخرت سے کنارہ کش ہوگا۔ اور اقسام کا حاصل کرنا اور ان سے
محبت کرنا اسکے لئے کرے گا نہ اپنے لئے۔ منافق ریاکار اپنے عمل پر غرور کرنے والا دن کو روزہ
رکہتا اور رات کو کہڑا رہتا ہے۔ اپنے کہانے اور لباس کو سخت بناتا ہے۔ مگر باطن اور ظاہر کے
اندہیرے مین ہے۔ اپنے دل سے اللہ عزوجل کی طرف ایک قدم بہی نہین چلتا پس وہ عاملہ
ناصبہ (عمل کرنے والا۔ رنج اوٹہانیوالا) مین سے ہے۔ اسکا باطن صدیقین اور اولیاء
اور صالحین کے نزدیک جو اللہ عزوجل سے ملی ہوئی ہین ظاہر ہے۔ آج اسکو خلقت مین سے
خاص لوگ پہچانتے ہین۔ اور کل (قیامت) کو اسے عوام الناس کلہم پہچان لینگے جب خاص اسکو
دیکہتے ہین تو دل سے برا جانتے ہین۔ لیکن اللہ کے پردے پردہ کرتے ہین۔ نفاق کو ساتہ
قوم کا مزاحم نہو۔ نہین تو چہوڑا نہین جائے گا۔ کوئی اعتبار نہین جبتک کہ تو زمانہ کو نہ تو ڑ دے
اور اسلام کو نیا نکرے۔ اور توبہ کو دل سے ثابت نکرے۔ اور طبیعت اور ہوا اور وجود اور نفع
کو اپنی طرف کہینچے۔ اور ضرر کو دفع کرنیکے گہر سے نہ نکلے۔ کوئی اعتبار نہین۔ جبتک کہ تو نفس اور
ہوا اور طبیعت کو دروازے پر چہوڑنے اور دل کو دہلیز پر رہنے اور سر کو حجرے مین بادشاہ
کے پاس چہوڑنے سے اپنے وجود کو ترک نہ کرے۔ اساس (یعنی بنیاد) کی طرف جلدی کر یہان تک کہ
محکم بنالے۔ تو بنا کی طرف جلدی کر اساس کیا ہے۔ دین کا فقیہہ ہونا۔ دل کی فقہ نہ زبان کی دل کی
فقہ تجہے حق عزوجل کی مقرب بنائے گی اور زبان کی فقہ خلق اور بادشاہون کا مقرب دلکی
فقہ تجہکو حق عزوجل کے تقرب کی مجلس کے وسط مین بٹہلائے گی۔ تجہے صدر نشین اور عالی رتبہ
کر دیگی اور تیرے قدم رب عزوجل کی طرف چلائیگی (تجہپر افسوس) اپنی عمر طلب علم مین ضایع
کرتا ہے اور اسپر عمل نہین کرتا۔ تو جہالت کے قدمون پر ہوس کے پیچہے لگا ہے حق عزوجل کے

دشمنون کی خدمت کرنا اور انکو شریک گردانتا ہے۔ وہ تجھسے اور اُنسے جنکو تونے شریک بنایا بنیاز ہے۔ وہ تجھسے شریک کو قبول نہین کریگا۔ کیا تو نہین جانتا کہ اسکا بندہ ہی جسکے ہاتھہ مین تیری مہار ہے اگر تو نجات چاہتا ہے تو اپنی دل کی مہار حق عزوجل کے ہاتھہ مین کر۔ اور اوسپر ایسا توکل کر جیسا کہ توکل کا حق ہے۔ اور ظاہر و باطن سے اوسکی خدمت کر اوسے تہمت نہ لگا۔ وہ متہم نہین۔ وہ تجھہ سے زیادہ تیری مصلحت کو پہچانتا ہے۔ وہ جانتا ہے۔ اور تو نہین جانتا۔ اسکے حضور مین خاموشی اختیار کر۔ اور گمنامی۔ اور چشم پوشی۔ اور سر نیچے ڈالنا۔ اور گونگا بننا۔ یہانتک کہ اوسکی طرف سے بھی کلام کرنیکا اذن حاصل ہو۔ پس تو اس سے کلام کریگا۔ نہ اپنے سے۔ تیرے کلام دلی مرضون کی دوا ہوگی۔ اور باطنون کی شفا۔ اور عقلونکی روشنی۔ اے خدا ہمارے دلونکو نورانی کر۔ اور اپنی راہ کیطرف ہمارے باطنون کو صاف کر۔ اور اپنا مقرب۔ وَاٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (ہمین دنیا مین نیکی اور آخرت مین نیکی عطا کر۔ اور ہمین دوزخ کے عذاب سے بچا)۔

چوالیسوین مجلس آپ نے (خدا آپ سے راضی ہو) منگل کے روز عشا کے وقت تیرہوین ماہ رجب ۵۴۵ ہجری کو مدرسہ مین فرمایا مومن دنیا سے دور رہنے والا۔ اور زاہد آخرت سے کنارہ کش۔ اور عارف غیر مولی سے بعید ہے۔ مومن دنیا مین قیدی ہے اگرچہ اسکے پاس رزق اور مکان بہت ہون۔ اسکا اہل و عیال اسکے مال اور مرتبے مین مزے اوڑاتا اور اسکی گرد خوش اور ہنستا ہے اور وہ باطن کے قیدخانے مین ہے۔ اسکے چہرے مین بشارت ہے اور دل مین رنج اسنے دنیا کو پہچانا اور اسے دل سے چھوڑا۔ اول اسنے اسکو ایک طلاق دی کیونکہ وہ اعیان اسکے بدلنے سے ڈرگیا۔ پس وہ اسی حال مین تھا کہ آخرت نے اپنا دروازہ کھول دیا۔ اور اسکے روبرو ہوا۔ پس اسنے اسکو ایک اور طلاق دیدی۔ پھر آخرت نے اگر اسے گلے لگالیا۔ پس اسنے تیسری طلاق دیدی۔ اور بالکل آخرت کا ہوگیا۔ پس وہ اسکے ساتھہ تھا۔ ناگاہ حق عزوجل کا نور چمکا۔ پس اسنے آخرت کو بھی طلاق دیدی۔ دنیا نے اسے کہا تو نے مجھے کیون طلاق دی اسنے کہا

کہ مین نے تجہسے زیادہ حسین کو دیکہا اور آخرت نے کہا مجہے کیون طلاق دی اسنے جواب دیا کہ تو محدث اور مصنوعہ ہے اور تو اسکا (یعنی خداکا) غیر ہے پس تجہے طلاق کیون نہ دیتا پس اسوقت اسے خدائے عزوجل کی شناخت پورے طور سے حاصل ہوگئی اور وہ اسکے غیر سے آزاد ہوا۔ دنیا و آخرت سے کنارہ کش کل سے غایب اور کل مین محو۔ دنیا اسکی خدمت مین قایم ہوتی ہے۔ وہ اپنے آپکو اسکا خادم مخلص بناتی ہے اور اپنی اس زینت کو چہوڑکر جسے اپنے بیٹون پر ظاہر کرتی ہے اسکا مکان کے درپے ہوتی ہے اور اسکا یہ حال اسلئے بنایا گیا ہے تاکہ وہ اسکی طرف توجہ نکرے۔ بادشاہ بیگم جب کسی شخص سے محبت رکہتی ہے۔ تو اسکی طرف اپنے تحفے بوڑہی عورتون اور حبشی عورتون اور حبشی لونڈیون کے ہاتہہ اوسکی حفاظت اور اسپر غیرت کہانے کے باعث بہیجتی ہے۔ بالکل خداکا ہوجا۔ آیندہ کل کو گذشتہ فرض کر شاید کہ کل کو نہ پاسکے اور اپنے غنی اپنی غنا پر بہروسہ نکر۔ شاید کل کے آنے تک تو فقیر ہوجائے۔ کسی چیز پر دل نہ لگا۔ بلکہ اشیا کے پیدا کنندہ کے ساتہہ ہوجا۔ وہ ایسی شے ہے جسکے برابر اور کوئی شے نہین اسکے غیر سے راحت طلب نکر۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَا رَاحَةَ لِلْمُؤْمِنِ مِنْ دُوْنِ لِقَاءِ رَبِّهٖ (مومن کے لئے سوائے رب کے دیدار کے اور کسی شے سے راحت نہین) جب وہ کہ تیرے اور خلق کے درمیان خراب ہوا اور وہ جو تیرے اور خالق کے درمیان ہے آباد ہو۔ تو وہ تجہے برگزیدہ کریگا۔ اسکے برگزیدہ ہونے کو برا نہ مان جس نے اللہ عزوجل کے ساتہہ صبر کیا وہ اسکے الطاف کے عجایبات دیکہیگا جس نے فقر پر صبر کیا۔ وہ غنی ہوا۔ نبوت اکثر فقیرون کو ملی ہے اور ولایت غلامون اور غریبون کو جسقدر انسان اسکے آگے ذلیل ہوتا ہے اسیقدر عزت پاتا ہے جسوقت اسکے آگے تواضع کرتا ہے وہ اسے بلند رتبہ بنا دیتا ہے۔ وہی عزت دینے والا۔ وہی ذلت دینے والا۔ وہی بلند کرنے والا۔ وہی پست کرنیوالا۔ وہی توفیق دینے والا۔ وہی سہل کرنیوالا ہے۔ اگر اسکی توفیق نہوتی تو ہم اسکو پہچان نسکتے۔ اسکے حلمون پر مغرور ہونے والو۔ تم بہت جاہل ہو۔ اگر اوسکی توفیق نہوتی تم نماز پڑہ سکتے نہ روزہ رکہہ سکتے نہ صبر کرسکتے تم شکر کے مقام پر ہو نہ غرور کے مقام پر

عابدوں میں سے اکثر اپنی عبادتوں اور عملوں پر مغرور ہیں خلق سے حمد و ثنا کی طالب دنیا اور لوگوں کی
رغبت کی چاہنے والے ہیں ناسکا باعث یہ ہے کہ وہ نفسوں اور ہواؤں میں پہنسے ہوئے ہیں۔ دنیا نفسوں
کی محبوب ہے اور آخرت دلونکی محبوب۔ اور حق عزوجل اسرارکا محبوب تمہارے دلوں میں حکم مضبوطی
کے بعد ڈالا گیا ہے کیونکہ حکم اس امر سے پہلے ہے پس جس نے اس میں کسی چیز کا دعوی کیا اور حکم کو مضبوط
نہ کیا تو وہ کاذب (جہوٹا) ہے اسلئے کہ جس حقیقت پر شریعت شہادت نہ دے وہ زندقہ ہے کتاب
اور سنت کے بازوؤن کے ساتہ حق عزوجل کی طرف اڑ۔ اسپر داخل ہو اس حال میں کہ تیرا ہاتہ
رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتہ مبارک میں ہو۔ انکو اپنا مددگار اور معلم بنا۔ اپنے ہاتہ کو چہوڑ دے
تاکہ وہ تجہے زینت دیں اور آراستہ کریں اور خدا کے آگے پیش کرے۔ آپ روحوں کو درمیان
عالم میں مربیٔ معلم محبوبوں کے رئیس صالحین کے امیر انکے درمیان حالات اور مقامات کو
تقسیم کرنیوالے۔ کیونکہ اللہ عزوجل نے آپکو یہ سپرد کیا ہے۔ آپکو کل کا امیر بنایا ہے۔ جب بادشاہ کی طرف
سے لشکر کو خلعتیں ملتی ہیں تو انکے امیر کے ذریعہ تقسیم ہوتی ہیں۔ توحید عبادت ہے اور خلق کو شریک
بنانا عادت۔ پس عبادت کو لازم پکڑ اور عادت کو چہوڑ جب تو عادت کو دور کریگا تو عادت تجہ
سے دور ہوگی۔ بدل تاکہ اللہ عزوجل اپنے لئے تجہے بدل دے۔ اللہ عزوجل نے فرمایا ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ
مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ (خدا کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جبتک کہ وہ اپنی حالت
کو خود نہ بدلیں) اپنے دل سے نفس اور خلق کو نکال دے اور انکے تکوین (وجود میں لانیوالے)
کے ساتہ اسکو پر کر (تاکہ تجہے تکوین حاصل ہو۔ یہ ایسی شے ہے جو دن کو روزہ رکہنے اور رات کو
قایم رہنے سے حاصل نہیں ہوتی۔ بلکہ دلوں کو پاک کرنے اور اسرار کو صاف کرنے کے ساتہ حاصل
ہوتی ہے۔ کسی بزرگ سے (اسپر خدا کی رحمت ہو) روایت ہے۔ کہ انہوں نے فرمایا۔ کہ روزہ اور نماز
دستر خوان پر سرکہ اور ساگ پات ہے اور طعام انکے علاوہ ہیں ہے۔ یہ دونوں پہلا طعام
ہیں پہر الوان و اقسام کے کہانے آتے ہیں۔ پہر نوش کرنا۔ پہر الوان کا دہونا۔ پہر اللہ عزوجل کا
دیدار ہے پہر خلعتیں اور جاگیریں اور امارت اور نیابت اور شہروں اور قلعوں کی تسلیم ہے۔

جب انسان کا دل حق عزوجل کے لئے صلاحیت رکھے اور اسکے قرب کو حاصل کرے تو زمین کی طرف پادشاہی اور سلطنت دیا جاتا ہے اور اسے خلق کی دعوت اور انکے ایذا پر صبر تسلیم ہوتا ہے اسے باطل کا بدلانا اور حق کا ظاہر کرنا سپرد ہوتا ہے۔ خدا اسکو دیتا اور غنی کرتا ہے کیونکہ جب وہ دیتا ہے تو غنی بناو دیتا ہے اسکا باطن حکمتوں سے بہر دیتا ہے۔ حق عزوجل نے اپنے نیک بندوں اپنے عارفوں کے دلونکی زمینوں میں حکمت کی نہریں جاری کی ہیں جو اسکے علم کے وادی عرش اور لوح کے پاس سے پہونچتی ہیں۔ اور ان دلونکی طرف بہتی ہیں جو مردہ اس سے ناواقف اور اس سے اعراض کرنیوالے ہیں اے غلام حرام کہانا تیرے دل کو مار دیتا ہے اور حلال کہانا اسے زندہ کرتا ہے۔ ایک لقمہ تیرے دل کو منور کرتا۔ اور ایک لقمہ سیاہ کردیتا ہے۔ ایک لقمہ تجہے دنیا میں مشغول کرتا اور ایک لقمہ آخرت میں مشغول کرتا ہے اور ایک لقمہ تجہے دونوں میں زاہد بناتا ہے۔ اور ایک لقمہ تجہے انکے خالق کی طرف راغب کرتا ہے۔ حرام کہانا تجہکو دنیا میں مشغول کرتا اور گناہوں کو تیرا محبوب بناتا ہے۔ اور مباح کہانا تجہے آخرت میں مشغول کرتا اور عبادتوں کو تیرا محبوب گرواننا ہے۔ اور حلال کہانا تیرے دل کو مولی کا مقرب بناتا ہے۔ یہ کہانے سوائے حق عزوجل کی معرفت کے نہیں پہچانے جاتے اور اسکی معرفت دلیلیں ہی نہ دفتروں میں۔ اسکی (امداد سے) حاصل ہوتی ہے نہ خلق سے۔ اللہ عزوجل کی معرفت اسکے حکم پر عمل کرنے اور تصدیق اور صدق اور اسکو واحد جاننے اور اسپر اعتماد کرنے اور خلق سے نکلنے کے بعد حاصل ہوتی ہے۔ تو حق عزوجل کو کس طرح پہچانے گا۔ حالانکہ تو سوائے کہانے اور پینے اور لباس اور نکاح کے کچہہ نہیں جانتا اور پروا نہیں کرتا کہ یہ کس وجہ سے حاصل ہوئی۔ کیا تو نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ نہیں سنا مَنْ لَمْ يُبَالِ مِنْ اَيْنَ مَطْعَمُهٗ وَمَشْرَبُهٗ لَمْ يُبَالِ اللّٰهُ مِنْ اَيِّ بَابٍ مِنْ اَبْوَابِ النَّارِ اَدْخَلَهٗ (جسے اپنے کہانے اور پینے کی پرواہ نہیں ہوتی کہ کہاں سے آتا ہے خدا بہی پرواہ نہیں کرتا کہ دوزخ کے کس دروازے سے اسکو داخل کرے) اور آپنے (خدا آپ سے راضی ہو) کچہہ کلام کے بعد فرمایا پس تو کل چیزوں کی پرواہ نہ کر اور کسی شئی کا اعتبار نہ کر۔

اعتبار نکر اور تجھے اس سے کوئی شے نہ روکے۔ اور تجھے خلق اس سے مقید نکرے۔ مگر یہ کہ توانکی سمجھ کے
موافق ان سے کلام کر اور مدارات کا ان پر صدقہ کر۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ پر عمل کر۔ مُدَارَاةُ
النَّاسِ صَدَقَةٌ (لوگون سے مدارات کرنا صدقہ ہے) انکو اپنے رب عزوجل کی عطا بخش اپنی کرامت
مین سے ان پر بھی کچھ عنایت کر۔ نرمی اور لطف کے ساتھ انسے پیش آ۔ اور ان سے تواضع کر۔ تیرا خلق حق
عزوجل کی خالق کی مانند ہو۔ اور تیرا فعل اسکا امر۔ شیخ دو ہین۔ حکم کا شیخ اور علم کا شیخ۔ خلق کا
شیخ تجھے حق عزوجل کے قرب کے دروازے پر دلالت کریگا۔ تو دروازے مین جنین تجھے ضرور داخل ہونا
ہے۔ خلق کا دروازہ اور خالق کا دروازہ۔ دنیا کا دروازہ اور آخرت کا دروازہ۔ انمین سے
ایک دوسرے کا تابع ہے۔ اول کا خلق کا دروازہ ہے پھر حق عزوجل کا۔ جبتک تو پہلے دروازے
سے نہ گذریگا دوسرے دروازے کو نہ دیکھیگا۔ اپنا دل دنیا سے نکال تاکہ وہ آخرت مین داخل ہو۔
حکم کے شیخ کی خدمت کرتا کہ وہ تجھے علم کے شیخ کے پاس لیجائے۔ خلقت سے نکل تاکہ تو حق عزوجل
کو پہچانے۔ یہ درجات ہین۔ ایک دوسرے کے بعد اور وہ دونون ضدین ہین جمع نہین
ہوتین یہ چیزین ایک دوسرے کی ضد ہین۔ انکو اکٹھا کرنے کے درپے نہو۔ یہ کبھی حاصل نہ ہوگا۔
اپنے دل کو حق عزوجل کا گھر ہے فارغ کر۔ اسکا غیر اس مین نہ چھوڑ۔ جبکہ فرشتے (انپر سلام ہو) اس
گھر مین کہ جس مین تصویر ہو داخل نہین ہوتے تو حق عزوجل تیرے دل مین جبکہ اس مین صورتین
اور بت ہین کسطرح داخل ہوگا۔ اسکے سوا جو ہے وہ بت ہے۔ بتون کو توڑ اور اس گھر کو پاک کر
اسکے مالک کا حضور اس مین دیکھے گا۔ وہ عجائبات دیکھے گا جو تو نے پہلے نہ دیکھے تھے۔ اے خدا ہمکو
ان عملون کی توفیق دے جن سے تو راضی ہے۔ وَآتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي
الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (ہمین دنیا مین نیکی اور آخرت مین نیکی عطا کر
اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔ **پینتالیسوین مجلس**۔ آپنے (خدا آپ سے راضی ہو) صبح کے وقت سولھوین
ماہ رجب ۵۴۵ھ کو مدرسہ مین فرمایا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپنے فرمایا (مَلْعُونٌ مَلْعُونٌ مَنْ
كَانَتْ ثِقَتُهُ بِمَخْلُوقٍ مِثْلِهِ (لعنتی ہے وہ شخص جسکا اعتماد اپنی جیسی مخلوق پر ہو) بہت مین

جواس لعنت مین داخل ہین۔ بہت سی مخلوق مین سے ایک ہوگا جسکا اللہ عزوجل پر اعتماد ہے جس نے
اللہ عزوجل پر اعتماد کیا۔ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى (تحقیق اسنے مضبوط رسی کو پکڑا)
اور جس نے اپنے جیسے مخلوق پر اعتماد کیا وہ اس شخص کی طرح ہے جو پانی کو مٹھی مین بند کرتا ہے جب کھولتا
ہے کچھہ نظر نہین آتا (تجھپر افسوس) خلقت ایک دن یا دو یا تین یا ایک مہینے یا ایک سال یا دو سال
تیری حاجتین پوری کریگی آخرکار تجھہ سے تنگ آجائیگی۔ حق عزوجل کی صحبت لازم پکڑ اور اپنی حاجتین
اسکے آگے پیش کر۔ وہ تجھہ سے تنگ نہوگا۔ اور تیری دنیوی و اخروی حاجتون سے کبھی ملول نہوگا
یا تو جیسے کی قوت کے وقت باپ ما۔ جورو۔ دوست۔ دشمن مال جاہ۔ پر متوجہ نہین ہوا اور نہ
کسی چیز پر اطمینان رکھتا ہے۔ حق عزوجل کے دروازے اور اوسکے احسانات کے بغیر اور کسی سے تعلق
نہین رکھتا۔ اے اپنے درہم اور دینار پر بھروسہ رکھنے والے بہ جلدی تیرے ہاتھ سے تیرے عذاب کے باعث نکل
جائینگے جیساکہ تو انکو گم کریگا۔ ویسے ہی تیرے غیر کے پاس تیرے پاس سے چھینے گئے اور تیرے حوالہ کئے گئے
تاکہ تو اُنسے اپنے مولی عزوجل کی عبادت پر مدد لیوے۔ تو نے انکو اپنا بت بنالیا۔ اے جاہل اللہ
عزوجل کے لئے علم پڑھ اور اسپر عمل کر۔ وہ تجھے ادب دیگا۔ علم زندگی ہے اور جہالت موت۔ صدیق
جب مشترک علم کے پڑھنے سے فارغ ہوتا ہے علم خاص مین داخل ہوتا ہے جو علم قلوب اور اسرار ہے
جب اسمین درست رس پاتا ہے تو اللہ عزوجل کے دین کا بادشاہ بنجاتا ہے۔ اپنے حاکم کے اذن سے
امر کرتا ہے اور نہی کرتا اور دیتا اور روکتا ہے خلقت مین بادشاہ ہوتا ہے اللہ عزوجل کے امر سے
امر کرتا ہے اور اوسکی نہی سے منع کرتا ہے۔ اسکے حکم کے بموجب انسے لیتا ہے اور حاکم کے بموجب انکو
دیتا ہے حکم مین انکے (یعنی خلق کے) ہمراہ ہوتا ہے اور علم مین حق عزوجل کے ساتھ حکم دروازے پر
دربان ہے۔ اور علم گھر کے اندر۔ حکم عام ہے اور علم خاص۔ عارف حق عزوجل کے دروازے پر کھڑا
ہے اسکو معرفت کا علم اور ان امور کی واقفیت دی گئی ہے کہ اسکے غیر کو انپر اطلاع نہین اسی
عطا کرنیکا حکم ہوتا ہے تو دیتا ہے۔ اور بند رکھنے کا حکم ہوتا ہے تو بند رکھتا ہے۔ کہانیکا امر کیا جاتا
ہے تو کھاتا ہے۔ بھوکہ کے امر پر بھوکا رہتا ہے۔ ایک پر متوجہ ہونے اور دوسرے سے

روگردانی کرنے کا امر کیا جاتا ہی۔ ایک شخص سے لینے اور دوسرے کو دینے کا امر کیا جاتا ہے۔ یہ منصور وہ ہی جنکی وہ مدد کرے۔ اور بے مدد وہ جنکو وہ بے مدد چھوڑے۔ قوم (اولیاء) تمہارے پاس آتے ہین۔ تمہارے فایدے کے لئے نہ اپنی حاجتون کے لئے انکو خلقت مین سے کسی کی ضرورت نہین خلق کی رسیون کو جل دیتے اور انکی بنیادون کو مضبوط کرتے اور انپر شفقت کرتے ہین۔ وہ دنیا و آخرت مین حق عزوجل کی طرف سے پرکھنے والے ہین۔ جو چیز تم سے لیتے ہین تمہارے لئے لیتے ہین نہ اپنے لئے۔ انکا شغل خلق کی خیرخواہی اور اوسپر مداومت کرنا ہے کیونکہ جو اللہ عزوجل کی طرف سے ہو وہ دائم اور ثابت رہتا ہی اور جو اسکے غیر کے پاس سے ہو نہین رہتا علم اور ان علماء کی خدمت کر جو عمل کرنیوالے ہین اور اوسپر صبر کر۔ جب تو پہلے علم کی خدمت پر صبر کریگا وہ ضرور تیری خدمت کرے گا تیری خدمت پر صبر کرے گا جیسا کہ تو نے اوسکی خدمت مین کیا۔ جب تو علم کی خدمت مین صبر کرے تو تجھے دلی فقہ اور نور باطن عطا ہوگا (اے قوم) سب کام اللہ عزوجل کے سپرد کرو وہ تم سے انکو زیادہ جانتا ہے۔ اسکی کشائش کی انتظاری کرو۔ پس تحقیق ایک ساعت سے دوسری ساعت تک بہت فریضان ہین۔ حق عزوجل کی خدمت کرو۔ اور اوسکے دروازے کو کہولو اور خلقت کے دروازے بند کرو۔ وہ تم کو ایسے عجائبات دکھلائیگا جو تمہارے خیال مین نہ تھے (تجھپر افسوس) اگر اللہ عزوجل خلق کے ہاتہون پر تجھے نفع دینا چاہے تو دیگا۔ اور اگر تجھے ضرر پہنچانا چاہے تو ویسا ہی ہوگا۔ وہی انکے دلون کو تسخیر کرنیوالا اور نرم بنانیوالا اور سخت بنانیوالا ہی وہی زندہ کرنیوالا وہی مارنے والا۔ وہی دینے والا۔ وہی لینے والا۔ وہی رد کرنے والا۔ وہی عزت وہی ذلت دینے والا۔ وہی بیمار کرنے والا۔ وہی تندرستی بخشنے والا۔ وہی سیر کرنیوالا۔ وہی بھوکہا رکھنے والا۔ وہی لباس دینے والا۔ وہی برہنہ رکھنے والا۔ وہی احسان کرنیوالا۔ وہی وحشت مین ڈالنے والا ہی۔ وہی اول ہی۔ وہی آخر۔ وہی ظاہر ہے وہی باطن۔ سب کچھ وہی ہی نہ اور۔ اسکا اپنے دل مین اعتقاد رکہہ اور ظاہر کے ساتھ خلقت سے اچھی معاشرت کر۔ یہی نیکوکارون پرہیزگارون کا شغل ہی۔ اپنے تمام حالات مین اللہ عزوجل سے ڈرتے ہین اور

مدامات کرتے ہین۔ اچھی خلق کے ساتھ کتاب اور سنت کی خلق کی بموجب انکو وہ باتین بتاتی ہین جو وہ
دلون ہی سمجھ سکین اور انکے بموجب انہین امر کرتے ہین اگر وہ قبول کرین تو اسپر انکا شکریہ ادا کرتے ہین
اور اگر وہ ان دونون سے باہر نکلین تو انکے اور انکے درمیان محبت اور دوستی نہین رہتی اور
اللہ عزوجل کے امر اور نہی مین انسے وقاحت کے ساتھ پیش آتے ہین اپنی دل کو مسجد بنا۔ خدا کی ساتھ
کسی اور کو نہ پکار۔ جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا (وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ
اَحَدًا) (اور تحقیق مسجدین اللہ کے لیے ہین۔ پس اسکی ساتھ کسی کو نہ پکارو) اسوقت اس بندیکا دین
اسلام سے ایمان تک اور ایمان سے ایقان تک اور ایقان سی معرفت تک اور معرفت سی علم تک اور
علم سے محبت تک اور محبت سے محبوبیت تک اور طلب سی مطلوبیت تک ترقی پاتاہی۔ پس جس وقت
وہ عمل پر چھوڑا نہین جاتا۔ اور جب بھولے تو یاد دلایا جاتا ہی اور جب سو جا تو بیدار کیا جاتا ہی
اور جب غافل ہو ہشیار کیا جاتا ہی۔ اور جب پیٹھ دی متوجہ کیا جاتا ہی۔ اور جب خاموش ہو
گویا بنایا جاتا ہے۔ پس وہ ہمیشہ بیدار صاف رہتا ہی کیونکہ اسکے دل کا برتن صاف ہوا اسکی ظاہر
سے اسکا باطن دیکھا جاتا ہی۔ اپنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیداری کا وارث ہوا آپ کی آنکھین
سوتی تہین اور دل نہین سوتا تہا۔ آپ پیچھے سی اسیطرح دیکھتے جیسا کہ آگے سی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کُلُّ اَحَدٍ يَقْظَتُهٗ عَلٰى قَدْرِ حَالِهٖ (ہر ایک کا یقظ (بیداری) اسکو حال کی بموجب
ہی آپکے یقظ (بیداری) تک کوئی پہنچ نہین سکتا۔ اور آپکے خاصون مین کوئی شریک
نہین ہو سکتا۔ مگر آپ کی امت کے اولیا اور ابدال آپ کے بقیہ طعام و شراب سے مستفیض
ہین۔ آپکے مقامات کے دریاؤن سے ایک قطرہ اور آپ کی کرامات کی پہاڑون مین سے
ایک ذرہ دیے جاتے ہین اسلیے کہ وہ آپ کے وارث آپ کا دامن پکڑنیوالے آپکی عادتون
آپ پر دلالت کرنیوالے آپکے دین اور شرع کے پہیلانے والے ہین (آپ پر اللہ کا سلام اور
درود ہو اور آپکے وارثون پر قیامت کے روز تک) سو جس نے دنیا کو دیکھا اور جانا اور طلب کیا
اور اسی سے اسکا دل سیر ہوا۔ دنیا نے اسپر مالک بننا چاہا۔ اس نے اسکو طلاق دیدی۔

پھر آخرت کو طلب کیا حتی کہ پالیا اور اسکا دل آخرت سے پھر گیا۔ پس وہ مڑا کہ خدای عزوجل سے قید نہ کرے اور روک نہ لے پس اسکو بھی طلاق دی اور دنیا کے پہلو مین بٹھلایا۔ اور اسکا فرض ادا کیا اور حق عزوجل کے در وازے پر پہونچا وہان خیمہ لگادیا۔ اور اوسکی دہلیز سے سہارا لیا حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السّلام کے مذہب کا تابعدار ہوا جنہون نے اول نجم (ستارہ) سے۔ پھر قمر (چاند) سے پھر شمس (سورج) سے کنارہ کیا۔ پھر کہا لَا اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ ہ اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ہ (مین غروب ہونے والون کو محبت نہین رکہتا۔ مین اس ذات کی طرف متوجہ ہوا جس نے آسمانون اور زمینون کو پیدا کیا وہ پاک ہے۔ اور مین مشرکین مین سے نہین ہون) پس جب وہ درپر تکیہ دہلیز پر لگا رہا۔ اور اللہ عزوجل نے اسکی تلاش کے صدق کو پرکھ لیا۔ تو دروازہ کہولدیا۔ اور اسکے دل کو اندر آنے کی اجازت دی اور اس سے اسکا حال اور جو کچھ کہ اسپر دنیا و آخرت کی بابت گذرا پوچھا۔ حالانکہ وہ اس سے زیادہ جانتا ہے۔ پس اس نے اپنا حال اسکے آگے بیان کیا۔ اللہ عزوجل نے اسکو مقرب بنایا اور اس سے انس کی باتین کین اور اپنی رضا کی خلعت اسے پہنائی۔ اور اسے اپنی حکمت اور علم سے بہرہ ور کیا اور اسکی دونون مطلقہ (طلاق دی ہوئین) دنیا و آخرت کو طلب کیا۔ اور ان دونون کے ساتھ اسکا نئے سرے نکاح کردیا۔ اور اسکے اور ان دونون کے درمیان فیصلہ لکہدیا اور یہ شرط مقرر کی کہ وہ اسکو ایذا نہ دینگی۔ اور ان دونون کو اسکا خادم بنا دیا۔ کہ اسکے مقسوم پورے طور سے اسکو دیدین۔ اور ان دونون پر اسکی محبت کا الہام کیا۔ اسکے حق مین مرپلٹ گئی اسکے دل کا مقام رب عزوجل کے پاس ہو گیا۔ اور وہ غیر سے علٰحدہ ہو کر اسکا آزاد بندہ ہو گیا اسنے اللہ عزوجل کی غیر سے آزاد ہو کر عبادت کی۔ زمینون مین بہی اور آسمانون مین بہی اسپر کوئی شے مالک نہین اور وہ سب چیزون کا مالک ہے۔ وہ ایسا بادشاہ ہو گیا۔ کہ سوائے شہنشاہ (اللہ عزوجل) کے اسکا کوئی مالک نہین۔ اسکے لئے اون مطلق سے دروازہ کہلا ہے جسکو کوئی دربان اور حاجب نہین (اب غلام) قوم کا غلام تہا۔ دنیا و آخرت جبوقت کہ وہ چاہے اسکی خدمت

کرتی ہین۔ خدا کی اذن کے ساتھ وہ اس دنیا سے آتے ہین۔ دنیا مین صورت اور آخرت مین معنی عطا کرتے ہین۔ اے خدا دنیا و آخرت مین ہماری اور انکی جان پہچان بنا دے۔

چھیالیسوین مجلس۔ آپنے (خدا آپ سے راضی ہو) اتوار کی صبح اٹھارہوین ماہ رجب ۵۴۵ھ کو فرمایا۔ دنیا بازار ہے جلدی بند ہو جائے گا خلق کی رویت (دیکھنا) کے دروازے بند کرو اور حق عزوجل کے مشاہدے کے دروازے کو کھولو خاص اپنے لئے قلوب کی صفائی اور سر کے قرب کی حالت مین کسب کرنے اور اسباب کے دروازونکو بند کرو نہ غیرون کے مثلاً اہل و اولاد وغیرہ کے لئے۔ پس چاہئے کہ کسب اور نفع اور تحصیل خیر کیلئے ہو اور تم خاص اسکے فضل کے خیال کو طلب کرو اور اپنے نفسونکو دنیا اور لوگونکو تعریفون اور اسرار کے سوالی مین لگاؤ الٰہی تو ہماری مراد کو جانتا ہے اور آپنے (خدا آپ سے راضی ہو) فرمایا۔ قوم (اولیاء) انبیا کے نایب ہین جو وہ کہتے ہین اسکو مانو کیونکہ وہ ہمیں اللہ عزوجل اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کا امر کرتے اور نہی سے باز رکھتے ہین۔ گویا لیکر جاتی ہین۔ پس کلام کرتے ہین اور دے جاتی ہین۔ پس لیتے ہین اپنی طبیعتون اور نفسون کے ساتھ کوئی حرکت نہین کرتے حق عزوجل کے دین مین اپنی ہوا و ہوس کو شریک نہین بناتے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال مین آپکی پیروی کرتے ہین۔ انہون نے اللہ عزوجل کے حکم مَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا (جو رسول تمہارے پاس لائے اسکو لو۔ اور جس سے منع کرے اس سے باز رہو) کو سنا۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تابعدار بنے حتیٰ کہ آپ نے انہین مرسل (بھیجنے والے یعنی خدا) کے سپرد کر دیا۔ آپکے مقرب بنے پس آپ نے انکو حق عزوجل کا مقرب بنایا۔ انکے لئے خلق پر لقب اور خلعتین اور امارت بخشی اے منافقو تم نے خیال کیا کہ دین سہل و آسان اور مہل ہے۔ تمہارا اور تمہارے شیطانون اور تمہاری بری قرینون کی کوئی عزت نہین۔ اے خدا میری اور انکی توبہ قبول فرما۔ اور انکو نفاق کی ذلت اور شرکت کی قید سے نجات عطا کر۔ اللہ عزوجل کی عبادت کرو۔ اور اسکی عبادت پر حلال کھانے سے مدد لو تحقیق اللہ عزوجل مرد مومن فرمانبردار حلال کھانے والے سے محبت رکھتا ہے اسکو دوست رکھتا ہے۔ جو کھاتا اور عمل کرتا ہے اور اسکو برا جانتا ہے جو کھاتا ہے اور عمل نہین کرتا

محبت رکہتا ہی جو کما کر کہاتا ہی اور اسکو سوا جانتا ہی جو نفاق سی کہاتا ہی اور اسی خلقت کی سپرد کرتا
ہی۔ موحد کو دوست رکہتا ہی اور مشرک دشمن۔ اسکو دوست رکہتا ہی جو اسکے سپرد کر دی اور
اسکو دشمن جانتا ہی جو اس سی مقابلہ کرے۔ محبت کی شرط موافقت ہی۔ اور عداوت کی شرط
مخالفت۔ اللہ عزوجل کے حوالہ کرو۔ اور دنیا و آخرت مین اسکی تدبیر پر راضی رہو۔ مین چند روز
ایک مصیبت مین مبتلا ہوا۔ اور خدا سے اسکو دور کرنے کا سوال کیا۔ اسنے مجہ اس سے زیادہ
اور مصیبت بڑھا دی پس مین اس مین حیران رہگیا۔ ناگاہ ہاتف سے مجہے کہا۔ کیا تو نی ابتدا
حالت مین ہم سے نہین کہا کہ میری حالت تسلیم کی حالت ہی۔ پس مینے ادب کیا اور خاموش
رہا (تجہپر افسوس) اللہ عزوجل کی محبت کا مدعی ہے۔ اور اسکی غیر سی محبت رکہتا ہی۔ وہ صفائی چاہتا ہی
اور اسکا غیر کدورت۔ پس جب تو صفائی کو اسکے غیر کی محبت سی مکدر کریگا۔ تو وہ تجہکو کدورت
مین ڈالیگا۔ تیرے ساتہہ وہی کرے گا جو ابراہیم خلیل اور یعقوب (علیہما السلام) کے ساتہہ کیا
جب وہ دلی سوزش کے ساتہہ اپنی بیٹون پر مائل ہوئے۔ انکو انہین مبتلا کیا۔ اور ہمارے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم جب اپنے نبیرے حضرت امام حسن اور امام حسین (رضی اللہ تعالی عنہما) کی طرف جہکی تو جبرئیل
علیہ السلام نازل ہوئی اور کہا کہ کیا آپ ان دونون سی محبت رکہتے ہین۔ آپ نی فرمایا۔ ہان
کہا۔ ان مین سی ایک زہر پلایا جائیگا۔ اور دوسرا قتل ہوگا۔ پس دونون آپکے دل سی نکلے اور آپکا
دل اللہ عزوجل کے لئی فارغ ہوگیا۔ اور انکی بابت آپکی خوشی رنج سے بدل گئی۔ حق عزوجل اپنے
انبیاء اور اولیاء اور نیک بندون کے دلون پر غیرت کہاتا ہے۔ اے دنیا کو نفاق سی طلب
کرنیوالے اپنی ہاتہہ کہول۔ انہین کچہہ نہ پائیگا۔ تجہپر افسوس۔ کمائی ترک کی اور دین کے ساتہہ
لوگون کے مال کہانیکے لیے بیٹہہ گیا۔ کسب کل پیغمبرون کا پیشہ تہا۔ انہین سے کوئی ایسا نہین
جسکا کوئی پیشہ نہ تہا۔ اور آخر کار انہون نی خلق سے حق عزوجل کی اجازت کے ساتہہ لیا
اے دنیا اور شہوت اور ہوس کے شراب سے مست تہوڑی دیر کے بعد قبر مین تیرا خمار ٹوٹے گا

سینتالیسوین مجلس

آپنے خدا آپ سے راضی ہو منگل کے روز ماہ شعبان ۵۴۵ ہجری کو

پہلی تاریخ کو مدرسہ میں فرمایا۔ علم پڑھ۔ پھر عمل کر۔ اخلاص لا۔ اپنے نفس او رخلقت سے مجرد ہو۔ قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِي خَوْضِهِمْ يَلْعَبُونَ (اور تو کہہ اللہ ہی ہے اور انکو بیہودہ افکار میں لگا رہنے دے) جیساکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا۔ فَإِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّي إِلَّا رَبَّ الْعَالَمِينَ (تحقیق وہ میرے دشمن ہیں مگر رب العالمین) جان کو چھوڑ۔ اور دشمن جان۔ تو انکے مرتبہ سے اُتر رہا ہے جب توحید کامل ہو جاتی اور شرک کی پلیدی تیرے دل سے نکل جائے تو انکی طرف دوڑ۔ اور ان سے دل اور رجوع علم تیرے پاس ہے اس سے انکو نفع پہنچا اور راہنمائی کر۔ رب عزوجل کے دروازہ پر رہنمائی کر۔ خاص کی موت خلق اور ارادہ اور باختیار سے مرجانا ہے جسکو یہ موت حاصل ہوئی اوسے اللہ عزوجل کے ساتھ حیات ابدی ملگئی۔ اسکی ظاہری موت ایک لحظہ کا سکتہ ہے۔ ایک لحظہ کی غشی ہے ایک لحظہ کی غیبت ہوتی ہے خواب ہے پھر بیداری۔ اگر تو یہ موت چاہتا ہے تو معرفت اور قرب اور حق عزوجل کی دہلیز پر خواب کرنے کو لازم پکڑ حتی کہ تجھے رحمت اور دست کا ہاتھ پکڑ لے۔ اور حیات ابدی سے زندہ کرے۔ نفس اور دل اور سر کا علیحدہ علیحدہ طعام ہے۔ اسیواسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اِنِّي أَظَلُّ عِنْدَ رَبِّي فَيُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِي يَعْنِي يُطْعِمُ سِرِّي مَعَانِيَ يُطْعِمُ رُوحِي بِالرُّوحَانِيَّةِ يَغْذِبُنِي بِغِذَاءٍ يَخُصُّنِي۔ تحقیق میں اپنے خدا کے پاس ہوتا ہوں۔ پس وہ مجھے کھانا کھلاتا ہے اور پانی پلاتا ہے۔ یعنی میرے سر کو معنی اور روح کو روحانیت کا طعام کھلاتا ہے۔ اور ایسی غذا کھلاتا ہے جو مجھ سے مختص ہے۔ اول آپ کو مع جسم اور قلب معراج ہوا۔ پھر جسم لوگوں کے درمیان موجود رہتا اور قالب اور سر کو معراج ہوتا رہا اسیلئے آپ کے وارثوں یعنی ان لوگوں کا جنہوں نے علم اور عمل اور اخلاص اور تعلیم خلق کو جمع کیا۔ حال ہے (اے قوم) (درویشو) قوم کا بقیہ نوش کرو جسقدر انکے برتنوں میں باقی رہا ہے۔ اے علم کے مدعی۔ عمل کے بغیر تیرے علم کی کوئی عزت نہیں۔ اور عمل کی اخلاص کے بغیر کیونکہ وہ بے روح جسم ہے۔ تیرے اخلاص کی علامت یہ ہے کہ تو خلقت کی تعریف اور مذمت کی طرف توجہ نکرے۔ اور انکے مالوں میں طمع نہ رکھے۔ بلکہ تو ربوبیت کو اسکا حق دیوے۔ اور منعم کے لیے عمل کرے نہ نعمت کے لئے۔ مالک کے لئے نہ ملک کے لئے حق کیلئے

نہ بدل کر لئے۔ جو خلق کے پاس ہے وہ چھلکا ہے اور جو حق کے پاس ہے وہ مغز ہے۔ پس جب تیرا صدق
اور اخلاص اور صفائی حضور مین ہمیشہ قایم رہنا صحیح ہو۔ تو وہ تجھے اس مغز کے روغن سے طعام کہلائیگا
اور تجھے مغز کے مغز اور اسکے سر اور معنی کے معنی پر واقف کریگا۔ اسوقت تو اسکے غیر سے بالکل جدا ہو
جائیگا (غیر سے جدا ہونا۔ دل کا معتبر ہے نہ جسم کا۔ زہد دل کا ہی نہ جسم کا۔ اعراض باطن کا معتبر ہے
نہ ظاہر کا۔ معانی کی طرف نظر چاہیئے) نہ مبانی اجسام کی طرف۔ حق عزوجل کے لئے نہ خلق کے لئے
فضیلت یہ ہی کہ تو اسکے ساتھ ہو نہ خلق کے ساتھ۔ دنیا و آخرت سے ایسا معدوم ہو۔ گو دنیا و آخرت
بالکل ہیں ہین۔ اور نہ اسکے سوا کوئی اور غیر موجود ہے۔ اللہ عزوجل سے محبت رکھنے والون اسکی
مخلوقات مین سے خاصون یعنی ان شہیدون نے جو کفار کی تلوار سے شہید کئے گئے اپنے جسمون کی اتباع
کیوقت ناز و نعمت کو ظاہر کیا۔ پس وہ شہید جو محبت کی تلوارون سے شہید ہوئے انکا خیال ہوگا گناہ ہونیکے
باعث ابدان اور اجسام پر ویرانگی غالب آتی ہی۔ کیا تو ان ویران گاؤن کو نہین دیکھتا جنکے
باشندون کے گناہون نے انکو ویران کر دیا۔ کیونکہ گناہ شہرون کو خراب کرتے اور بندون کو
ہلاک کرتے ہین۔ اسیطرح تیرا جسم ایک شہر ہے اگر تو اس مین نافرمانی کریگا تو وہ خراب ہو جائیگا اگر تو
گناہ کریگا تو پہلے تیرا جسم خراب ہوگا۔ پہر تیرے دین کا جسم۔ تو اندہا اور اپاہج اور بہرا ہو جائیگا اور
تیری قوت جاتی رہیگی۔ اور مختلف مرض تجھکو آن گھیرینگے۔ فقر آ جائیگا تیرے مال اور گھر کو ویران
کر دیگا۔ اور تجھے دوست و دشمن کا محتاج کر دیگا۔ اے منافق تجھ پر افسوس حق عزوجل کو دکھانیکو
تو عمل کرتا ہی اور ظاہر یہ کہتا ہی کہ خدا کے لئے کرتا ہون حالانکہ وہ خلق کے لئے ہوتا ہے
تو ریا و نفاق کرتا اور انکے آگے چاپلوسی کرتا ہی اور اپنے رب عزوجل کو فراموش کر دیتا ہی جلدی
ہی تو دنیا سے مفلس ہوکر نکالا جائے گا۔ اے باطن کے بیمار۔ دوا کر۔ یہ دوا نہین ہی مگر اللہ
عزوجل کے نیک بندون کے پاس۔ انسے دوا لے اور اسکو استعمال کر۔ تجھے دائمی عافیت اور ابدی صحت
حاصل ہوگی۔ تیری حقیقت اور دل اور سر اور خلوت اللہ عزوجل کے ساتھ صحیح ہو جائیگی تیرے دل کی
آنکھیں کھل جائینگی۔ اور ان سے اپنے رب عزوجل کو دیکھ لیگا۔ تو ان کا محبوب ہو جائیگا۔ جو اسکے

دروازے پر کھڑے ہیں۔ وہ جو اسکے غیر کو نہیں دیکھتے۔ وہ عمل جسمیں کہ بدعت ہے حق عزوجل کو کھلا
دیکھیگا (اے قوم) پیروی کرو۔ نئے طریقے نہ نکالو۔ موافق بنو۔ مخالفت نکرو۔ اطاعت کرو
نافرمانی نکرو مخلص بنو۔ مشرک نہ بنو۔ حق عزوجل کو واحد مانو۔ اسکے دروازے سے نہ ہٹو۔ اسی سے مانگو
غیر سے۔ اسی سے مدد مانگو نہ اس کے غیر سے۔ اسی پر توکل کرو نہ اسکے غیر پر۔ اور اے خواص تم
اپنے نفس اسکے سپرد کرو۔ اور اسکی تدبیر پر جو تم میں کرتا ہے راضی رہو۔ اور اسکے ذکر میں مشغول
رہو۔ نہ سوال میں۔ کیا تم نے اللہ عزوجل کا اسکے کلام میں فرمودہ نہیں سنا۔ اَنَا جَلِیْسُ مَنْ
ذَکَرَنِیْ (میں اسکا ہم مجلس ہوں جو مجھے یاد کرے) اور فرمایا۔ اَنَا عِنْدَ الْمُنْکَسِرَۃِ قُلُوْبُھُمْ مِّنْ
اَجْلِیْ (میں انکے پاس ہوں جو میرے لئے دل شکستہ ہیں)۔ اے غلام۔ تیرا خدا کو یاد کرنا تیرے
دل کو اسکے قریب اور تجھے اسکے قرب کے گھر میں داخل کردیگا۔ اور تو اسکا مہمان بنجائیگا مہمان
کی عزت کی جاتی ہے اور خاصکر بادشاہوں کے مہمانوں کی۔ کب تک تو اس بادشاہ سے روگرداں
ہوکر ملک اور ملک میں مشغول رہیگا۔ جلدی ہی تو اپنے ملک اور ملک سے مفارق ہوگا۔ عنقریب
ہی تو آخرت میں موجود ہوگا۔ اور دیکھیگا کہ گویا دنیا نہ تھی۔ اور آخرت ہمیشہ ہی سے تھی۔ میری
فقیری کے باعث نہ بھاگو۔ میں تم سے اور مشرق و مغرب والوں سے غنی ہوں۔ میں تمہیں تمہارے
لئے چاہتا ہوں۔ تمہاری رسیوں کو بل دیتا ہوں۔ اللہ عزوجل کے دین میں جو بات نہیں تھی اسکو
اپنی طرف سے نہ بنا۔ دو عادل گواہوں قرآن و حدیث کی پیروی کر۔ وہ تجھے اللہ عزوجل تک
پہونچا دینگے۔ اور اگر تو مبتدع (نئی باتیں نکالنے والا) ہو تو تیری شاہد تیری عقل اور ہوا ہے
بیشک تجھے دوزخ میں پہونچا دینگے۔ اور فرعون و ہامان اور انکے گروہ سے ملائینگے۔
تقدیر سے حجتیں نہ بنا تجھ سے مانی نہ جائینگی تجھے تعلیم و تعلم۔ پھر عمل۔ پھر اخلاص کے گھر میں ضرور
داخل ہونا چاہیئے تجھ سے کچھ نہیں ہوتا۔ اور رہونا ضروری ہے۔ اپنی سعی کو علم اور عمل کی تلاش
میں لگا۔ نہ دنیا کی تلاش میں عنقریب ہی تیری سعی بند ہوجائیگی۔ پس تو اسکو اس میں لگا
جو تجھے مفید ہو۔ ایک آدمی آپکی طرف کھڑا ہوا اور وجد ظاہر کیا اور پوچھا اس فن کا تحفہ

کیا ہی تاکہ ہمارے نصیب ہو۔ فرمایا۔ زفاف سے پہلے شادی (اللہ عزوجل کی محبت سا ای غلام اللہ عزوجل کی رضا حاصل کرنیکے درپے ہو۔ کیونکہ جب وہ تجھہ سے راضی ہوگا تجھہ سے محبت کریگا۔ اپنے دل سے رزق کا غم نکال دی۔ اللہ عزوجل کی طرف سے بے تکلیف و مشقت تجھکو رزق ملے گا۔ تمام غموں کو اپنے دل سے نکال صرف ایک غم یعنی اللہ عزوجل کا رکہہ۔ پس جب توبہ کریگا وہ تجھے تمام غموں سے کفایت کریگا۔ تیرا غم وہ ہے جو تجھے رنج میں ڈالے۔ اگر تیرا غم دنیا کے لئے ہے پس تو اسکے ساتھہ ہے اور اگر آخرت کے لئے ہے۔ پس تو آخرت کے ساتھہ ہے۔ اور اگر خلق کے لئے ہے پس تو انکے ساتھہ ملا ہوا اگر حق عزوجل کا غم ہے تو دنیا و آخرت میں تو اسکے ساتھہ ہے۔

اڑتالیسویں مجلس۔ آپ نے خدا آپ سے راضی ہو منگل کے روز عشاء کے وقت آٹھویں ماہ شعبان ۵۴۵ھ ہجری کو مدرسہ میں فرمایا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے۔ آپ نے فرمایا۔ مَنْ تَزَيَّنَ لِلنَّاسِ بِمَا يُحِبُّوْنَ وَبَارَزَ اللّٰهَ بِمَا يَكْرَهُ لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ (جس نے زینت کی لوگوں کے لئے جس سے کہ وہ محبت رکھتے ہیں اور خدا کا مقابلہ ان چیزوں میں جنکو وہ برا جانتا ہے۔ اللہ عزوجل سے ملیگا۔ اس حال میں کہ وہ اسپر غضبناک ہوگا ای منافقو۔ اسے آخرت کو دنیا کی عوض میں بیچنے والو۔ ای حق عزوجل کو خلق کے عوض بیچنے والو۔ ای باقی کو فانی کی عوض فروخت کرنے والو۔ نبوت کے کلام کو سنو تمہاری تجارت خسارہ میں ہے اور تمہاری راس المال ضائع ہوئی تمپر افسوس تم اللہ عزوجل کی دشمنی اور غضب کا نشانہ بنتے ہو۔ کیونکہ جو لوگوں کے آگے اس زینت سے متزین ہوتا ہے جو اس میں باقی نہیں جانتا اللہ عزوجل اسکو دشمن جانتا ہے۔ اپنی ظاہر کو شرعی آداب اور باطن کو اس سے ہی خلقت کو نکالدینے سے مزین کر۔ انکے دروازے بند کر۔ دل سے انکو فانی خیال کر۔ گویا کہ وہ پیدا نہیں ہوئی۔ انسے ضرر اور نفع کی امید نہ رکہہ۔ تو جسم کی زینت میں مشغول ہے اور تو نے دل کی زینت کو ترک کر دیا تم دلکی زینت توحید اور اخلاص اور اللہ عزوجل پر اعتماد کرنے اور اسکا ذکر کرنے اور اسکے غیر کو فراموش کر دینے سے حاصل ہوتی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے روایت ہے آپنے فرمایا

عمل صالح وہ ہی جسپر (لوگ کو بھی) ثنا کی امید نہ کیجاوے۔ اے آخرت کی نسبت نادان اور [illegible] دنیا
کی نسبت عقلمند۔ یہ عقل تجکو فائدہ بخش نہین۔ ایمان کو حاصل کر نہین کوشش کر تحقیق تجھے ایمان
حاصل ہو جائیگا۔ توبہ کر اور معذرت لا اور نادم ہو۔ اپنے رخسارون پر آنکھون سے آنسو بہا کیونکہ اللہ عزوجل
کے خوف سے رونا گناہون کی آگین اور اللہ عزوجل کی غضب کی آگ کو بجھا دیتا ہی۔ جب تو دل سے
توبہ کرے تو سچی توبہ کا نور چہرے پر چمکیگا۔ اے غلام اپنے سر کو لگا رکھنے مین جہان تک تیری
طاقت ہی کوشش کر۔ اگر خدا کی طرف سے غلبہ ہو تو پہر تو معذور ہی۔ محبت پروردگار [illegible]
معمار کی دیوارون۔ وجود کی دیوارون۔ اور رویت خلق کی دیوارون کو ویران کردیتی ہی
کو اسکے نکال ڈالنے کا امر ہے۔ اور متکلف مغلوب اسکے قدمون کی خاک سے سر ڈالا گیا ہی کیونکہ
یہ نفسی ہی بیقلبی۔ بیخلقی۔ اور بیزبانی کوشش کر تاکہ تو خدا کے بغیر کچھ نہ دیکھے گا۔ کوشش کر کہ تو دفع
دفع کرنے اور نفع کو اپنی طرف سے کھینچنے مین حرکت نکرے۔ جب توبہ کرے گا۔ تو حق عزوجل تجھے
محافظ چھوڑیگا۔ جو تیری خدمت کرے۔ اور تجھ سے ایذا کو دفع کرے۔ اسکے ساتھ ایسا ہو جیسا کہ
میت غسل دینے والے کے ہاتھ مین اور جیسا کہ اصحاب کہف جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ خلاصہ یہ کہ
بلا وجود اور اختیار اور تدبیر اسکے ساتھ ہولے۔ قضا و قدر کے بوجہون کے نازل ہونیکے وقت حق
کے حضور مین ایمان اور نفس کے قدمون پر کھڑا ہو۔ ایمان قدر کے ساتھ کھڑا اور ثابت رہتا ہے
اور نفاق بھاگتا ہی۔ منافق کا یہ حال ہی کہ جس قدر زمانہ گذرتا ہی۔ اسکا وجود لاغر ہوتا ہے
اور اسکا نفس اور ہوا اور طبع فربہ۔ اور اسکے سر اور قلب کی آنکھین اندہی ہوتی ہین۔ اسکے گہر کا
دروازہ آباد اور گہر کا اندر ویران ہی۔ اسکا حق عزوجل کو یاد کرنا زبانی ہی نہ دلی۔ اسکا غضب بھی
نفس کے لئے نہ اللہ کے لئے اور مومن اسکے برخلاف ہی۔ اسکا اللہ عزوجل کو یاد کرنا۔ دل اور زبان دونون
سے ہی۔ اور اکثر دفعہ اسکا دل ذکر کرتا اور زبان خاموش ہوتی ہی۔ وہ اللہ عزوجل اور اسکے
رسول کیلئے غضب مین آتا ہی نہ اپنے نفس اور ہوا اور طبیعت اور دنیا کیلئے۔ اسکا کوئی حسد نہین کرتا
اور نہ وہ کسی کا حسد کرتا ہی اور صاحبان بخت سے بخت کی بابت نزاع نہین کرتا۔

ای غلام ـ آپنے آپکو پکار اپنے آپ کو پکار کہ توکسی بخت مند سے جھگڑا کرے ـ وہ سلامت رہیگا اور بلند ہوگا
اور تو ہلاک اور پست اور ذلیل وخوار ہوگا ـ تو جھگڑے سے اسکا پہرہ کسطرح بدل سکتاہے حالانکہ
وہ خدا کی علم کے رو سے اسکے لئے سابق ہے ـ جب تو حق عزوجل سکے علم سابق مین جو تجہہ مین ہے یا اور
کسی مین ـ منازع ہو تو اسکی آنکھون مین حقیر ہوگا اور تیرا علم کچہہ فائدہ نہ دیگا ـ جیسا کہ اللہ عزوجل نے
فرمایا ـ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ (عمل کرنیوالے رنج اٹھانیوالے) اب اللہ عزوجل کے آگے توبہ کر
معصوم دانا ہے ـ وہ اس بلا کے باعث جو تجہہ پر نازل ہوئی خدا کی طرف قصد کرنیسے ہنین رکتیا
خدا سے اسکے دور کرنے کی انتظار کر ـ اور نا امید نہ ہو ـ کیونکہ ہر ایک ساعت مین کشائش ہے کل
يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ (وہ ہر روز شان مین ہے) ایک قوم سے دوسری قوم کی طرف نقل کرتا ہے
اسکے ساتھہ صبر کر ـ اور اسکی تقدیر پر راضی ہو ـ کیونکہ لَا تَدْرِي لَعَلَّ اللَّهَ يُحْدِثُ بَعْدَ
ذَٰلِكَ أَمْرًا (تو نہین جانتا شاید کہ خدا اسکے بعد اور امر پیدا کرے) جب تو صبر کرے تجہہ سے بلا
خفیف کی جائے گی اور وہ تیرے لئے ایک ایسا امر پیدا کرے گا جس سے وہ بھی محبت رکھتا ہے
اور تو بھی ـ اور جب تو جزع کرے اور اعتراض کرے تو بلا تجہہ پر ثقیل ہوگی ـ اور تیرے اعتراض کے باعث
عذاب زیادہ ہوگا ـ اللہ عزوجل پر تمہارے اعتراض کرنے اور اس سے کرنیکا باعث تمہارا نفسون
اور ہواؤن اور اغراض کے ساتھہ ہونا اور دنیا سے محبت کرنا اور اسکے جمع کرنے پر حرص کرنا ہے
اے قوم ـ اگر دنیا کی ضرورت ہے تو چاہیے کہ تمہارے نفس دنیا کے دروازے پر اور دل آخرت
کے دروازہ پر اور اسرار مولی کے دروازہ پر ہون یہانتک کہ نفس قلب ہو جائے اور جو دل نے ذائقہ
لیا ہے وہ بھی لے اور قلب سر ہو جائے اور جو سر نے ذائقہ لیا ہے وہ بھی لے اور سر اسمین فنا ہو جائے
نہ ذائقہ لے اور نہ ذائقہ دیا جائے پھر وہ اسکو اپنے لئے زندہ کرے نہ غیر کے لئے ـ پس اسوقت وہ
کیمیا ہو جائیگا ـ اسکا ہر ایک درہم ہزار مثقال کے برابر ہوگا ـ اور پیتہہ سے سونا بنایا جائیگا
یہی ہے غایت کلیہ اصلیہ ہمیشہ باقی رہنے والی ـ بشارت ہے اسکے لئے جس نے میری کہی کو سچا مانا اور
اسپر ایمان لایا ـ بشارت ہے ـ اور اسکے لئے جس نے اسپر عمل کیا اور خالص عمل کیا بشارت ہے اسکی کو

بشارت ہی اسکے لئے جسنے عمل کو ہاتہہ مین لیا۔ اور اسنے اسکو معمول لہ جسکے لئے کیا گیا ہی یعنی اللہ عزوجل کا مقرب بنا دیا۔
ای غلام جب تو مرجائیگا تو بھی دیکہیگا اور پہچانیگا۔ تو بھی اپنی داہنی اور بائین دیکہیگا کہ مین (تیرا) بوجہہ
اوٹہاتا ہون اور تجہہ سے (ضرر) دفع کرتا ہون اور تیرے لئے سوال کرتا ہون۔ تو کب تک خلق کے ساتہہ
مشرک اور انپر توکل کرنیوالا رہیگا۔ تجہی جاننا واجب ہی کہ انمین سے کوئی تجھکو ضرر اور نفع نہین پہنچا سکتا خواہ
فقیر یا غنی عزیز یا ذلیل۔ اللہ عزوجل کو لازم پکڑ خلق اور اپنی کسب اور اپنی طاقت اور قوت پر
توکل نہ کر۔ اللہ عزوجل کے فضل پر توکل کر۔ اس (ذات) پر توکل کر جسنے تجہے کسب کے ذریعہ قادر بنایا
اور اسکو تیری قسمت کیا۔ جب تو بہ کریگا تو وہ تجہی اپنے پاس کرلیگا۔ اور تجہی اپنی قدرت اور سابقہ
کے عجائبات دکہلائیگا۔ تیرے دل کو اپنی ساتہہ ملائیگا پہر اپنے ساتہہ ملانیکے بعد اسکو اسکی پہلے دن
یاد دلائیگا جیسا کہ جنت والے جنت مین دنیا کے دنون کو یاد کرینگے۔ جب تو سبب کا جال پہاڑ دے
تو سبب سے ملجائیگا۔ جب عادت کا خلاف کرے تو تیرے لئے عادت کا خلاف کیا جائیگا جس نے خدمت
کی مخدوم بنا جس نے اطاعت کی مطاع ہوا۔ جس نے عزت کی معزز ہوا جس نے قریب ہونا چاہا
مقرب بنایا گیا جس نے تواضع کی بلند کیا گیا جس نے احسان کیا اسپر احسان کیا گیا۔ جس نے
اچھا ادب کیا مقرب بنایا گیا۔ نیک ادب تجھکو مقرب بناتا ہے اور بے ادبی تجہی بعید کرتی ہی
نیک ادب اللہ کی عبادت ہی اور برا ادب اسکا گناہ۔ اے قوم (اپنی نفسون مین غور کرنے
اور انکا حساب لینے کو موخر نکرو۔ آخرت سے پہلے دنیا اپنے نفسون کے لئے اس مین جلدی کرو
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہی آپنے فرمایا۔ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یَسْتَحْیِیْ اَنْ یُّحَاسِبَ
الْمُتَوَرِّعِیْنَ مِنْ عِبَادِہٖ فِی الدُّنْیَا۔ (تحقیق اللہ عزوجل شرم کرتا ہی کہ اپنی نیک پرہیزگار
بندون کا دنیا مین حساب لیوی) پرہیزگاری اختیار کر نہین تو خواری تجہے لازم ہوگی۔ دنیا
کے تصرفات مین پرہیزگاری کر۔ نہین تو تیری شہوتین دنیا اور آخرت مین افسوس در افسوس
ہوجائینگی۔ دنیا آگ کا گہر ہے۔ اور رنج و غم کا گہر۔ خصوصاً اسوقت جب تو انہین حرام کی
وجہ سے کمائے اور حرام کی وجہ مین انکو خرچ کرے۔ یہ جو مین کہتا ہون کل تجہی معلوم ہوجائیگا۔

آج تو اندھا اور بہرہ ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حُبُّكَ الشَّیْءَ یُعْمِیْ وَیُصِمُّ (چیز کی محبت تجھے اندھا اور بہرہ بنا دیتی ہی) دنیا سے اپنے دل کو برہنہ کر۔ اور اسے بہوکا اور پیاسا رکھ تاکہ اللہ عزوجل اسے لباس پہنائے اور کھلائے اور پلائے۔ اپنا ظاہر و باطن اسکی سپرد کر۔ اور کوئی تدبیر نہ کر۔ بلکہ اسکو دیکھے جا اور ہمیشہ لگا رہ کیونکہ دنیا عمل کا گھر ہے اور آخرت اجرت کا گھر عطا اور موہبت کا گھر۔ یہ صالحین کے حق مین اکثر ہے۔ لیکن انمین سے بہت کم اور نادر ہین جنکو وہ دنیا مین عمل سے معاف کرتا ہی اور اسپر احسان کرتا۔ اور رحم کرتا ہی اور آخرت کے آنے سے پہلے اسکی راحت مین جلدی کرتا ہے۔ اس سے فقط فرائض ادا کراتا ہی۔ اور نوافل (نفلہا) سے آرام دیتا ہے۔ کیونکہ تمام حالات اور مقامات مین فرض ساقط نہین ہوتا۔ یہ اللہ عزوجل کے بندون سے افراد اور احاد کا بہرہ ہے جو نہایت ہی نادر ہین۔ (اے غلام) زہد کر۔ اور اسکے غیر سے) اعراض کر۔ پس تو جلدی آرام پائیگا۔ اور اگر تیرے لئے دنیا سے کچھ مقسوم ہوگا وہ ضرور تجھے ملجائیگا۔ تیرا مقسوم تیرے پاس اسحال مین کہ تو معزز اور مکرم اور سخی ہوگا آجائیگا اپنے نفس اور ہوا سے نہ کہا کیونکہ یہ حجاب ہی جو تیرے دل کو اللہ عزوجل سے حجاب مین کردیتا ہی۔ مومن اپنے نفس کے لئے اور اپنے نفس کے ساتھ نہین کہاتا۔ اور نہ اسکے لئے لباس پہنتا اور فائدہ اٹھاتا ہے۔ بلکہ اسلئے کہاتا ہی کہ اللہ عزوجل کی عبادت پر قادر ہو۔ اسلئے کہاتا ہی تاکہ اسکے ظاہری قدم اسکے حضور مین ثابت و قایم رہین۔ شرع کے بموجب کہاتا ہے نہ ہوا کے۔ اور ولی اللہ عزوجل کے امر سے کہاتا ہی۔ اور بدل جو کہ قطب کا وزیر ہے۔ اللہ عزوجل کے فعل کے ساتھ کہاتا ہی۔ اور قطب کا کہانا اور تصرفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہانے اور تصرف کیطرح مین۔ یہہ کیونکر نہو۔ حالانکہ وہ آپ کی امت مین آپکا غلام اور نایب اور خلیفہ ہی۔ وہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا خلیفہ ہے۔ اللہ عزوجل کا خلیفہ ہے۔ یہ باطن کا خلیفہ اور مسلمانون کا امام انکا پیشوا ظاہر ہی کہ کسی مسلمان کو اسکی متابعت اور اطاعت کا ترک کردینا جایز نہین۔ اور روایت ہی کہ مسلمانون کا امام جبکہ عادل ہو۔ وہ زمانہ کا قطب ہے۔ مت خیال کرو کہ یہ امر آسان ہی

حالانکہ تحقیق تم پر موکل ہین جو تمہاری افعال ظاہری وافعال باطنی کو شمار کرتے ہین۔ تم مین سے کوئی نہین مگر قیامت کے روز ان فرشتون کے ساتھہ جو دنیا مین اسپر موکل اور اسکی نیکیون اور بدیون کو لکہتے تھے لایا جاوے گا۔ اور ان کے پاس ننانوین سجل (صحیفے) ہون گے جنمین سے ہر ایک کا طول نظر کی درازی تک ہوگا۔ ان مین اسکی نیکیان۔ اور بدیان اور جو کچہہ اس سے صادر ہوا لکہا ہوا ہوگا۔ پس اسے ان کے پڑہنے کی تکلیف دی جائے گی۔ انکو پڑہے گا۔ اگرچہ دنیا مین وہ پڑہہ نہین سکتا تہا۔ کیونکہ دنیا دار حکمت ہے۔ اور آخرت دار قدرت دنیا اسباب۔ اور آلات کی محتاج ہے آخرت انہین سے کسی کی محتاج نہین۔ اگر تم مین سے کوئی جو کچہہ اسکی صحیفہ مین لکہا ہوا ہی اکا منکر ہوگا تو اسکے اعضا ربول اٹہین گے۔ ہر ایک عضو علیحدہ علیحدہ ان سب امور کو بیان کردیگا۔ جو دنیا مین اسکے ساتھہ کئے گئے تحقیق تم بڑے کام کے لیئے پیدا کئے گئی ہو لیکن تمہین اسکی کوئی خبر نہین۔ اللہ عزوجل نے فرمایا۔ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ (کیا تمہارا خیال ہی کہ تم بے فائدہ پیدا کئے گئے ہو اور تم ہماری طرف نہ پہرو گے

انچاسوین مجلس۔ آپنے (خدا آپ سے راضی ہو) جمعہ کے روز گیارہوین ماہ شعبان ۵۴۵ ہجری کو مدرسہ مین فرمایا۔ حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی کہ آپکے پاس کسی روز کوئی سوالی کچہہ کہانا مانگنے لئے آیا۔ آپ کے پاس اوسوقت کچہہ موجود نہ تہا۔ مگر دس انڈے۔ آپ نے لونڈی کو حکم دیا کہ اس سائل کو دیدے۔ اسنے نو دئے اور ایک چہپا لیا۔ جب غروب شمس کا وقت ہوا۔ تو ایک شخص نے آکر دروازے کو دستک دی اور کہا کہ یہ پٹار ا لیجیے لیلو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے باہر نکلکر اس سے لیلیا۔ دیکہتے کیا ہین کہ اس مین انڈے ہین آپنے انکو شمار کیا۔ تو نوے انڈے نکلے۔ آپنے لونڈی سے کہا ایک انڈا کہان ہی تو نے سائل کو کتنے دئے تہے۔ اسنے عرض کی کہ نو اور ایک آپکے روزہ افطار کرنیکے لئے رکہہ لیا تہا۔ آپنے فرمایا۔ تو نے دس کا نقصان پہنچایا۔ وہ اپنے رب عزوجل کے ساتھہ ایسا ہی معاملہ کیا کرتے تہے

وہ قرآن و حدیث مین جو فرمودہ ہی۔ اسکو ماننے اور اسکی تصدیق کیا کرتے تہے۔ وہ اپنی حرکتون اور سکون اور لینے دینے مین قرآن کے مخالف نہ تھے۔ انہون نے اپنے رب عزوجل سے معاملہ کیا اور اس مین فائدہ اٹہایا اور اسکو لازم پکڑا۔ اسکے دروازے کو کہلا پایا اس مین داخل ہوگئے۔ اسکی غیر کے دروازے کو بند پایا۔ اسے چھوڑ دیا۔ غیر مین اسکے موافق بنے۔ نہ غیر کے موافق۔ اس مین بعض مین جسکو وہ مبغوض جانتا ہے۔ اور رب مین جسکو وہ محبوب جانتا ہی موافق ہوئے۔ اسیواسطے کسی بزرگ کا قول ہی خلق مین خدائے عزوجل کا موافق ہو۔ اور اللہ عزوجل مین خلق کا موافق نہ بن جس نے اس سے توڑا وہ بدحال ہوا جس نے اسے پیوند کیا۔ نیک حال ہوا۔ قوم (اولیاء) حق عزوجل کی جانب سے لیتے ہین اپنے نفسون اور غیر پر اس سے مدد لیتے ہین۔ اسکی راہ مین کسی ملامت کنندہ کی ملامت انپر اثر نہین کرتی۔ اسکے حدود اور شرع کو قایم رکہنے مین کسی سے نہین ڈرتے۔

(اے غلام) یہ حرص جس مین تو ہی اور بہی سفر ہے چھوڑ۔ اولیا کے قولون اور فعلون مین انکی اطاعت کر۔ صرف جہوٹے دعوے سے ان درجون کو پہنچا جن تک وہ پہونچے طلب نکر بلا پر صبر جیسا کہ انہون نے کیا تاکہ توان درجات کو حاصل کرے۔ اگر بلا نہ ہوتی تو تمام لوگ عابد و زاہد بنجاتے۔ لیکن انپر بلائین آتی ہین۔ وہ انپر صبر نہین کر سکتے۔ پس اپنے رب عزوجل کے دروازہ سے حجاب مین رہتے ہین۔ جس مین صبر نہین۔ اسکو عطا نہین۔ جب تجہہ مین صبر اور رضا نہو تو یہہ حق عزوجل کی عبودیت سے تیرے نکلنے کا سبب ہی۔ اللہ تعالی نے اپنی کسی کتاب مین فرمایا۔ مَن لَّمْ يَرْضَ بِقَضَائِي وَلَمْ يَصْبِرْ عَلَى بَلَائِي فَلْيَتَّخِذْ رَبًّا سِوَائِي جو میری قضا پر راضی نہوا اور اسنے میری بلا پر صبر نہ کیا تو اسے چاہئے کہ میرے سوا اور معبود بنالے صرف اسی پر قناعت کرو۔ اور رسقدر مقدور ہو نیوالا ہی۔ تمہارے لئے مفید ہی یا مضر اسلام کو ثابت کرو تاکہ ایمان کو پاؤ۔ پہر ایمان کو ثابت کرو تاکہ ایقان کو پاؤ۔ پس اسوقت تم وہ چیزین دیکہوگے جو تمنے یقین سے پہلے دیکہی نہ تہین۔ وہ تمہین چیزون کو انکی اصلی صورت پر دکہا ئیگا (تمہارے لئے خبر معاینہ ہو جاسے گی۔ وہ (یعنی یقین) ولکو حق عزوجل پر وقف کرے گا۔ اور اسکی طرف سے

اسی چیزین دکہائیگا۔ جب قلب اللہ عزوجل کے دروازے پر قایم ہو۔ تو کرامت کا ہاتہہ اسکی طرف نکلتا ہی اور اسپر کرم کرتا ہی پس وہ مکرم موثر (یعنی ایثار کرنیوالا) ہوجاتا ہی۔ خلق پر کرم کرتا ہی۔ اور اُنسے کسی چیز مین بخل نہین کرتا۔ قلب صحیح جو اللہ عزوجل کے لئے صلاحیت رکہے کریم ہی۔ اور وہ سر جو کدورتون سے صاف ہو کریم ہے۔ کیونکہ (کریم) ہونے حالانکہ اپنے اکرم الاکرمین (سخیون کے سخی یعنی خدا) نے کرم کیا ہے۔ (اے قوم) حق عزوجل کی اطاعت مین کرم اور سخاوت کو لازم پکڑ۔ نہ اسکے گناہ مین۔ جو نعمت معصیت مین صرف ہو وہ زوال پذیر ہے۔ کسب کرنے مین اطاعت کو لازم پکڑنے کے ساتہہ مشغول رہو۔ یہانتک کہ تم کو اسکا قرب حاصل ہو۔ پس تمہارے غم اس سے اور اسکے ساتہہ ہونگے۔ نہ اسکے غیر سے اور اسکے غیر کے ساتہہ۔ اسوقت تمہارا کہانا اسکے فضل اور کرم کی جنس سے ہوگا اسی وجہہ سے جو تم نہین جانتے۔ اور نہ سمجہتے ہو نفس انکا حجاب ہی۔ جب بیچ مین سے زایل ہوجاتی ہی تو حجاب اُٹہہ جاتا ہے۔ اسیواسطے ابویزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا۔ مین نے اپنے رب کو خواب مین دیکہا۔ پس اس سے پوچہا۔ اے بارخدایا تجہہ تک پہونچنے کا راستہ کیا ہی اسنے فرمایا یعنے دَعْ نَفْسَکَ وَتَعَالَ یعنی اپنی نفس کو چہوڑ اور آ۔ پس مین اس سے اسطرح نکلا جیسے کہ سانپ اپنی چمڑی سے نکلتا ہی اللہ عزوجل نے نفس پر سختی کیا ہی نہ اسکے غیر پر اور اسکے ترک کرنے کا حکم کیا ہی۔ اسلئے کہ دنیا اور جو کچہہ اس مین ہی اور جو کچہہ حق عزوجل کے علاوہ ہی۔ نفس کا تابع ہی۔ دنیا اسکے لیئے اور اسکے محبوب ہی۔ اور آخرت بہی اسکے لئے ہی۔ اللہ عزوجل نے فرمایا ہی۔ وَفِیْہَا مَا تَشْتَہِیْہِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْیُنُ (اور اس مین (یعنی جنت مین) وہ (چیزین) ہین جنکی نفس خواہش کرتے ہین۔ اور آنکہین لذید جانتے ہین۔ اور آپنے (خدا آپ سے راضی ہو) کچہہ کلام کے بعد فرمایا۔ وہ دن کو خلق اور عیال کی مصلحتون مین ہین۔ اور رات کو رب عزوجل کی خدمت اور اسکے ساتہہ خلوت مین ہین۔ یہی بادشاہون کا حال ہی کہ وہ سارا دن غلامون اور ملازمون اور لوگونکی حاجتین پورا کرنے مین رہتے ہین۔ جب رات ہوتی ہی تو اپنے وزیرون اور خواص سے خلوت کرتے ہین۔ اللہ تعالی تم کو بخشے کا جو مین کہتا ہون۔ دل کے کانون سے سنو

اور یاد کرو اور اسپر عمل کرو۔ مین نہین بولتا۔ مگر حق کی طرف سے مین نہین بولتا مگر حق عزوجل کی طرف
کی صفت اسکو بیان کرتا ہون۔ تاکہ تم اسپر چلو۔ مین تم سے اسی پر قناعت نہین کرتا کہ تم مجہے
کہو اَحْسَنْتَ (تو نے اچہا بیان فرمایا) بلکہ دل کی زبانون سے کہو اَحْسَنْتَ اور جو مین کہتا ہون
اسپر عمل کرو۔ اور عمل خالص کرو تاکہ جب مین تم سے یہ دیکہون تو تم کو کہون اَحْسَنْتُمْ (تم نے اچہا کیا) تو کب تک
اپنے نفس اور دنیا اور آخرت اور خلق اور حق عزوجل کے غیر پر متوجہ ہوگا۔ خلق تیرے نفس کا حجاب ہے اور نفس
تیرے دل کا حجاب اور دل سر کا حجاب۔ پس جبتک تو خلق کے ساتہہ ہے اپنے نفس کو نہ دیکہیگا۔ اور اگر تو نے
انکو چہوڑ دیا تو اسے دیکہہ لیگا۔ اسکو دیکہیگا کہ وہ رب العزت کا اور تیرا دشمن ہے اس سے لڑتا رہ
حتی کہ وہ رب عزوجل کیطرف اطمینان کرے اور اسکے وعدون پر مطمئن رہے اور اسکے وعید سے ڈرے
اسکے امر کی اطاعت کرے اور اسکی نہی سے باز رہے۔ اور قدر مین اسکی موافقت کرے پس
اسوقت قلب اور سر کا حجاب دور ہوجائیگا۔ اور جسکو پہلے نہین دیکہتے تہے اسکو دیکہین گے
اپنے رب عزوجل کو پہچانین گے اور اس سے پناہ لین گے۔ اور اسکے سوا کسی شے کے ساتہہ نہ ٹہیرین
گے۔ عارف کسی شے کے ساتہہ نہین ٹہیرتا بلکہ کل اشیاء کے خالق کے ساتہہ رہتا ہے اپنے رب عزوجل کے
جو اسکا محبوب ہے اسکو نیند اور غنودگی اور رقید نہین۔ اُسکا کوئی وجود نہین۔ وہ قدر اور رب عزوجل
کے علم کی وادی مین ہے۔ علم کے سمندر کی موجین) اور اونچالیجاتی ہین۔ اور نیچے گراتی ہین
جو کی طرف اسکو بلند لیجاتی ہین۔ پہر زمینون کی تہ مین اسکو گراتی ہین۔ اور وہ غائب
بیہوش ہے۔ اُسے شعور نہین۔ بہرہ ہے۔ گونگا ہے۔ حق عزوجل کے غیر سے نہ سنتا ہے اور نہ اسکو
دیکہتا ہے۔ وہ اسکے حضور مین مردہ ہے۔ وہ جب چاہتا ہے اسکو اٹہاتا ہے۔ جب ارادہ کرتا ہے
اسکو وجود مین لاتا ہے۔ وہ ہمیشہ قرب کے خیمون مین ہین۔ جب علم کی نوبت آتی ہے علم کے بعض
مین ہوجاتی ہین۔ جب خروج کی نوبت آتی ہے دروازے پر کہڑے ہوکر خلق سے معاملات لیتی ہین اور
اور حق عزوجل کے بیچ مین واسطہ ہوجاتے ہین۔ انکے حالات انبیاء کے ہین۔ لیکن بعضے
حالات پوشیدہ رکہنے کے قابل ہوتے ہین۔ (اے قوم) یہ کیا چیز ہے۔ تم ہوس ہو

زمانے کو بے فائدہ ضائع کر رہے ہو۔ اللہ عزوجل کے ساتھ صبر کرو) دنیا اور آخرت مین خیر حاصل
کرو گے اگر تو اپنا اسلام ثابت کرنا چاہتا ہے تو استسلام (تابعداری) کو لازم پکڑ۔ اور اگر اللہ عزوجل کا
قرب چاہتا ہے تو اسکی قدر اور قوت کے سامنے مردہ ہو کر پڑ جا۔ چون وچرا نہ کر۔ پس تجھکو قرب حاصل ہو جائیگا
کا کسی چیز کا ارادہ نکر۔ وہ ٹھیک نہین۔ اللہ عزوجل نے فرمایا وَمَا تَشَاؤُنَ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللهُ
(اور تم نہین چاہتے مگر جب خدا چاہے) جب تجھے اسکے ارادے پر اطلاع نہین تو کوئی ارادہ نکر
اسکے افعال مین منازعت نہ کر جب وہ تیرے اسباب و رمال و رعافیت اور اولاد کو لے لے اور
تیری عزت مین خلل ڈالے تو اسکی قدر اور ارادے اور تبدیل کے سامنے خندان رہ۔ اگر تو اسکا قرب
اور اسکے ساتھ صفائی چاہتا ہے تو یہی اختیار کر۔ اگر تو اپنے دل کو دنیا مین رکھ اور اسکے پاس پہنچانا
چاہتا ہے تو اپنے غم کو چھپا اور خوشی کو ظاہر کر۔ لوگون کے ساتھ نیک خلق سے پیش آ۔ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بِشْرُ الْمُؤْمِنِ فِي وَجْهِهِ وَحُزْنُهُ فِي قَلْبِهِ (مومن کا چہرہ
بشاش رہتا ہے اور دل غمگین) کسی کے پاس شکایت نہ لیجا کیونکہ۔ اگر تو نے اللہ عزوجل کی شکایت
کی تو اسکے نزدیک ذلیل ہو گا۔ اور باوجود اسکے جبرا مرکی تو نے شکایت کی اس مین ہمیشہ مبتلا رہیگا
اور اپنی کسی عمل پر غرور نکر۔ کیونکہ غرور عمل کو فاسد کرتا۔ اور مار دیتا ہے۔ جس نے اللہ عزوجل کی
توفیق پر خیال کیا وہ اپنے کسی عمل پر مغرور نہین ہوتا۔ اپنا کل ارادہ اوسکی طرف لگا۔ وہ اپنی
رحمت تیری لئے خاص کریگا۔ اور اپنے تک پہونچنے کے اسباب (تیرے لئے) مہیا کر دیگا۔ تو اپنا
قصد اوسکی طرف کسطرح کر سکتا ہے۔ حالانکہ تو اپنے اقوال و افعال مین جھوٹا خلق سے شکریہ کا
طالب انکی مذمت سے خائف ہے۔ حق عزوجل کی راہ بالکل صدق ہے۔ اولیا۔ کرام صدق ہی
کذب نہین صدق ہے بے ظہور۔ انکے فعل تمہاری فعلون سے زیادہ ہین۔ وہ خلق پر اللہ عزوجل
کے نائب اور خلیفہ ہین۔ اسکی زمین مین اسکے رئیس اور سحنہ ہین۔ وہ اسکے اور اسکے خواص
ہین۔ اے منافق تجھ مین انکی کوئی وصف نہین اپنے نفاق کے ساتھ انکا مزاحم نہ ہو۔ یہ
عزت اور آرزو اور (بیفائدہ) قیل و قال سے حاصل نہین ہوتی۔ اے خدا سے جھوٹ بولنے

اور ہمارے رب ہمیں دنیا میں نیکی اور آخرت میں نیکی عطا کر۔ (اور ہمکو دوزخ کے عذاب سے بچا) اور اپنے خدا آپ سے راضی فرمایا۔ انکے حالات سے صرف نام اور ان جیسا لباس پہننے۔ اور انکی گفتگو سے قناعت نہ کرلو ان میں انکی مخالفت کے ساتھ یہ تمہیں مفید نہیں۔ تو کدورت ہی بے صفا خلق ہی بے خالق دنیا ہی بے آخرت۔ باطل ہی بے حقیقت۔ ظاہر ہے بے باطن۔ قول ہی بے عمل۔ عمل ہی بے اخلاص۔ اخلاص ہے بے طریق سنت۔ تحقیق اللہ عزوجل بے عمل قول بے اخلاص عمل قبول نہیں کرتا۔ خلاصہ یہ کہ جو (امر) قرآن اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق نہ ہو اسے قبول نہیں فرماتا اور تیرا یہ دعویٰ بے دلیل ہی یقیناً قبول ہوگا۔ اگر جھوٹھ کے ساتھ تجھکو خلق کی قبولیت حاصل ہو جائے (تو کیا ہوا) حق عزوجل کی قبولیت تجھکو حاصل نہیں وہ دلوں کا اسرار جانتا ہے طمع نکر۔ کیونکہ پرکھنے والا بڑا دانا ہے۔ تحقیق اللہ عزوجل تیرے دلکو دیکھتا ہے نہ صورت کو۔ اسکو دیکھتا ہی جو کپڑوں اور ہڈیوں اور چمڑے سے ورے ہے۔ تیری خلوت کو دیکھتا ہی جلوت کو کیا تجھی شرم نہیں آتی۔ تونے خلق کی منظر (دیکھنے کی جگہ) کو سنوارا ہی اور حق عزوجل کی منظر کو پلید بنایا ہی۔ اگر تجھی نجات درکار ہی۔ تو اپنی تمام گناہوں سے توبہ کر۔ اور توبہ بھی خالص ہو۔ خلق کو شریک بنانے سے توبہ کر کوئی عمل نکر۔ مگر اللہ عزوجل کے لئے تحقیق میں تجھے خطا کار پاتا ہوں۔ کیونکہ تو نفس اور ہوا اور دنیا اور شہوات ولذات کے ساتھ ہی۔ ایک چمچہ تجھی غصے میں لاتا ہی ایک لقمہ تجھی غضب میں ڈالتا ہی۔ تو اپنی نفس کی رضامندی کے لئے راضی ہوتا۔ اور اسکے غضب کے باعث غضب میں آتا ہی۔ پس تو اسکا بندہ ہی۔ تیری مہار اسکے ہاتھ میں ہے تجھے اللہ عزوجل کے بندوں سے کیا نسبت جنہوں نے عبودیت کو اپنے لئے ثابت کیا۔ اسکے افعال پر راضی ہوئے۔ ان پر آفتیں نازل ہوتی ہیں۔ اور وہ مضبوط پہاڑوں کی طرح قائم ہیں۔ انکی طرف اور انپر نازل ہوتی ہیں۔ اور وہ صبر اور موافقت کی آنکھ سے انہیں دیکھتی ہیں۔ انہوں نے جسموں کو بلاؤں کے لئے چھوڑا اور دلوں کے ساتھ حق عزوجل کی طرف اڑے۔ پس وہ جسم ہیں خالی

اور پنجرے مین بے پرندہ - انکی روحین اسکے پاس - اور جسم اسکے حضور مین ہین ملے ہوئے عزوجل سے
پہیرے ہوئے اس سے وحشت کرنیوالو میری طرف آؤ - تاکہ مین تمہاری اور اسکے درمیان صلح
کرا دون - تمہارے لیے اس سے سوال کرون - تمہارے لئے اس سے امن لون اسکے حضور مین عاجزی
کرون - تاکہ وہ تمکو وہ حقوق جو اوسکے تم پر ہین بخشدے - اے خدا ہم کو اپنی طرف لوٹا - اور اپنے
دروازے پر کہڑا کر - ہمین اپنے لئے اور اپنے مین اور اپنے ساتہہ بنا - ہمین اپنی خدمت کیلئے
منظور فرما - ہمارا الینا - اور دنیا اپنے لئے بنا - اپنے غیر سے ہمارے باطنون کو پاک کر جن باتون سے
تو نے منع فرمایا ہے اس مین نہ پہنسین جسکا تو نے امر کیا ہے اسمین گمراہ نہ ہووین ہمارے
ظاہر کو گناہ مین اور باطن کو شرک مین نہ ڈال - ہمین ہمارے نفسون سے اپنی طرف لے لے ہمین
بالکل اپنا بنا لے - تیرے ساتہہ ہو کر تیرے غیر سے بے نیاز ہو جائین ہمین بیدار کر - تاکہ تجہہ سے غافل نہ رہین ہمین
اپنی عبادت اور مناجات مین لگا - اپنے قرب سے ہمارے دلون اور اسرار کو لذت بخش - ہمارے اور
گناہون کے درمیان اتنی دوری کر جتنی کہ تو نے آسمان اور زمین کے درمیان کی ہے - اور ہمارے
اور اپنی عبادت مین اسقدر نزدیکی کر جسقدر کہ تو نے آنکہہ کی سیاہی اور سفیدی مین کی ہے - ہمارے
اور ان چیزون کے درمیان اتنا فاصلہ کر جتنا کہ تو نے یوسف اور زلیخا کے درمیان گناہ کیوقت
کیا تہا - اور آپنے خدا آپ سے راضی ہو فرمایا - اپنے نفسون اور ہواؤن اور طبایع کو دائمی روزے
اور دائمی نماز اور دائمی صبر کے ساتہہ لاغر کرو - جب انسان اپنے نفس اور ہوا اور طبیعت کو صحیح طور سے
لاغر کرے تو بلا روک وہ مولی سے ملا ہوا ہے - وہ نرا قلب اور سر اور مولی ہے - فراخی ہے بغیر تنگی
کے تندرستی ہے بغیر مرض کی - عقلمند بنو اور سیکہو - اور عمل کرو - اور اخلاص لاؤ -

اے غلام ! اول خلق سے علم پڑہہ - پہر خالق سے - نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من عمل بما یعلم
ورثہ اللہ علم ما لم یعلم (جس نے اپنے علم پر عمل کیا خدا اوسکو اوس علم کا وارث بناتا ہے جسکو وہ
نہین جانتا) اول خلق سے پڑہنا ضروری ہے یعنی حکم - پہر خالق سے دوسرے درجہ - یعنی علم لدنی - وہ علم
جو دلون سے مختص ہے سر ہے جو اسرار سے خاص ہے تو دار حکمت مین ہے تو بلا استاد کیا پڑہ سکتا ہے

علم کو طلب کر۔ اوسکی طلب فرض ہی۔ (نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ كَانَ بِالصِّيْنِ۔ (علم طلب کرو اگرچہ چین مین ہو) (ای غلام) اس سی صحبت رکہہ جو تجہی نفس سے لڑنے پر مدد دی نہ اوسکی جو تجہپر اوسکی مدد کرے۔ جب تو کسی شیخ جاہل منافق تبع ہوا کی مصاحبت اختیار کری تو وہ تجہپر اسکا مددگار ہی۔ شیخون کی صحبت دنیا کیلئی نہین بلکہ آخرت کیلئے اختیار کیجاتی ہی۔ جب شیخ صاحب طبع وہوا ہو تو دنیا کا مصاحب ہی اور اگر صاحب قلب ہو تو آخرت کا مصاحب ہی۔ اور جب صاحب سر ہو تو مولی کا مصاحب ہی۔ ای وہ کہ تو بناوٹی شیخ اور صدرنشین اور مجلس شیخون کا انکے حالات مین مزاحم ہی۔ جبتک کہ تو نفس اور ہوا کے ساتہہ دنیا کا طالب ہی تو لڑکا ہے۔ یہ محض طبیعت ہے۔ وہ نفس نہایت ہی کمیاب ہے جو اپنی اختیار سی نہ اضطرار دنیا سے پہرا ہوا اور اسکا تارک ہی۔ اور نفس کا مطمئن ہونا اور قلب ہو جانا نادر سی نادر اور بعید سی بعید ہی۔ یہ تب درست ہوتا ہی جبکہ وہ دنیا اور آخرت اور غیر مولی سے اندھا ہو جائے بندہ جس قدر اپنی رب عزوجل کے قریب ہوتا ہی۔ اسکو خطرے زیادہ اور خوف سخت ہوتا ہی اسیواسطی اور لوگونمین سی بادشاہ سے زیادہ خطرناک۔ اسکا وزیر ہی کیونکہ وہ لسنے اسکا زیادہ مقرب ہی۔ مومن اس تک سوائے اخلاص کے نہین پہونچ سکتا۔ پس اسوقت وہ خطرے مین ہے اولیا نہایت ہی بڑے خطرے مین ہین۔ انکا خوف نہین جاتا تاوقتیکہ اپنی رب عزوجل سی ملجائین۔ جس نی اللہ عزوجل کو پہچانا۔ اسکا خوف زیادہ ہوا۔ اسیواسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَنَا اَعْرَفُكُمْ بِاللّٰهِ وَاَشَدُّكُمْ لَهٗ خَوْفًا (مین تم سی زیادہ خدا کو پہچانتا ہون۔ اور تم سے زیادہ اسکا خوف رکہتا ہون) حق عزوجل اپنی دوستون کو آزماتا تاکہ انکو برگزیدہ کرے پس وہ ہمیشہ تغیر اور تبدیل سی خائف ہین۔ وہ اگرچہ امن مین ہون ڈرتے رہتی ہین۔ اور اگرچہ سکون دیے گئے ہون۔ تو بھی اپنی نفسون سی ایکپلک رہ اور ایک لالی اور ایک نظر چراتے اور تہوڑی سی غفلت پر مناقشہ کرتے ہین۔ جس قدر انکو سکون بخشے اڑتے ہین جس قدر انکو غنی کرے۔ فقیر ہوتے ہیں جس قدر انکو امن دے ڈرتے ہین

جس قدر انپر عطا کرے رُکتے ہین جس قدر انکو ہنسلئے روتے ہین جس قدر انکو خوش کرے غمگین ہوتے ہین اغیار کے بدلنے اور بری عاقبت سے ڈرتے ہین۔ انہون نے یقیناً جان لیا کہ انکا رب عزوجل لَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ (وہ جو کرتا ہی اس سے سوال نہین کیا جاتا اور وے سوال کئے جاتے ہین) اور ای غافل تو گناہ اور مخالفت سے حق عزوجل کا مقابلہ کرتا ہی۔ پہلے اس سے نڈر رہتا ہے جلدی ہی تیرا امن خوف اور تیری فراخی تنگی۔ اور تیری تندرستی بیماری سے بدل جائے گی۔ تیری عزت ذلت اور بلندی پستی۔ اور غنا۔ فقر۔ ہو جائے گی۔ جان لے کہ قیامت کے روز اللہ عزوجل کے عذاب سے تجھکو اسیقدر امن ہوگا جتناکہ تو دنیا مین اس سے ڈرا اور آخرت مین تجھے اسیقدر خوف ہوگا جتناکہ تو دنیا مین اس سے بے خوف رہا۔ لیکن تم دُنیا کے دریا مین غرق اور غفلت کے کنوین تہ مین ساکن ہو۔ پس یقیناً تمہاری زندگی چوپاؤن کی زندگی ہے۔ تم سوائے کہانے پینے اور نکاح اور نیند کے اور کچھہ نہین پہچانتے۔ تمہاری حالات صاحب دل کے نزدیک ظاہر ہین۔ دنیا اور اسکے جمع کرنے کی حرص اور رزقون کی تلاش نے تم کو حق عزوجل اور اسکے دروازہ کی راہ سے روک لیا۔ آئے وہ کہ تجھے حرص نے فضیحت کیا ہی۔ اگر تو خود اور تمام زمین والے تیرے غیر مقسوم کو تجھہ تک لانا چاہین تو کبھی قادر نہ ہونگے۔ پس اپنی مقسوم اور غیر مقسوم کی تلاش چھوڑ دی عقلمند کسطرح اچھا جانتا ہی کہ اپنے زمانے کو اس امر مین ضایع کرے جس سے فراغت ہو چکی۔ خلق کو اپنے دل سے نکال دے اور ضرر اور نفع اور عطا اور منع اور حمد و مذمت عزت و بے عزتی اقبال اور ادبار۔ مین انکو نہ دیکہہ اور اعتقاد رکہہ کہ ضرر اور نفع اللہ عزوجل سے ہے۔ اور خیر و شر اسکے ہاتہہ مین۔ انکو مخلوق کے ہاتہون پر جاری کرتا ہے۔ جب یہہ تجھہ مین ثابت ہو جائی تو تو خلق اور خالق کے درمیان سفیر ہوگا۔ انکو ہاتہون سے پکڑکر اسکے دروازے تک لیجانیوالا۔ انکو دیکھے گا کہ وہ تیرے نزدیک عدم محض ہین۔ رب عزوجل کے نافرمانون کو جنون اور جہل کی آنکھون سے دیکھیگا پس انسے مدارات کرے گا۔ اور انکو خوش کرے گا۔ اور انکی ایذا اور جہالت پر صبر کریگا عقلمند عالم اپنے رب عزوجل کے مطیع ہین۔ اور جاہل دیوانے اپنے رب عزوجل کے نافرمانبردار

گنہ گار نے اپنے رب عزوجل کو نہین پہچانا۔ اسی لئے اسکی نافرمانی کی۔ اور شیطان کا تابعدار اور موافق ہوا۔ اگر وہ جاہل نہ ہوتا تو نافرمانی نہ کرتا۔ اگر وہ اپنے نفس کو پہچانتا۔ اور جانتا کہ وہ اسکو بدی کا امر کرتا ہی تو اسکے موافق نہوتا۔ مین تجہی شیطان اور اسکی مددگارون سے بہت ڈراتا ہون اور تو اسکے ساتہہ ہی اور اسکی مانتا ہے۔ اسکی مددگار نفس اور دنیا اور ہوا اور طبایع اور برے ہمنشین ہین۔ ان سب سے ڈر وہ سب تیرے دشمن ہین۔ اور اللہ عزوجل کے سوا تیرا کوئی دوست نہین وہ تجہی تیرے لیے چاہتا ہی۔ اور اسکا غیر تجہے اپنے لیے چاہتا ہی۔ جب تو خلوت کی حالت مین اپنے نفس کو گم پائے اور طالبین کے ساتہہ اسکو طلب کرے تو اسوقت تیری خلوت اللہ عزوجل کے ساتہہ انس ہی جب تو اپنا نفس دنیا مین اور دل آخرت مین اور سر مولی مین لگادی اسوقت تیری خلوت اللہ عزوجل کے ساتہہ انس ہی۔ لیکن اسکی ہوتے ہوئے اور غیر کے پایا جانیکے وقت وہ خلوت نہین ہوتی انس کے ساتہہ خلوت اسکے غیر سے تنہا ہونے کی ہی وقت ہی۔ اسکو اسکے غیر سے بغض رکہنی کے بعد ہی پائیگا تو کب صاف ہوگا۔ تاکہ صفائی اور اسکے اہل کو دیکہی۔ تو کب صادق ہوگا تاکہ صدق اور اوسکے اہل کو دیکہی تو کب خلاص کریگا تاکہ حق عزوجل کے دروازی اور اسکی اہل کو دیکہے۔ جب تو اپنے حال کو درست کری تو حق عزوجل کے مردون کو دیکہی گا۔ جب تو بادشاہ کے دروازی کو دیکہی تو اس کے خادمون کو وہان کہڑا دیکہے گا۔ تو نے بادشاہ کے دروازے کو نہین چہوا اور نہ دیکہا۔ تو اسکے غلامون کو کسطرح دیکہیگا۔ کوئی کلام نہین حتی کہ تو دروازے کو دیکہے۔ اوسوقت غلامون کو دیکہ لیگا کوئی کلام نہین حتی کہ تو اللہ عزوجل کو دیکہی۔ بس اسوقت تو صدق کو دیکہے گا۔ تحقیق تو وہان دیکہے گا کہ صدق تجہی اٹہاتا اور پیش کرتا اور بیدار کرتا ہی۔ اور کذب تجہی رد کرتا۔ اور سلامتی ہے صادقون کے ساتہہ ہوتا کہ تو ویسا ہی معاملہ کیا جائے جیسا کہ وہ کیے گئے۔ اپنے اقوال و افعال مین صدق کر۔ اور تمام حالات مین صبر کر۔ صدق کیا ہے توحید اور اخلاص اور اللہ عزوجل پر توکل کرنا۔ توکل کی حقیقت اسباب اور ارباب کا قطع کرنا اور دل اور سر سے اپنی طاقت اور قوت سے نکلنا ہے اگر تو اس سے ملنا چاہتا ہے تو غیر کے پیوند کو توڑ۔ اور اپنی نفس اور اپنی

اعراض کر۔ حادث سے اعراض کر تاکہ تو اصل پیدا کرنے والے کو ملجائے جبتک تو اپنے اور انکو
ساتھہ ہی نجات نہین پائیگا۔ حق عزوجل قرب کبھا گبھی کا احتمال نہین رکھتا۔ بڑی مشکل کی ساتھہ
کروڑون مین سے ایک ہی جو میری بات کو سمجھتا اور اسپر عمل کرتا ہی۔ اور تم مین سی باقی اسکی گدائی
اور اسکے حضور سے برکت حاصل کرنے والے ہین۔ مین دنیا اور آخرت مین تمہاری لئی خیر چاہتا ہون
دنیا مومن کا قیدخانہ ہی۔ جب اپنی قیدخانہ کو فراموش کری تو اسے کشائش ملتی ہے۔ مومن
قیدخانہ مین ہین اور عارف شکر مین۔ پس وہ قیدخانہ سے غایب ہین۔ انکے رب نے انکو اپنی شوق
کی شراب پلائی ہی۔ اپنے انس کی شراب۔ اپنی طلب کی شراب خلق سی غفلت و اسکو ساتھہ
بیدار ہونے کی شراب۔ انکو اتنی شرابین پلائی ہین کہ وہ خلقت سے بیہوش اور اسکے ساتھہ
ہوش مین ہین۔ وہ قیدخانے اور قیدیون سے غایب ہین۔ دنیا مین انکی لئی انکا دوزخ
اور بہشت دیا گیا ہی۔ منازعت انکا دوزخ ہے اور قضا پر راضی ہونا انکا بہشت ہی۔ غفلت
انکا دوزخ ہی۔ اور بیداری انکی بہشت۔ عوام کے حق مین قیامت حساب و کتاب ہے اور
خواص کے حق مین معاتبہ کیون نہ ہو۔ حالانکہ انہون نے اپنے نفسون پر قیامت برپا کی ہے
اور دنیا مین مارا جانے سے پہلے روئے ہین۔ اسواسطے مار پڑنے کے وقت انکا رونا مفید ہوا
حضرت سفیان ثوری رح کو کسی نے خواب مین دیکھا اور پوچھا کہ خدا نے آپ سی کیا معاملہ کیا۔
انہون نے فرمایا۔ کہ اسنے مجھے اپنے سامنے کھڑا کیا اور کہا کہ ای سفیان کیا تو نے نہ جانا کہ مین
غفور رحیم (بخشنے والا مہربان ہون) تو میری خوف سی اسقدر رویا۔ کیا تو نے مجھہ سی شرم
نہ کی اپنی طبیعت اور ہوا اور شیطان کو چھوڑ دی اور انکی طرف مائل نہو۔ جب یہ ثابت ہوگیا
تو اپنی نفس اور برے ہمنشینون کے درمیان دشمنی برپا کر۔ اور ان سے دوستی نہ رکھہ جبتک
کہ وہ تیرے حال مین تیرے موافق نہون توبہ حالت کا بدلنا ہے۔ توبہ کی
اور اپنے اس حال کو نہ بدلا جو توبہ سے پہلے تہا وہ اپنی توبہ مین جھوٹا ہی جب
اپنی حالت کو بدلیگا تو تیری حالت بدل جائیگی۔ اللہ عزوجل نے فرمایا۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ

مَا بِقَوۡمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوۡا مَا بِاَنۡفُسِہِمۡ (اللہ کسی قوم کی حالت کو نہین بدلتا جبتک وہ اپنی حالت نہ بدلے) دنیا مین کسی پر ظلم نہ کر ستوا سکے (بدلے) مین پکڑا جائیگا۔ دنیا مین عدل کر تاکہ تجھے جنت کی راہ سے نہ پھیرا جائے۔ ظالمون نے جب عدل کو چھوڑا تو اہل عدل کے گھر کی راہ سے پھیلے گئے۔ ہر ایک چیز کو اسکے موقعہ پر رکھہ تاکہ تجھے اللہ عزوجل کے پاس مقام ملے۔ یہ آخری زمانہ ہے مین تمکو بدلے ہوئے اور تغیر پذیر پاتا ہون۔ پس مین (خدائی) تغیر و تبدل سے تمپر خوف کرتا ہون جو وہ بدلاتا اور تغیر دیتا ہے۔ وہ ضروری ہے۔ لیکن بعض باتون کا چھپانا درست ہے۔ اے مخلوق آلہی مین تمہاری منفعت اور اصلاح چاہتا ہون۔ خلاصہ یہہ کہ مین دوزخ کے دروازونکو بند کرنا اور انکو بالکل معدوم کرنا چاہتا ہون۔ اور یہ کہ اس مین اللہ عزوجل کی مخلوق مین سے کوئی داخل نہو۔ اور جنت کے دروازونکو کہولنا چاہتا ہون اور یہ کہ اللہ عزوجل کی مخلوق مین سے کوئی شخص اسمین داخل ہونے سے روکا نہ جائے۔ اور یہ خواہش مین نے اللہ عزوجل کی رحمت اور خلق پر اسکی شفقت معلوم کرنے کے بعد کی ہی۔ مین یہان تمہاری دلون کو سنوارنے اور مہذب کرنیکے لیے بیٹھا ہون۔ نہ کلام کو بدلانے اور مہذب کرنے کے لئے۔ میری کلام کی سختی سے نفرت نہ کرو۔ کیونکہ مجھے پرورش نہین کیا۔ مگر اللہ عزوجل کی دین مین مضبوطی نے۔ میری کلام سخت ہی۔ اور کہانا سخت۔ لیمپ جو کوئی مجھہ سے اور میرے جیسون سے بہاگا۔ کبہی نجات نہین پائیگا جب تو دین کے معاملہ مین بے ادبی کرے گا۔ تو مین تجھے نہین کرنے دونگا۔ اور نہ اسکے کرنیکا امر کرونگا۔ کچھہ پرواہ نہین۔ خواہی تو میرے پاس ہووے یا غایب۔ مین توفیق نہین چاہتا۔ مگر اللہ عزوجل کے ساتھہ اور اسی سے نہ تم سے۔ مین تمہاری حدود اور حساب سے کنارہ پر ہون۔ جس حال مین کہ مین ہون وہ زبان سے حاصل نہین ہوتا۔ بلکہ دل سے (اسمین) وایا اور ریا مان ہا ور حیا نہین۔ بلکہ صرف آگا ہے۔ سینہ ہے بے پشت (مین) انبیا اور رسولون اور سلف کا تابع ہون باتحقیق۔ مدد سے انکے (یعنی خداکے) قرب کے گہر تک ڈہول ڈور رہا ہون۔ اسپنے کتا ہون اور بے ادبیون سے توبہ کرو۔ یہ توبہ تمہاری دلونکی زمین مین نیلا (لگایا ہوا) ہو ر دخت

بنا ہی جسکو تمہاری پاس بناتا ہون۔ مین شیطان کی بنا کو (توڑتا) ہون۔ اور رحمٰن کی بنا بناتا ہون
اور تمکو تمہاری مولی اور رب عزوجل سی ملاتا ہون۔ مین مغز کے ساتھہ ہون۔ نہ چھلکے کے ساتھہ
یہ ظاہر چھلکا ہے اسکی پرورش مین تکلیف نہین اٹھانا پڑتا۔ صرف مین تمہاری مغزون کو خالص
کرتا اور چھلکون کو علیحدہ کرتا ہون۔ اور تمہاری تربیت کرتا ہون۔ تاکہ تمہاری نبی کی آنکھہ تم
خنک ہو۔ اے غلام! دنیا کے لئے میری ہمراہی نکرو۔ بلکہ صرف آخرت کے لئے جب
آخرت کے لئے تمہارے ہمراہی میرے ساتھہ درست ہوجا۔ تو دنیا تبعاً اور ضمناً تمہاری پاس
آجاے گی۔ پس تم اس سے زہد کے طریقہ کو اخذ کرو۔ اور مین تمہارا ضامن ہون کہ اب
تمہارا حساب نہ لیا جائیگا۔ آخرت کو دنیا پر مقدم کرو۔ باطن کو ظاہر پر حق کو باطل پر باقی کو
فانی پر چھوڑو پھر پکڑو۔ طبع اور ہوا اور نفس کے ہاتھہ سے لینا چھوڑو۔ دل اور سر کے ہاتھہ سی کرم
خلق کی ہاتھہ سی لینا چھوڑو و خالق کے ہاتھہ سے لو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو
اور امر و نہی مین آپکا کہا مانو۔ اللہ عزوجل نے فرمایا۔ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا
نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا (اور جو چیز رسول تمہارے پاس لایا ہی اسکو لو اور جس سے منع کرتا ہی
اس سی باز رہو) اللہ عزوجل اور اوسکے رسول صلعم کی امر کے وقت بہادر بنو۔ اور نہی کی وقت صبر نفس
قضا کی ان اور تقدیر کی آنیکے وقت مروے اور رہنا ساتھہ ہی لوگون کے ساتھہ نیک خلق سی پیش آؤ
اللہ عزوجل سی اسکے علم کے بغیر کچھہ نہ مانگو۔ اور اوسکے حکم اور قدر مین موافق بنو تم مین ہو یا
تمہاری غیر مین۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہی آپ نے فرمایا۔ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ
الْقَلَمَ قَالَ لَهُ اكْتُبْ قَالَ مَا الَّذِي اَكْتُبُ قَالَ اكْتُبْ حُكْمِي فِي خَلْقِي اِلَى يَوْمِ
الْقِيَامَةِ (جب اللہ عزوجل نے قلم کو پیدا کیا تو اسے امر کیا کہ لکھہ اسنے عرض کی کیا لکھون فرمایا
خلق مین میرا حکم قیامت تک) ای دلون کو مردہ اور اے نفسون کے زندہ تحقیق تمہاری دل مر گئے
ہین پس انکا ماتم کرنا تمہاری لئے غیر کا ماتم کرنے سے بہتر ہے۔ دلون کی موت اللہ عزوجل اور اسکے
ذکر سے غفلت ہی۔ جو تم مین سے اپنی دل کو زندہ کرنا چاہے۔ تو چاہیئے کہ اسمین اللہ عزوجل کی ذکر

اور اسکے انس اور اسکی سلطنت اور عظمت کو دیکھنے اور خلق اسکے تصرفات پر نظر کرنے کو جگہ دے (اے غلام) حق عزوجل کو اول دل سے یاد کر پھر قالب (جسم) سے۔ اسکو ہزار دفعہ دل سے یاد کر۔ اور ایک دفعہ زبان سے۔ آفات آنیکے وقت اسکو صبر سے یاد کر۔ اور دنیا آنیکے وقت اسکے ترک سے اور آخرت آنیکے وقت اسکو قبول کرنے سے اور حق آنیکے وقت توحید سے۔ اور اسکا غیر آنیکے وقت اس سے روگردانی کرنے سے جب تو اپنی نفس کی باگ ڈھیلی چھوڑیگا تو وہ تجھہ مین طمع کریگا اور تجھے گرا دے گا۔ اسکو پرہیزگاری کی لگام ڈال۔ اور (بیہودہ) قیل وقال چھوڑ دے موت کو یاد کرنا۔ تیرے دل کو صاف کرے گا۔ اور دنیا اور خلق کو تیرا مبغوض (دشمن) بنا دیگا۔ تیرے دل سے پردہ اٹھا دیگا۔ پس تو خلق کو فانی۔ مردے۔ ہلاک۔ عاجز دیکھیگا۔ انمین نہ ضرر ہوگا نہ نفع۔

پچاسوین مجلس۔ آپنے (خدا آپ سے راضی ہو) جمعہ کے روز صبح کے وقت اٹھارہوین ماہ شعبان ۵۴۵ ہجری کو کچھہ کلام کے بعد مدرسہ مین فرمایا۔ تو اپنی سنوارنے اور بہتری مین مشغول ہو اور (بیہودہ) قیل وقال اور دنیا کی ہوس چھوڑ دے جہان تک تجھہ سے ہو سکے اسکے غمون سے فارغ ہو۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے (تَفَرَّغُوا مِنْ هُمُومِ الدُّنْيَا مَا اسْتَطَعْتُمْ (جہانتک تم سے ہو سکے دنیا کے غمون سے فارغ رہو) اے دنیا سے ناواقف۔ اگر تو اسے پہچانتا تو اسے طلب نہ کرتا۔ اگر وہ تیری طرف آئے تو تکلیف دیگی۔ اور اگر چلی جائے تو حسرت مین ڈالیگی اگر تو اللہ عزوجل کو پہچانتا تو اسکی (توفیق) سے اسکے غیر کو بھی پہچان لیتا۔ لیکن تو اس سے اور اسکے رسولون اور انبیاء اور اولیاء سے ناواقف ہے (تجھہ پر افسوس) کیا تو اس سے نصیحت نہین پکڑتا جو اس دنیا سے تجھہ سے پہلے گذشتہ مخلوق پر گذرا اس سے مخلصی طلب کر۔ اسکی لباس کو اتار۔ اس سے بھاگ۔ نفس کا لباس اتار۔ اور حق عزوجل کے دروازے تک سیر کر۔ جب تو اپنی نفس سے نکلا تو تحقیق اللہ عزوجل کے غیر سے نکل گیا۔ کیونکہ اسکا غیر نفس کا تابع ہے۔ پس اپنے نفس سے علیحدہ ہو یقیناً اپنے رب عزوجل کو پالے گا۔ (اپنے آپ کو) اسکے سپرد کر تحقیق تو سلامت ہے اسکی راہ مین جہاد کر تحقیق تو نے ہدایت پائی۔ اسکا شکریہ ادا کر تحقیق وہ تجھے زیادہ دیگا

اپنی وجود اور خلق کو اسکی سپرد کر۔ اسپر اعتراض نہ کر نہ اپنی نسبت اور نہ غیر کی نسبت۔ اولیاء اللہ عزوجل کے ساتھہ بے ارادہ اور بے اختیار ہین۔ اپنی مقسوم کے طلب کرنیکی حرص نہین کرتے اور دوسرے کے مقسومات کی طرف نظر نہین کرتے۔ اگر تو دنیا و آخرت مین انکی ہمراہی چاہتا ہی تو اقوال اور افعال اور ارادی مین خدا کا موافق بن۔ مین دیکھتا ہون کہ تحقیق تو نے امر برعکس کیا ہے اور رات دن مین اپنا طریقہ اس سے مخالفت اور اسکا مقابلہ ٹھیرایا ہی وہ تجھے کہتا ہی کر اور تو نہین کرتا۔ گویا کہ وہ عبد ہی۔ اور تو معبود۔ سبحان اللہ وہ کیسا ہی حلیم ہی۔ اگر اسکا حلم نہوتا تو البتہ تو اسحال کے برخلاف دیکھتا جس مین تو ہی۔ اگر تجھے نجات درکار ہی تو اسکے حضور مین ظاہری اور باطنی سکون کو لازم پکڑ۔ بے ادبی میرے نزدیک ہی۔ مین صرف اسکو خفت شمار کرتا ہون امر کو ادا کر۔ اور نہی سے باز رہ۔ اور قدر کی موافقت کر۔ اور اپنی ظاہر و باطن کو اسکے حضور مین کلام کرنیسے روک لے تحقیق تو نے دنیا و آخرت کی خیر کو دیکھہ لیا خلق سی کوئی چیز نہ مانگ تحقیق وہ عاجز فقیر ہین۔ اپنی نفس اور غیر کے لئے ضرر و نفع کے مالک نہین ہین۔ اللہ عزوجل کے ساتھہ صبر کر اور اوس سے عجلت نہ طلب کر۔ اسکو بخیل نہ ٹھیرا۔ اور اسکو مجبور نکر۔ وہ تم سے زیادہ تمپر مہربان ہی۔ تجھی سے ہی جو تجھپر ہے۔ اسیواسطے کسی بزرگ نے فرمایا۔ مجھہ سی مجھہ پر کوئی چیز ہی۔ اس عزوجل کی موافقت کو لازم پکڑو۔ وہ تم سے زیادہ تمہاری حالات کو جانتا ہے تم کو ہر ایک شئے پر جس مین تمہاری مصلحت ہو اطلاع نہین دیتا۔ اللہ عزوجل نے فرمایا۔ وَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ۗ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۔ (اور شاید کہ برا جانو تم کسی شئے کو حالانکہ وہ تمہارے لئے اچھی ہی اور شاید کہ محبت کرو تم کسی چیز سے حالانکہ وہ تمہارے لئے بری ہی اور اللہ جانتا ہے اور تم نہین جانتے) اور فرمایا۔ وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ (اور پیدا کرتا ہے اسکو جو تم نہین جانتے) اور فرمایا۔ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا (اور تم نہین دیے گئے علم مگر تھوڑا) جو شخص حق عزوجل کے طریق پر چلنے کا ارادہ کرے۔ اسے چاہیے کہ چلنے سی پہلے اپنے نفس کو

مہذب بنائے۔ وہ (یعنی نفس بڑا بے ادب ہی کیونکہ نفس بدی کا امر کرنے والا ہی۔ وہ حق عزوجل کے نزدیک کیا کرے گا۔ تیرا سیر اسکی طرف کسطرح ہی۔ اس سے جہاد کرتا کہ مطمئن ہوجائے۔ پس جب وہ مطمئن ہوجائے تو اسکو اپنے ساتھ اسکے دروازہ تک لیجا۔ اس سی موافقت نکر مگر سدہانے اور تعلیم اور زینت ادب اور اسکے اللہ عزوجل کے وعدے اور وعید پر اطمینان حاصل کرنیکے بعد وہ اندھا گونگا بہرا مخبوط اپنے رب عزوجل سی جاہل اور اسکا دشمن ہی۔ اور ہمیشہ کی مجاہدون سے اسکی دونون آنکھین کہلتی ہین۔ اور اسکی زبان گویا ہوتی ہے اور اسکے کان سنتے ہین اور اسکا خبط اور جہالت اور رب عزوجل سی عداوت کرنی دور ہوجاتی ہی۔ اور یہ رسولون اور آدمیون اور ساعت بساعت اور روز بروز اور سال بسال کی دائمی مجاہدی کا محتاج ہی صرف ایکساعت یا ایک ماہ یا ایک دن کے مجاہدے سے یہ حال نہین ہوتا۔ اسکو بہوکہے کوڑے سی مار۔ اس سی اسکا بہرہ روک۔ اور اس سی اسکا حق پورا لے۔ اسپر حملہ کر۔ اور اسکی تلوار اور چھری سے نہ ڈر۔ اسکی تلوار لکڑی ہی نہ لوہا۔ اسکی کلام ہے بے فعل۔ دروغ ہی بےصدق۔ عہد ہی بلا وفا اسکو وہیتی ہنین بے بہرہ جولان کرتا ہی۔ شیطان کی جو کہ اسکا امیر ہے سچے مومنون کی نزدیک عداوت اور مخالفت مین کوئی طاقت ہنین۔ تو اسکا کیا حال ہی۔ یہ نہ خیال کر کہ وہ جنت مین داخل ہوا اور حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی قوت کے ساتھ اسنے جنت سے نکالا ہنین بلکہ اللہ عزوجل نے اسکو یہ طاقت بخشی اور اسکو سبب گردانا وہ اصل ہنین لے کم عقل حق عزوجل کی دروازی سی اس بلا کے باعث جس مین وہ تجہی مبتلا کری نہ بہاگ۔ وہ تجہہ سی زیادہ تیری مصلحت کو جانتا ہی۔ تجہے مبتلا ہنین کیا مگر کسی فائدے اور حکمت کی لئے جب وہ تجہی مبتلا کرے تو ثابت رہ اور اپنی گناہون کی طرف متوجہہ ہو۔ اور توبہ واستغفار زیادہ کر۔ اور اس مین اس سے صبر اور ثابت قدمی کا سوال کر۔ اسکے حضور مین کہڑا ہو۔ اور اوسکی رحمت کی دامن سی لپٹ اور اس سی اس مصیبت کے دور کرنے اور اس مین بہتری کی وجہہ کا سوال کر۔ اگر تجہی نجات درکا ہی۔ تو کسی ایسے شیخ کی مصاحبت مین رہ جو اللہ عزوجل کی حکم اور علم سے واقف ہو۔ تاکہ وہ تجہی تعلیم دی اور ہدایت

اور اللہ عزوجل تک پہونچنے کی راہ سے واقف کرے مرید کیلئے کسی رہبر اور رہنما کا ہونا ضروری ہے کیونکہ وہ ایسے جنگل میں ہے جس میں بچھو۔ سانپ۔ آفات اور پیاس اور مار ڈالنے والے درندے ہیں تاکہ وہ اسے ان آفات سے بچائے اور پانی اور پھلدار درختوں کی جگہہ بتلائے۔ اور اگر وہ تنہا بے رہبر ہو تو جنگلیوں سے بھری ہوئی دشوار گذار زمین میں جا نکلیگا جس میں درندے اور بچھو اور سانپ اور آفات بکثرت ہیں۔ ای دنیا کے راستہ پر چلنے والے قافلہ اور رہبر اور رفیقوں سے جدا نہو۔ نہیں تو تیرا مال اور جان تلف ہو جائینگے۔ اور تو اے آخرت کے راستہ پر چلنے والے۔ رہبر کے ساتھہ رہ تاکہ وہ تجھے منزل تک پہنچائے۔ راستہ میں اوسکی خدمت کر۔ اور اسکا ادب کر۔ اور اوسکی رائے سے باہر نہ نکل تاکہ وہ تجھے تعلیم دے۔ اور مقرب بنائے۔ پھر تجھے راستہ میں تیری شرافت اور صدق اور دانائی کو دیکھنے کے لئے نایب بنائے۔ پس وہ تجھے اس میں امیر اور اوسکے اہل پر بادشاہ بنادیگا۔ تجھے اپنے لشکروں پر خلیفہ کریگا۔ اور تو اسی حال پر رہیگا۔ یہاں تک کہ وہ تجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیجائے گا اور آپ کے حوالہ کریگا۔ پس تجھہ سے آپکی آنکھہ خنک ہوگی۔ پھر تجھے دلوں اور روحانی پر نایب کریگا۔ پس تو اللہ عزوجل اور اوسکی خلق کے درمیان سفیر اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں خادم ہوگا۔ تو نوبت بنوبت خلق اور خالق کی طرف متوجہ ہوگا۔ یہ چیز خلوت نشینی اور آرزو سے حاصل نہیں ہوتی۔ لیکن ایسی شے کے ذریعے جو سینوں میں رکھی گئی ہے اور عمل نے اسکی تصدیق کی ہو۔ ولی تمام قبیلوں میں کروڑوں میں سے آخری دم تک ایک ہی ہے۔ وہ اللہ عزوجل کی کلام دل اور باطن سے سنتے اور ہاتھہ پاؤں کے ساتھہ عمل کرنے سے تصدیق کرتے ہیں۔ اے جاہلو۔ اللہ عزوجل کی طرف رجوع لاؤ اور صدیقین کے راستہ کی طرف چلو۔ اور انکے اقوال و افعال میں انکی تابعداری کرو۔ اور منافقوں۔ دنیا کے طالبوں۔ آخرت سے پھرے ہوں۔ حق عزوجل کی اس راہ کو جسے سلف صالحین نے چھوڑنے والوں کی تابعداری نہ کرو۔ انہوں نے دائیں اور بائیں اور پیچھے کو مڑ کر کاہلوں کا راستہ طلب کیا۔ اور انہیں اس میں وہ راہ سجھہ نہ ملی جو حق عزوجل تک پہونچنے کی راہ ہے۔ (اے غلام) بہوک جنکی تو دنیا میں دنیا کی

معاشرت کرتا ہی کل انکو نہ دیکھیگا۔ ان سے مفارقت کر۔ تو کس طرح اپنے اور اپنی بری ہمنشین کے درمیان جسنے تو اللہ عزوجل کے غیر مین دوستی رکھتا ہی مفارقت نہین کرتا۔ اور اگر تجھے خلق کی معاشرت ضروری ہی تو پرہیزگارون۔ زاہدون عارفون۔ عالمون۔ حق عزوجل کے مریدون اور محبوبون سے معاشرت کر۔ اس سے معاشرت کر جو تجھہ سے خلق کو لیوے۔ اور حق عزوجل کا قرب عطا کرے تجھے سے گمراہی دور کرے اور سیدہی راستہ پر کہڑا کرے۔ تیری آنکھون کو دنیا سے بند کرے اور آخرت پر کہولے تیرے آگے سے دنیا کا طبق اُٹہالے اور اسکے بدلے آخرت کا طبق رکہے تیری سودگی با یکسو کرے گا اور اسکے بدلے نعل پہنائے گا۔ تجھے سانپون اور بچھوؤن اور درندون کے درمیان سے اوٹہائے اور امن اور رحمت اور خوشی مین بہٹلائے جسکی یہ صفت ہو اس سے معاشرت کر اور اسکی بات صبر کر۔ اور اسکے امر و نہی کو قبول کر۔ تحقیق تو نے جلدی خیر کو پالیا۔ مگر جب تقدیر مین مہلت ہو تو تو ہو گا شجاعت ایک گہڑی صبر کرنا ہی۔ تجھہ سے کچھہ نہین بن آتا۔ اور ہونا ضروری ہی۔ زنبیل اور کچکول کو خریدلے اور عمل کے دروازہ پر بیٹھہ جا۔ پس اگر عمل تیرے لئے متعذر ہی تو تو عمل کرے گا سبب کا حق ادا کر۔ اور توکل کر۔ اور عمل کے دروازے پر بیٹھہ۔ پس اگر وہ کچکول کو لے لین اور تجھے نہ لیوین تو اپنے مکان سے علیحدہ نہو۔ یہان تک کہ تو بالکل نا امید نہ ہو جائے۔ کوئی بہی تجھے عمل پر نہ بلائے پس تو اپنے آپ کو توکل کے دریا مین ڈالدے۔ تو نے سبب و مسبب کو جمع کر لیا۔ اپنے معلم کی حضور مین نیک ادب کر۔ اور چاہئے کہ تیری خاموشی کلام کرنیسے زیادہ ہو۔ کیونکہ یہ تیری تعلیم حاصل کرنے اور اسکا دلی مقرب بننے کا سبب ہے۔ نیک ادب تجکو مقرب بنائیگا۔ اور برا ادب تجھے بعید کرے گا۔ تیرا ادب کسطرح نیک ہو۔ تو نے ادیبون کی مصاحبت (اختیار) نہین کی جب تو اپنے معلم پر راضی نہین اور اسپر نیک ظن نہین رکھتا تو کس طرح تعلیم حاصل کرے گا۔

اکانونین مجلس ۔ آپنے (خدا آپ سے راضی ہو) بیسوین ماہ شعبان ۵۴۵ھ ہجری کو فرمایا دنیا تمام حکمت اور عمل ہی۔ اور آخرت تمام قدرت۔ اسکی بنا حکمت پر ہی اور اسکی قدرت پر دار حکمت مین عمل کو ترک نہ کر۔ دار قدرت مین اسکی قدرت عاجز نہین ہے۔ دار حکمت مین اسکی

حکمت کی بموجب عمل کر (ف) اوسکی قدرت پر توکل نہ کر۔ قدر کو اپنی نفس کی لئی غدر نہ بنا کیونکہ وہ اس سے حجت پکڑ کر عمل کو ترک کر دیتا ہے۔ قدر کے ساتھہ عذر کرنا سست آدمیون کی حجت ہی قدر کے ساتھہ عذر کرنا۔ اور امر اور نواہی کے علاوہ مین ہے۔ اور آپ نے خدا آپسے راضی ہو کچھہ کلام کے بعد فرمایا۔ مومن۔ دنیا اور اوسکی چیزون پر مائل نہین ہوتا۔ اپنا مقسوم اس سے لی لیتا ہی اور دل کو اللہ عزوجل کی طرف کرتا ہے۔ وہان ٹھہرتا ہے حتی کہ دنیا کی سوزش (یعنی عشق) اس سے کنارہ کش ہوتی ہی۔ اور اسکے دل کو اندر آنے کی اجازت دی جاتی ہی۔ اسکی سر کی سفارت سکو قلب کی طرف اور قلب کو نفس مطمئنہ او مطیع اعضا کی طرف نکالتی ہی۔ وہ اسی حال مین ہوتا ہی کہ ناگاہ اسکا عیال اس سے غنی کیا جاتا ہی۔ اور اسکے اور انکے درمیان پردہ ڈالا جاتا ہی خلق کی شر ون سے اسکو کفایت ہوتی ہی۔ اور وہ انکی اسکے (یعنی خدا کے) لئی اطاعت کرتا ہی اور اسکے اور انکے دلون کے درمیان پردہ ہوتا ہی۔ وہ تنہا اپنی رب عزوجل کے ساتھہ رہتا ہی۔ گویا کہ اوسکی نزدیک مخلوقات بالکل پیدا نہین ہوئی۔ گویا کہ اسکے سوا رب عزوجل کی کوئی پیدائش نہین اسکا رب عزوجل موثر ہی۔ اور وہ متاثر۔ وہ اسکا مطلوب ہی۔ اور وہ طالب۔ وہ اس کا اصل ہی اور یہ فرع (شاخ) وہ اسکے غیر کو نہین پہچانتا اور نہ اسکے غیر کو دیکھتا ہے۔ اسکو خلق ہی سمیٹ لیتا ہی۔ پھر جب چاہے اسے انکے لئے زندہ کرتا ہے۔ اسکو انکے درمیان انکی مصلحتون اور ہدایت کے واسطے پیدا کرتا ہے اور وہ انکے ایذا پر حق عزوجل کی رضامندی کی لئی صبر کرتا ہی۔ اولیا کے دل اور سر پہرہ دار ہین۔ وہ حق عزوجل کے ساتھہ قایم ہین۔ نہ اسکے غیر کے ساتھہ اوسکے لئے عمل کرتے ہین۔ نہ اوسکے غیر کے لئے۔ ای منافق تجھے ان لوگون کی (اولیا کی) کوئی خبر نہین۔ نہ ایمان کی خبر ہے اور نہ اللہ عزوجل سے انس کرنے کی خبر۔ تہوڑی دیر کو تو صبر کریگا اور موت کے بعد شرمندہ ہوگا۔ تو نے زبان کی خوش بیانی پر دل کی جہالت کی ساتھہ قناعت کی ہی اور یہ تجہی مفید نہین۔ خوش بیانی دل کے لئے ہے نہ زبان کی لئے۔ اے دل کی مردہ اے اولیا سے غائب۔ اے کمبخت رات حق عزوجل سے اپنی وجود اور خلق کی ساتھہ پردہ کی گئے

اپنے نفس پر ہزار مرتبہ زاری کر۔ اور غیر پر ایک مرتبہ۔ آسے غدا مین گونگا تھا۔ تونے مجھی گویا کیا پس خلق کو میرے کلام سے نفع بخش اور انکی بہتری میرے ہاتھہ پر کامل کر نہین تو پہر مجھے گونگا بنا دے (ای قوم) مین تمہین موت احمر (سرخ موت) کی طرف بلاتا ہون۔ وہ کیا ہے۔ نفس اور ہوا۔ اور شیطان اور دنیا اور طبیعت کی مخالفت اور خلق سے باہر آنا۔ اور حق عزوجل کے غیر کو بالکل ترک کر دینا ان حالات کے حاصل کرنے مین کوشش کرو۔ اور نا امید نہ ہو تحقیق اللہ عزوجل فرماتا ہی کُلَّ یَوۡمٍ هُوَ فِیۡ شَاۡنٍ (وہ ہر روز اظہار حکمت مین ہی) اسکی قدر کے موافق اس سے سوال کرو۔ اسکو قدرت کی جہت سے سوال کرو۔ نہ حکمت کی جہت سے۔ اسکو علم کی جہت سے سوال کرو نہ اپنی علم کی جہت سی اس سے دلون اور اسرار کے ساتھہ مانگو۔ نہ زبانی قیل و قال سی۔ اس سی اپنی علم اور قدرت سے بڑہکر مانگو۔ تمام اشیا سے مفلس ہونیکی قدمون پر اوسکے حضور مین کہڑے ہو۔ اسے احسان نہ جتلاؤ۔ اسے مجبور نکرو۔ اسپر عاقل نہ بنو۔ اوسکی تدبیر کو جاہلانہ تدبیر سے رد نہ کرو جو شخص اپنے علم پر عمل نکرے وہ جاہل ہی۔ اگرچہ بڑا جید عالم ہو۔ علم بے عمل تجہکو خلقت کی طرف پہیرتا ہی اور عمل با علم حق عزوجل کی طرف چلاتا۔ اور دنیا مین زاہد بناتا ہے۔ باطن کا بصیر کرتا ہی ظاہر کی زینت سے روکتا۔ اور باطنی زینت کا الہام کرتا ہے۔ اسوقت حق عزوجل تیرا والی ہوتا ہی کیونکہ تو اسکے لئی صالح ہو گیا۔ اللہ عزوجل نے فرمایا وَهُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیۡنَ (اور وہ نیکوکارون کا والی ہے) انکے ظاہر و باطن کا والی ہوتا ہے۔ انکے ظاہر کو حکمت کے ہاتھہ سے اور باطن کو اپنی علم کے ہاتھہ سے تربیت دیتا ہی۔ وہ اسکے سوا کسیکا خوف نہین رکھتے۔ اور نہ امید رکھتے ہین اور اسکے سوا کسی اور سے نہین لیتے اور دیتے نہین مگر اسی کی (راہ) مین اسکے غیر سے وحشت پاتے ہین۔ اسی سے انس حاصل کرتے ہین اور اسیکی طرف مائل رہتے ہین۔ یہ زمانہ آخری ہی۔ اس مین تغیر و تبدل بہت ہو گیا۔ فترت (اصل لغت مین وہ زمانہ جو دو پیغمبرون یا دو بادشاہون کے بیچ مین بلا پیغمبر اور بلا بادشاہ گذری اور اسجگہہ مراد ہے ضعف دین) کا زمانہ ہے۔ نفاق اور منافقون کا زمانہ آی منافق بندہ دنیا اور خلق کا بندہ ہے۔ انکو دکہاتا ہے اور انکے لئی عمل کرتا ہی اور حق عزوجل

دیکھنے کو فراموش کرتا ہی ظاہر یہ کرتا ہے کہ تو آخرت کے لئے عمل کرتا ہی حالانکہ تیرا تمام عمل اور ارادہ دنیا کے لئے ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہی۔ آپنے فرمایا اِذَا اَتیٰ العَبْدُ بِعَمَلِ الْاٰخِرَةِ وَهُوَ لَا يُرِيْدُهَا وَلَا يَطْلُبُهَا لُعِنَ فِي السَّمٰوٰتِ بِاسْمِهٖ وَنَسَبِهٖ (جب بندہ آخرت کا عمل ظاہر کرتا ہے حالانکہ وہ نہ اسے چاہتا اور نہ اسکو طلب کرتا ہی۔ تو آسمانون پر اوسکا نام اور نسب پکار کر لعنت کیا جاتا ہے) اے منافقین مین تم کو حکم اور علم کے طریقہ سی پہچانتا ہون لیکن اللہ عز و جل کے پردے سے تم پر پردہ ڈالتا ہون (تجھپر افسوس) تجھے شرم نہین آتی۔ تیرے ہاتھہ پاؤن وغیرہ اعضا گناہون اور ظاہری نجاستون سے پاک نہین ہوئی اور باطن کی طہارت (پاکی) کا دعوی کرتا ہے۔ دل اچھی طرح پاک نہین ہوا۔ پس سر کس طرح پاک ہوگا۔ تونے مخلوق کیساتھہ ادب نہین کیا اور خالق کے ساتھہ ادب کا دعوی کرتا ہے۔ علم تجھہ سے راضی نہین ہوا اور نہ تونے اس سے ادب برتا۔ اور نہ اسکے حکمون کی تعمیل کی اور مسند پر بیٹھا اور صدر نشین ہوتا ہی کوئی کلام نہین جبتک کہ تو توحید مین کامل اور حق عز و جل کے حضور مین ثابت قدم نہ ہو اور وجود کی انڈی سی نکلے اور لطف کی گود مین نہ بیٹھے۔ اور اسکے انس کے بازو کے نیچے اخلاص کا دانہ اور مشاہدہ کا پانی نہ پئے پہر اسی حال پر رہی یہانتک کہ تو مرغا بنجائے۔ پس اوسوقت تو مرغیون کا داروغہ اور اپنے دانے ایثار کرنے والا۔ اور شب و روز مین بانگ دینے والا۔ لوگون کو جگانیوالا ہو جائیگا۔ انکو اپنے رب عز و جل کی عبادت کے لئے جگائے گا۔ ای جاہل اپنے ہاتھہ سے دفتر پھینک اور آ۔ میرے حضور مین مودب ہو کر بیٹھہ علم مردون کی زبان سے لیا جاتا ہے نہ دفترون سے حال سے لیا جاتا ہی متعال سی۔ اینسے لیا جاتا ہے جو اپنے وجود اور غفلت سے فانی۔ اور حق عز و جل کے ساتھہ باقی ہین کمال اپنے اور خلق سی فنا ہونے اور اللہ عز و جل کے ساتھہ ہونے مین ہی۔ اسکے غیر سے فنا ہو پہر اوسکے ساتھہ اور اسکے لئے زندہ ہو۔ حق عز و جل کی خادمون کی صحبت اختیار کر جو اوسکے دروازے سے نہین ہٹتے۔ انکا شغل اسکے امر کی اطاعت اور اوسکی نہی سی باز رہنا اور اوسکی قدر کی موافقت کرنا ہی۔ وہ اسیطرح گردش کرتے ہین جیسا کہ ان مین اسکا ارادہ اور فعل اور گردش

کرتا ہی وہ اپنی اور اپنے غیر کی بابت اس سے جھگڑتے نہین کم وزیادہ بلندی و پستی مین اسپر اعتراض
نہین کرتے - حق عزوجل کی خدمت سے پھر کر اپنے نفس کی خدمت اور اسکی
غرضون کو حاصل کرنے کی حرص مین مشغول نہ ہو - اللہ عزوجل کے دوست خلق سے بہ تکلف طلب کرتے
ہین حالانکہ انہین کوئی ضرورت نہین لیکن خلقت پر رحم کرکے وے انہین اس امر کا الہام کرتے ہین
وہ اسلئے اپنی لئے نہین - انکا نفس مطمئن ہی - دنیا مین انکا کوئی ارادہ اور خواہش نہین - تو
گمان کرتا ہے کہ انکا نفس تیرے جاہل نفس کی طرح ہے جس نے تجھ کو اپنی خدمت مین لگایا ہی
اور تجھ سے اپنے ارادے اور خواہش کے بموجب کام لیتا ہی - اگر تجھے عقل ہوتی تو البتہ تو اوسکی
خدمت کو چھوڑکر اسکے رب عزوجل کی خدمت مین مشغول ہوتا - وہ تیرا دشمن ہی - تیرے لئے
بہتر یہہ ہے کہ اسکے جواب مین خاموش رہنے اور اسکی کلام کو دیوار پر مارین اس سے اسطرح سن
جیساکہ تو دیوانے گم شدہ عقل سے سنتا ہی - اسکی بات اور اسکی شہوتون اور لذتون اور بیہودہ
گوئیون کی طرف توجہ نکر - اس سے مان لینے مین تیری اور اسکی ہلاکت ہی اور اسکی مخالفت مین تیری
اور اوسکی بہتری - نفس جب اللہ عزوجل کا مطیع ہو - تو ہر ایک جگہہ سے اوسکو فراخ رزق
ملتا ہی - اور جب نافرمانی اور غرور کرے تو اس سے ذریعے کٹ جاتے - اور اوسپر اذیتین
مسلط ہوجاتی ہین - پس وہ ہلاک ہوا اور دنیا و آخرت کا خسارہ پایا - مطیع اور قانع نفس کا مالک
جہان جاتا مخدوم ہی - اپنی مقسوم کو رضامندی سے حاصل کرتا ہی - اس فرض کو جو اسپر (واجب) ہے
بلاتکلیف خوشدلی سے ادا کرتا ہے - اللہ عزوجل کے غیر سے فارغ دل ہی - دنیا اور اوسکی زیادتی
کے حاصل کرنیکی تکلیف سے اپنے اعضا کو ٹہیراتا ہے - اے نعمتون کو حاصل کرنے والے نعمتون کا
شکریہ ادا کر - نہین تو تیرے ہاتھ سے چھینی جائین گی نعمتون کے بازو کو شکر سے کتر ڈال نہین تو
تیرے پاس سے اڑ جائین گی - وہ جو اپنے رب عزوجل سے غافل ہی مردہ ہی اگرچہ دنیا مین زیادہ
اسکو اسکی حیاتی کیا فائدہ بخشتی ہی جبکہ وہ اسکو شہوتون اور لذتون اور فضولیات کے حاصل
کرنے مین صرف کرتا ہی - پس وہ باطنی مردہ ہے نہ ظاہری سلے خدا ہمین اپنے ساتھہ زندہ کرا

اپنے غیر سے مردہ بنا۔ اے عمر مین لوٹے سے طبیعت مین اڑکے کب تک تو اپنی طبیعت کے میلان کی طرف دوڑے گا۔ دنیا کی بدخوئی کو ترک کر۔ تو نے اسکو اپنا مقصود مقرر کیا ہے۔ کیا تو نہین جانتا کہ تیرا مقصود وہ ہی جو تجھے رنج مین ڈالے اور تو اسکا بندہ ہی جسکے ہاتھہ مین تیری مہار۔ اگر تیری مہار دنیا کے ہاتھہ مین ہی۔ پس تو اسکا بندہ ہی۔ اور آخرت کے ہاتھہ مین ہی پس تو اسکا بندہ۔ اور اگر حق عزوجل کے ہاتھہ مین ہی پس تو اسکا بندہ۔ اور اگر تیرے نفس کے ہاتھہ مین ہی۔ پس تو اپنی نفس کا بندہ اور اگر ہوا کے ہاتھہ مین ہے۔ پس تو اپنی ہوا کا بندہ۔ اور اگر خلق کے ہاتھہ مین ہی۔ پس تو خلق کا بندہ تو دیکھہ کہ کسکو اپنی مہار سپرد کرتا ہی۔ تم مین سے اکثر اور اغلب وہ ہین جو دنیا کا ارادہ کرتے ہین اور کم ہین جو آخرت کا ارادہ کرتے ہین۔ اور نادر ہین جو دنیا اور آخرت کے مالک کی ذات کا ارادہ رکھتے ہین۔ نیک ادب کے ساتھہ انکی جمعیت (اختیار) کر اور ان سے معارضہ اور منازعہ اور مناقصہ نہ کر نہین تو تو ناقص ہو جائیگا۔ انکی بے ادبی نہ کر۔ ہلاک ہو جائے گا عقلمند بنو۔ تم اپنے اعمال سے حق عزوجل کے ساتھہ عداوت کرتے ہو (وہ اعمال) اسکے نزدیک مچہر کے پر جتنا قدر نہین رکھتے تم جبکہ تم خلوتون اور تمام حالات مین خالص اسیکے لئے کرو۔ وہ خزانہ جسکو فنا نہین صدق اور اخلاص اور اللہ عزوجل سے ڈرنا اور اسی سے امید رکھنا۔ اور تمام حالات مین اوسکی طرف رجوع لانا ہے۔ ایمانکو لازم پکڑ۔ وہ تجھے اپنے ملادیگا۔ جب تو انمین سے کسی ایک کو دیکھے تو اوسکی تواضع کر اور اپنا مال اوسکی سپرد کر۔ اور اس سے جھگڑا نہ کر۔ خاموش رہ۔ اور بی ادبی سی اسکو ایذا نہ پہونچا اوس چیز سے جسکو تو نہین جانتا خاموشی علم ہی۔ اور اس چیز مین جو تجھکو معلوم نہین تسلیم اسلام ہی اے یقین کے کمزور۔ تیرے پاس نہ دنیا ہے نہ آخرت۔ اور باعث یہہ ہی کہ تو حق عزوجل کی بے ادبی کرتا اور اوسکے دوستون اور اوسکے نبیون کے خلیفون کو تہمت لگاتا ہی جنہین حق عزوجل نے انکا قایم مقام بنایا انپر وہ لادا جو نبیون اور صدیقون پر لادا تہا انکو انکے عمل اور معلوم سپرد کئے انکو انکے نفسون اور ہواؤن سے فنا کیا۔ اور اپنے پاس زندہ کیا اور اپنی حضور مین کہڑا کیا انکے دلون کو اپنی غیر سے پاک بنایا۔ دنیا اور آخرت اور خلق کو انکے ہاتھہ مین دیا۔ انکو اپنی قدرت دکہائی اور اپنے

علم اور حکمت کی تعلیم دی کلمۂ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ (نہین طاقت (بدی
کو چھوڑنے کی) اور نہ قوت (نیکی کرنے کی) مگر اللہ بلند بزرگ کی مدد سے) نے ثابت کردیا کہ انکی قوت
اسکے ساتھہ ہی ہے انہون نے اس کلمہ کو صدق سے پڑھا ۔ اور اپنی طاقت اور قوت اور خلق کی قوت کو فنا کیا اور حق
عزوجل کی قوت سے تمسک کیا حضرت معاذ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ اے خدا اگر تو مجھہ سے میرے ارادہ
کے موافق (معاملہ) نکرے پس مجھی اپنے ارادہ پر صبر عطا کر اے غلام ۔ قضاء پر راضی رہنا دنیا
(قضا) کے مقابلہ کے ساتھہ لینے سے اچھا ہے ۔ اسکی (یعنی رضا بقضاء کی) لذت صدیقون کے دلون مین
شہوات اور لذات کے حاصل کرنیسے شیرین تر ہی ۔ یہ انکے نزدیک دنیا اور اسکے مال و اسباب سے زیادہ
شیرین ہی ۔ کیونکہ وہ فی الجملہ عیش کو تمام حالات مین علی اختلاف المراتب لذیذ بناتی ہی لوگون
کو علم اور اخلاص کی زبان سے وعظ کر ۔ نہ علم بے عمل کی زبان سے ۔ اسلیے کہ یہ تجھے بالکل مفید نہوگا
اور نہ ان لوگونکو فائدہ بخشے گا جنکو تو وعظ کرتا ہی ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہی آپنے فرمایا
یَهْتِفُ الْعِلْمُ بِالْعَمَلِ فَاِنْ اَجَابَهٗ وَاِلَّا ارْتَحَلَ عَنْهُ (علم عمل کو آواز دیتا ہی ۔ اگر وہ جواب
دے (تو رہتا ہی ورنہ اس سے کوچ کرجاتا ہے) اسکی برکت کوچ کرجاتی ہے اور مجھہ اور اسکی حجت قائم
رہتی ہی ۔ تو عالم اپنے علم پر شیفتہ ہوجاتا ہے ۔ تیرے پاس اسکا رخت رہتا ہی اور اسکا بہا چلا جاتا ہے
اللہ عزوجل ہی سوال کر کہ وہ تجھے اپنے حضور مین عزت اور درجہ نصیب کرے ۔ جب یہ تیرے نصیب مین
کردی تو اس ہی اسکے پوشیدہ رکھنے کا سوال کر اور یہ کہ تو اس مین سے ایک ذرہ بہی ظاہر نکرے جب
اپنے حق عزوجل کے درمیانی بھید کو ظاہر کرے تو یہ تیری ہلاکت کا باعث ہی احوال اور اعمال پر غرور
کرنیسے بچارہ وہ اپنے صاحب کو اللہ عزوجل کی نظر مین گمراہ مغضوب بنادیتا ہی خلق کو وعظ
سنانے اور انکی قبولیت کو محبت کرنیسے بچارہ ۔ یہ تجھکو مضر ہے ۔ مفید نہین ۔ کوئی کلمہ نہ نکال جسسے
تجھے اسپر پشیمانی نہ کرے ۔ اور تیرے دل پر حق عزوجل کی طرف سے یقینی امر نہو لوگون کو
اپنی گہر کی طرف کس طرح بلاتا ہے حالانکہ تو نے انکے لیے کہانا تیار نہین کیا ۔ یہ امر بنیاد کا محتاج ہی
پہر اسکے بعد عمارت ہوتی ہی اپنے دل کی زمین کو کہود تاکہ اس مین سے حکمت کا پانی پہوٹ نکلے

اخلاص اور مجاہدون اور نیک عملون کے ساتھہ عمارت شروع کر تاکہ تیرا محل اونچا ہو جائے
پھر اسکے بعد لوگون کو اپنی طرف دعوت کر ۔ اے خدا ہمارے عملون کے جسمون کو اخلاص کی روح
سے زندہ کر ۔ تجھے خلقت سے گوشہ نشینی کیا فائدہ دیگی ۔ جب خلقت تیرے دلمین ہی تجھہ نہین اور نہ
تیری اور نہ تیری خلوت کی کوئی قدر ہے جب تو خلوت مین بیٹھے اہل خلق تیرے دلمین ہیں تو اللہ
عزوجل کے انس کو بغیر تنہا بیٹھا ہوا ہی اور ہوا اور شیطان تیرے ہم مجلس ہین جب تیرا دل اللہ عزوجل
کے ساتھہ انس پکڑنے والا ہو تو خلقت سے خالی ہی ۔ اگرچہ تو اہل امد بخنے کے درمیان کیون نہو
انس تیرے دلمین جگہہ لیلے تو تیرے وجود کی دیوارین گر جاتی اور تیری بصیرت کی آنکھین بینا ہو جاتی
ہین تو انسے اسکے فضل اور فعل کو دیکھتا ہے اور اسپر راضی رہتا ہی نہ اسکی غیر پر جو شخص شرعی
طور پر کسی حالت مین ہو اور اس سے اعلیٰ اور ادنیٰ اور اسکے زوال اور بقا کی تمنا نہ کرے
تو تحقیق اسکے لئے رضا اور موافقت اور عبودیت کی شرط حاصل ہی ۔ تجھپر افسوس جھوٹہہ بک
رضا کا دعوی کرتا ہے اور تجھے مکان اور ایک لقمہ اور ایک کلما ور عزت مین فرق آتا
تغیر دیتا ہی جھوٹہہ نہ بک ۔ مین تیرے جھوٹ کو نہین سنتا اور نہ اسپر عمل کرتا اور نہ اسے تیری
تصدیق کرتا ہون خلقت مین سے بعض فرد ہین جنکے دلون پر وحی کی جاتی ہی اور خاص کلمات
القا کئے جاتے ہین ۔ وہ خیر کو پہچانتے ہین ۔ اور اسپر کھڑے ہوتے ہین ۔ یہ کیون نہو وہ رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ کے اقوال وافعال مین تابعدار ہین اور آنحضرت پر ظاہر طور سے وحی کی
جاتی تھی اور ان کے دلون پر باطنی طور سے ۔ کیونکہ یہ آپ کے وارث اور تمام احکام مین
تابعدار ہین ۔ اگر تو چاہتا ہے کہ یہ متابعت صحیح طور سے تجھکو حاصل ہو جائے تو موت کا ذکر زیادہ کر
تحقیق اسکا ذکر تجھے نفس اور ہوا اور شیطان اور دنیا سے کنارہ کشی پر مدد دیگا ۔ جو شخص
موت سے نصیحت نہ پکڑے اسی وعظ سے کچھہ فائدہ نہین ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کفیٰ
بالْمَوْتِ وَاعِظًا (موت کافی واعظ ہے) تیرا مقسوم تجھکو ملجائے گا خواہی تو اس مین راغب
یا نہ ہو اگر حالت ثانیہ مین ملے تو معذور ہے اور اگر حالت اولیٰ مین تو تو معذور نہین منافق

خلق کے روبرو اللہ عزوجل سے حیا کرتا ہے اور خلوت کے وقت بیحیائی (کرتا ہے) (تجھپر افسوس) اگر تیرا ایمان
اور یقین درست ہوتا کہ وہ تجھے دیکھتا اور تیرے قریب اور تجھپر محافظ ہے تو البتہ تو اس سے شرماتا
مین تمکو سچ کہتا ہون نہ تم سے ڈرتا ہون اور نہ امید رکھتا ہون۔ تم اور تمام باشندگان زمین
میرے نزدیک مچھر اور چیونٹی کے برابر ہو۔ کیونکہ مین ضرر و نفع اللہ عزوجل کی طرف سے دیکھتا
ہون نہ تم سے۔ آقا اور غلام میرے نزدیک مساوی ہین! اپنے نفسون اور غیر پر شرع کے
بموجب انکار کرو۔ نہ ہوا اور نفس اور طبع کے بموجب جس چیز سے شرع خاموش ہے اس مین
اسکی موافقت کرو۔ اور جس چیز پر ناطق ہے اس مین اسکی موافقت کرو۔ (اے غلام)
غیر پر نفس اور ہوا سے انکار نہ کر بلکہ اپنے ایمان سے۔ ایمان منکر (انکار کرنیوالا) ہی اور یقین
مزیل (زایل کرنے والا) اور رب عزوجل مددگار ہے جو تیری مدد کرتا۔ اور تجھہ سے فخر کرتا ہے
اللہ عزوجل نے فرمایا اِن یَنصُرکُمُ اللّٰہُ فَلَا غَالِبَ لَکُم (اگر اللہ تمہاری مدد کرے تو
تم پر کوئی غالب نہین ہوگا) اِن تَنصُرُوا اللّٰہَ یَنصُرکُم وَیُثَبِّت اَقدَامَکُم (اگر تم
اللہ کی مدد کروگے وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہاری قدم ثابت رکھی گا۔ اگر تونے کسی منکر کا
اللہ عزوجل کی غیرت کے باعث انکار کیا۔ وہ تیری اسکے دور کرنے پر مدد کریگا اور تجھی اسکے کرنے
والون پر فتح دیگا۔ اور انکو تیرے آگے ذلیل کرے گا۔ اور جب تونے نفس اور ہوا اور شیطان اور
طبع سے انکار کیا وہ تجھے بے مدد چھوڑے گا اور اسکے کرنے والون پر تجھے مدد نہ دیگا اور
تو اسکے دور کرنے پر قدرت نہ پائے گا۔ ایمان انکار کرنے والا ہے جس امر منکر کا انکار
ایمان سے نہ ہو وہ منکر نہین۔ اگر تو چاہتا ہے کہ لا (نہین) سے انکار کرنا اللہ عزوجل کے لیے
ہو نہ خلق کے لئے۔ دین کے لئے ہو نہ نفس کے لئے۔ اسکے لئے ہو نہ تیرے اپنے لئے تو ہوس
ترک کر اور عمل مین اخلاص کر۔ موت تیری گہات مین ہے تجھے اسکے پل پر سے ضروری عبور کرنا ہے
یہ حرص جس نے تجھے خوار کیا ہی چھوڑ دی۔ جو تیرا مقسوم ہی وہ تجھی ضرور ملجائے گا جو اور حصہ
غیر کا ہی تجھے کبھی نہین ملے گا۔ پس اللہ عزوجل مین مشغول ہو اور اپنے اور غیر کے مقسوم کو

طلب کرنا چھوڑ دی اللہ عزوجل نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا۔ وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيهِ (اور مت لنبا کر تو اپنی آنکھوں کو ان چیزون کی طرف جنسے ہم نے امنین سے کئی ایک کو نفع دیا۔ حیات دنیا کی زینت کا تو کہ ہم اونکو اوسمین آزمائین جن لوگون نے اللہ عزوجل کو پہچانا انکے لیے خلق کے ساتھہ کلام کرنا اور انکے پاس بیٹھنا۔ سب چیزون سے زیادہ سخت ہی ایسے والے ہزار عارف مین سے ایک ہوتا ہے جو ان مین کلام کرتا ہے مگر وہ انبیاے علیہم السلام کی قوت کا محتاج ہے۔ اور کیون محتاج نہ ہو وہ خلقت کی مختلف جنسون مین بیٹھنا چاہتا ہی عقلمندون مین بھی اور جاہلون مین بھی منافق کے ہمراہ بھی۔ وہ بڑی سخت تکلیف مین ہی۔ مکروہات پر صبر کرنیوالا۔ اور باوصف اسکے وہ اپنے حال مین محفوظ ہے اسپر مدد دیا گیا ہی اسلئے کہ وہ خلقت کو وعظ کرنے مین حق عزوجل کے امر کا تابعدار ہی۔ اپنی نفس ارادہ اور اختیار اور ارادے سے نہین بولتا۔ کلام کرنے پر مجبور کیا گیا ہے۔ پس یقیناً اس مین حفاظت کیا جاتا ہی۔ اگر تو اللہ عزوجل کی معرفت حاصل کرنیکا ارادہ رکھتا ہی تو خلقت کی قدر کو ضرور نفع مین اپنی دل سے دور کر۔ تو اسکو نہین پہچانیگا مگر اسیطرح سے (تجھپر افسوس) دنیا (درہم و دینار) کا ہاتھہ مین لینا جائز ہے۔ جیب مین ڈالنا جائز ہی۔ نیک نیت کے ساتھہ کسی ضرورت کیلئے اسکا جمع کرنا جائز ہی لیکن اسکا دل مین رکھنا جائز نہین۔ اسکا دروازے پر کھڑا رہنا جائز ہے لیکن دروازے کے اندر داخل ہونا جائز نہین کبھی نہین۔ اور نہ اسوقت تیری کوئی عزت ہی۔ یہ بندہ جب اپنے وجود اور خلقت سے فنا ہوتا ہے ایسا ہوجاتا ہے گویا کہ وہ گمنام ناپدید ہی۔ آفات کے آتے وقت اسکا باطن تغیر نہین پاتا۔ اللہ عزوجل کا امر جب آتا ہی تو تو ظاہر ہوجاتا ہی اور اسکی تعمیل کرتا ہے۔ اسیطرح نہی آنے کے وقت ظاہر ہوتا اور اس سے باز رہتا ہے کسی شئے کی تمنا نہین کرتا اور کسی شئے پر حرص نہین کرتا۔ تکوین کو اپنے دل کی طرف رد کرتا ہی۔ اعیان کا بدلانا اسکے سپرد کرتا ہی۔ تمہاری اور انکے درمیان بڑا فرق ہے

اے علم اور عمل مین خیانت کرنے والو۔ اے اللہ اور اوسکے رسول کے دشمنو! اے اللہ عزوجل کے بندون سے (محبت کو) قطع کرنے والو۔ تم ظاہری علم اور ظاہری نفاق مین ہو یہ نفاق کب تک ہی۔ اے عالمو! اے زاہدو کب تک تم بادشاہون اور سلاطین کے لئی نفاق کروگے تا کہ تم دنیا کا مال اور شہوتین اور لذتین اونسے لو۔ تم اور اکثر بادشاہ اس زمانہ مین ظالم ہو۔ اللہ عزوجل کے بندون کے مال مین خیانت کرتے ہو۔ اے خدا منافقون کے شوکت کو توڑ اور انکو خوار کر یا انکی طرف رجوع لا۔ اور ظالمون کی بیخ کنی کر۔ اور زمین کو انسے پاک کر یا انکی اصلاح کر آمین قبول فرما اور آپنے (خدا آپسے راضی ہو) فرمایا۔ اے بادشاہو! اے غلامو! اے ظالمو! اے عادلو! اے منافقو! اے مخلصو! دنیا کی نہایت ہی اور آخرت کی کوئی نہایت نہین۔ حق عزوجل کے غیر سے اپنی مجاہدہ اور زہد کے ساتھ جدا ہو۔ اپنے دل کو رب عزوجل کے غیر سے صاف کر۔ ڈرتا رہ تا کہ کوئی چیز تجھکو مولی عزوجل سے نہ شکار کرے نہ روکے۔ نہ پھیرلے۔ اور جب تیرا مقسوم آئے اسکو امر کے ہاتھ اور موافقت کے ہاتھ سے تناول کر۔ اس مین زہد کرنیکے قدمون پر نہ اختیار کی ہاتھ اور اسکی محبت سے جب زہد کو دوام ہو تو بدن مین اثر کرتا ہے۔ پھر دل مین رنج پیدا کرنے اور بدن کو لاغر کرنے اثر کرتا ہی۔ پس جب یہ غم اور لاغری کامل ہو جائے تو حق عزوجل کی طرف سے اس کے ساتھ خوش ہونے اور اسکی معرفت کے کشائش آتی ہے۔ اور رنج و غم دور ہو جاتا ہے مومن دل کیساتھ خلق اور اہل اور مال اور اولاد سے جدا ہوتا ہے (ظاہرا) انمین مشغول رہتا ہے اور اسکا دل بادشاہ کے قاصد کے آنے کا منتظر ہوتا ہے۔ شہر کے دروازے تک پہونچا اور اپنی اہل کو اپنے درمیان بیٹھے ہوئے وداع کر دیا۔ مومن ہمیشہ وداع کرنیوالا ہے۔ وہ خلق کو درمیان سے اور انکو وداع کر دیا۔ ایک ذرہ خلق کے ساتھ ہے اور اسکا پیوند خالق کے ساتھ۔ جب توحید دل مین متمکن ہو جائے تو ظاہری اعمال درست ہو جاتے ہین اس لئے کہ اسوقت ظاہر و باطن۔ دولت مندی اور فقیر خلق کا اقبال اور ادبار انکی مذمت اور تعریف مساوی ہوتی ہین۔ تو کسطرح ان کو نہ نکالے حالانکہ تیرا مضغہ (گوشت کا ٹکڑا مراد دل) باوجود فراخی کے انسے تنگ ہے اور اللہ عزوجل

اور اسکے ذکر اور شوق سے پر ہے۔ پس اسوقت هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ (اس جگہ اللہ سچے کی حکومت ہے) تو سچا محب۔ اُستاد عالم مضبوط حکیم مقرب قریب ہوکر اور خلق سے بے نیاز یعنی بس کرنیوالا ہو جاتا ہے ای جاہل تو اپنی جہالت سے جانتا ہے کہ تو نے پڑھنے سے فراغت پائی اور تعلیم مین مشغول ہے۔ تکلیف نہ اٹھا تجھ سے کچھہ نہین ہوگا اور تیرے ہاتھون پر کوئی نجات نہ پائیگا۔ کیونکہ جو شخص اپنے نفس کا اچھی طرح معلم نہین ہو سکتا۔ دوسرے کا کس طرح ہوگا۔

(اے قوم) اللہ عزوجل کو جو بڑا بزرگ ہے عاجز نہ بناؤ ورنہ تم کافرون سے ملجاؤگے۔ اسکے حکم کے بموجب عمل کرو تاکہ یہ عمل تمکو علم تک پہونچادے۔ جب تمہارا عمل مکمل ہو جائیگا تم قدرت کو دیکھوگے اسوقت تک تکوین تمہارے دلون اور اسرار کے ہاتھہ مین دی جائے گی جب تیرے اور اللہ عزوجل کے درمیان از رُوئے دل پردہ نہ رہے۔ تو وہ تجھے تکوین پر قادر کرے گا۔ اور اپنے سر کے خزانون پر واقف بنائے گا۔ اور اپنے فضل کے طعام سے تجھے کہلائیگا۔ اور تجھے اُنس کی شراب پلائیگا اور اپنے قرب کے دسترخوان پر بٹہلائے گا۔ اور یہہ سب قرآن و حدیث پڑھنے کا ثمرہ ہے۔ ان دونون پر عمل کر۔ اور ان سے باہر نہ نکل حتی کہ اس علم کا مالک یعنی اللہ عزوجل تیرے پاس آئے۔ اور تجھے اپنی ساتھہ کرلے جب حکم کا معلم تیرے لئے شہادت دیگا کہ تو اسکی کتاب مین ماہر ہے۔ تو تجھے علم کی کتاب کی طرف نقل کرے گا۔ اور جب تو اس مین مہارت پیدا کرلیگا تو تیرا دل اور باطن قائم کئے جاوینگے۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکے ہمراہ ہونگے انکا ہاتھہ پکڑے ہوئے انکو بادشاہ کے پاس لیجائینگے اور کہین گے هَا اَنْتُمَا وَرَبُّكُمَا (یہہ لو تم ہو اور تمہارا رب)۔

باونوین مجلس

آپنے (خدا آپ سے راضی ہو) جمعہ کے دن تیرہوین ماہ رمضان ۵۴۵ھ کو مدرسہ مین فرمایا۔ (اے قوم) اللہ عزوجل کی طرف بھاگو۔ خلق اور دنیا اور غیر خدا سے بالکل اسی طرف بھاگو۔ دلون کے ساتھہ اوسکی طرف نقل کرو۔ کیا تم نے اللہ عزوجل کے کلام کو نہین سنا اَلَا اِلَى اللّٰهِ تَصِيرُ الْاُمُورُ (خبردار اللہ کی طرف تمام کامونکی بازگشت ہے)

(اے غلام) خلق کی طرف بقا کی آنکھہ سے نہ دیکھہ بلکہ فنا کی آنکھہ سے۔ انکی طرف ضرر و نفع کی

آنکھ سے نہ دیکھ بلکہ عجز اور ذلت کی آنکھ سے۔ حق عزوجل کو واحد مان اور اسپر توکل کر اور جس چیز سے وہ فارغ ہو چکا اس مین بیہودہ گوئی نہ کر۔ دنیا اور جو کچھ کہ اس مین ظاہر ہوا اس سے وہ فراغت پاچکا اور خلق اور انکی تمام نعمتون سے وہ فارغ ہو چکا۔ مومن کا دل ان سے فارغ ہی خاص کر جبکہ اسباب سے مجرد ہو وہ اپنی حال مین زیادہ پختہ ہی۔ اور اگر اسباب و عیال سے ان گھیرین تو وہ اسپر مدد دیا جاتا اور انکا رنج برداشت کرنیکی قوت عطا کیا جاتا ہے۔ تمام حالات مین اسکا دل رب عزوجل کے غیر سے فارغ ہے۔ غیبت مین اس سے دور اور زوال پذیر نہین ہوا اس تغیر اور تبدل کو نہین چاہتا۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ جو مقدر ہی وہ بدلتا نہین اور مقسوم سے فراغت ہو چکی اس مین زیادتی اور کمی نہین ہوسکتی۔ پس وہ زیادتی اور کمی کو طلب نہین کرتا۔ اور نہ مقسوم مین دیر اور سرعت کا خواستگار ہوتا ہی اسلئے کہ اسکو تحقیق ہو چکا کہ اسکا وقت معین اور خاص ہی۔ پس یہ اور اس جیسے خلقت کے عقلمند ہین اور زیادتی اور کمی اور جلدی اور دیر کو طلب کرنیوالے دیوانے ہین۔ جو شخص اللہ عزوجل سے راضی ہوا وہ اسے اسکے اور اسکے غیر کے حالات مین اپنا موافق بناتا اور اس سے محبت کرتا اور اسکو اپنی معرفت عطا کرتا ہی اور اسکی تمام عمر مین اسکی مراد کی راہ پر اس سے ہمراہی کرتا ہے۔ اسے کھڑا کرتا۔ پھر مقرب بناتا ہی اور کبھی حیرت اور تھکان کے وقت اسے فرماتا ہی۔ اَنَا رَبُّكَ (مین تیرا رب ہون) جس طرح کہ حضرت موسی علیہ السلام کو فرمایا۔ اَنَا رَبُّكَ (مین تیرا رب ہون) حضرت موسی علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام (ہماری نبی اور اسپر درود اور سلام ہو) سے ظاہر اکہا۔ اور اس عارف کے دل مین باطنی طور سے کہتا ہی۔ اسکو اپنی رحمت اور عنایت اور نبی علیہ الصلوٰہ والسلام کی عزت سے معزز کرتا ہی۔ انبیاء علیہم السلام کے معجزے ظاہر ہین۔ اور اولیاء کی کرامتین باطنی وہ انبیا کے وارث ہین۔ اللہ کے دین کو قایم کرتے اور انس و جن کے شیطانون سے حفاظت مین رکھتے ہین۔ تو اللہ عزوجل اور اسکے رسولون اور اولیاء سے ناواقف ہی۔ اے منافق تجھے اولیاء کے حالات کیا معلوم ہین۔ تو قرآن پڑھتا ہی۔ اور نہین جانتا کیا پڑھتا ہی عمل کرتا ہی اور نہین

معلوم کہ کیا کرتا ہے۔ یہ دنیا ہے بے آخرت۔ پھر اسکے بعد تو اپنے پر پیش کیا جائے گا عقلمند ہو اور
ادب حاصل کر۔ اور توبہ کر اور خاموش رہ تجھے اللہ عزوجل کی خبر نہین اور نہ اسکے رسولون
اور اولیاء کی خبر۔ اور نہ تجھے مجھ مین اور خلق مین اسکی علم کی کوئی خبر ہے۔ توبہ اور خاموشی کو لازم کر
اور موت مین فکر کر۔ اور قبر کی طرف نقل کرنے مین غور کر تاکہ تو علم پڑھے۔ اللہ عزوجل کے لیے خالص عمل کر
تاکہ وہ تجھے نور بخشے جس سے تو دنیا اور آخرت مین نورانی ہو جائے جو مین کہتا ہون اسکو لازم کر
اس مین سعی کرو۔ اور مقدر کو حجت بنانا چھوڑ دو۔ وہ ہوس اور کمینگی اور کاہلون کی حجت ہے
پر جو کچھ ہے وہ مقدر ہے۔ ہمین مستعد ہونا اور کوشش کرنی اور عمل کرنا چاہیے۔ اور یہ کہ نہ کہین اسنے کہا
اور ہم نے کہا اور کیون اور کس طرح۔ اللہ عزوجل کے علم مین دخل نہ دین ہم سعی کرین اور وہ کرے
جو چاہتا ہے اللہ عزوجل نے فرمایا لَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَھُمْ یُسْئَلُوْنَ (وہ جو کرتا ہے اسکی
بابت پوچھا نہین جاتا اور وے پوچھے جاینگے) جب تیرا امر منتہی ہوا اور حق عزوجل تیرے دل کو
اپنا مقرب بنالے۔ اور تیرے لیے یہ کامل ہو جائے۔ وہ تجھے دنیا مین زاہد بنائے گا اور آخرت
مین راغب کرے گا۔ تو اپنا نام رب عزوجل کے قرب کے دروازہ پر لکھا ہوا پائیگا۔ فلانا۔ فلانے کا
بیٹا۔ اللہ عزوجل کا آزاد کردہ۔ یہ وہ ہے جو تبدل اور تغیر نہین پاتا اور کم اور زیادہ نہین ہوتا اسوقت
تو اللہ عزوجل کا شکر ادا کرنے اور اسکے حضور مین نیکیان اور عبادات کرنے مین بڑھیگا اور ساتھ
ہی دل سے خوف کو ترک نہ کر اور اسکی قدرت کو عاجز نہ ٹھیرا اور اللہ عزوجل کا قول یمحوا اللہ
ما یشاء و یثبت وعندہٗ اُمُّ الکتاب (اللہ محو کرتا ہے اور جو ثابت رکھتا ہے اور اسکی پاس
ام الکتاب یعنی لوح محفوظ ہے) اور اسکا قول لَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَھُمْ یُسْئَلُوْنَ وہ جو
چاہتا ہے کرتا ہے اسکی بابت پوچھا نہین جاتا اور وے پوچھے جاینگے) پڑھ اور اس لکھے ہوئے پر مغرور
نہو کیونکہ وہ جسنے اسکو لکھا ہے اسکے مٹا دینے پر قادر ہے جسنے عمارت بنائی وہ اسکے گرا دینے پر قادر ہے
ہمیشہ طاعت اور ڈر اور خوف اور پرہیز کے قدم پر (کھڑا) رہ یہانتک کہ تجھے موت آئے
اور دنیا سے آخرت کی طرف سلامتی کے قدم عبور کر جائے۔ پس اسوقت تو تغیر اور تبدل سے امن پائیگا

اے وہ کہ تو اپنے جہل اور نفاق اور طلب دنیا اور اسپر مزاحمت کرنے سے مزاحمت کرتا ہے۔ اور اے حرام کہانے والے تو کس طرح حکمت کے ساتھ دل کے منور اور سر اور نطق کے مصفے ہونیکا طمع کرتا ہی اور لیا کی کلام وقت ضرورت ہوتی ہی اور انکی نیند ڈوبے ہوؤن کی نیند اور انکا کہانا مریضون کا ہے اور وہ اسی حال پر رہتے ہین یہان تک کہ کتاب اپنی اجل کو پہونچ جائے (یعنی موت آجائے) وہ ان حضرات کے مشابہ ہین جنکے حق مین اللہ عزوجل نے فرمایا۔ لَا يَعْصُونَ اللّٰهَ مَا اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ (اللہ کے امر کی نافرمانی نہین کرتے اور جو امر کئے جاتے ہین وہ کرتے ہین) انکے مشابہ ہین بلکہ ان سے بڑہکر فرشتے انکے غلام ہین دنیا اور آخرت مین نکے لگے زین پوش اٹہاتے ہین (اے قوم) اگر میری کلام تمہارے حال کے بموجب نہین تو اسکو ایمان اور تصدیق سے سنو۔ میری کلام دلون کی مار ہی اسکو دلون اور اسرار سے سُنو تمہاری ظاہر اور باطن آسودہ ہوجائینگے اور تمہاری نفسون اور ہوا کی شوکت ٹوٹ جائے گی۔ اور تمہاری شہوتون کی آگ بجھ جائیگی تم پر سب سے زیادہ بدشہوتین جو دنیا کو تمہارا محبوب بناتی اور فقر کو تمہارے نزدیک مکروہ کرتی اور تم کو ہلاکتون مین ڈالتی ہین۔ کسی بزرگ سے ہے (اُسپر خدا کی رحمت ہو) اونسے فرمایا تقوی کی حقیقت یہہ ہی کہ اگر تو اسکو جو تیرے دلمین ہی جمع کرے اور ایک برہنہ طشت مین رکھکر بازار مین پہرے تو اسمین کوئی ایسی چیز نہ ہو جس سے شرم کی جائے۔ اے جاہل کیا تجھے یہ کافی نہین کہ تو متقی نہین ہی حتی کہ جب تجھی کہا جاتا ہے خدا سے ڈر۔ تو غصے مین آتا ہے جب تجھی کہا جاتا ہی کہ خدا سنتا ہے تو ٹھٹھا کرتا ہے پہر جب کسی برے کام پر تیرا انکار کیا جائے تو غصے ہوتا اور بدلہ لیتا ہی حضرت امیر المومنین عمر بیٹے خطاب سے روایت ہے۔ (خدا اُس سے راضی ہو) آپنے فرمایا مَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ لَا يَشْفِيْ غَيْظَهٗ (جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے بدلہ نہین لیتا) اللہ عزوجل نے اپنی کسی کلام مین فرمایا کُنْتُ اُحِبُّكُمْ لَمَّا اَطَعْتُمُوْنِيْ فَلَمَّا عَصَيْتُمُوْنِيْ بَغَضْتُكُمْ (جب تم میری اطاعت کرتے تہی مین تم سے محبت کرتا تہا پس جب تم نے میری نافرمانی کی مین نے تمکو دشمن جانا) حق عزوجل تم سے محبت کرتا ہے اس لئے کہ اسکی تمہارے پاس کوئی حاجت ہے۔ بلکہ تمپر رحم کرنیکے

وہ تجھے تیرے لئے دوست رکھتا ہے نہ اپنے لئے۔ تیری عبادت سے محبت رکھتا ہے کیونکہ اسکا نفع تیری طرف عود کرنے والا ہے تجھے اسپر مشغول ہونا اور رہنا چاہیئے۔ جو تجھے تیری لئے پیار کرتا ہے اور اس سے پیار کرنا چاہیئے۔ جو تجھے اپنے لئے چاہتا ہے۔ مومن نے تمام چیزوں کو فراموش کیا اور اپنے مولی عزوجل کو یاد کیا۔ پس سے اسکا قرب اور اس سے اور اسکے ساتھ حیات حاصل ہوئی۔ اسکا توکل درست ہوا اس لئے یقیناً اسکی دنیوی اور اخروی مہمات مین کفایت کی جب مومن کا توکل اور توحید کامل ہو جاتی تو اللہ عزوجل اس سے وہ معاملہ کرتا ہے جو ابراہیم علیہ السلام سے کیا۔ اسکو اپنی حقیقت اور حال عطا کرتا ہے۔ نہ لقب۔ اسکو اپنے طعام سے کھلاتا۔ اور اپنی شراب سے پلاتا اور اپنے گھر کی دہلیز پر بساتا ہے۔ نہ یہ کہ اسکو اپنا خاص مقام عطا کرتا ہے۔ پس اسوقت اس سے اسکی نسب بحیثیت معنی درست ہوتی ہے نہ بحیثیت صورت۔ کیا تجھے شرم نہین آتی تحقیق تجھ پر وحی نے اسپر برانگیختہ کیا ہے کہ تو ظالمونکی خدمت کرتا۔ اور حرام کھاتا ہے۔ تو کبتک کھائیگا اور ان بادشاہونکی خدمت کرے گا جنکی کرتا ہے۔ انکا ملک جلدی زوال پذیر ہو جائیگا۔ اور تو حق عزوجل کی خدمت مین مشغول ہوگا۔ جو ہمیشہ پائدار ہے عقلمند بن اور دنیا سے تھوڑی پر قناعت کر۔ تاکہ تجھے آخرت مین سے بہت ملجائے۔ اپنے مقسوم کو زہد کے ہاتھ سے لے اور حق عزوجل کے دروازے پر اوسکی قدرت اور فعل کے ہاتھ سے اور اسکی ساتھ سے لے نہ دنیا کے ساتھ اور اسکے ہاتھ سے اور نہ بادشاہونکے دروازون پر طمع اور ہوا اور شیطان اور عوام کی صحبت مین۔ جب تو دنیا کو اس حال مین لیوے کہ تیرا دل اللہ عزوجل کے دروازے پر ہو۔ تو فرشتے اور انبیاء کے ارواح تیرے گرداگرد ہون گے۔ پس قوم کے دونون مقامون اور دونون حالون مین بڑا فرق ہے یاد رکھ۔ انہون نے کہا ہم اپنا مقسوم دنیا سے راستے اور گھرون مین نہین کھاتے مگر اسکے پاس زاہد جنت مین کھاتے ہین۔ اور عارف اسکے پاس حالانکہ وہ دنیا مین ہین اور محب دنیا مین کھاتے ہین۔ نہ آخرت مین انکا کھانا اور شراب اپنے رب عزوجل سے انس اور اسکا قرب اور اوسکی طرف نظر کرتا ہے۔ انہون نے دنیا کو آخرت کی عوض بیچ ڈالا پھر آخرت کو

رب عزوجل کی قرب کے عوض جو دنیا اور آخرت کا مالک ہی انہوں نے جو اوسکی محبت مین سچے ہین دنیا اور آخرت کو اوسکی ذات کی عوض فروخت کردیا اسی کو چاہا نہ اسکے غیر کو۔ پس جب خرید و فروخت تکمل ہوگئی تو کرم جوش مین آیا اور از روے عنایت انپر دنیا اور آخرت کو واپس کیا اور انکو انکی لینے کا امر کیا پس انہون نے انکو صرف امر سے سیری کے ساتھہ بلکہ ان دونون سی تخم (سوء ہضمی) اور غنی سی لیا۔ یہ انہون نے قدر کی موافقت اور قدر کے ساتھہ نیک ادب کرنے سے کیا انہون نے قبول کیا اور لیا اسحال مین کہ وہ کہتے ہین۔ اور تحقیق تو جانتا ہی جو ہمارا ارادہ ہی۔ تجھی معلوم ہی کہ ہم تجہپر راضی ہوے نہ تیرے غیر پر اور ہم ہو کہہ اور پیاس اور عریانی اور ذلت اور خواری پر راضی ہوے اور اسپر کہ تیرے دروازی پر گرے ہین۔ جب وہ اسپر راضی ہوے اور انہون نے اپنے دلون مین طمانیت کو ثابت کیا تو اس نے انکی طرف نظر رحمت سی دیکھا اور انکو ذلت کے بعد عزت فقر کے بعد غنی عطا کی اور دنیا اور آخرت مین اپنا قرب مرحمت کیا۔ مومن دنیا مین زاہد ہوتا ہی پس زہد اوسکے باطن کی میل اور پلیدی اور کدورت کو دور کر دیتا ہے۔ پہر آخرت آتی ہی اور اسکے دل کو تسکین عطا کرتی ہی۔ پہر غیرت کا ہاتہہ نکلتا ہی اور اسکو اسکے دل سی علیحدہ کر دیتا ہی اور اسے معلوم کرا دیتا ہی کہ یہہ حق عزوجل کے قرب کا حجاب ہی۔ پس اسوقت وہ دنیا مین مشغول ہونا فی الجملہ ترک کرتا ہے اور شرعی امور کی اطاعت کرتا اور ان حدود کی محافظت کرتا ہی جو اسکو اور عوام کے درمیان مشترک ہین۔ اسکی بصیرت کی دونون آنکھین کہل جاتی ہین۔ پس وہ اپنے اور مخلوقات کے عیبون کو دیکھہ لیتا ہی۔ پہر سوائے رب عزوجل کے کسی اور کی طرف مائل نہین ہوتا۔ اور نہ اسکے غیر سے سنتا ہے اور نہ غیر کو کچھہ سمجھتا ہے اور اسکے وعدے کے سوا اور پر مطمئن نہین ہوتا اور اسکے وعید کے سوا اور سے نہین ڈرتا۔ اسکے غیر مین مشغول ہونیکو ترک کر دیتا ہی۔ اور اس مین مشغول ہوتا ہے۔ پس جب یہ کامل ہو جائے تو وہ ان چیزون مین ہی جنکو آنکہون نے دیکھا نہین کانون نے سنا نہین اور نہ کسی بشر کے دلپر گذرے ہین۔

اے غلام۔ اپنے نفس مین مشغول ہو اپنے نفس کو نفع پہونچا۔ پہر اپنے غیر کو شمع کی طرح نفع کر

اپنے آپ کو جلاتی ہے اور اپنے غیر کو روشن کرتی ہے کسی چیز میں اپنے وجود اور نفس اور ہوا کے ساتھ داخل
نہ ہو۔ حق عزوجل جب تجھے کسی امر کے لیے چاہتا ہے تو اسکے لیے مستعد کر دیتا ہے اگر تجھے خلق کے
نفع کے لیے چاہتا ہے تو انکی طرف واپس کرتا ہے۔ اور تجھکو ثابت قدمی اور انسے مدارات عطا
کرتا ہے اور انکی تکلیف برداشت کرنیکی قوت بخشتا ہے۔ تیرے دل کو خلق کے لیے وسیع کرتا اور
تیرے سینہ کو کھولدیتا ہے اور اس میں حکم کو ڈالدیتا ہے تیرے باطن کا ملاحظہ کرتا اور تیرے سر کی طرف
پوشیدہ نظر کرتا ہے۔ پس اسوقت وہ ہوتا ہے نہ تو۔ کیا تو نے اوس اللہ عزوجل کے قول کو نہیں سنا یَا
دَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰکَ خَلِیْفَۃً فِی الْاَرْضِ (اے داود ہم نے تجھکو زمین پر خلیفہ بنایا) آپ
کے قول اِنَّا جَعَلْنٰکَ خَلِیْفَۃً (ہم نے تجھے خلیفہ بنایا) کو اعتبار کر۔ یہ نہیں کہ تو نے اپنے آپ کو
بنایا"۔ پس اولیاء کا کوئی ارادہ اور اختیار نہیں بلکہ وہ صرف حق عزوجل کی امر اور فعل اور تدبیر
اور ارادہ سے ہے۔ آ سیدھی راستہ کنارہ کش کسی چیز سے حجت نہ بنا۔ تیرے پاس کوئی حجت
نہیں (وسیع راستہ) (شاہراہ) تیرے سامنے ہے حلال ظاہر ہے۔ اور حرام ظاہر تجھے کس چیز نے
اللہ عزوجل کے حضور میں بیحیا بنایا ہے۔ تو کس قدر نہ ڈر اور خدای ربوبیت کو حقیر جانتا ہے۔ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے روایت ہے۔ آپ نے فرمایا خَفْ مِنَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ کَاَنَّکَ تَرَاہُ فَاِنْ لَّمْ
تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ (اللہ عزوجل سے ایسا ڈر گویا کہ تو اسکو دیکھتا ہے اور اگر تو اسکو
نہیں دیکھتا تو وہ تجھے دیکھتا ہے) اہل یقظہ (بیدار رہنے) اللہ عزوجل کو اپنے دلوں سے دیکھا پس
انکی پراگندگی جمع ہوئی پگھل کر ایک چیز بنگئی۔ اسکے اور انکے درمیان سے پردے اوٹھ گئے بنیادیں
مٹ گئیں اور معنی باقی رہ گئے۔ پیوند ٹوٹ گئے۔ اور مالک معزول ہوئے۔ اللہ عزوجل کے سوا
انکا کوئی نہیں۔ جبتک کہ یہ انکو حاصل نہو۔ وہ بیکلام اور بے حرکت اور بے سرور ہیں جب
حاصل ہوجاتا تو انکے حق میں امر کامل ہوچکا۔ پہلے وہ دنیا کی قید اور دلکی غلامی سے نکلے ہیں بالکل
اللہ عزوجل کے غیر سے وہ اپنے کاروبار اور گھر میں ابتلا کیے جاتے ہیں تاکہ وہ دیکھے کہ تم کس
طرح کرتے ہو۔ پس سر بادشاہ اور دل اسکا وزیر اور نفس اور زبان اور اعضا اسکے حضور میں

[illegible]

... جبلت ... کلام ... [illegible]

موافقت ... [illegible]

... [illegible]

... جبرئیل علیہ السلام لکھا ... [illegible]

نسبت [illegible] تھا اور ایک حال [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] اور عادت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] درمیان [illegible]

جب تم میں سے کوئی ظاہری علم پر عمل کرتے تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم اسکو باطنی علم سے چونگہ دیتے
ہیں۔ اسکو علم کا چونگہ دیتے ہیں۔ جس طرح کہ پرندہ اپنی اولاد کو چونگہ دیتا ہے۔ اسکی ساتھ بسبب انکے
انکی تصدیق کرنے اور آپ کے قول ظاہر یعنی شریعت پر عمل کرنیکے سے کرتے ہیں جب آدم کا بیٹا صحیح
تو اس جیسا کوئی صحیح نہیں۔ جب صاف ہو تو اس جیسا کوئی صاف نہیں۔ جب قریب ہو تو اس جیسا کوئی
مقرب نہیں۔ جاہل سر کی آنکھ سے دیکھتا ہے اور عقلمند عقل کی آنکھ سے ظاہر او اقفیت سے دیکھتا ہے تمام خلقت
اس کا لقمہ اور اس میں غائب ہو جاتی ہے۔ اسکے نزدیک حق عزوجل کے علاوہ کچھ نہیں رہتا پس
وہ کہتا ہے۔ ھُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ (وہی اول ہے وہی آخر وہی
ظاہر ہے وہی باطن) اسکے ظاہر اور باطن اور اول و آخر صورتا و معنی میں حق عزوجل ہی ہوتا ہے اسکے
سوا اسکے پاس کچھ نہیں ہوتا۔ اسوقت اسکی محبت اسکے ساتھ دنیا و آخرت میں پختہ ہو جاتی ہے۔ تمام
احوال میں اسکے موافق ہوتا ہے۔ اسکی رضامندی اور اسکے غیر کی غضب کو پسند کرتا ہے اسکی راہ
میں اس میں ملامت کرنے والے کی ملامت اثر نہیں کرتی جیسا کہ کسی بزرگ نے فرمایا (اس پر خدا کی
رحمت ہو) خلق میں حق عزوجل کی موافقت کر۔ اور اللہ عزوجل میں خلق کی موافقت نہ کر جس نے
(خدا کی پیوند کو) توڑا وہ ٹوٹا اور جس نے درستی کی وہ درست ہوا۔ شیطان اور ہوا اور طبع اور
برے ہم نشین تیرے دشمن ہیں۔ اپنے بچ تاکہ وہ تجھے ہلاکت میں نہ ڈالیں۔ علم پڑھ تاکہ تجھ کو معلوم
ہو جائے تاکہ ان سے کس طرح دشمنی رکھنی اور پرہیز کرنا ہے۔ پھر معلوم کر لیوے کہ رب عزوجل کی
عبادت کرنی کس طرح ہے۔ جاہل کی عبادت مقبول نہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپنے فرمایا
مَنْ عَبَدَ اللّٰهَ بِجَهْلٍ كَانَ مَا يُفْسِدُ اَكْثَرَ مِمَّا يُصْلِحُ (جس نے جہالت سے اللہ عزوجل کی
عبادت کی اسکا فساد اصلاح سے زیادہ ہوتا ہے) جاہل کی عبادت کسی چیز کی نہیں وہ نہیں
بلکہ وہ کوڑا فساد اور کوڑا اندھیرے میں ہے۔ اور علم بھی عمل کے بغیر فائدہ بخش نہیں اور عمل
اخلاص کے بغیر کسی کام کا نہیں۔ جس عمل میں اخلاص نہ ہو وہ نفع نہیں دیتا۔ اور نہ کرنیوالے سے قبول
کیا جاتا ہے۔ جب تو علم پڑھے اور عمل نہ کرے تو وہ علم تجھ پر حجت ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے

آپنے فرمایا اَلْجَاهِلُ يُعَذَّبُ مَرَّةً وَالْعَالِمُ سَبْعَ مَرَّاتٍ (جاہل ایک دفعہ عذاب پایجائیگا اور عالم سات دفعہ) جاہل اسلیے کہ اوس نے علم کیون نہین پڑہا اور عالم اس لیے کہ اوس نے اپنے علم پر عمل کیون نہین کیا۔ علم پڑہ اور عمل کر۔ اور پڑہا اس مین تیرے لیے تمام نیکی ہی۔ جب تو نے علم کی ایک بات سنی اور اوسپر عمل کیا اور غیر کو بتائی تو تیرے لیے دو ثواب ہین۔ جاننے کا ثواب اور سکہلانے کا ثواب۔ دنیا تاریکی ہی اور علم اس مین نور ہی۔ پس جسکو علم نہین وہ اس اندہیرے مین اندہے کی طرح ہاتہہ پاؤن مارتا ہے اور اصلاح سے فساد زیادہ کرتا ہی۔ اے علم کے مدعی اسکو نفس اور طبع اور شیطان کے ہاتہہ سے نہ لے۔ وجود کے ہاتہہ سے نہ لے۔ ریا اور نفاق کے ہاتہہ سے نہ لے۔ تو ظاہر مین زاہد اور باطن مین ہوس ہی یہ زہد باطل ہی۔ تجہے اسپر عذاب کیا جائیگا۔ حق عزوجل سے فریب کرتا ہی حالانکہ اس کو جو تو خلوت مین کرتا ہی اور اسکو جو تو جلوت (مجلس) مین کرتا ہی اور اسکو جو تیرے دل مین ہے جانتا ہی۔ اسکے نزدیک خلوت اور جلوت اور پردہ نہین۔ کہو۔ اے افسوس ہی وہاں کی فضیحت سے کسطرح ہی اللہ عزوجل رات اور دن مین تیرے تمام کامون پر واقف اور دیکہتا ہی۔ اور تو اسکے دیکہنے سے شرم نہین کرتا۔ اسپر بیحیائی کرنیسے توبہ کر۔ اور فرائض کے ادا کرنے اور منہیات سے باز رہنے کے ساتہہ اسکا قرب حاصل کر۔ ظاہری اور باطنی گناہون کو چہوڑ اور ظاہری نیکیان بجالا۔ اسکے سبب تو اسکے دروازے تک پہونچ جائیگا۔ اور اسکا مقرب بنجائیگا وہ تجہہ سے محبت کریگا۔ اور تجہے خلقت کا محبوب بنائیگا اور خلق کو سوا تجہسے محبت کریگا پہر اسکو اپنی مخلوقات کی طرف نقل کریگا جب اللہ عزوجل اور اسکے فرشتے تجہہ سے محبت کرین تو تمام خلقت ماسوا کافرون اور منافقون کے تجہہ سے محبت کریگی وہ (یعنی) منافق اور کافر تیری محبت مین اللہ عزوجل کے موافق نہین ہونگے۔ جس شخص کے دلمین ایمان ہی وہ مومن سے محبت کرتا ہی۔ اور جسکے دلمین نفاق ہی وہ اس سے دشمنی رکہتا ہی۔ پس کافرون اور منافقون اور شیطانون اور ابلیس اور منافقون اور کافرون کی دشمنی کا جو شیاطین الانس (انسانی شیطان) ہین کچہہ ڈر نہین۔ مومن یقین والا۔ عارف اپنے دل اور سر اور باطن کے ساتہہ خلق سے کنارہ کش ہی۔ وہ ایسی حالت تک پہونچ جاتا ہی کہ اس مین اپنے

نفس سے ضرر کو دفع کرنے اور نفع کھینچنے پر قادر نہیں رہتا اللہ عزوجل کے حضور میں (بے حس و حرکت)
پڑا رہتا ہے اسکے لئے طاقت اور قوت نہیں رہتی جب اسکے لئے یہ درست ہو جاتا ہے تو ہر ایک طرف سے
اسکا نکلی آتی ہے۔ صرف دعوی اور خلوت نشینی اور تمنا کرنے کے ساتھ قوم (یعنی اولیاء اللہ) کا مزاحم نہو
اس سے کچھ حاصل نہیں ہوتا کوئی اعتبار نہیں جبتک کہ تو اسباب سے اندھا نہ ہو کوئی اعتبار نہیں
جب تک کہ تو لوگوں کے دروازوں کی طرف دوڑنے سے اپاہج نہو اور تیرے پاؤں رہ نہ جائیں
کوئی اعتبار نہیں جبتک کہ تیرا دل اور تیری عقل اور تیرا منہ خلق سے خالق کی طرف نہ پھر جاوے اور تیری
پیٹھ خلق کی طرف اور منہ حق عزوجل کی طرف نہو۔ تیرا ظاہر اور تیری صورت خلق کی طرف اور باطن
اور عقل اور معنی خالق کی طرف نہو پس اسوقت تیرا دل فرشتوں اور نبیوں کے دل کی طرح ہو جائیگا
تیرے دل کو انکا طعام اور شراب کھلایا اور پلایا جائیگا۔ یہ امر دلوں اور اسرار اور معانی کے ساتھ تعلق
رکھتا ہے نہ صورتوں کے ساتھ۔ اے خدا ہمارے دلوں کو پاک کر اور ہمارے اسرار کو خلعت پہنا اور
ہماری عقلوں کو ان (حالات) میں جو ہمارے اور تیرے درمیان ہیں خلق کی عقلوں اور ہمارے علم
ان عقلوں سے صاف کر اے حاضر و ملے غائب ہو۔ قیامت کے روز تم مجھ سے عجب (حال) مشاہدہ کرو گے
میں منافقین کے حق میں بحث کرونگا۔ پس مومنوں کے حق میں کس طرح ہے۔ ای خدا سب سے مجھے غنی کر
مجھے اپنے ساتھ اپنے غیر سے بے نیاز بنا۔ معلم کو ذاکروں اور ان چیزوں سے جو انکے گھروں میں ہیں بے نیاز
کر اور اسکے گھر کو تعلیم کے ساتھ ضیافت کا گھر بنا۔ اے خدا تو جانتا ہے کہ تحقیق یہ کلام مجھ سے
بے بس نکل گئی ہے مجھے اس میں معذور رکھ۔ میرا پیالہ پر ہو گیا۔ حالانکہ مجھکو تجھ سے بچوں اور ذاکروں
اور مسافروں کیلئے پیالہ کا بقیہ ملا اور میں تجھ سے خوش دلی اور سر کی صفائی کے ساتھ انکی سہل
کرنیکا سوال کرتا ہوں۔ اے قوم تمہارا خیال ہے کہ میں تم سے لیتا اور تم کو دیکھتا ہوں نہیں اسمیں
کوئی بزرگی نہیں۔ میں صرف اللہ عزوجل سے لیتا ہوں نہ تم سے بلکہ وہ تمہارے ہاتھوں پر جاری
کرتا ہے جبتک میں تمہارے ساتھ تھا تم کو نہ پہچانا اور جب تم سے نکلا تم کو پہچان لیا۔ میں منافقوں کا
کھوجی اور عارفوں کا واقف ہوں۔ منافقوں کو مارتا نہیں مگر گلا گھونٹنے سے نہ چھریوں کے ساتھ صیقل

دسترخوان تمہاری لئی ہی اور مین تمہارے فراغت کی بعد کہاونگا۔ میرے لئے تمہاری غیر سے نوالہ ہے تمہاری چلاجانیکے بعد میرے لئے میرے اس دوست کی طرف سے جسکے آگے مین خدمتگار ہون طبق ہی۔ آے اہل بصیرت کیا تم مجھے مستعد اور کمر باندہے ہوئے نہین دیکھتے۔ کسی سائل نے سوال کیا۔ انبیا کی طرف حق عزوجل کا رسول جبرئیل ہی اولیا کی طرف اسکا رسول کون ہی۔ پس (جواب مین) فرمایا۔ انکا ہی بلاواسطہ وہی رسول ہی۔ اسکی رحمت اور عنایت اور اسکے احسان اور الہام سے۔ اور اسکے ان دلون اور اسرار کی طرف توجہ کرنے اور انپر شفقت کرنے سے اسکو بیداری اور خواب مین انکے دلون کی آنکھین اور اسرار کی صفائی اور دائمی بیداری کے ساتھہ دیکھتے ہین (اے قوم) تمکو حق عزوجل کی معرفت سے اور اوس کے اولیاء کی معرفت سے دنیا کی محبت اور اسپر حرص کرنی اور اس مین اور اس سے زیادتی چاہنا روکتا ہی آخرت کو یاد کرو۔ اور دنیا کو عمدہ طور سے چھوڑو (اے خدا) نیکی اور سخاوت تیری صفتون سے ہی اور ہم تیرے غلام ہین۔ پس ہم کو بھی اسمین سے ایک ذرہ عطا فرما۔ آمین قبول فرما۔

چونوین مجلس ۔ آپنے (اللہ تعالی آپسے راضی ہو) جمعہ کی صبح کو دسوین ماہ رمضان سنہ ۵۴۵ھ کو مجمع کلام کے بعد مدرسہ مین فرمایا۔ اے غلام۔ دو قدم ہین اور تو پہونچگیا۔ ایک قدم دنیا سے اور ایک قدم آخرت سے۔ ایک قدم تیرے نفس سے ایک قدم خلق سے۔ اس ظاہر کو ترک کر اور تحقیق تو باطن کی ابتدا پھر انتہا پر آپہونچ گیا۔ تو مستقل ہو اور تمام کرنا اللہ عزوجل پر ہی۔ تیری طرف سے شروع اور اللہ عزوجل کی طرف سے نہایت کو پہونچانا ہی۔ رسی اور زنبیل کو لی اور عمل کر۔ دروازہ پر بیٹھہ حتی کہ جب تجھے بلایا جائے تو تو مستعمل (عمل مین لانے والے یعنی خدا) قریب ہو اور اپنے فرش پر اور لحاف کے نیچے اور تالے کے اندر نہ بیٹھہ۔ پھر عمل اور استعمال کی درخواست کر۔ اپنے دل کو ذکر کرنے سے قریب کر۔ اور اسے قیامت کا دن یاد دلا۔ مٹی بھری قبرون مین فکر کر غور کر اللہ عزوجل کس طرح تمام خلقت کو اٹھائیگا اور اپنے حضور مین کھڑا کریگا جب تو اس فکر مین ہمیشگی کریگا تو تیرے دل کی تاریکی (سختی) دور ہو جائیگی۔ اور وہ کدورت سے صاف ہو جائیگا۔ جب بنیاد پر عمارت ہے تو وہ ثابت اور قایم رہتی ہی اور اگر بنیاد نہ ہو تو جلدی گرجاتی ہے۔ جب تو اپنی حال کی بنیاد ظاہری

حکم کے احکام پر ڈالے تو خلق مین سے کوئی اسکے توڑنے کی طاقت نہین رکھتا۔ اور اگر اسپر بنائے تو تیرے
لئے کوئی حال ثابت نہین رہتا اور نہ تو کسی مقام تک پہنچتا ہے اور صدیقون کے دل ہمیشہ تجھسے دشمنی
رکھتے۔ اور تجھے نہ دیکھنے کی تمنا کرتے رہتے ہین۔ اے جاہل تجھپر افسوس! کیا دین بازی ہی یاوہ گر
بازی ہی نہین۔ اور لے فریبی تیرے سر کی کوئی عزت نہین تحقیق تو نے اپنے آپ کو لوگون سے وعظ
کرنیکے لائق بنایا ہی حالانکہ تجھہ مین قابلیت نہین۔ صرف لوگون مین سے یگانون کامل صالحین کا
حق ہی اور نہین تو انکا طریقہ گونگا پن اور اشارہ ہی نہ کلام انہین سے نادر کو نطق کا امر کیا جاتا
ہے پس خلق کو مجبوراً وعظ کرتا ہے۔ کلام کے بعد خبر معائنہ ہو جاتی ہی تیرے دل کی صفائی کی
نسبت سے امر بدلتا ہے اسیواسطے حضرت علی ابن ابی طالب (کرم اللہ تعالی وجہہ رضی عنہ) نے
فرمایا۔ لَوْ کُشِفَ الغطاءِ مَا ازْدَدْتُ یقیناً (اگر پردہ اٹھایا جائے تو مین یقین مین نہ بڑہونگا)
اور فرمایا (لَا اَعْبُدُ رَبًّا لَمْ اَرَهُ) (مین اس رب کی عبادت نہین کرتا جسکو دیکھا نہین) اور
فرمایا اَرَانِی قَلْبِی رَبِّی (میرے دل نے مجھے میرا رب دکھا دیا ہے) اے جاہلو۔ عالمون سے ملو اور
انکی خدمت کرو۔ اور ان سے علم پڑہو۔ علم مردون کے موہنون سے لیا جاتا ہے۔ علماء کے ساتھہ
نیک ادب اور اپنے اعتراض کو ترک کرنے اور انسے فائدہ حاصل کرنے کی غرض سے مجلس رکھو تاکہ تم کو
انکے علوم سے (فائدہ) ملے اور تمپر انکی برکتین عود کرین اور تمپر انکے فائدے شامل ہون اور عارفون
کی خاموشی کے ساتھہ مجلس کرو اور زاہدون کی انہین صحبت کرنے سے۔ عارف ہر ایک ساعت مین
گذشتہ ساعت سے اللہ عزوجل کے زیادہ قریب ہوتا ہے۔ ہر ایک ساعت مین رب عزوجل کے آگے
اسکا خشوع اور ذلت نئی ہوتی ہے۔ وہ حاضر سے ڈرتا ہے نہ غایب سے خوف کی زیادتی رب عزوجل
کے قرب کی زیادتی کے اندازے پر ہی اسکے گونگاپن کی زیادتی اسکے مشاہدہ کے زیادتی کی بموجب
ہے۔ جس نے اللہ عزوجل کو پہچانا اسکے نفس اور طبع اور ہوا اور عادت اور وجود کی زبان گونگی ہوجاتی
لیکن اسکے دل اور سر اور حال اور مقام اور عطاء کی زبان ان نعمتون کو ظاہر کرنیسے جو اسپر ہین
ناطق ہوتی ہی اسیواسطے خاموشی کے ساتھہ مجلس کئے جاتے ہین تاکہ انسے نفع حاصل ہو اور اس

شراب سے پیا جائے جو انکے دلون سے جاری ہوئی ہے۔ جس نے اللہ عزوجل کے عارفون کے ساتھ زیادہ ملاپ رکھا اس نے اپنے نفس کو پہچانا اور اپنے رب عزوجل کے آگے ذلیل ہوا اسی واسطے کہا گیا ہی مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ عَرَفَ رَبَّہٗ (جس نے اپنے نفس کو پہچانا اوس نے اپنے رب کو پہچان لیا) بندے اور اوسکے رب کے بیچ مین ہی حجاب ہی جس نے اپنے نفس کو پہچانا۔ اللہ عزوجل اور اسکی خلق کی تواضع کرتا ہی جب اسکو پہچان لیتا ہے اس سے پرہیز کرتا اور اسکے پہچاننے پر اللہ عزوجل کے شکر مین مشغول ہوتا ہی اور جان لیتا ہی کہ خدا نے اسکا نفس پہچنوایا نہین مگر کہ وہ اسکے لئے دنیا اور آخرت کی بہتری چاہتا ہے پس اسکا ظاہر اسکے شکر مین اور اسکا باطن اسکے حمد مین مشغول ہی اسکا ظاہر متفرق ہی اور باطن جمع اسکی خوشی باطن مین ہی۔ اور رنج ظاہر مین حال کو چھپانے کے لئے ہی اور عارف مومن ہی برعکس ہے کیونکہ اسکا غم دل مین اور بشارت چہرہ پر ہی۔ وہ نا چیز غلام دروازے پر کھڑا ہی نہین جانتا کہ اسکو کس چیز مین لگایا جاویگا۔ آیا مقبول ہوگا یا مردود کیا اسکے اوپر دروازہ کھولا جاویگا یا وہ ہمیشہ بند رہیگا۔ پس جس نے اپنے نفس کو پہچانا وہ اپنی تمام حالات مین مومن کے برخلاف ہی مومن صاحب حال ہی اور حال تغیر پاتا ہی اور عارف صاحب مقام ہی اور مقام ثابت رہتا ہی مومن اپنے حال کی انتقال کرنے اور ایمان کے دور ہونے سے ڈرتا ہی۔ پس ہمیشہ اسکا رنج اسکے دل مین اور بشارت اسکے چہرہ پر ہی اپنی غم سے چپاتا ہی اگر تو اس سے کلام کرے تو تیرے روبرو ہنستا ہی اور اسکا دل غم کے باعث کٹا جاتا ہی اور عارف کا غم چہرے مین ہی۔ کیونکہ وہ خلقت سے خوفناک چہرے کے ساتھ ملتا ہی انکو ڈراتا اور امر کرتا اور منع کرتا ہی۔ رسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے نیابت کے طور پر اس قوم نے جو سنا اسپر عمل کیا۔ پس عمل نے انکو حق عزوجل کے قریب کیا جسکے لئے انہون نے عمل کیا اور انہون نے ولونکے کانون سے اسکے وعظون کو بلا واسطہ سنا۔ یہ اسوقت جب وہ خلق سے غائب اور خواب مین ہوئے اور خالق کے آگے حاضر اور بیدار ہوگئے۔ جب تیرا دل درست ہو تو وہ ہمیشہ خلق سے غائب اور خواب مین ہوتا ہی اور خالق کے نزدیک بیدار۔ وہ جلوت مین ہی خلوت مین ہوتا ہی اور تو جلوت مین اللہ حق عزوجل کے اسرار اور حکم سپرد وار رہوتے ہین اور سر قلب پر املا کرتا ہی اور قلب نفس تک پہنچا

اور نفس زبان پر اور زبان خلق پر املا کرتی ہے۔ جو وعظ سنا تو چاہیئے کہ اس صفت کے ساتھ ہو نہیں تو خاموش رہے اس قوم کا جنون طبعی عادتوں اور نفسانی ہوائی فعلوں کا ترک کرنا اور شہوتوں اور لذتوں سے اندھا ہونا ہے نہ یہ کہ وہ ان دیوانوں کی طرح جنون میں جنکی عقلیں جاتی رہیں امام حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا۔ اگر تم انکو دیکھو تو کہو کہ دیوانے ہیں اور اگر وہ تمکو دیکھیں تو کہیں کہ یہ لوگ اللہ عزوجل پر ایک چمکارہ آنکھہ بہر بھی ایمان نہیں لائے۔ تیری خلوت درست نہیں اسلئے کہ خلوت سے مراد دل کا تمام چیزوں سے برہنہ ہونا ہے۔ تیرا باطن معری ہو جائے۔ اور تو مجرد ہوے دنیا اور رب آخرت۔ خلاصہ یہ کہ اللہ عزوجل کے غیر سے برہنہ ہووے۔ یہی راستہ ہے انکا جو نبی اور رسول اور ولی اور صالح گذر چکے ہیں۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر (نیکی کا امر کرنا اور بدی سے باز رکہنا) میرے نزدیک ہزار عابد کی عبادت خانہ میں عبادت کرنیسے زیادہ پیارا ہے۔ نفس کی نظر بند اور کوتاہ اور رد کرے تا کہ اوسکی نظر اسکے ہلاک ہونیکا باعث نہ بنے۔ مگر جبکہ نفس اور سر کے تابع اور انکے خادموں سے ہو انکے کہے سے باہر نہ جائے اور انکے ساتہہ متفق ہووے پہر انکے اور اسکے درمیان کچہہ فرق نہیں رہتا اسیکا امر کرتا ہے جسکے لئے وہ دونوں امر کرتے ہیں۔ اور اسی سے منع کرتا ہے جس سے وہ دونوں منع کرتے ہیں۔ اور وہی اختیار کرتا ہے جسکو وہ دونوں اختیار کرتے ہیں اسوقت وہ نفس مطمئنہ ہو جاتا ہے اور وہی ایک ہی مطلوب اور ایک ہی مقصود میں موافق ہوتے ہیں جب نفس اس حال پر پہونچ جائے تو وہ اپنی مجاہدوں میں تخفیف کا مستحق ہوتا ہے۔ حق عزوجل سے ان (امور) میں جو تیرے اور خلق کے درمیان کرتا ہے بحث نہ کر۔ کیا تونے اللہ عزوجل کے قول لَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ (جو وہ کرتا ہے اس سے سوال نہیں کیا جاتا۔ اور وے سوال کیے جاتے ہیں) کو نہیں سنا تجہہ میں حق عزوجل کی تابعداری کہاں ہے۔ اگر اچہا ادب نہیں کریگا تو گہر سے ذلیل کرکے نکالا جاویگا اور اگر اچہا ادب کریگا اور موافق ہوگا تو تجہی بٹہلایا جائیگا اور تیری عزت کیجائیگی اللہ عزوجل سے محبت رکہنیوالا اسکے پاس مہمان ہے اور مہمان گہر والوں پر کہانے اور پینے اور لباس وغیرہ حالات میں خود مختار نہیں ہوتا بلکہ انکے موافق صبر کرنیوالا اور راضی رہتا ہے پس یقیناً

اسکو کہا جاتا ہے اس مین خوش رہ جو تو دیکھتا اور پاتا ہے۔ جس نے اللہ عزوجل کو پہچانا دنیا و آخرت اور حق عزوجل کا غیر اسکے دل سے غائب ہوا۔ تجہپر واجب ہے کہ تیری کلام اور عزوجل کی لیے ہو نہین تو خاموشی بہت اچھی ہے چاہیے کہ تیری زندگی اللہ عزوجل کی عبادت مین ہو نہین تو تیری موت اچھی ہے۔ اے خدا ہمکو اپنی عبادت مین زندہ کر۔ اور عبادت کرنیوالون مین ہمارا حشر کر آمین۔ اور آپنے خدا آپسے راضی ہو) مومن اپنی نفس کا تارک ہے مرشد کے ساتھ رہتا ہے کہ وہ اسو ادب سکھلائے۔ اور تعلیم دیوے شروع حال مین بچپن سے فنا ہونے تک تعلیم مین رہتا ہے۔ قاری سے اللہ عزوجل کی کتاب حفظ کرتا ہے اور اسکے دوسرے حال مین عالم اسے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پڑہتا ہے اور ساتھ ہی توفیق اسکی ملازم ہے اپنی علم پر عمل کرتا ہے اور عمل اسکو حق عزوجل کا مقرب بنا دیتا ہے۔ جب وہ اپنی علم پر عمل کرتا ہے اللہ عزوجل اسکو اس علم کا وارث بنا تا ہے۔ جو اس نے پڑہا نہین۔ دل اپنی قدمون پر کہڑا ہوتا ہے اور اخلاص اسکے قدمون کو حق عزوجل کی طرف قریب کرتا ہے۔ جب تو عمل کرے اور دیکہے کہ تیرا دل حق عزوجل کے قریب نہین ہوتا۔ اور نہ عبادت اور انس کی لذت پاتا ہے تو جان لے کہ تو عامل نہین اور تو اس خلل کے باعث جو تیرے عمل مین ہے محجوب ہے خلل کیا ہے۔ ریا اور نفاق اور غرور اے عمل کرنیوالے اخلاص کو لازم پکڑ نہین تو رنج نہ اوٹہا۔ خلوت اور جلوت مین حق عزوجل کے لیے مراقبہ کر۔ جلوت مین مراقبہ کرنا منافقین کا کام ہے اور خلوت مین مخلصین کا (تجہپر افسوس) جب تو کسی خوبصورت مرد یا عورت کو دیکہے تو اپنی دونو آنکہین بند کر نفس اور ہوا اور طبیعت کی آنکہین اور یاد کر کہ اللہ عزوجل تجہی دیکہ رہا ہے۔ اور پڑہ وَمَا تَكُونُ فِي شَانٍ (اور نہین ہوتا تو کسی حال مین) آنکہ حق عزوجل سے ڈر۔ اپنی آنکہونکو محرم کی طرف دیکہنے سے بند کر۔ اور اسکی دیکہنی کو یاد کر جسکی نظر اور علم سے تو خارج نہین ہو سکتا۔ جب تو حق عزوجل سے بحث اور جہگڑا نکرے تو تیری عبودیت کامل ہو گئی۔ اور تو سچا بندہ بنگیا۔ اور تو اس گروہ مین داخل ہوا جسکے حق مین اسنے فرمایا ہے اِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ (میرے بندون پر تجہی غلبہ نہین ہے) جب تیرا شکر اللہ عزوجل کیلیے متحقق ہو جائے تو مخلوقات کے دل اور زبانین تیرا شکریہ ادا کرنے اور تجہہ سے محبت کرنیکا الہام

لیجائیگی اسوقت شیطان اور اوسکے لشکر کی تجہپر کوئی راہ نہین۔ ذعار کا ترک کرنا عزیمت ہے اور اسمین
مشغول ہونا رخصت ہے۔ دعا ڈوبے ہوئے کے لئے سانس ہے اور محبوس (قیدی) کی لئے دریچہ یہانتک کہ
قید سے کشائش اور بادشاہ پر داخل ہونا نصیب ہو عقلمند بنو۔ تم اچہا نہین کرتے۔ دعا کو ترک کر دیتے
ہو۔ اور اچہی دعا کنے کو نہین جانتے۔ کوئی چیز نہین مگر وہ کہ نیت اور عقل اور علم اور جسکو پہچانتے ہے
اوسکی تابعداری کرنے کی محتاج ہے۔ تم نہین سمجہتے کہ اللہ عزوجل کے پاس کیا ہے اور اسکے نیک بندون
کے پاس کیا۔ اس لیئے انہین تم بدظن ہو۔ اپنے دینون اور حالات کے ساتہہ انکی برابری نکرو۔ انکے تمام تعرفات
مین انپر اعتراض نکرو جب شرع انپر اعتراض نکرتی تم بہی اعتراض نکرو۔ وہ ظاہر اور باطن سے
حق عزوجل کے حضور مین ہین۔ اسکا دل خوف سے تسلی نہین پاتا جبتک کہ وہ تسلی نہ دیا جائے اور
اسکے لئے سلامتی کی ضمانت نہو جائے۔ اے اللہ عزوجل کے بندو جو زمین مین ہو اور ای زاہد و آگاہ
خبردار اس چیز کو سیکہو جسکی تمہارے پاس کوئی خبر نہین۔ میری کتاب مین داخل ہو تاکہ مین تمہین
وہ علم پڑہاؤن جسے تم اپنے پاس نہین پاتے۔ دلون کے لئے ایک کتاب ہے اور اسرار کی لئے کتاب اور
نفوس کے لئے کتاب۔ اور اعضا کے لئے کتاب۔ وہ درجے اور مقام اور شمار کردہ قدم بہ پہلا
قدم تیرے لئے صحیح نہین۔ دوسرے کو کسطرح پہونچیگا۔ تیرا اسلام صحیح نہین ایمان کو کسطرح پہونچے گا
تیرا ایمان صحیح نہین ایقان کو کسطرح پہونچیگا۔ تیرا ایقان صحیح نہین معرفت اور ولایت
کو کسطرح پہونچیگا۔ عقل کر تجہہ مین کچہہ نہین۔ تم مین سے ہر ایک خلق پر ریاست کو بے استعداد
چاہتا ہے خلق پر ریاست تب درست ہوتی ہے جب ان مین اور دنیا مین اور نفس اور ہوا اور طبع اور
ارادہ مین زہد ہو۔ ریاست آسمان سے نازل ہوتی ہے نہ زمین سے۔ ولایت حق عزوجل کی طرف سے
ہے نہ خلق سے۔ ہمیشہ تابع رہ نہ متبوع۔ صاحب ہو نہ مصحوب۔ ذلت اور گمنامی پر راضی ہو۔
اگر تیرے لئے حق عزوجل کے نزدیک اسکا خلاف ہوگا تو اپنے وقت پر تجہے بلا لیگا۔ تسلیم اور تفویض
(سپرد کرنا) کو لازم پکڑ اور اپنی طاقت اور قوت اور اعتراض اور خلق اور اپنی نفس کو شریک بنانا
چہوڑ دے عبودیت کے ساتہہ رہنا لازم پکڑ۔ وہ کیا ہے امر کی اطاعت اور نہی سے باز رہنا اور

اور آفات پر صبر کرنا اس امر کی بنیاد توحید ہے اور اس پر ثابت رہنا نیک عمل ہے تو نے بنیاد کو مضبوط نہیں کیا عمارت کس چیز پر بنائیگا۔ تیری نیت درست نہیں کسطرح کلام کرتا ہی۔ تیری خاموشی کامل نہیں ہوئی کسطرح بولتا ہے۔ بوعظ رسولون کے نایب ہونے ہیں۔ اس لئے کہ وہ خلق پر خطیب (واعظ) تھے جب چلے گئے تو اللہ عزوجل نے ان عالمون کو جو اپنے علم پر عمل کرتے ہین۔ انکا قائم مقام اور وارث بنایا جو رسولون کے مقام پر ہونا چاہتا ہے کہ اپنے زمانہ مین خلقت پاک تر اور اللہ عزوجل کے حکم سے زیادہ واقف اور عامل ہو۔ اے اللہ عزوجل اور اوسکے رسولون اور اوسکے اولیاء سے جاہلو۔ اے اپنے نفسون اور طبیعتون اور دنیا اور آخرت سے ناواقفو تم خیال کرتے ہو کہ یہ امر آسان ہی۔ تجھپر افسوس گونگے بنو۔ اور خاموش رہو۔ حتی کہ تم گویا کئے جاؤ۔ اور اٹھائے جاؤ۔ اور کھڑے کئے جاؤ اور لائے جاؤ۔ جسکا علم اسکی حرص پر غالب آیا۔ پس وہ علم نفع بخش ہی۔ کیونکہ نفع بخش نہ ہو۔ اوسنے خلقت کے دروازون کو بند کیا۔ اور حق عزوجل کے دروازے کو جو بڑا دروازہ ہی کھولا۔ جب یہ بند کرنا۔ اور کھولنا کسی بندے کے لئے صحیح ہو جائے تو اس سے رحمت چلی جاتی ہی۔ اور خلوت آتی ہی۔ اسکی دل کی طرف خلعتین اور نثار آتے ہین۔ چاہئین آتی ہین۔ اس سے چھلکے علحدہ کئے جاتے ہین اور مغز رکہا جاتا ہے۔ ہوا کی راہ بند۔ اور مغلوب و مقہور ہوئی اور حق عزوجل کی طرف راہ کہلی اسپر راستہ ظاہر ہوا۔ اسکے مراد کا راستہ وہ جو پہلے نبیون اور رسولون اور اولیاء کا راستہ ہی۔ وہ راستہ کیا ہی۔ صفا بے کدورت کا راستہ۔ توحید بے شرک کا راستہ۔ استسلام (مان لینا) بے نزاع کا راستہ۔ صدق بے کذب کا راستہ۔ خلق کے بغیر حق عزوجل کا راستہ بے سبب مسبب کا راستہ۔ یہ وہ راستہ ہی جسپر دین کے امیر اور معرفت کے بادشاہ اور ملوک جو حق عزوجل کے مرد اور منتخب اور برگزیدہ اسکے دین کی مدد کرنے والے اس مین دشمنی اور محبت رکھنے والے گذر چکے ہین۔ تجھپر افسوس۔ تو ان لوگون کے طریق کا کس طرح دعوی کرتا ہی حالانکہ تو اپنے وجود اور خلق کے ساتھ شرک کر رہا ہے۔ جب روے زمین پر (خدا کی علاوہ) کوئی ایسا ہو جس سے تو ڈرتا اور امید رکھتا ہے تو تیرا ایمان نہین جب دنیا مین (خدا کی علاوہ)

ایسی شے ہو جس کا تو ارادہ کرتا ہے تو تیرا زہد نہین - جب اسکی راہ مین تو اور کو دیکھتا ہے تو تو موحد نہین
عارف دنیا اور آخرت مین غریب اور ان دونون اور حق عزوجل کے غیرون مین زاہد ہے اسکے غیر مین اسکی رغبت
نہین - اے قوم مجھ سے سنو اور اپنے دلون سے میری تہمت کو دور کرو تم مجھے کسطرح تہمت دیتے
ہو اور میری غیبت کرتے ہو - حالانکہ مین تمپر مہربان ہون تمہاری بوجہون کو اٹھاتا اور تمہارے
اعمال کے شگاف سیتا ہون - اور حق عزوجل کے پاس تمہاری نیکیون کو قبول کرنے اور تمہاری بدیون
کو معاف کرنیکی سفارش کرتا ہون جس نے مجھے پہچان لیا - موت تک میرا پیچھا نہین چھوڑتا -
مجھے اپنی خواہش اور لذت اور طعام او شراب اور لباس بناتا ہے - میرے ساتھ میری غیر سے فنا
ہوتا ہے - (اے غلام) تو مجھ سے کیون محبت نہین رکھتا حالانکہ مین تیری بہتری تیرے لئے چاہتا ہون
نہ اپنے لئے - تیرے فائدے او بہ تجھے دنیا مار ڈالنے والی - دغاباز کے ہاتھ سے چھوڑانیکا ارادہ
رکھتا ہون - تم کبتک اسکے پیچھے دوڑو گے جلدی وہ تمہاری طرف پھرے گی - اور تمکو قتل
کر ڈالے گی - حق عزوجل انکا (اولیاء کو) دنیا کے ساتھ ایک لحظہ ہی نہین چھوڑتا - اسکو انکی آرامگاہ نہین
بناتا - اور نہ انکو اسکے اور فی الجملہ اپنے غیر کے ساتھ چھوڑتا ہے - بلکہ وہ انکے ساتھ ہے اور وے
اسکے ساتھ - انکا نگہبان اور غمخوار ہے - اے خدا ہمین بہی انہین سے بنا اور ہم کو بہی اسیطرح
نگہ رکھ - جیسے کہ تو نے انکو نگاہ رکھا - وَاٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً
وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (اور ہمین دنیا مین نیکی اور آخرت مین نیکی عطا کر اور دوزخ کے عذاب
سے بچا) اور آپ نے (خدا آپ سے راضی ہو) کہا - اے منافق - اللہ عزوجل ہی اپنے بندون
مین سے جسے چاہتا ہے ظاہر کرتا ہے - وہی انہین مشہور کرتا ہے - وہی خلقت کے دلون کو
اپنے بندون مین سے جسپر چاہتا ہے جمع کر دیتا ہے وہی مسخر کرنے والا ہے تو اپنے نفاق سے
چاہتا ہے کہ خلقت کے دل تجہپر جمع ہو جائین - اس سے کچھ حاصل نہوگا - اے غلام
اپنے شہوتون کو اپنے قدمون کے نیچے گرا - اور بالکل دل کے ساتھ انسے اعراض کر - اگر اللہ
عزوجل کے علم سابق مین تیرے لئے انمین کوئی چیز ہو گی تو وہ اپنے وقت پر تیری پاس آجائیگی

کیونکہ سابقہ مقدر مین زہد صحیح نہین ہے۔ اور اللہ عزوجل کا علم تغیر اور تبدل کو قبول نہین کرتا
تیرے پاس مقسوم اپنے وقت پر آجائے گا۔ در انحالیکہ خوشگوار کافی پاکیزہ ہے۔ پس تو
اسے عزت کے ہاتھ سے لے نہ ذلت کے ہاتھ سے۔ اور باوجود اسکے اس مین زہد کرنیکے بدلے
اللہ عزوجل کے نزدیک تیری عزت ہوگی۔ اور وہ تیری طرف کرامت کی نظر سے دیکھے گا کیونکہ
تو نے اسکی طلب مین اسکی طرف اشارہ نہین کیا۔ اور نہ اصرار کیا ہے۔ جس قدر تو مقسوم سے
پائے گا۔ اسیقدر وہ تجھسے متعلق ہوگا۔ اور تیرے پیچھے دوڑیگا۔ پھر اس مین زہد کرنا صحیح
نہین۔ لیکن اسکے آنے سے پہلے اس سے اعراض (روگردانی) ضروری ہی۔ مجھ سے زہد اور
تناول کرنا سیکھ۔ اپنی جہالت کے ساتھ زاویہ مین نہ بیٹھ۔ فقیہ ہو۔ پھر گوشہ اختیار کر۔
اللہ عزوجل کے حکم مین فقیہ بن۔ اور اسپر عمل کر۔ پھر سب سے کنارہ اختیار کر۔ مگر علماء ربانی سے
کیونکہ انسے تیرا ملنا اور انکی کلام کو سننا گوشہ نشینی سے اچھا ہے جب تو ان مین سے ایک کو دیکھے
تو اسکے ساتھ ہولے۔ اور اس سے اللہ عزوجل کے علم مین فقہ اور اسکی معرفت کی حاصل
کر۔ انکے کلمات کو سننے کے ساتھ اس مین فقیہ بن۔ علم مردون کے مونہون سے لیا جاتا ہے۔ وہ
مرد کون ہین۔ اللہ عزوجل کے حکم اور اوسکے علم کے عالم۔ جب یہ تیرے واسطے صحیح ہو جائے
تو تنہا نفس اور شیطان اور ہوا اور طمع اور عادت اور خلق کو دیکھنے کے بغیر گوشہ نشینی کر۔
جب یہ گوشہ نشینی صحیح ہو جائے تو فرشتے اور نیک لوگون کی روحین اور انکی ہمتین
تیرے اردگرد مین ہونگی۔ اگر تو خلقت سے اس طریقہ کے ساتھ کنارہ کشی کرے (تو تنہا) ورنہ
تیری گوشہ نشینی نفاق۔ اور وقت کو بے فائدہ ضایع کرتا ہے۔ اور تو دنیا و آخرت مین آگ مین
رہے گا۔ دنیا کے درمیان آفات کی آگ مین اور آخرت کے درمیان اس آگ مین جو
منافقون اور کافرون کے لیے تیار کی گئی ہے۔ اے خدا معاف کر۔ اور بخش اور پردہ ڈال۔ اور درگذر
کر۔ اور توبہ قبول فرما۔ ہمارے رازون کو فاش نہ کر۔ ہمین گناہون کے بدلے گرفت نہ کر۔
اے اللہ اے کریم۔ تو نے فرمایا ہے وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُوا

عَنِ السَّیِّاٰتِ (اور اللہ وہ ہے جو اپنے بندوں سے توبہ قبول کرتا ہے اور بدیوں کو معاف کرتا ہے) ہماری توبہ قبول کر اور ہم سے معاف کر آمین قبول فرما۔ تجہپر افسوس۔ علم کا دعوی کرتا ہے اور جاہلوں کی سی خوشی کرتا ہے۔ اور انکی طرح غضب مین آتا ہے۔ دنیا اور خلق کا اپنی طرف متوجہ ہونے پر خوش ہوتا۔ تجہسے حکمت کو فراموش کردیتا ہی۔ اور تیرے دل کو سخت کرتا ہی۔ مومن خوش نہین ہوتا۔ مگر اللہ عزوجل کے ساتہہ نہ اسکے غیر کے ساتہہ۔ اگر خوشی کرنا لابدی ہی۔ تو اسوقت خوش ہو جبکہ دنیا ہوا ور تو اسے اللہ عزوجل کی عبادت مین صرف کرے اور اس سی حق عزوجل کے خادمونکو نفع دیوے اور عبادات پر انکی مدد کرے۔ رات اور دن مین ڈرتا رہ تاکہ تیرے دل اور سر کو کہا جائے۔ لَا تَخَافَا اِنَّنِیْ مَعَکُمَا اَسْمَعُ وَاَرٰی (مت ڈرو میں تمہارے ساتہ ہون سنتا ہون اور دیکہتا ہون) جسطرح کہ حضرت موسی اور ہارون کو کہا (ان دونوں پر سلام ہو) تو ان مین سے نہین۔ کیونکہ تو علم کو بے عمل حفظ کرتا ہے۔ پس تو بالکل وارث نہین بن سکتا وراثت علم اور عمل اور اخلاص کے ساتہہ درست ہوتی ہے۔ اپنی قدر کو پہچان اور جو چیز تیرے مقسوم مین نہین اسکی طرف نہ بڑہ حق عزوجل کی مقدورین موافقت کر پس یقیناً وہ تجہی توفیق دیگا اور تجہپر مہربانی فرمائے گا۔ اور تجہہ سے بوجہون کو اوٹہا لیگا اور دنیا و آخرت مین تجہہ سی نرمی کریگا۔ جب مومن کا ایمان قوی ہو تو اسکا نام موقن (یقین والا) رکہا جاتا ہی۔ پہر جب اسکا یقین کامل ہو تو۔ عارف (خداشناس) نام رکہا جاتا ہے۔ پہر جب اسکی معرفت قوی ہوئے تو عالم نام رکہا جاتا ہی۔ اور جب اسکا علم قوی ہو تو محب نام رکہا جاتا ہے۔ اور جب اسکی محبت قوی ہو تو محبوب نام رکہا جاتا ہی۔ اور جب یہ اسکے لئے صحیح ہوجائے تو غنی۔ مقرب۔ مستانس (انس پانیوالا) نام رکہا جاتا ہی جو اللہ عزوجل کے قرب سے انس پکڑتا ہی۔ وہ اسے اپنے حکم اور علم اور سابقہ اور لاحقہ (پیچھے ہونے والی) اور امر اور قدر کے اسرار پر واقف بناتا ہے۔ اور یہ اسکے حوصلے اور اسکی دلی قوت اور فراخی کے اندازے پر ہوتا ہے جسکو وہ عطا کیا جاتا ہے۔ وہ اپنے رب عزوجل کے ساتہہ ٹہرا ہی اور دل کے ساتہہ خلق سے علیحدہ جب اسکے رب عزوجل کا علم سابق آتا ہی۔ اور اسکے ہمراہ کہانی

اور پینے اور لباس اور نکاح کا حصہ ہوتا ہے تو مرسل الیہ کے مرسل سے غائب ہونیکے باعث وہ
اسکو نہیں پاتا جو انکو اس سے لیوے۔ پس حق عزوجل اسکو تناول کرنیکے لیے پیدا کرتا ہے کہ اسکا علم
باطل اور ناپدید نہ ہو جاوے اور اسکو دوسری دفعہ پیدا کرتا اور اٹھاتا ہے تاکہ وہ جو اسنے اپنی سابق
علم میں بنایا ہے۔ گر نہ جائے۔ پس مقسوم کا اسطرح لقمہ دیا جاتا ہے جیسے کہ چھوٹے بچہ کو لقمہ دیا جاتا
ہے اور جسطرح کہ ماشیرے کو اپنے شیرخوار بچے کے مونہہ مین رکہتی ہے مقسوم اسکے مونہہ مین
نازل ہوتے ہین۔ اور وہ انکو اسطرح کہانا شروع کرتا ہے جسطرح کہ مریض شربتون کا پینا لازم
پکڑتا ہے اور اس سے اپنی قوت کو حفاظت مین رکہتا ہے۔ اس مین اسکا کوئی اختیار نہین ہوتا
بلکہ سابقہ (مقدر) ایسے مومن ہوتے ہین۔ عارف کی جو اپنی طرف نفع کو کہینچنے اور ضرر دفع کرنے سے
خالی ہے تربیت کرتی ہے رحمت کا ہاتہ اسکو دائین اور بائین پلٹاتا ہے بلکہ لطف سے اوسکو اوٹہاتا اور
اتارتا ہے وہ بڑا بے نصیب ہے جس نے اللہ عزوجل کو نہ پہچانا اور اسکی رحمت کے دامن سے تمسک نہ کیا
وہ بڑا بے نصیب ہے جس نے اسکے ساتہ معاملہ نہ کیا اور دل سے اسکا نہ بنا اور سب کے ساتہ اس سے تمسک نہ کیا
اور اسکے لطف اور احسانات کو نیچہ نہ مارا۔ اے قوم۔ حق عزوجل صدیقون کے دلون کی پرورش
کرتا ہے۔ بچپن سے لیکر انکے بڑا ہونے تک جسقدر انکو بلیات سے آزمانا اور انکے صبر کو
دیکھتا ہے انکے قرب کو بڑہاتا ہے۔ مصائب انکو مغلوب نہین کرتے۔ اور نہ ان تک پہونچ سکتے
ہین۔ کسطرح پہونچین۔ وہ پاپیادہ ہین۔ اور انکے دل اڑنے والے پرندونکے بازوؤن پر
ہین۔ وہ بڑا بے نصیب ہے جس نے انکے دلون کو ایذا دی۔ اللہ عزوجل کا اسپر بڑا عذاب ہے
وہ اللہ عزوجل سے نہایت درجہ کا محروم ہے۔ اللہ عزوجل اسپر سخت غضب کرتا ہے
(اے غلام) توم (اولیا) کا غلام بن۔ اور انکی خاک ہو جا اور انکے حضور مین خادم رہ جب
تو اس حال پر ہمیشہ رہے گا۔ سردار بنجائے گا جس نے اللہ عزوجل اور اسکے نیک بندونکے
آگے عجز کیا اللہ اسکو دنیا اور آخرت مین بلند کرتا ہے۔ جب تو نے قوم کی تکلیفین برداشت
کین اور انکی خدمت کی اللہ تجہے ان تک بلند کرتا اور انکا رئیس بناتا ہے۔ پس جب اوسکی

مخلوق مین سی خاصون کی خدمت کریگا تو کیا حال ہوگا۔ اے خدا خیرات کو ہماری ہاتہون اور زبانون پر جاری کر۔ اور ہم کو اپنے اہل لطف اور رعایت سے بنا۔

پچپنوین مجلس۔ آپ نے (خدا آپ سے راضی ہو) جمعہ کے صبح کو ستیسوین ماہ رمضان ۵۴۵ھ کو کچھ کلام کے بعد مدرسہ مین فرمایا جو شخص چاہتا ہی کہ اسکو اللہ عزوجل کی قضا پر رضا حاصل ہو تو چاہئے کہ ہمیشہ موت کو یاد رکہے کیونکہ اسکا ذکر مصیبتون اور آفتون کو آسان کر دیتا ہی اسکو (یعنی خدا کو) اپنے نفس اور مال اور اولاد پر تہمت نہ لگا بلکہ کہو کہ میرا خدا مجہہ سی زیادہ جانتا ہی جب تو اسپر ہمیشگی کرے تو تجہے رضا اور موافقت کی لذت آئیگی۔ اور آفات کی بیخ کنی ہو جائیگی اور انکے بدلے تجہے نعمتین اور خوشیان عطا ہونگی جب تو نے بلا کیوقت موافقت کی اور رضا سے لذت پائی۔ تو ہر طرف اور ہر مکان سی تیرے پاس نعمتین آئینگی۔ ای اس سی غافل تجہپر افسوس اس سے اسکے غیر کی تلاش مین مشغول نہ ہو۔ تو اس سی رزق کی فراخی کب تک طلب کرے گا شاید کہ وہ تیرے لئے آزمایش ہو تو اسکو نہ جانتا ہو۔ تجہی معلوم نہین کہ بہتری کس چیز مین ہی پس خاموش رہ اور موافقت کر اور اس سے اسکے کامون پر رضامندی اور تمام حالات مین شکر کا سوال کر وہ تیری نعمتین زیادہ کریگا۔ اور تجہی رب عزوجل کا مقرب بنائیگا۔ اور صبر تیری دل سے قدمون کو ثابت رکہی گا۔ اور اسکی نصرت اور مدد کریگا۔ اور کامیاب بنائیگا۔ اور دنیا و آخرت مین اسکا انجام اچہا ہی۔ حق عزوجل پر اعتراض کرنا حرام ہے۔ اس سی دل اور چہرہ سیاہ ہو جاتے ہین۔ اے جاہل تجہپر افسوس۔ اپنے نفس کو اعتراض مین مشغول رکہنے کے عوض اللہ عزوجل سے سوال کو نے مین مشغول کر۔ اسے اسمین مشغول رکہہ تاکہ مصائب کیوقت ٹلجاین اور آفات کی آگین بجہہ جاین۔ اور تو اسے حق عزوجل کی ارادت کے مدعی (اپنی زعم مین) اسکی رحمت اور محبت کی خزانون پر واقف جب تو رستے مین پہونچنے کے اول اس سی سوال کر جب تو حیران ہو جائے تو کہہ اے حیرانون کر رہنما میری رہنمائی کر۔ جب تو مبتلا ہووے اور صبر سے عاجز رہ جائے تو کہہ اے خدا میری مدد کر۔ اور مجہے صبر عطا کر اور مجہہ سے (مصیبت) کو دفع کر

۱۱۔ بلکہ جب تو پہونچ جائے اور تیرا دل واصل ہو جا اور اس سے قریب ہو جائے تو نہ سوال ہے نہ زبان۔ بلکہ خاموشی اور مشاہدہ ہے۔ تو مہمان ہوگا۔ اور مہمان کچھ خواہش نہیں کرتا بلکہ سو رہے کر جو اوس کے روبرو پیش کیا جائے اسے کہا جاتا ہے اور جو دیا جاوے وہ لیتا ہے مگر جب اسکو کہا جائے کہ خواہش کر۔ پس وہ بے اختیار امر کی تابعداری کی خواہش کرتا ہے۔ سوال دوری کے وقت ہے اور قرب کے وقت خاموشی۔ قوم۔ (اولیاء) حق عزوجل کے بغیر کسی کو نہیں پہچانتے ارباب اپنے جدا ہوئے۔ اور ارباب انکے دلوں سے خارج ہوئے۔ اگر چند روز یا چند ماہ انکو کھانا اور پانی نہ ملے تو وہ کچھ پرواہ نہیں کرتے اور نہ بدلتے ہیں۔ کیونکہ حق عزوجل انکو غذا کھلاتا ہے۔ جو چاہتا ہے انکو کھلاتا ہے۔ جس نے اللہ عزوجل کی محبت کا دعوا کیا۔ اور اس سے اسکے غیر کو طلب کیا تو وہ محبت میں جھوٹا ہے۔ اور اگر محبوب واصل مہمان مقرب ہو جائے تو اسکو کہا جاتا ہے۔ کہ طلب کر اور خواہش کر اور کہو جو تو چاہتا ہے۔ تجھے توفیق دی گئی ہے محب مقبوض (تنگدل) اور محبوب مبسوط (فراخ دل) ہے۔ محب کیلئے سوال ہے اور محبوب کے لئے عطا۔ بندہ جبتک محب ہو وہ قوت حاصل کرنیکے لئے سرگشتگی اور کٹنے اور پھٹنے اور کسب میں ہے۔ جب یہ حالت بدل جاتی ہے وہ محبوب بنجاتا ہے اسکے حق میں امر بدل جاتا ہے۔ پس رہنمائی اور آرام اور سکون اور رزق کی فراخی اور خلق کی تسخیر حاصل ہوتی ہے۔ یہ سب کچھ اسکے صبر کی برکت اور محبت کیوقت ثابت قدمی سے ہی بندہ کی اللہ عزوجل سے محبت اور اللہ عزوجل کی بندہ سے محبت مخلوق کی باہمی محبت کی طرح نہیں ہے ہمارا رب عزوجل لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (اسکی مانند کوئی چیز نہیں۔ اور وہ سننے والا۔ جاننے والا ہے) اس نے لوگوں کے لئے مثالیں بیان فرمائی ہیں۔ اسی سے انکے سمجھنے کا سوال کر واس سے ہوسکے ساتھ دلوں کا خوش ہونا طلب کرو کیونکہ وہ جسپر چاہتا ہے اسکے دل کی خوشی کو فراخ کر دیتا ہے جسکے لئے چاہتا ہے۔ دلوں کے رزق کو زیادہ کر دیتا ہے۔ اس قوم میں سے ہر ایک کا دل ساکنان زمین اور آسمان کی وسعت رکھتا ہے۔ اسکا دل حضرت موسی علیہ السلام کے عصا کی طرح ہوتا ہے۔ حضرت موسی علیہ السلام کا

عصا ابتدا ءحال مین حکمت تہا پہر قدرت بنگیا - جب آپ اپنے زاد کو نہ اوٹہا سکتے تو وہ اوٹہا لیتا اور جب
چلنے سے عاجز رہ جاتے تو اسپر سوار ہو جاتے اور جب بیٹہتے ہوئے یا سوئے ہوتے تو آپسے اذیت
کو دفع کرتا اور آپکے لئے ہر ایک قسم کا پہل دیتا - اور جب بیٹہتے تو آپ پر سایہ کرتا - اللہ عزوجل نے اپنی قدرت
اس مین دکہلا دی - پس وہ عصا کے ذریعے قدرت سے مانوس ہوا - اور جب اسکو نبی اور مقرب
بنایا اور اس سے کلام کی اور اسکو مکلف کیا تو اس سے فرمایا مَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يَا مُوسَىٰ (اے
موسے تیرے داہنے ہاتہ مین کیا ہے) قَالَ هِيَ عَصَايَ أَتَوَكَّأُ عَلَيْهَا وَأَهُشُّ بِهَا عَلَىٰ غَنَمِي
وَلِيَ فِيهَا مَآرِبُ أُخْرَىٰ (کہا یہ میرا عصا ہے اسپر سہارا لیتا ہون اور اس سے اپنی بکریون پر
پتے جہاڑتا ہون اور اس مین میرے اور بہت سے مقصد ہین) فَقَالَ لَهُ أَلْقِهَا يَا مُوسَىٰ
(پس اسے فرمایا اے موسیٰ اسکو ڈالدے پس آپنے اوسکو ڈالدیا - اور وہ بڑا اژدہا بنگیا اور موسے
علیہ السلام اوس سے بہاگے - اللہ عزوجل نے اوسکو حکم دیا خُذْهَا وَلَا تَخَفْ
سَنُعِيدُهَا (اسکو پکڑلے اور نہ ڈر - ہم اسکو پہیر دین گے) اس سے مقصود یہ تہا کہ آپ کو
قدرت پر واقف کرے - تاکہ آپ کی آنکہون مین فرعون کی سلطنت حقیر معلوم ہو اور آپکو
فرعون اور اوسکی قوم سے لڑنے کی تعلیم دے - آپ کو انکی لڑائی کے لئے تیار کرلے اور آپکو
خرق عادات پر اطلاع دے - آپ ابتداء حال مین تنگدل اور تنگ سینہ تہے پہر آپکے دل کو وسیع
کیا اور حلم اور نبوت اور علم عطا کیا - اے جاہل کیا جسکی یہ قدرت ہو فراموش اور نافرمانی کیا جاتا ہے
جو تجہے فراموش نہین کرتا اسے نہ بہلا جو تجہسے غافل نہین ہوتا - اس سے غفلت نہ کر - موت
کا ذکر کر - ملک الموت روح پر موکل ہے - تیری جوانی اور مال و اسباب تجہے مغرور نکرین -
جلدی ہی یہ سب چیزین تجہسے لیجائنگی اور تو اپنا حد سے بڑہنا اور عمر کو بے فائدہ ضایع کرنا یاد
کریگا - اور شرمندہ ہوگا - جبکہ شرمندگی بہی مفید نہوگی قریب ہے کہ تو مرجائیگا اور میری کلام
اور نصیحت کو یاد کرے گا - اور قبر مین تمنا کرے گا کہ تو میرے پاس ہووے اور میری کلام سے
کوشش کر کہ تو میری بات کو تسلیم کرے اور اسپر عمل کرے تاکہ تو دنیا اور آخرت مین میرے ساتہ ہو

مجھپر نیک ظن رکھہ تاکہ تجھے میری کلام سے فائدہ ہو۔ اپنے غیر پر نیک ظن رکھہ۔ اور اپنے دل سے بدظن ہو
اگر توبہ کریگا تو فائدہ اٹھائیگا اور دوسرونکو بھی تجھہ سے فائدہ ہوگا۔ جبتک تو اللہ عزوجل کے غیر کے ساتھ
ہے تو رنج اور غم اور شک اور گرانی مین ہے۔ اپنے دل کے ساتھہ خلق سے نکل اور حق عزوجل کے ساتھہ دل
تحقیق تو دیکھیگا جو آنکھون نے نہین دیکھا۔ اور کانون نے نہین سُنا۔ اور کسی بشر کے دل پر نہین گذرا
یہ حال جس مین تو ہے صحیح اور کامل نہین ہے۔ اسلیئے کہ اسکی بنیاد کمزور ہے مضبوط نہین۔ وہ کوڑا ہے
اور تونے (اپنے زعم مین بلند زعم مین) بلند مکان پر بنیاد ڈالی ہے۔ حق عزوجل کی طرف رجوع کر اور
اس سے سوال کر کہ تجھے اس حال سے جس مین کہ تو ہے یعنی دنیا کی طلب اور آخرت کی روگردانی سے
تجھے بدلائے (تجھپر افسوس) اللہ عزوجل نے تیری لئے فقر کو اختیار کیا اور تو دولتمندی چاہتا
ہے۔ کیا تجھے معلوم نہین کہ وہ تیرے لئے اختیار کرتا ہے اور تو برا جانتا ہے۔ اللہ عزوجل کی اختیار کو
تیرا نفس اور ہوا اور طبع اور شیطان اور برے ہم نشین مکروہ جانتے ہین۔ یہ سب اللہ عزوجل کے
اختیار کرنے کو برا جانتے ہین انسے موافقت نہ کر۔ اور انکے اور انکے اعتراض اور رب عزوجل پر انکے
غضب کرنے کی طرف متوجہ نہو۔ قلب اور سر جس بات کا حکم کرتے ہین اُسکے سُن کیونکہ وہ نیکی کا
امر کرتے اور بدی سے منع کرتے ہین اپنی فقر پر راضی رہ اسپر راضی ہونا بعینہ دولتمندی ہے طاقت
نہ ہونا عصمت (پاکدامنی) ہے کیونکہ جب وہ تجھے طاقت دے تو اغلب اور اکثر یہ ہے کہ تو اسکی نافرمانیو
مین ہلاک ہوجائیگا۔ اور جب تجھے فقیر اور عاجز رکھنے تو اغلب اور اکثر یہ ہے کہ وہ تجھے گناہون سے بچائے
جب تو اسکے اختیار پر صبر کرے تو تجھے اسکے پاس سے اتنا ثواب ملیگا جسے تو اور تمام زمین پر رہنے
والے شمار نہ کرسکین گے۔ تو جلدی کرتا ہے اور جلدی کرنیوالے کو جو وہ چاہتا ہے اس سے کچھہ ہاتھ
نہین آتا۔ جلدی شیطان کا کام ہے۔ اور آہستگی خدا کی طرف سے جب تو جلدی کرے تو شیطان
کے لشکر مین سے اور اسکے ساتھہ ہوگا۔ اور جب تو توقف کرے اور ثابت رہے اور آہستگی کرے
اور صبر کرے تو خدا کے لشکر سے اور اسکے ساتھہ ہوگا۔ درحقیقت تقوی یہ ہے کہ تو کرے وہ جسکے
کرنیکا تجھے اللہ عزوجل نے امر کیا۔ اور باز رہے اس سے جس کے ترک کرنے کا اللہ عزوجل نے کیا

اور اسکے افعال اور مقدورات اور اسکی تمام بلیات اور آفات پر صبر کرے۔ تم تمام خلق۔ تمام نفس۔ تمام غیبت۔ تمام طبع ہو۔ تمہین اللہ عزوجل اور اسکے عارفون کی کوئی خبر نہین۔ تم انکی نسبت دیوانے ہو۔ اور وہ عقلمند۔ جب حق عزوجل کے مجنون کا جنون کامل ہو جاتا ہے۔ تو وہ جنون سے باہر آنیکے قریب ہوتا ہی۔ ابتدا مین حرکت ہی اور انتہا مین سکون مرض دور ہو جاتی ہی اور حکمت اسکی تابع ہو (اے غلام) تو آخرت سے فارغ اور دنیا سے پر ہی۔ تیرا حال مجھی غم مین ڈالتا ہی۔ نیکو کارون اور اولیا سے تیرا جدا رہنا اور انکی مجلس کو ترک کرنا۔ اور اپنی رائے پر بے نیاز ہونا مجھی رنج مین ڈالتا ہی۔ کیا تجھے معلوم نہین کہ جو اپنی رائ کا تابع ہوا گمراہ ہی۔ کوئی عالم نہین مگر وہ زیادہ علم کا محتاج ہے کوئی عالم نہین مگر اوس سے بڑھکر دوسرا علم رکھتا ہی۔ اللہ عزوجل نے فرمایا۔ وَمَا اُوْتِیْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا اور تمہین علم نہین دیا گیا مگر تھوڑا جمہور کو لازم پکڑ۔ بڑے گروہ کے ساتھ رہ بڑی راہ کو لے۔ راہ پر چلنے کے لئے متابعت کو لازم پکڑ۔ اور مخالفت چھوڑ دی۔ ابعداری کرو تم کفایت کئے جاؤگے۔ اور نیا طریقہ نہ نکالو۔ اس راہ پر نفس اور ہوا کے ساتھہ نہ چل۔ بلکہ حکم اور عمل کے ساتھ اور طاقت اور قوت اور تیزی کو ترک کرنے اور تابعداری کرنے اور عاجز بننے اور جلدی کو چھوڑ دینے اور آہستگی کرنے کے ساتھہ۔ یہ چیز جلدی کرنے سے حاصل نہین ہوتی۔ ذریعون اور مردون اور صبر اور رنج اٹھانی اور تکلیف برداشت کرنے کی محتاج ہے اور یہ کہ تو معرفت کر کسی بادشاہ کی صحبت مین رہی تاکہ وہ تجھی رہنمائی کرے اور معرفت سکھلائی اور تجھہ سی تیری بوجھہ کو اوٹھالیوی۔ تو اسکی رکاب مین چلے پس جب تھک جائے تو وہ تجھی سوار ہونے کا حکم دی یا اپنی پیچھی سوار کرلے۔ اگر تو محب ہوگا وہ تجھی اپنی پیچھے بٹھلائیگا۔ اور اگر محبوب ہووے تو وہ تجھی زین پر بٹھلائیگا۔ اور خود تیرے پیچھے سوار ہوگا۔ جس نے اسکو چکھا۔ تحقیق اسنے اسے پہچان لیا۔ انہون کے ساتھہ بیٹھنا نعمت ہے اور اغیار جھوٹے منافقون کے ساتھہ نقمت (رنج) ہی تجھے اللہ عزوجل کے لئے مراقبہ کرنا اور اپنی نفس سی ان حقوق کا جو اللہ عزوجل اور خلق کی اسپر واجب ہین مطالبہ کرنا ضروری ہے اگر تو دنیا اور آخرت کی بہتری چاہتا ہے تو اللہ عزوجل کے علم مین جو تجھہ سی متعلق مراقبہ کر اللہ

اپنے نفس سے عمل طلب کر۔ اس سے اللہ عزوجل کے امر کا مطالبہ کر۔ اور اسے گناہون کے کرنے سے باز رکھ آفات آنے کے وقت اسے صبر کو لازم کر۔ اور قضا و قدر آنیکے وقت رضا کو اور نعمتون کے وقت شکر کو۔ پس جب توبہ کریگا تجھ سے آفات دور ہو جائین گے۔ اور تیری صحبت اللہ عزوجل کے ساتھ درست ہو جائے گی۔ اور راستہ مین رفیق سے کامیاب ہوگا۔ اور تجھے مدد گار ملجائیگا اور تو اس خزانے کو پالے گا جو تیرے تابع ہوگا۔ جہان تو جائے۔ تجھے کچھ پرواہ نہوگی۔ کہ کہان تھا اور کس جگہ ڈیرہ کیا۔ کیونکہ جہان تو گریگا۔ اٹھایا جائیگا۔ حکم اور علم اور قدر اور انس اور جن و ملک (فرشتے) تیرے خادم ہونگے۔ اللہ عزوجل سے تیرے ڈرنے کے باعث تمام چیزین تجھ سے خوف کھائین گی۔ اور اللہ عزوجل کی اطاعت کے باعث تمام چیزین تیری اطاعت کرین گی جو شخص اللہ عزوجل سے ڈرے اس سے سب چیزین ڈرتی ہین اور جو اس سے نہ ڈرے سب چیزین اوسکو ڈراتی ہین۔ جو اللہ عزوجل کا خادم ہوتا ہے سب چیزین اوسکی خدمت کرتی ہین کیونکہ وہ اپنے بندون کے عمل کا ایک ذرہ بھی ضایع نہین کرتا۔ كَمَا تَكُونُ تُدَانُ (تو جیسا کریگا ویسا پائے گا) جیسے تم ہوگے (ویسی ہی) وہ تم پر ولایت کرے گا۔ اے خدا دنیا اور آخرت مین ہم سے اپنے کرم اور احسان اور درگذر کرنے اور لطف کے ساتھ معاملہ کر اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (ہمین دنیا مین نیکی اور آخرت مین نیکی عطا کر۔ اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا)

چھپنون مجلس

آپنے (خدا آپ سے راضی ہو) اتوار کے صبح کو انیسوین ماہ رمضان ۵۴۵ھ کو رباط مین فرمایا (اے غلام) مین تیرے کاروبار کو اللہ عزوجل کا مراقبہ کرنیوالا ہو اس سے ڈرنے والا نہین دیکھتا ہون شریرون اور بدکارون سے ملتا ہے۔ اور اولیاء اور برگزیدون سے جدا رہتا ہے۔ تونے اپنے دل کو حق عزوجل سے فارغ کیا ہے۔ اور دنیا اور دنیا والون سے اسکے مال کی خوشی سے پر کیا ہے۔ کیا تو نہین جانتا کہ خوف دل کا کوتوال اور اوسکو نورانی کرنے والا اور تفسیر کرنے والا ہے۔ اگر تو اس حال پر ہمیشہ رہے تو

دنیا اور آخرت کی سلامتی دیا جائیگا۔ اگر تو موت کو یاد رکھے تو دنیا مین تیری خوشی کم اور زہد زیادہ ہوگا جسکا
انجام موت ہو۔ وہ کسطرح کسی چیز سے خوش ہوتا ہی۔ نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا۔ لکل
ساع غاية و غاية كل حي الموت (ہرایک سعی کرنے والے کی غایت ہی اور ہرایک زندہ
کی غایت موت ہے) غمون اور خوشیون اور دولتمندی و فقیری اور سختی اور نرمی اور مرضون
اور دردون کا انجام موت ہی جو مرگیا اسکی قیامت قایم ہوگئی اور اسکی نسبت بعید قریب ہوگیا۔ یہہ
سب چیزین جنہیں تو ہی ہوس ہین جس حال مین تو ہی اس سی اپنی دل اور سر اور باطن سے جدا ہو
دنیا مقررہ مدت تک ہی۔ اور آخرت غیر معین ابد تک۔ دنیا مین تیری زندگی مقررہ مدت تک
ہے۔ اور آخرت مین تیری زندگی غیر معین ابد تک۔ سعی کر کہ تو ساری کا سارا عبادت ہو جائے
جب تو یہ کرے گا بالکل رب عزوجل کے لئے ہو جائے گا گناہ نفس کا وجود ہے اور عبادت اسکا
نہونا شہوتون کا حاصل کرنا نفس کی ہستی ہی اور ان سی باز رہنا اسکی نیستی شہوتون سی باز رہ اور
انکو نہلے مگر اللہ عزوجل کی قدر کے ساتھہ موافقت کرنیسے نہ اپنی اختیار اور خواہشون سی شہوت کو
اسنین زہد کرنے کے ہاتھہ سے تھہرا اور جبر لگے۔ زہد کا ہاتھہ تجھے کھینچے۔ پس تو شہوت کو لیکر نفس تک
پہونچائے۔ زہد کی نہایت ضرورت ہی۔ اپنی حالت کو جاننے سے پہلے تو اسکا محتاج ہے اگر
زہد اندھیرے مین ہوا اور دنیا اور رغبت اور روشنی مین تو یہ تاریکی ہے۔ جب یہہ تجھہ
دور ہو جائے تو روشنی کو دیکھیگا۔ قدرت اندھیرا ہے۔ اور مقدر کی پابندی روشنی تیرے
حال کا اول تاریکی ہی۔ پس جب اللہ عزوجل اسکو دور کرے اور تو اسکے حضور مین ثابت رہی۔ تو تیرا
امر روشن ہو جائیگا جب معرفت کے چاند کا نور آتا ہے لیلۃ القدر کی تاریکی کو اجالا کر دیتا ہی
جب اللہ عزوجل کے علم کا سورج چڑہتا ہے بالکل تمام کدورتین اور اندھیرے دور ہو جاتے ہین
تیرے لئے ظاہر ہو جاتا ہے جو تیرے ارد گرد مین ہے اور جو تجھہ سے دور ہی تیرے لئے ظاہر اور روشن
ہو جاتا ہی۔ جو اس سی پہلے تجھی مشتبہہ تھا تیرے لئے پلید اور پاک اور تیرے غیر اور تیری اپنے کے
درمیان تمیز ہو جاتی ہے تو خلق کی مراد اور حق عزوجل کی مراد مین فرق جانتا ہی تو خلق کے

دروازے اور حق عزوجل کے دروازے کو دیکھ لیتا ہے پس وہاں وہ چیزیں دیکھتا ہے جو آنکھوں نے نہیں
دیکھیں اور کانوں نے نہیں سنیں اور کسی بشر کے دل پر نہیں گذریں۔ اور تیرا دل مشاہدے کے طعام سے
کھاتا اور انس کی شراب سے پیتا ہے۔ اور اسے قبولیت کی خلعت پہنائی جاتی ہے۔ پھر خلق کی طرف انکی
مصلحتوں اور انکو گمراہی اور رب عزوجل سے دوری اور اسکی نافرمانی سے باز کرنیکے لئے واپس کیا جاتا
ہے۔ وہ بڑی مضبوطی اور دوامی حفاظت اور دوامی سلامت کے ساتھ واپس ہوتا ہے۔ اے کہ اوسکو
نہیں سمجھا کیا اسپر ایمان نہیں لاتا تو بے مغز چھلکا اور خراب بوسیدہ لکڑی ہے آگ کے کام کی مگر یہ
تو توبہ کرے اور یقین کرے اور تصدیق کرے (تجھپر افسوس ہے) اگر تو توبہ اور یقین اور تصدیق
کریگا۔ تو اپنے کاسہ میں شراب پائیگا اور سلامتی اور شیرینی۔ اور اگر نکرے گا تو اس میں کچھ پائیگا
جو تیری زبان اور باچھوں اور جگر کو کاٹ ڈالے گی۔ میری بات کو مان۔ میں تیرے ہی فائدے کیلئے
کہہ رہا ہوں۔ ہاں۔ مجھسے عداوت نہ کر۔ میرے اور تیرے درمیان کیا عداوت ہے۔ میں تیری
نماز کے لئے اور تیری نجاست اور میل کو دور کرنیکے لئے مسجد ہوں۔ تیرے لئے راستہ کو صاف کرتا ہوں اور
اسمیں تیرے کھانا اور پینا تیار کرتا ہوں۔ میں یہ تیرے ساتھ کرتا ہوں اور اسپر تجھسے بدلہ نہیں مانگتا۔ میرا
وظیفہ اور ہے۔ میرا کام حق عزوجل کے طالبوں کی خدمت کرنا ہے۔ جب تو حق عزوجل کا
صحیح طالب ہو۔ تو میں تیرے لئے خدمت میں لگایا جاؤنگا۔ جب بندے کی نیت اور حق عزوجل کا طالب
ہونا کامل ہوجائے تو تمام چیزیں اسکی مسخر (تابعدار) ہوجاتی ہیں۔ اے غلام۔ خود اپنے
نفس کا واعظ بن اور میرے غیر کی طرف توجہ نہ لا۔ میری نصیحت تیرے ظاہر پر ہے
اور تیرا وعظ باطن پر۔ اپنے نفس کو ہمیشہ موت کو یاد رکھنے اور علاقے اور اسباب کو قطع کرنیکا
وعظ کرنا۔ لوگوں کے مالک پیدا کرنیوالے بڑے بزرگ۔ بڑے علم والے کا ہوجا۔ اسکی رحمت کے
دامن اور اسکی عنایت سے تمسک کر۔ اس سے اسکے غیر میں مشغول نہ ہو۔ وہ تیرا اس سے
حاجب (روکنے والا) ہے جب تم میں سے کوئی ایک میرے ہاتھ پر فلاح (مخلصی) پائے میں اس سے خوش ہوتا
ہوں۔ اور جب میں نصیحت کروں۔ اور وہ نہ ملتے تو میں اسپر غمگین ہوتا ہوں۔ سو میں تیرے قریب

ہوتا ہی اور منافق مجہہ سے بہاگتا ہی اے منافقو مین تم پر غصہ ہونے مین حق عزوجل کے موافق ہون اس نے مجہی تمپر جلتی ہوئی آگ بنایا ہی۔ پس اگر تم توبہ کرو اور میری نصیحت کو مانو اور میرے کلام کی سختی پر صبر کرو۔ تو مین تمپر سلامتی اور خنکی ہونگا۔ تم پر افسوس تم حیا نہین کرتے ظاہر مین تم عابد ہو اور باطن مین گنہگار۔ تم جلدی موت اور بیماری کے ہاتہہ مین پکڑے جاؤگے۔ پہر اللہ عزوجل کی آگ کے قید خانہ مین کئی جاؤگے۔ اور تم ہی عملون مین سستی کرنیوالو۔ شرم نہین کرتے تم اپنے دنون اور راتون مین بیکاری پر راضی ہو تم اللہ عزوجل کے انعامات کو سستی کے ساتہہ لینا چاہتے ہو عملون مین مصروف رہو۔ بیشک تمہارے نفس انکے عادی ہو جائینگے۔ ہر ایک آنیوالے کے لئے وحشت (حیرانی) ہے اور آخر کا صاف ہو جاؤگے اور کدورتین جاتی رہین گی جب تم توبہ کروگے تو ابتدا اور انتہا ضروری ہی۔ اے اپنے آقا کی خدمت سے بہاگنے والو۔ اے اپنی راؤن پر برگزیدہ نبیون اور رسولون اور نیکوکارون کی رائے کو ترک کرکے مغرور ہونے والو۔ اے حق عزوجل کے سوا خلق پر بہروسہ رکہنے والو۔ کیا تم نے نہین سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی۔ مَلْعُونٌ مَلْعُونٌ مَنْ كَانَتْ ثِقَتُهُ بِمَخْلُوقٍ مِثْلِهٖ (یعنی ہی لعنتی ہی وہ جسکا اعتماد اپنی جیسی مخلوق پر ہو) دنیا کو طلب نکر۔ اور اس ہی کسی چیز پر غضب نہ کر۔ کیونکہ یہ تیرے دل کو اسطرح بگاڑ دیگا جیسے کہ سرکہ شہد کو بگاڑ دیتا ہی۔

(تجہپر افسوس) تو نے دنیا کی محبت اور تکبر کو جمع کیا ہے۔ اور یہ دونون خصلتین ایسی ہین کہ انکا صاحب نجات نہین پاتا۔ جبتک کہ دونون سے توبہ نکرے۔ عقلمند ہو۔ تو کون ہی اور کیا چیز ہی اور کس چیز سے بنایا گیا ہی۔ اور کس چیز کے لئے پیدا کیا گیا ہی۔ غرور نہ کر۔ غرور نہین کرتا مگر وہ شخص جو اللہ عزوجل اور اسکے رسول اور اسکی نیک بندون سے ناواقف ہو۔ اے کم عقل تو بلندی (عزت) تکبر کے ساتہہ طلب کرتا ہی۔ اسکا الٹ کر پائے گا۔ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ تَكَبَّرَ وَضَعَهُ اللّٰهُ مَنْ رَضِيَ بِالْآخِرَةِ صَارَ فِي الْأَوْلٰى مَنْ رَضِيَ بِالْقَلِيلِ جَاءَ الْكَثِيرُ

مَنْ رَضِيَ بِالذُّلِّ جَاءَ الْعِزُّ (جس نے اللہ کے لئے تواضع کی اسکو اللہ عزوجل بلند
کرتا ہی اور جس نے تکبر کیا اللہ اوسکو پست کرتا ہی۔ جو شخص آخرت پر راضی ہوا وہ پہلی (صف) مین ہوا
جو ہوڑی پر راضی ہوا اوسکو بہتا ملتا ہی جو ذلت پر راضی ہوا اوسکو عزت ملتی ہی) ذلت پر راضی ہو تاکہ
تیرے حق مین امر بدل جائے۔ جو قدر کے لئے ذلیل ہوا اور اسپر راضی ہوا اللہ عزوجل جو تمام
چیزون پر قادر ہی اوسکو بلند کرتا ہے۔ تواضع اور نیک ادب تجھے مقرب بناتا ہی اور تکبر اور
بے ادبی تجھے بعید کرتی ہی۔ عبادت تیری اصلاح کرتی اور مقرب بناتی ہی اور گناہ تجھے خراب
کرتا اور بعید کرتا ہی (اے غلام) دین کو انجیر کے بدلے نہ بیچ اپنے دین کو سلاطین اور
بادشاہون اور دولت مندون کی انجیر اور حرام کہانیکے بدلے مت فروخت کر جب تعون کی
عوض کہائیگا تیرا دل سیاہ ہو جائیگا۔ اور سیاہ کسطرح نہ ہو حالانکہ تو مخلوق کی عبادت
کرتا ہے۔ اے بے نصیب اگر تیرے دلمین نور ہوتا تو البتہ تو حرام اور شبہے اور مباح کے
درمیان اور اوس چیز کے درمیان جو تیرے دلکو سیاہ کرتی ہی اور اسکو جو اوسکو منور کرتی ہی اور اوسکے
درمیان جو تیرے دلکو مقرب بناتی اور اسکے جو اُسے بعید کرتی ہی فرق کرتا۔ اے بے وقوف مین نہین
پہچانتا مگر کسب کو یا حق عزوجل پر توکل کرنے کو۔ ایمان کے شروع مین کسب حاصل کرتا ہی پہر
قوت ایمان کے وقت اللہ عزوجل سے درمیانی ذریعون کو دور کرنیکے بعد لینا۔ جب دل قوی
ہوتا ہی تو وہ حق عزوجل سے خلقت کے ہاتہون پر اسکے حکم سے لیتا ہی اور میری کلام ارتفاع
الوسائط (ذریعون کے دور کرنا) کے معنی یہ ہین۔ کہ دل کو ذریعون پر بہروسہ کرنے اور اپنی
حیلے تابع امر الٰہی کے ساتہہ شرک کرنے سے دور رکہنا۔ پس وہ انسے لیوے اور انکی تعریف اور
مذمت اور قبولیت اور رد سے بہرا ہو۔ اگر وہ دیں تو انہین اللہ عزوجل کے فعل کو دیکہے اور اگر
نہ دین تو بہی اسیطرح۔ قوم (اولیاء) اللہ عزوجل کے غیر سے بہرے گونگے اندہے ہین انکے
پاس کوئی نہین مگر وہی۔ وہی انکا مددگار اور انہین بے مدد چہوڑنے والا اور دینے والا
اور روکنے والا۔ اور انکو ضرر اور نفع پہنچانے والا ہے۔ انکے پاس مغز ہی چہلکے کے بغیر صفا

پاکیزہ برپاکیزہ ہے۔ پس یہ وہ ہین کہ تمام خلقت انکے دلون سے نکلجاتی ہے۔ انمین سوا اللہ عزوجل
کے کچہہ نہین رہتا۔ انمین اسکا ذکر مخفی ہوتا ہے نہ اسکے غیرکا۔ اے خدا ہم کو اپنی معرفت عطا کر۔
(تجہپر افسوس) توگمان کرتا ہے کہ تجہی قدرت ہے کہ اپنے نفس کو آراستہ کرے۔ اگر حکم نہوتا تو اسے
منافق تجہی بتاتا۔ اور رسوا کرتا۔ میرے پاس فخر نکر۔ کیونکہ مین شرم نہین کرتا۔ مگر اللہ عزوجل اور
اوسکے نیک بندون سے۔ بندہ جب اللہ عزوجل کو پہچان لیتا ہے اسکے دل سے مخلوق نکلجاتی
ہے اور ایسی پراگندہ ہوتی ہے جسطرح کہ درخت سے خشک پتے۔ پس وہ بےخلق رہجاتا ہے
حاصل یہ کہ انکے دیکہنے سے اور انکے کلام کو سننے سے دل اور سر کے ساتہہ اندہا اور بہرا ہوتا ہے جب
دل مطمئن ہوجاتا ہے تو اسے ہاتہہ پاؤن کی حفاظت سپرد کی جاتی ہے۔ پہر دل حق عزوجل کی طرف
اوسچیز کو طلب کرنیکے لئے جو اسکے پاس ہے سفر کرتا ہے۔ پہر دنیا مین آتا ہے۔ پس نفس کو درست
کرنے اور اوسکی مصلحتون مین قایم ہوجاتا ہے۔ حق عزوجل کے طالبون کے حق مین اسکا طریق
اور ہمیشہ یہی ہے۔ مقسومات کو پورا حاصل کرنیکے وقت دنیا انکے پاس بڑہیا منحوس بدشکل کی
صورت مین آتی ہے۔ اور انکو انکے مقسومات پورے طور سے دیتی ہے۔ انکی لونڈی ہوتی ہے
نہ کنیزک فرشی۔ وے اس سے لیتے ہین جو کچہہ انکا اسکے پاس ہے اور اسکی طرف توجہ نہین کرتے
اے غلام۔ اپنے دل کو رب عزوجل کے لئے فارغ کر۔ اور اپنے ہاتہہ پاؤن اور نفس کو عیال کیلئے
مشقت کرنے مین مشغول رکہہ۔ پس یہہ اسکے امر پر عمل کرنا اور اسکے حکم کے بموجب انکے لئے
کسب کرنا ہے۔ حق عزوجل کے حضور مین خاموشی اور سوال کو صبر اور رضا کے ساتہہ ترک کرنا دعا
اور سوال اور اصرار سے اچہا ہے۔ اسکے علم سے اپنے علم کو محو کر۔ اور اسکی تدبیر سے اپنی تدبیر
کو دور کر۔ اور اسکے ارادے سے اپنے ارادہ کو قطع کر۔ اور اسکی قضاؤن اور مقدرون کے وقوع
کے وقت اپنی عقل کو ترک کر۔ اسکے ساتہہ بہی (معاملہ کر) اگر تو اسے اپنا مالک اور پروردگار
اور سلامت رکہنے والا جانتا ہے۔ اگر اس تک پہونچنا چاہتا ہے تو اوسکے حضور مین سکون کو
لازم پکڑ۔ مومن کے خواطر اور ہمتین متحد ہین۔ سوائے ایک خیال کے جو اسکے دل کی طرف

حق عزوجل کا گذرتا ہی اور کوئی باقی نہین۔ اور وہ اپنے رب عزوجل کے قرب کے دروازے پر کہڑا ہی جب اوسکی معرفت کامل ہوجاتی ہی تو اوسکے سامنے دروازہ کہولا جاتا ہی۔ پس وہ اسکے اندر داخل ہوجاتا ہی اور وہ چیزین دیکہتا ہی جنکی تعریف بیان نہین کرسکتا۔ عاطر دل کے لئے ہی اور اشارہ پوشیدہ کلام کے لئے۔ وہ شخص جو اپنے نفس اور ہوا اور برے اخلاق اور تمام مخلوق سے فانی ہی ارام اور خوشی اور نعمت مین ہی۔ وہ اس مین خبرداری اور حفاظت کیا گیا ہی۔ اللہ عزوجل نے انکے حق مین فرمایا۔ ونقلبهم ذات اليمين وذات الشمال (ہم انکو داہنے اور بائین ملٹاتے ہین) (اے غلام) اسکو سن اور اسپر ایمان لا اور اسکی تکذیب نکر۔ اپنے نفس کو کسی وجہ کے ساتہہ نیکی سے محروم نہ رکہہ۔

ستانویں مجلس۔ آپ نے (خدا آپ سے راضی ہو) جمعہ کی صبحکو چہ ہوین ماہ رمضان ۵۴۵ہجری کو مدرسہ مین فرمایا۔ اے غلامو۔ مجہہ ایک ذرہ صدق کا ظاہر کرو۔ یہ تمہارے مال اور گہر تمپر حلال ہین۔ مین تم سے سوائے صدق اور اخلاص کے کچہہ نہین چاہتا اور اسکا نفع تمہارے لئے ہی۔ تمہین تمہارے لئے چاہتا ہون نہ اپنے لئے اپنی ظاہری اور باطنی زبانون کے لفظون کو مقید کرو۔ تحقیق تمپر فرشتے نگہبان ہین۔ جو تمہاری ظاہر کی نگہبانی کرتے ہین اور حق عزوجل تمہاری باطن کی نگہبانی کرتا ہی۔ اے وہ کہ تو محلون اور گہرون کو بناتا ہی اور تیری ساری عمر دنیا کی عمارت مین باطل ہوجاتی ہی۔ کوئی شئے نیک نیت کے بغیر نہ بنا۔ کیونکہ عمارت دنیا کی بنیاد نیک نیتی ہی۔ نفس اور ہوا کے ساتہہ عمارت نہ بنا۔ جاہل دنیا مین اپنی نفس اور ہوا اور طبع اور عادت کے ساتہہ عمارت بناتا ہی۔ بغیر حکم کے امر اور اللہ عزوجل کی قضا اور فعل سے موافقت کرینگے۔ پس لاچار اسکا قرینہ نیک نہین ہوتا۔ اور عمارت اسکو مبارک نہین ہوتی اور اس مین اسکو مشغول کرتا ہی اور اسے قیامت کے دن کہا جایگا۔ تونے کیون بنائی اور کہان سے خرچ کیا اور کیون خرچ کیا ان سب پر حساب کیا جائیگا۔ رضا اور موافقت کو طلب کر اور اپنے مقسوم پر قناعت کر۔ اور جو تیرے مقسوم مین نہین ہے۔ اسکو طلب نہ کر۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہی

آپ نے فرمایا اشد عقوبات اللہ عزوجل لعبدہ فی الدنیا طلبہ ما لم
یقسم لہ (بندے کے لئے دنیا میں اللہ عزوجل کے عذابوں میں سے زیادہ سخت اپنی غیر مقسوم کا
طلب کرنا ہے) اور آپ (خدا آپ سے راضی ہو) فرمایا۔ اگر تو میرے پاس آئے اور مجھ میں نیک ظن
نہ رکھتا ہو تو میری کلام سے فلاح نہ پائے گا (تجھ پر افسوس) مسلمان ہونیکا دعوی کرتا ہے اور اللہ
عزوجل اور اسکے نیک بندوں پر اعتراض کرتا ہے۔ تو اپنے دعوی میں جھوٹا ہے۔ اسلام استسلام
یعنے اللہ عزوجل کی قضا اور قدر کو تسلیم کرنے اور اسکے افعال پر قرآن اور حدیث کے حدود کی
پابندی کے ساتھ راضی رہنے سے مشتق ہے۔ اسوقت تیرا اسلام درست ہوگا۔ درازی امید
کی شامت ہے جو تجھ کو اللہ عزوجل کی نافرمانیوں اور مخالفت میں ڈالتی ہے جب تو اپنی امید کو کوتاہ
کریگا خیر تیرے پاس آئے گی۔ پس اگر تو نجات چاہتا ہے۔ تو اسے پکڑ جس نے قدر کے ہاتھ سے
اوسپنجہ کو لے لیا جسے وہ لائے اور شرع کے بموجب اسپر راضی ہوا اور اسکو اپنے پر راضی کیا۔
اسکا نفس اور ہوا اور طبع اور شیطان نہیں ہے یعنی وہ انپر مدد دئے گئے ہیں۔ یہ نہیں کہ وہ
بالکل نیست ہو گئے ہیں۔ انبیا کے چلا جانیکے بعد (انپر سلام ہو) ہم میں سے کوئی بے گناہ
نہیں ہے۔ اسکا نفس مطمئن اور حرص مغلوب اور طبع کا شعلہ بجھا ہوا اور شیطان مقید ہے۔ اس سے
اسکے (یعنی شیطان) کے کچھ نہیں آتا۔ اسکے گرد پھرتا ہے مگر اسے نہیں پاتا۔ توکل میں سبب
کا مقید بننا نہیں ہے اور توحید میں کسی سے ضرر اور نفع کو دیکھنا نہیں ہے۔ تو تمام نفس
تمام حرص بالکل عادت ہے۔ توکل اور توحید کی تجھے کوئی خبر نہیں۔ تلخی ہے پھر شیرینی۔ پھر
ٹوٹنا۔ پھر پیوند پانا۔ پھر موت پھر ابدی حیاتی۔ ذلت ہے پھر عزت۔ فقیری ہے پھر دولتمندی
نیست ہونا۔ پھر اسکے ساتھ ہست ہونا نہ اپنے ساتھ۔ اگر تو اسپر صبر کریگا تو تیرے لئے صحیح
ہو جائیگا جو تو حق عزوجل سے چاہتا ہے۔ نہیں تو تیرے لئے کوئی چیز صحیح نہ ہوگی۔ جو چیز
تجھے اللہ عزوجل سے پھیرے وہ تجھپر نامبارک ہے۔ خواہی فرائض اور سنت کو ادا کرنیکے بعد
روزہ اور نماز (نفلی) کیوں نہ ہو۔ جب فرضی روزے ادا کرنیکے بعد تجھے بھوکہ اور پیاس

حق عزوجل کے حضور مین دل حضوری اور اوسکے لئے مراقبہ کرنے اور اوسکے ساتھہ اچھی زندگی بسر کرتے اور اوسکی صحبت اور اوسکے قرب سے نفلی روزون مین مشغول کرے تو تو حجاب اور خلق اور نفس وہوا کا بندہ ہی۔ عارف اللہ عزوجل کے ساتھہ اسکے قرب کے جھنڈی کے نیچے مع اپنے علم اور سر کے کھڑا ہے اسکی قضا اور قدر کے ساتھہ گردش کرتا ہی۔ اور جب عاجز رہ جاتا ہی تو بے گردش اسکی طرف سے گردش دیا جاتا ہی اور بے تحریک حرکت اور بے تسکین سکون دیا جاتا ہی۔ وہ ان مین سے ہوجاتا ہی جنکے حق مین اللہ عزوجل نے فرمایا۔ وَنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَذَاتَ الشِّمَالِ (ہم انکو داہنی طرف اور بائین طرف پلٹاتے ہین) جب انہون نے عاجزی کی حرکت دئے گئے۔ حرکت قدر کی ساتھہ ہی اور سکون اور تسلیم عجز کے وقت۔ ہستی کے وقت حرکت ہی اور نیستی کے وقت سکون حرکت حکم مین ہی اور سکون علم مین۔ تو صحیح تب ہوگا جب نفس اور ہوا اور طبع اور خلق کو ترک کردی۔ خلاصہ یہ کہ خلق کا معتقد نہ رہی۔ تیرے ضرر اور نفع اور رزق کا سوا رب عزوجل کے کوئی مالک نہ ہو ہمیشہ اوسکی عبادت اور اسکی نہی مین لگا رہ۔ اللہ عزوجل کے سوا تیرے ہاتہہ مین کوئی چیز نہ ہے پس تو خلقت مین سے زیادہ دولتمند اور زیادہ معزز ہوجائیگا۔ آدم علیہ السلام کیطرح ہوجائیگا کہ تمام چیزون کو انکے لئے سجدہ کرنیکا حکم ہوا۔ یہ عوام الناس اور بہت سے خاصون کی عقل سے باہر ہے۔ یہ آدم کا ذرہ اور اوسکی عقل سی ہی۔ اسے بے علم فقیہہ بن پہر گوشہ پکڑ۔ قوم (اولیا) فقیہہ بنے پہر خلق سے اپنے دلون کے ساتھہ گوشہ گیر ہوئی۔ انکی ظاہر مخلوق کے ساتھہ مین انکی اصلاح کیلئے اور انکے باطن حق عزوجل کے ساتھہ خدمت اور صحبت مین۔ پس وہ قریب ہونیوالے اور بعید ہونے والے ہین۔ حکم مین خلق کے ساتھہ ہین اور علم اور لوگون کے ساتھہ انسے بعید۔ انکے دل تمام چیزون سے علٰحدہ اور دور ہین۔ ظاہر مین انکا کام حکم کو مضبوط کرنا ہی جسوقت انکا کپڑا میلہ ہوتا ہی اسکو دہوتے اور پاک کرتے اور خوشبو لگاتے ہین جب کبھی اس سے کچہہ پھٹ جاتا ہی اسکو مرمت کرتے اور سیتے ہین وہ خلق کے سردار ہین۔ انمین کا ایک ذرہ مضبوط پہاڑون کی طرح ہی۔ انکے دل رب عزوجل کے ساتھہ ہین۔ انکے حضور مین گم ہوئی

اسکے مراقبے مین اسکے علم مین غوطہ زن ہین۔ اے خدا ہماری غذا اپنا ذکر اور ہماری دولتمندی اپنا قرب بنا۔ آمین۔ تو مردہ دل ہے اور تیری مجلس بھی مردہ دلون کے ساتھہ ہی۔ زندون برگزیدون لی بدالون کو لازم پکڑ۔ تو قبر ہے اپنے جیسے قبر کے پاس جاتا ہے۔ مردہ ہے۔ اپنے جیسے مردہ کے پاس آتاہی تو اپاہج ہے کیا تیرے جیسا اپاہج تجھے رہنمائی کرے گا۔ اندہا ہے کیا تیرے جیسا اندھا تیرا رہبر ہوسکے گا۔ ایمان والون ایقان والون نیکو کارون کی مجلس کر۔ اور انکی بات پر صبر کر۔ اور تسلیم کر۔ اور اسپر عمل کر۔ تحقیق تو نجات پائیگا۔ مشائخ کے قول کو سن اور اسپر عمل کر۔ اور انکی عزت کر۔ اگر تجھے نجات درکار ہے۔ میرا ایک شیخ تھا۔ جب کبھی مجھپر اشکال واقع ہوتا۔ اور میرے دلمین کوئی خطرہ گذرتا تو وہ بیان کردیتا اور مجھے کہنے کا محتاج نہ چھوڑتا۔ یہ میرے نیک ادب و عزت کے باعث تھا جس مین اسکے ساتھہ پیش آتا۔ مین نے کسی شیخ کی صحبت نہین کی مگر عزت کرنے اور نیک ادب کے ساتھہ۔ صوفی بخیل نہین ہوتا۔ کیونکہ اوسکے پاس کوئی چیز نہین رہی جسپر وہ بخل کرے اسنے سب چیزون کو چھوڑ دینے کا دعوی کیا ہی اگر وہ کچھہ دیا جائے تو اور دنکے لئے لیتا ہی نہ اپنے لئے۔ اسکا دل موجودات اور مصورات سے صاف ہی۔ بخل وہی کرتا ہی جس کے پاس مال ہو۔ اور صوفی کے نزدیک سب چیزین اور دنکی ہین۔ پس وہ دوسرے کا مال پر کسطرح بخل کرے اسکا کوئی دشمن نہین۔ اور نہ کوئی دوست اور نہ اسکی توجہ تعریف اور مذمت کے سننے کیطرف ہے وہ عطا اور منع اور ضرر اور نفع اللہ عزوجل کے غیر سے نہین دیکھتا۔ وہ حیات پر خوش نہین ہوتا اور موت پر غمگین نہین ہتا۔ اسکی موت اللہ عزوجل کا غضب ہی اور حیات اسکی رضامندی مجلس مین اسکی وحشت ہے اور خلوت مین انس۔ اسکا کہانا اللہ عزوجل کا ذکر ہے اور پینا اسکے انس کی شراب وہ یقیناً دنیا کے مال و اسباب پر بخیل نہین ہوتا۔ کیونکہ وہ سب سے بے نیاز ہے۔

ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنة وفی الاٰخرة حسنة وقنا عذاب النار۔

(اے ہمارے خدا ہمین دنیا مین نیکی اور آخرت مین نیکی عطا کر اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا)

اٹھاونوین مجلس۔ آپ نے (خدا آپ سے راضی ہو) جمعہ کے روز صبح کے وقت ماہ شوال

۵۴۵ھ ہجری کی پہلی تاریخ کو کچھ کلام کی بعد مدرسہ مین فرمایا۔ تو کس قدر پڑہیگا۔ اور عمل نہین کریگا علم کے دفتر کو بند کر۔ پہر عمل کے دفتر کو اخلاص کے ساتھہ کہول۔ نہین تو تجھے نجات نہین۔ تو صرف علم پڑھتا ہے۔ اپنے افعال سے حق عزوجل پر جرأت کرتا ہی۔ تونے حیا کا پردہ اپنی آنکھون سے اتار دیا۔ اور تونے اسکو یعنی خدا کو تمام دیکھنے والون سے عاجز تر بنایا ہی۔ اپنی حرص کے بموجب لیتا ہی اور حرص کے بموجب منع کرتا۔ اور حرص کے ساتھہ حرکت کرتا ہی۔ پس یقیناً تیری حرص تجھے مار ڈالیگی۔ اللہ عزوجل سے اپنی تمام حالات مین حیا کر اور اسکے حکم کے بموجب عمل کر جب تو ظاہری حکم پر عمل کریگا تو عمل تجھے اللہ عزوجل کے علم کا مقرب بنائیگا۔ اے خدا ہمکو غافلون کی نیند سے بیدار کر۔ آمین قبول فرما۔ جب تو گناہون کا مرتکب ہوگا تو آفتین آئینگی۔ اور تجھپر واقع ہونگی۔ پس اگر تونے توبہ کی اور اپنے رب عزوجل سے معافی مانگی اور اس سے مدد چاہے تو وہ تیرے اردگرد پڑینگی۔ تیرے لیے کسی بلا کا ہونا ضروری ہی۔ پس اللہ عزوجل سے سوال کر کہ وہ تجھے اسکے ساتھہ صبر اور موافقت عطا کرے تاکہ تو اس مین جو تیرے اور اسکے درمیان ہے سلامت رہے اور خدشہ قالب (مراد جسم) کو ہو نہ دل کو۔ ظاہر مین ہو نہ باطن مین۔ مال ہو نہ دین مین۔ پس اسوقت بلا نعمت ہوگی۔

اے منافق تونے اللہ عزوجل اور اسکے رسول کی تابعداری کے نام پر قناعت کی ہے نہ معنی پر یہ تیرے ظاہر اور باطن کا جھوٹھ ہے۔ پس یقیناً تو دنیا اور آخرت مین ذلیل ہوگا۔ گنہگار اپنے نفس مین ذلیل ہی اور جھوٹا بہی ذلیل۔ اے عالم اپنے علم کو دنیا داروں کے نزدیک گدلا ن کر۔ عزت والے کو ذلیل کے عوض فروخت نکر۔ عزت والا علم ہے۔ اور ذلیل وہ انکے ہاتھون مین دنیا کا مال ہے۔ جو کچھ تیرے مقسوم مین نہین مخلوقات تجھے وہ نہین سکتی۔ صرف تیرا مقسوم انکے ہاتون پر جاری ہوتا ہی۔ پس اگر صبر کرے گا تو تیرا مقسوم انکے ذریعے تجھے عزت کے ساتھہ ملجائیگا (تجھپر افسوس) رازق وہ ہی جو دوسرے کا رزق نہین کہاتا۔ سخی وہ ہے جو دوسرے سے عطا نہین لیتا۔ اللہ عزوجل کی عبادت مین مشغول ہو۔ اور اس سے طلب کرنا چھوڑ دو۔ وہ تیری مصلحت کو جاننے اور پہچاننے کا محتاج نہین۔ اللہ عزوجل نے اپنے کسی کلام مین فرمایا ہی

مَنْ شَغَلَهُ ذِكْرِي عَنْ مَسْئَلَتِي اَعْطَيْتُهُ اَفْضَلَ مَا اُعْطِي السَّائِلِين۔
(جس شخصکو میرا ذکر سوال کرنے سے روک لیوے۔ مین اسے سوال کرنے والون سے بہت زیادہ دیتا ہون)
زبانی ذکر مین بغیر دل کے کوئی عزت نہین اور نہ اس سے تیری کوئی عزت ہے ذکر دل ورسکا ذکر ہے
زبان کا۔ جب حق عزوجل کا ذکر صحیح ہو تو۔ اُذْكُرُوْنِي اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْن
(مجھے یاد کرو مین تمہین یاد کرونگا۔ اور میرا شکر کرو اور ناشکری نکرو) ہے اسکا ذکر کرتا کہ وہ بھی تیرا
ذکر کرے۔ اسکا ذکر کرتا کہ ذکر تجھہ سے تیرے بوجھہ اتار ڈالے۔ تو گناہ سے صاف ہو جائے۔ عادت
بلا معصیت ہو جائے پس اسوقت تجھی انہین یاد کریگا جنہین وہ یاد کرتا ہے۔ اور تو اسکی مخلوق سے
اس مین مشغول ہوگا۔ اور اسکا ذکر تجھکو سوال کرنیسے روک لیگا تیرا تمام مقصود وہی ہوگا اور
تو اپنے تمام مقصودون سے رکا جائیگا۔ جب وہ تیرا تمام مقصود ہو جائیگا۔ تو ملک نے خزانون کی
کنجیان تیرے دل کے ہاتھہ مین رکھہ دیگا۔ جو شخص اللہ عزوجل سے محبت رکھتا ہے اسکے غیر کو نہین
چاہتا۔ اسکے غیر کی محبت اسکے دل سے دور ہو جاتی ہے۔ جب حق عزوجل کی محبت بندی کے دل مین
جگہہ لیتی ہے۔ تو اسکے دل سے اوسکے غیر کی محبت نکلجاتی ہے۔ اسکے اعضا مین ملجاتی ہے
اور اسکا ظاہر اور باطن۔ صورت اور معنی اس مین مشغول ہو جاتا ہے۔ پس وہ اسے تیار بناتا اور
عادت اور آبادی سے نکالتا ہے۔ جب یہ اسکے لئے کامل ہو جائے تو اللہ عزوجل اس سے
محبت رکھتا ہے۔ کیا تجھے عقل نہین جس سے تو غور کرے اور سمجھے۔ کیا تو نے کبھی کسی
مردے کو نہین دیکھا عنقریب تیری نوبت آجائیگی۔ اور ملک الموت تجھہ سے فارغ ہوگا۔ وہ آئیگا اور
تیری زندگی کو جگہہ سے اکھیڑ دیگا۔ اور تیرے اور تیرے بال بچے اور بیوی اور دوستون کے درمیان
جدائی ڈالیگا۔ سعی کر کہ تیری جان ایسی حال مین قبض نہ کی جائے کہ جبکہ تو اللہ عزوجل کے
دیدار کو مکروہ جانے۔ اپنے مال کو آخرت کی طرف آگے بھیج اور موت کا منتظر رہ۔ پس تحقیق تو
اللہ عزوجل کے پاس اس سے اچھا دیکھے گا۔ جو تو دنیا مین دیکھتا ہے۔ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا
حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (اے ہمارے خدا ہمین دنیا مین نیکی اور آخرت مین نیکی

عطا فرما اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔

انسٹھویں مجلس۔ آپ نے (خدا آپ سے راضی ہو) جمعہ کے روز نویں ماہ رجب ۵۴۶ھ ہجری کو کچھ کلام کے بعد فرمایا۔ طمع کرنے والے کی کلام خود غرضی اور چاپلوسی سے خالی نہیں ہوتی۔ وہ حق نہیں بیان کر سکتا۔ اسکی کلام خالی چھلکہ بے مغز ہوتی ہے۔ ظاہر ہوتی ہے بے معنی۔ طمع کرنیوالا خالی ہے جیسے کہ طمع۔ اسلئے کہ طمع کے حرف سب خالی ہیں۔ طا۔ میم۔ عین۔ اے اللہ عزوجل کے بندے صدق حاصل کرو۔ تم خلاصی پاؤ گے۔ سچے کی ہمت آسمان تک بلند ہے۔ کسی کہنے والے کی کلام اسکو ضرر نہیں پہنچا سکتے۔ تحقیق اللہ عزوجل اپنے امر پر غالب ہے۔ جب کبھی کسی امر کے لئے چاہے گا اس کے لئے تیار کر دیگا۔ ایک بے ادب نے کچھ کلام کی۔ جسکا جواب یہ ہے۔ تمہاری حالات کی سچائی ہی گویا کرتی ہے اور تمہارا جھوٹ مجھے خاموش کرتا ہے جیسا کہ تم خرید و ویسا ہی فروخت کرتا ہوں۔ (اے غلام) اگر تیرے پاس علم عمل اور برکت ہوتی تو بادشاہوں کے دروازوں تک نفس کے پیروں اور شہوتوں کے لئے نہ جاتا۔ عالم کے دونوں پاؤں نہیں ہیں جن سے وہ خلقت کے دروازوں تک چلے اور زاہد کے دونوں ہاتھ نہیں جن سے وہ لوگوں کے مال لیوے۔ اور اللہ عزوجل کے محب کی دونوں آنکھیں نہیں۔ جن سے وہ اسکے غیر کو دیکھے۔ محب اپنی محبت میں سچا ہے اگر اسے ساری مخلوق ملے تو اسکی طرف نظر نہ اٹھائے۔ وہ اپنے محبوب کے سوا اور کوئی طرف نہیں دیکھتا۔ اسکی سر کی آنکھوں میں دنیا کچھ حقیقت نہیں رکھتی اور اسکے دل کی آنکھوں میں آخرت بے قدر ہے اور اسکو سر کی آنکھوں میں غیر مولی ہیچ ہے۔ عقلمند بنو۔ تم میں کچھ نہیں۔ تم میں سے اکثر ہر ایک چلانیوالے اور پھینکنے والے کی تابعدار ہے۔ متکلمین میں سے اکثر دن کا کلام زبان سے ہے نہ دل سے۔ منافق کا چلانا۔ (مراد کلام) زبان اور سر سے ہے اور صادق کا چلانا (مراد کلام) دل اور سر سے اسکا قول رب عزوجل کے دروازے پہ ہے۔ اور اسکا سر اندر اسکے (یعنی خدا کے) پاس وہ دروازہ پر چلاتا رہتا ہے۔ یہانتک کہ گھر میں داخل ہو جاتا ہے۔ خدا کی قسم تو اپنی تمام حالات میں جھوٹا ہے تو اللہ عزوجل کے دروازے تک کی راہ کو نہیں پہچانتا تو اسپر کسطرح رہنمائی کرے گا جبکہ خود

اندھا ہے اپنے غیر کا کس طرح رہبر ہوگا۔ جبکہ حرص اور طمع اور نفس کی پیروی اور دنیا اور ہوا اور شہوتوں
کی محبت نے تجھے اندھا کر رکھا ہے۔ جبتک گناہ تیرے ظاہر میں اور دل تک پہنچنے کی پہلی سیڑھی پاس آ
ماکر تو مُصِر (اصرار کرنے والا) نہ ہو جائے اور اصرار کے باعث کافر نہ بن جائے۔ جو شخص اللہ عزوجل کی
عبادت اور عبودیت میں کچھ ہے۔ وہ اسکے کلام کو سن سکتا ہے۔ اور آپنے ان ستر کا جو موسیٰ علیہ السلام
کی قوت سے کلام الٰہی سننے کے لئے منتخب کئے گئے تھے ذکر کیا۔ اور فرمایا پس اللہ عزوجل نے ان سے خطاب
کیا۔ وہ سب بیہوش ہو گئے صرف حضرت موسیٰ اکیلے رہ گئے۔ اور جب اللہ عزوجل نے انکو زندہ کیا تو
انہوں نے کہا ہم میں اللہ عزوجل کی کلام کو سننے کی طاقت نہیں تو ہمارے اور اس کے درمیان ذریعہ
ہیں۔ پس اللہ عزوجل نے موسیٰ علیہ السلام سے کلام کی۔ اور آپ انکو سناتے اور انپر اسکی کلام کو
دُہراتے۔ آپنے اپنی ایمانی قوت اور عبادت اور عبودیت کو ثابت کرنیکے باعث اسکی کلام کو
سننے کی قدرت پائی۔ اور وہ اپنے ایمان کی کمزوری کے باعث اسکو نہ سن سکے پس اگر وہ جو کچھ کہ آپ
تعدیت میں لائے تھے مان لیتے۔ اور امر و نہی میں انکی اطاعت کرتے اور ہو دب بیٹھے اور جو کچھ انہوں نے
کہا اوسپر گستاخی نکرتے تو البتہ اللہ عزوجل کی کلام کو سننے کی طاقت رکھتے۔ اور آپ نے (خدا آپ سے
راضی ہو) فرمایا میں ہر ایک جھوٹے منافق دجال پر حاکم کیا گیا ہوں۔ ہر ایک اللہ عزوجل کے
نافرمان پر غالب کیا گیا ہوں انمیں سے سب سے بڑا ابلیس ہے اور سب سے چھوٹا فاسق ہے تحقیق
میں ہر ایک گمراہ کرنیوالے۔ باطل کی طرف بلانے والے سے لڑائی کرنے والا ہوں اور
لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ سے اسپر مدد لینے والا ہوں تیرے دل پر
نفاق ثابت ہے تجھے اسلام اور توبہ اور ریا کو ترک کرنے کی حاجت ہے اگر یہ دعویٰ جو میں
کر رہا ہوں۔ اللہ عزوجل کی طرف سے ہوگا۔ تو جلدی بڑھیگا اور زیادہ ہوگا اور ثابت ہوگا اور
اپنے بازوؤں سے اڑ کر لوگوں کی چھتوں پر بیٹھیگا اور انکے گھروں میں داخل ہوگا۔ اور وہ اسے اپنی
آنکھوں اور دلوں سے دیکھیں گے۔ اور اگر نفس اور ہوا اور طمع اور شیطان کی طرف سے اور
باطل ہوگا۔ تو ہلاکت اور دوری ہے اور جلدی نیست و نابود ہوگا۔ اور بدل جائے گا اور

متفرق اور منقطع ہوگا۔ کیونکہ تحقیق حق عزوجل جھوٹے کی مدد نہیں کرتا۔ منافق کی نصرت نہیں کرتا۔
منکر پر عطا نہیں کرتا۔ شکر کے تارک کو زیادتی نہیں بخشتا۔ جو شخص اپنی نفس سے نفاق کے ساتھ کچھ نفاق
ہے اس سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا بلکہ اسکا نفاق اسکے دین کے جلنے کا باعث ہوجاتا ہی۔ ای سرگشتو
تحقیق مجھی نطق عطا کی گئی ہی لیکن تم بہاگتے ہو اور نہیں جانتے۔ تمام شہروں میں میرا نام آخر
میں (گونگا) ہے۔ میں اپنے آپ کو مجنون۔ گونگا۔ بے زبان۔ بناتا تہا۔ لیکن مجھی اسپر نہ چھوڑا گیا
قدر نے مجھکو تمہاری طرف نکالا۔ میں تہ خانوں میں تہا اسنے مجھے نکالا اور کرسی پر بٹھلا دیا چھوڑ
نہ بول۔ تیرے دل دو نہیں ہیں۔ بلکہ صرف ایک دل ہی۔ وہ کس چیز سے پر ہے۔ کہ اور چیز کی گنجائش
نہیں رکہتا۔ اللہ عزوجل نے فرمایا۔ ماجعل اللّٰہ لرجل من قلبین فی جوفہ (اللہ نے
کسی شخص کے لئے اسکے درمیان دو دل نہیں پیدا کئے) وہ دل جو خالق اور خلق سی محبت رکہی صحیح
نہیں۔ وہ دل جسمیں دنیا اور آخرت ہو تندرست نہیں جب دل خالق کیلئے ہو اور منہ
خلق کی طرف تو جائز ہے۔ خلق کی طرف انکی مصلحتوں کی خاطر اور انپر رحم کرنیسے دیکھنا جائز
ہے اللہ عزوجل سے جاہل ریا اور نفاق کرتا ہے اور اسکو جاننے والا یہ نہیں کرتا احمق اللہ
عزوجل کی نافرمانی کرتاہی اور عقلمند فرمانبرداری۔ دنیا کے جمع کرنے پر حرص کرنیوالا ریا اور نفاق
کرتا ہی اور مرد کوتاہ امید یہ نہیں کرتا۔ مومن فرائض کے ادا کرنیسے اللہ عزوجل کے نزدیک
ہوتا ہے اور نفلوں کے ادا کرنیسے اسکی محبت کو طلب کرتا ہی۔ اور اللہ کے بندے ایسے بہی
ہیں کہ انکے لئے نفل نہیں۔ بلکہ وہ فرائض کو ادا کرتے ہیں پہر نفل بجالاتے ہیں اور کہتے ہیں
کہ یہ ہمپر اس سبب سے کہ ہمکو انپر قادر بنایا گیا ہے فرض ہیں۔ ساری عمر عبادت میں مشغول
رہنا ہمپر فرض ہے۔ خلاصہ یہ کہ وہ اپنے لئے نفل نہیں گنتے اولیاء اللہ کیلئے خبردار کرنیوالا
ہے جو انکو خبردار کرتا ہے استاد ہے جو انہیں تعلیم دیتا ہی حق عزوجل انکے لئے علم حاصل کرنیکے
اسباب تیار کرتا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لَوْ کَانَ الْمُؤْمِنُ عَلٰی قُلَّۃِ جَبَلٍ
لقیض اللّٰہ لہ عالما العلمہ (اگر مومن پہاڑکی چوٹی پر ہو تو خدا اسکیلئے عالم مقرر کردیگا جو

اسے تعلیم دے) صالحین کے کلمات عاریتاً لیکر اسنے کلام نکر۔ اور خود انکا دعوی نکر۔ مانگی ہوئی چیز چھپی نہین رہتی۔ اپنے مال پر فخر کر نہ مانگے ہوئے پر۔ اپنے ہاتھہ سے روئی کی زراعت کر۔ اور اوسے اپنے ہاتھہ سے پانی پلا۔ اور اپنی کوشش سے اوسکی تربیت کر۔ پھر اوسکو بُن اور سی۔ اور پہن دوسرے کے مال اور دوسرے کے لباس پر خوش نہو۔ جب تو دوسرے کی کلام لیکر اُسے بولے گا اور اسکا دعوے کریگا تو نیک لوگون کے دل تجھے بُرا جانینگے۔ جب تو کرتا نہین تو نہ کہہ۔ تمام مدار عمل پر ہے اللہ عزوجل نے فرمایا۔ ادْخُلوا الجنة بما كنتم تعملون (اسکی عوض جو تم عمل کرتے تھے جنت مین داخل ہو) اللہ عزوجل کی معرفت کو حاصل کرنے مین کوشش کر۔ وہ اسکے ساتھہ غائب ہونا اور اوسکی تقدیر اور قدرت اور علم کے ساتھہ قایم ہونا ہے۔ وہ اسکے فعلون اور قضا و یقین بالکل فنا ہوجانا ہے۔ تیری کلام تیرے دلکا حال بتاتی ہے۔ زبان دل کا ترجمان ہی جب دل صاف نہ ہو۔ تو کلام کبھی صحیح اور کبھی باطل ہوتی ہے۔ کبھی تو کسی شئے کو اسکی حقیقت سے نہ بدلا سکے گا اور کبھی بدلا سکیگا اور جب صاف ہوجائے زبان صحیح ہوجاتی ہے۔ جب اس سے شرک دور ہوجائے زبان صحیح ہوتی ہے اور جب شرک کرے خلق کا پیرو ہوتا ہے۔ تغیر پاتا ہے اور بدلتا ہی اور پھسلتا ہی اور جھوٹھہ بولتا ہی۔ بعض کلام کرنے والے ایسے ہین جو دل سے کلام کرتے ہین اور بعض ایسے ہین جو سر سے کلام کرتے ہین اور بعض ایسے جو اپنے نفس اور ہوا اور شیطان اور عادت سے کلام کرتے ہین اے خدا ہم کو مومن بنا۔ منافق نہ بنا۔ جب کسی سے محبت ورکسی سے دشمنی رکھے تو وہ محبت اور دشمنی نفس اور طبع سے نرکھہ۔ بلکہ ان دونون کو قرآن اور حدیث پر پیش کر۔ اگر اسکی محبت مین وہ تیرے موافق ہین تو محبت مین بڑھ اور اگر مخالف ہین تو محبت کو چھوڑ دے۔ اور اگر اسکے موافق ہین جس سے تو نے دشمنی کی تو اسکی دشمنی کو چھوڑ دے اور اگر مخالف ہین تو اسکی دشمنی مین ملاومت کر۔ اور اگر یہ (اتنے) تجھے حاصل نہ ہو۔ اور معلوم نہ کرسکے تو صدیقون کے دلونکی طرف رجوع لا۔ اور انکی بابت اُنسے سوال کر۔ انکے دلون کی طرف رجوع کر۔ وہ صحیح ہین۔ کیونکہ جب دل صحیح ہوتا ہی تو سب چیزون سے اللہ عزوجل کے زیادہ قریب ہوتا ہی۔ دل جب قرآن

اور حدیث کے بموجب عمل کرتا ہے۔ اور جب قریب ہو جاتا ہی تو اپنی فائدی اور ضرر اور اللہ عزوجل کے حق اور اسکے غیر کے حق کو اور اسکو جو حق کر لئے ہی اور اسکو جو باطل کے لئے جان لیتا ہی۔ مومن کے لئے نور ہوتا ہی جس سے وہ دیکھتا ہے تو صدیق اور مقرب کے لئے کسطرح نہوگا۔ مومن کے لئے نور ہوتا ہے جس سے وہ دیکھتا ہے اسی واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی نظر سے ڈرایا ہے اور فرمایا ہی اِتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّہٗ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰہِ عزوجل (مومن کی فراست سے بچتے رہو تحقیق وہ اللہ عزوجل کے نور سے دیکھتا ہی) اور عارف مقرب ہی نور عطا کیا جاتا ہے جس سے وہ رب عزوجل سے اپنا قرب اور رب عزوجل کا اپنے دل سے قرب دیکھہ لیتا ہے۔ وہ فرشتون اور نبیون کی روحین اور صدیقون کے دل اور روحین دیکھتا ہی انکی حالات او رمقامات دیکھتا ہی۔ یہ سب کچھہ اپنی دل کے سویدا (سیاہ نقطہ) اور اپنی سر کے صفاءمین۔ وہ ہمیشہ اپنی رب عزوجل کے ساتھہ خوش ہی۔ وہ واسطے ہے اس سے لیتا ہی اور خلقت پر بانٹتا ہی۔ انہین سے بعض ایسے ہین جو زبان اور دل کے علیم (بڑے علم والے) ہین اور بعض ایسے ہین جو دل کے علیم ہین اور زبان کے کند۔ مگر منافق زبان کا علیم اور دل کا کند ہے۔ اسکا سارا عمل زبان مین ہے اسیواسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَخْوَفُ مَا اَخَافُ عَلٰی اُمَّتِی مُنَافِقٌ عَلِیْمُ اللِّسَانِ (مجھی اپنے امت پر زیادہ خوف منافق زبان دراز کا ہے) کسی شے پر مغرور نہو کیونکہ تحقیق خدا کرتا ہے جو چاہتا ہے۔ اور اسیواسطے بعض نیک آدمیون سے روایت ہی کہ اسنے اللہ عزوجل کے لئے اپنی بہائی کی زیارت کی۔ پہل سے کہا اے میرے بہائی آ۔ تاکہ ہم اللہ عزوجل کے علم پر جو ہماری نسبت ہی زاری کرین۔ کیا ہی اچھا ہے جو اس نیک بخت آدمی نے کہا۔ تحقیق وہ اللہ عزوجل کو پہچانتا تہا۔ اور تحقیق اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو سنا تہا۔ یَعْمَلُ اَحَدُکُمْ بِعَمَلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ حَتّٰی لَا یَبْقٰی بَیْنَہٗ وَبَیْنَھَا اِلَّا ذِرَاعٌ اَوْ بَاعٌ فَتُدْرِکُہُ الشَّقَاءُ فَیَصِیْرُ مِنْ اَھْلِ النَّارِ وَیَعْمَلُ اَحَدُکُمْ بِعَمَلِ اَھْلِ النَّارِ حَتّٰی لَا یَبْقٰی بَیْنَہٗ وَبَیْنَھَا اِلَّا ذِرَاعٌ اَوْ بَاعٌ فَتُدْرِکُہُ السَّعَادَۃُ فَیَصِیْرُ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ (تم مین ایک جنت کے

عمل کرتا ہی حتی کہ اسکے اور جنت کے درمیان ایک گز یا ایک باغ کا فرق رہجاتا ہی پس سے شقاوت آلیتی ہے اور وہ دوزخی ہوتا ہے اور ایک دوزخ کے عمل کرتا ہے۔ حتی کہ اسکے اور دوزخکے درمیان ایک گز یا ایک باغ کا فرق رہجاتا ہے۔ پس سعادت اسے آلیتی ہے۔ اور وہ جنتی ہو جاتا ہی کسی نیک بخت آدمی سے پوچھا گیا۔ کیا تو نے اپنے رب کو دیکھا ہے۔ اسنے جواب دیا۔ اگر نہ دیکھا ہوتا تو مین اپنے آپ کو ریزہ ریزہ کر دیتا۔ اگر کوئی کہے کہ کسطرح دیکھا تو جواب یہ ہے کہ جب بندے کے دل سے خلقت نکلجاتی ہے اور اس مین سوا رب عزوجل کے اور کوئی نہین رہتا۔ تو وہ اسے اپنا آپ دکہاتا اور اسے جسطرح چاہتا ہے مقرب بناتا ہے اسکو اپنا آپ باطنی طور سے دکہاتا ہے جیسا کہ اسکے غیر کو ظاہری طور سے دکہاتا ہے اسکو اپنا آپ سطرح دکہاتا ہے جسطرح کہ ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معراج کی رات مین دکھلایا جیسا کہ مجھے اپنا آپ دکہاتا ہے اور مقرب بناتا۔ اور خواب مین مجھہ سے باتین کرتا ہے۔ کبھی میری دل ہی بیداری کی حالت مین باتین کرتا ہے۔ میری ظاہری آنکھین بند ہو جاتی ہین۔ پس مین اسے اپنی باطنی آنکھون سے جیسا کہ وہ ظاہر مین دیکھتا ہون اور سب مجھے در حقیقت عطا کرتا ہی جس سے مین اسے دیکھتا ہون۔ اسکے قرب کو دیکھتا ہون۔ اسکی کرامتون کو دیکھتا ہون۔ اس کے فضل اور احسان اور لطف کو دیکھتا ہون۔ اسکے احسان اور رعایت کو دیکھتا ہون۔ جو شخص اسکی عبودیت اور معرفت مین کامل ہو جاتا ہے۔ وہ نہین کہتا مجھے دیکھا۔ مجھی نہ دیکھا۔ مجھہ عطا کر مجھہ پر عطا نکر۔ وہ فانی مستغرق ہو جاتا ہے۔ اسیواسطے ایک بزرگ جو اس مقام تک پہنچا ہوا تہا۔ فرماتا تہا۔ "مجھہ پر میرا کیا حق ہے"۔ کیا ہی اچھا ہے جو اوسنے فرمایا۔ مین اسکا بندہ (غلام) ہون۔ اور بندے کا اپنے سردار (آقا) کے ساتہہ کوئی اختیار اور ارادہ نہین ہی ایک شخص نے ایک غلام خریدا۔ وہ غلام دیندار اور نیک بخت آدمی تہا۔ اس سے پوچھا۔ اے غلام تو کیا کہانا چاہتا ہے۔ اسنے جواب مین کہا جو کچہہ تو مجھے کہلائے گا۔ پہر اوس سے پوچہا تو کیا پہننا چاہتا ہے اوس نے جواب دیا جو کچہہ تو مجھے پہنائیگا۔ پہر

پھر پوچھا تو میرے گھر مین کس جگہہ بیٹھنا چاہتا ہے اسنے جواب دیا جس جگہہ تو مجھے بٹھلائیگا۔ پھر پوچھا
کون سا کام کرنا چاہتا ہے اسنے جواب دیا جسکا تو مجھے حکم کریگا۔ وہ شخص رو پڑا اور کہا کاش کہ مین
اپنے رب عزوجل کے ساتھہ ایسا ہوتا جیسا کہ تو میرے ساتھہ ہے تو بڑی خوش قسمتی تھی۔ پس غلام نے کہا
اے میرے سردار۔ کیا غلام کا اپنے سید کے ہوتے ہوئے کوئی ارادہ اور اختیار ہوتا ہے۔ اس شخص نے
کہا مین نے تجھے اللہ کے واسطے آزاد کیا اور مین چاہتا ہون کہ تو میرے پاس بیٹھے تاکہ مین اپنے
نفس و مال سے تیری خدمت کرون۔ جس نے اللہ عزوجل کو پہچان لیا اسکا ارادہ اور اختیار
باقی نہین رہتا۔ اور کہتا ہے مجھپر میرا کیا حق ہے۔ اپنے اور اپنے غیر کے کامون مین تقدیر کی
مزاحمت نکر۔ اللہ عزوجل کے بندون مین سے وہ نہایت ہی کم ہین جو خلق سے پرہیز کرتے اور گوشہ
نشینی سے اُنس پکڑتے ہین۔ قرآن اور حدیث پڑھنے سے مانوس ہین۔ پس لاچار انکے دل خلقت
سے انوس اور قریب ہوتے ہین۔ جبنے وے اپنے اور اپنے غیر کے نفسونکو دیکھتے ہین انکی دل صحیح
ہوتے ہین اور تمہارا کوئی حال اُنسے پوشیدہ نہین رہتا۔ تمہاری دل کی باتین بتلاتے اور تمہاری گھر ونکے
حالات سے خبر دیتے ہین (بجھپر افسوس) عقلمند بن۔ اپنی جہالت سے اس قوم (یعنی اولیاء)
کا مزاحم نہو۔ قرآن سے باہر ہوکر تو لوگون کو وعظ سنانے کے لئے بیٹھتا ہے۔ یہ امر ظاہر
اور باطن کو محکم کرنے پر رب سے بے نیاز ہونے کا محتاج ہے پھر دو ضرورتون مین واقع ہونیکا
محتاج ہے۔ پہلے یہ کہ تیرے وجود مین تیرے سوا کچھ نرہے۔ اور تو ضرورتاً لوگون سے بولے اور
دوسرے یہ کہ دل کی جہت سے تجھے کلام کرنے کا حکم ہو۔ اسوقت تو اس مقام سے ترقی کرے تاکہ
خلق کو خالق کی طرف لائے (تجھپر افسوس) مکدر ہوکر صوفی ہونے کا دعوے کرتا ہے۔
صوفی وہ ہے جسکا باطن اور ظاہر قرآن اور حدیث کی پیروی کرنے سے صاف ہوگیا ہو۔ جسقدر
اسکی صفائی بڑہتی ہے وہ اپنے وجود کے دریا سے نکلتا ہے اور اپنے ارادہ اور اختیار اور
مشیت کو دل کی صفائی کے باعث ترک کر دیتا ہے۔ بہتری کی بنیاد قول و فعل مین نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کی متابعت ہے۔ جسوقت بندے کا دل صاف ہو جاتا ہے۔ خواب مین دیکھتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

اسکو امر فرماتے اور منع کرتے ہین وہ بالکل دل ہو جاتا ہے اور اپنی نیت مین علحدہ ہوتا ہے۔ وہ سیرہوتا ہے بغیر چہرے کے صفا ہوتا ہے۔ بغیر کدورت کے۔ اس سے اسکا ظاہری چھلکا علحدہ کیا جاتا ہے اور وہ چھلکے کے بغیر مغز رہ جاتا ہے وہ مومن حیث الباطن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتا ہے۔ اسکا دل آپکے ساتھ اور آپ کے حضور مین تربیت پاتا ہے۔ اسکا ہاتھ آپکے ہاتھ مین ہوتا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکی طرف سے مخاطب اور اسکے سامنے تمام چیزون کو دل سے نکالنے کے واسطے حاجب ہوتے ہین۔ مضبوط پہاڑ مجاہدون کی گدالون اور سختیون اور آفات کے نازل ہونیکے وقت صبر کرنیسے اکھڑ سکتے ہین۔ اسکو جو تمہارے ہاتھ مین نہ آئے طلب نکرو۔ اگر تم مسلمان ہو کر اس ہوا پر جو بیابان دنیا کی ہے عمل کرو تو تمہارے لئے بشارت ہے۔ تمہارے لئے بشارت ہو اگر تم قیامت کے روز مسلمانون کے گروہ مین ہو نہ کافرون کے گروہ مین۔ جنت کی زمین یا اسکے دروازے پر بیٹھنے کی تم کو بشارت ہو اور اصحاب ورکات سے نہ بنو۔ تواضع کرو۔ متکبر نہ بنو۔ تواضع عزت بخشتی ہے۔ اور تکبر پست کرتا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَہُ اللّٰہُ (جو شخص اللہ کے لئے تواضع کرتا ہے خدا اسکو بلند کرتا ہے) جب دل حق عزوجل کے ذکر پر مداومت کرے اوسکو معرفت اور علم اور توحید اور توکل عطا ہوتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ سب چیزون سے روگردان ہو جاتا ہے۔ ذکر کی ہمیشگی دنیا اور آخرت مین ہمیشہ کی نیکی کا باعث ہے۔ جب دل صحیح ہوتا ہے تو ذکر ہمیشہ اسکے کنارون اور اسکے کل پر لکھا جاتا ہے۔ پس اسکی آنکھین سوتی ہین۔ اور اسکا دل اپنے رب عزوجل کو یاد کرتا ہے۔ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وراثت مین ملتا ہے۔ ایک مرد صالح ایک رات تکلف سے سورہا تہا اور حاجت کے بغیر اوسکی تیاری مین مصروف تہا اس سے اسکا باعث پوچھا گیا اس نے جواب دیا تاکہ میرا دل رب عزوجل کو دیکھ لیوے۔ اسنے سچ کہا ہے اسلئے کہ سچی خواب اللہ عزوجل کیطرف سے وحی ہے۔ اسکی آنکھ نیند مین قوت پاتی تہی۔

ساٹھوین مجلس۔ آپنے (خدا آپ سے راضی ہو) منگل کے روز پچھلے پہر تیرہوین ماہ رجب ۵۴۵ھ کو مدرسہ مین فرمایا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے۔ آپنے فرمایا مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ

المرء ترکہ مالا یعنیہ (آدمی کی اسلام کی خوبی سے ہے کہ بے فائدہ امور کو چھوڑ دے) جس شخص کا اسلام عمدہ او رتحقق ہوتا ہے وہ مفید امور مین متوجہ ہوتا اور غیر مفید کامون سے منھہ پھیر لیتا ہے غیر مفید کام مین مشغول ہونا نکمون۔ لالچیون کا شغل ہے۔ وہ شخص اپنے مولی کی رضا سے محروم ہے جو امرون کو بجا نہین لاتا اور منہیات مین مشغول رہتا ہے درحقیقت یہی محرومی اور یہی موت اور یہی دوری ہے دنیا مین نیک نیتی سے مشغول ہونا چاہئے نہین تو غضب الٰہی ہے پہلے اپنے دل کو پاک کر یہ فرض ہے۔ پھر معرفت کے درپے ہو۔ جب اصل (جڑ) کو ضایع کرے تو فرع (شاخ) مین مشغول ہونا مقبول نہین۔ دل نجاست کے ہوتے ہوئے ہاتھہ پاؤن کی طہارت مفید نہین اپنے ہاتھہ پاؤن کو سنت کی پیروی کرنے اور دل کو قرآن پر عمل کرنے سے پاک کر۔ اپنے دل کی حفاظت کر تاکہ تیرے اعضا محفوظ رہین۔ ہر ایک برتن سے وہی ٹپکتا ہے جو اوس مین ہوتا ہے۔ جو چیز تیرے دل مین ہوگی تیرے اعضا پر ٹپکے گی۔ عقلمند بن۔ یہ اس شخص کا عمل نہین ہے جو موت پر ایمان رکھتا اور اسکا یقین کرتا ہو۔ یہ اسکا کام نہین جو اللہ عزوجل کے دیدار کا منتظر اور اسکے حساب اور سخت پرسش سے ڈرتا ہو۔ صحیح دل توحید اور توکل اور یقین اور توفیق اور علم اور ایمان اور اللہ عزوجل کے قرب سے پر ہے۔ وہ تمام خلقت کو عاجزی اور ذلت اور فقر کی آنکھہ سے دیکھتا ہے اور باوجود اسکے وہ انہین کے چھوٹے بچے پر بھی تکبر نہین کرتا۔ وہ کافرون اور منافقون اور نافرمانون سے ملنے کے وقت اللہ عزوجل کے لئے غیرت کرنیکے باعث شیر کی طرح ہوتا ہے وہ اسکے سامنے گوشت کا ٹکڑا پڑا ہوا ہین۔ اور نیکوکارون متقیون۔ پرہیزگارون کی تواضع کرتا اور انکے آگے ذلیل ہوتا ہے۔ اور تحقیق اللہ عزوجل نے ان لوگون کی تعریف کی ہے جنکی یہ صفتین ہین اور فرمایا ہے۔ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَہُمْ (کافرون پر نہایت سخت اور آپس مین رحم کرنے والے ہین) اے بدعتی تجھہ پر افسوس کیا وہ اِنِّیْٓ اَنَا اللّٰہُ (تحقیق مین خدا ہون) نہین کہہ سکتا۔ خبردار ہمارا رب اللہ عزوجل متکلم (کلام کرنیوالا) ہے گونگا نہین۔ اسیواسطے موسے علیہ السلام سے کلام کرتے وقت اسنے (اللہ عزوجل نے) تاکیدی طور پر

طور پر فرمایا ہے وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا (اللہ نے موسیٰ سے کلام کی کلام کرنی) اوسکی
کلام سنی اور سمجھی جاتی ہے۔ حضرت موسیٰ سے فرمایا یَامُوْسٰی اِنِّیْ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ
(اے موسیٰ تحقیق مین خدا ہون۔ عالمون کا رب) یعنی فرعون اپنے قول کو اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى
(مین تمہارا بڑا خدا ہون) اور میرے سوا اپنی خدائی دعوی مین جھوٹا ہے (اللہ مین ہون)
فرعون یا خلقت مین سے اور کوئی نہین۔ جب حضرت موسیٰ اس سختی اور تنگی مین واقع ہوئے
تو آپ ایمان اور ایقان مین کامل ہوگئے۔ جب آپ رات کے اندھیرے اور اپنی بیوی
پر بسبب ونکی سختی کے جو انکو لاحق ہوئی غم کے اندھیرے پڑ گئے تو اللہ عزوجل نے آپ کی نبی نور کو
ظاہر فرمایا۔ پس آپنے اپنی عادت اور حیلے اور قوت اور اسباب کو فرمایا۔ اُمْكُثُوْا اِنِّیْ اٰنَسْتُ
نَارًا (ٹھیرو مین نے آگ دیکھی ہے) مین نے نور کو ملاحظہ کیا ہے اور قلب و رباطن اور عقل نے نور کو
دیکھا ہے۔ میری سابقہ (تقدیر) اور ہدایت آگئی ہے۔ اور خلق سے بے نیازی آگئی ہے
میری خلافت اور ولایت کا وقت آگیا ہے۔ مجھے اصل ملگیا اور مجھ سے فرح چلی گئی۔ مجھے سلطنت
ملگئی اور مجھسے ملکیت زائل ہوئی۔ فرعون کا خوف مجھ سے دور ہوا۔ اور اُسکا (یعنی خدا کا)
خوف آگیا۔ اپنی اہل کو وداع کیا اور انہین اللہ عزوجل کے حوالہ کرکے چلدیئے۔ پس یقیناً وہ
انہین آپ کا خلیفہ ہوا۔ یہی مومن کا حال ہے۔ جب اللہ عزوجل اسے اپنا مقرب بناتا اور
اپنے قرب کے دروازے تک بلاتا ہے۔ اُسکا دل داہنے اور بائین اور پیچھے اور آگے دیکھتا ہے
پس دیکھتا ہے کہ تمام جہتین بند ہین مگر حق عزوجل کی جہت پس وہ اپنی نفس اور ہوا اور اعضا
اور عادت اور اہل اور ان تمام چیزونکی طرف جن مین وہ تھا مخاطب ہو کہتا ہے مینے اپنی رب
عزوجل سے قریب ہونے کی آگ دیکھی ہے۔ مین اسکی طرف چلتا ہون۔ اگر میری قسمت مین نوشتہ
ہوا تو تمہاری طرف واپس آؤن گا۔ دنیا و ما فیہا (جو کچھ کہ اس مین ہے) اور اسباب اور شہوتون
کو وداع کرتا ہے۔ تمام خلقت کو رخصت کرتا۔ اور ہر ایک حادث اور مصنوع کو ترک کرتا ہے
اور صانع کی طرف چل دیتا ہے۔ پس یقیناً حق عزوجل اسکے اہل اور اولاد اور تمام اسباب کا

والی ہوتا ہے۔ حلال ہی۔ جو کچہہ کہ بعیدون سے چھپایا جاتا ہے نہ قریبون سے مبغضون سے نہ محبون سے اکثرون سے چھپایا جاتا ہی نہ نادارون سی۔ یہ دل جب صحیح صاف ہوتا ہے چہون طرفون سے حق عزوجل کی آواز سنتا ہے۔ وہ ہر ایک نبی اور رسول اور صدیق اور ولی کی آواز کو سنتا ہی پس اوسکی حیاتی اسکا قرب اور موت اس سے دوری ہوتی ہے۔ انکی رضامندی اسکی مناجات مین ہوتی ہی۔ سب چیزون سی اسی پر قناعت کرتا ہی۔ دنیا کے چلا جانے اور بہوکہنے اور پیاس اور برہنگی اور عزت کے دور ہونے سے بیپرواہ ہوتا ہے۔ مرید کی رضا عبادات مین ہی اور عارف محبوب کی خوشنودی اللہ عزوجل سے مقرب ہونے مین ہی۔ اے بناوٹی جس حال مین تو ہی وہ یہ نہین۔ یہ امر نفس اور ہوا اور طبع اور جہالت اور خلق کو دیکہنے کے ساتہہ۔ دن کو روزہ رکہنے اور رات کو کہڑا ہونے اور طعام اور لباس کو سخت کرنے سے پورا نہین ہوتا۔ اس سی کچہہ نہین ہوتا۔ تجہپر افسوس خلوص کر۔ اور اخلاص لا۔ تصدیق کر۔ پہر تو پہنچا اور مقرب ہوا اپنی ہمت کو بلند کر۔ تو بلند ہوگیا۔ سپرد کر۔ تو سلامت ہوا۔ موافق ہو تجہی توفیق دی گئی۔ راضی ہو۔ تجہہ سے خوشنودی ہوئی۔ تو جلدی کر حق عزوجل تیرا ہوگیا۔ اے اللہ دنیا اور آخرت مین ہمارا والی ہو۔ ہمین ہمارے نفسون اور اپنی مخلوق مین سے کیکے سپرد نہ کر۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہی آپ نے فرمایا۔ یقول اللہ عزوجل لجبریل یا جبریل انم فلانا واقم فلانا۔ اللہ عزوجل جبریل سے فرماتا ہے۔ اے جبریل فلانے کو سلا اور فلانی کو کہڑا کر اسکی دو وجہین ہین۔ فلانے یعنی محب کو کہڑا کر۔ اور فلانے یعنی محبوب کو سلا۔ اس نے میری محبت کا دعوی کیا ہے تو ضروری ہے کہ مین اس سے مناقشہ کرون۔ اور اسکو اسکی جگہہ پر قایم کرون۔ تاکہ اس سے میرے غیر کے ساتہہ اسکے وجود کے پتے گر جاوین۔ اسکو کہڑا کر تاکہ اسکی دعوی کی دلیل ظاہر ہو تاکہ اسکی محبت پایہ ثبوت کو پہونچے۔ اور فلانے کو سلا اس لیے کہ وہ محبوب ہے اس نے بہت دیر تک مشقت اٹہائی ہی۔ اسکے پاس میرے غیر کا بقیہ بہی نہین ہے مجہہ سے اسکی محبت متحقق ہوئی۔ اور اسکا دعوی اور دلیل میرے عہد کو پورا کرنا

تحقیق کو پہنچا۔ تو بہ میرے پاس آئی اور اس نے اپنے عہد کو پورا کیا۔ وہ مہمان ہے اور مہمان سے خدمت
نہین لیجاتی۔ اور نہ تکلیف دیا جاتا ہی اسکو میرے لطف کی گود مین سُلا۔ اور میرے فضل کے دسترخوان
پر بٹھلا۔ میرے قرب سے اسے مانوس بنا اور میرے غیر سے اسکو غایب کر اسکی دوستی صحیح ہوگی۔
جب محبت صحیح ہو جاتی ہی تو تکلیف دور ہو جاتی ہی۔ دوسری وجہ یہ ہی۔ فلانے کو سُلا کیونکہ مین اسکی
آواز کو برا جانتا ہون۔ اور فلانے کو کھڑا کر۔ مین اسکی آواز سننے کا مشتاق ہون محب محبوب
تب ہوتا ہے جب اسکا دل اپنے مولی عزوجل کے غیر سے پاک ہو جاتا ہے۔ جب اسکی توحید اور توکل
اور ایمان اور ایقان اور معرفت کامل ہو جاتی ہی تو وہ اسوقت محبوب بنجاتا ہی شقاوت چلی جاتی
ہی اور اسکی عوض راحت آتی ہے۔ جو شخص بڑے دور کے فاصلہ سے کسی بادشاہ سی محبت رکھتی
اور اُسپر محبت غالب آجائے اور بے سروپا اسکے شہر کا ارادہ کرے۔ رات دن برابر لگاتار
چلتا رہے۔ مشقتین اور خوف برداشت کرے اور اسکے دروازے تک پہونچی نہ ہی اور نہ کچھہ کہائے
اور نہ پئے اور بادشاہ کو اسکی خبر ہو۔ پس اسکے غلام نکلین اسے مرحبا کہین اور حمام مین لیجائین
اور اسکی میل دور کرین اور اسے عمدہ پوشاک پہنائین اور خوشبو لگائین اور بادشاہ کے پاس
حاضر کرین۔ پس وہ اس سے محبت کرے اور باتین کرے اور اس سی اسکا حال دریافت کرے
اور اپنی لونڈیون مین سے سب سے زیادہ خوبصورت کے ساتہہ اسکا نکاح کردے اور اپنے ملک
مین سے کچھہ اسکو عطا کرے اور وہ اسکا محبوب بنجائے۔ کیا اسکے بعد کوئی خوف یا تہکان
باقی رہتا ہی۔ یا وہ اپنی شہر کو لوٹنے کی تمنا کرتا ہی۔ وہ اسکے فراق کی کس طرح تمنا کرے حالانکہ
وہ اسکے نزدیک باعزت و بارتبہ ہو گیا ہے۔ یہ دل جب حق عزوجل تک پہونچ جاتا ہی اسکے
قرب اور اسکی مناجات پر قادر ہو تا ہے۔ اسکے پاس بے خوف ہو جاتا ہے۔ اسکے غیر کیطرف
رجوع کرنے کی تمنا نہین کرتا۔ اور دل کا اس مقام تک پہونچنا فرایض کے ادا کرنے اور
حرام اور شہوتون سی صبر کرنے اور جایز اور حلال کو ترک ہوا اور شہوت اور رعونت کے ساتہہ
کہانیسے ہوتا ہی۔ اور اول درجہ کی پرہیزگاری اور کامل زہد کو کام مین لانیسے جو اللہ عزوجل

ماسوا کو ترک کرنا اور نفس و ہوا شیطان کی مخالفت کرنا اور بالکل دل کو خلقت سی پاک کرنا اور تعریف اور مذمت اور عطا اور سونا چاندی اور مٹی پتہر کو برابر جانتا ہی۔ اس امر کا ابتدا لا الہ الا اللہ کی شہادت دینا اور اختتام سونے چاندی پتہر مٹی کو برابر جاننا ہی جبکا دل صحیح اور اللہ عزوجل سی واصل ہوا اسکے نزدیک سونا چاندی پتہر مٹی تعریف اور مذمت بیماری و تندرستی۔ دولتمندی۔ اور فقیری۔ دنیا کا بڑہنا اور پہیر دینا برابر ہی جس مین یہ صحیح طور سے پایا جائے اسکا نفس اور حرص مر گئی اور اسکی طبع کا شعلہ بجہہ گیا اور اسکا شیطان اسکا مطیع ہوا۔ دنیا اور اسکی مالک سکی دل مین حقیر ہو جاتی ہین اور آخرت اور اسکی مالک اسکی نزدیک باعظمت۔ پہر ان دونون سی منہہ پہیر کر اپنے مولی عزوجل کی طرف بڑہتا ہی خلقت کی درمیان اسکے دل کے لئے پہاٹک ہوتا ہی جس مین خلقت کی طرف گذرتا ہی۔ وہ اسکے داہین اور باہین ہو جاتے ہین کنارہ کرتے اور اسکے لئے راستہ چہوڑ دیتے ہین۔ اسکے صدق کی آگ اور اسکے منتر کی ہیبت سے بہاگتے ہین۔ جبکا یہ حال ہو اسے حق عزوجل کے دروازے سے کوئی رد کرنیوالا رد نہین کرتا۔ اور کوئی پہیرنے والا پہیرتا نہین۔ اسکا جہنڈا پہیرا نہین جاتا۔ اسکے لشکر کو شکست نہین ہوتی۔ اسکا پرندہ خاموش نہین ہوتا۔ اسکی توحید کی تلوار کند نہین ہوتی اسکے اخلاص کے قدم نہین تہکتے۔ اسکا کام اسپر مشکل نہین ہوتا۔ اسکے سامنے کوئی دروازہ اور تالا نہین ٹہیرتا۔ تمام دروازے اور تالے اڑ جاتے ہین۔ تمام طرفین کشادہ ہو جاتی ہین کوئی چیز اسکے سامنے نہین ٹہیرتی۔ حتی کہ وہ خدا کے حضور مین کہڑا ہو جاتا ہے۔ پس وہ اسپر لطف کرتا۔ اسے اپنی گود مین سلاتا ہے۔ اسکو اپنے فضل کا طعام کہلاتا اور انس کی شراب پلاتا ہے۔ اسوقت وہ ان چیزون کو دیکہتا ہی جو آنکہہ نے کہین دیکہین کانون نے نہین سنین کسی بشر کے دلپر نہین گذرین ایسے بندیکا خلقت کی طرف رجوع لانا انکی ہدایت اور رغبت کا باعث ہی۔ اور جو اس تک پہنچا اور جس نے اسکو دیکہا وہ ان سب پر بادشاہ ہی۔ اور اسکے سوا دنیا وی شغل سب ہے۔ وہ خلقت کا مودب دانا اور سفیر اور حق عزوجل کے دروازے کیطرف رہبر ہوتا ہے۔ اسوقت وہ ملکوت مین بڑا کرکے پکارا جاتا ہی تمام خلقت اسکے لئے

قدمون کے نیچے اور اسکے ساتہہ آرام لیتی ہے۔ بیہودہ نہ بک ۔ تو اس چیز کا دعویٰ کرتا ہی جو تیرے
لئے اور تیرے پاس نہین ہے۔ تیرا نفس تجہپر غالب ہے ۔ اور خلقت اور تمام دنیا تیرے دلمین
ہی یہ دونون تیرے دلمین اللہ عزوجل سے زیادہ بڑی ہین۔ تو اولیاء کی تعریف اور شمار سے
باہر ہے۔ اگر تو اس تک جسکی طرف مینے اشارہ کیا ہی پہونچنا چاہتا ہے۔ تو تمام چیزون سے اپنے دلکو
پاک کرنے مین مشغول ہو امرونکی اطاعت کر۔ اور منہیات سے رُکا رہ۔ اور قدر پر صبر کر
اور دنیا کو اپنے دل سے نکالدے۔ اور اسکے بعد میری طرف آ۔ تاکہ مین تجہہ سے بولون اور اس سے
آیندہ کا حال بتاؤن۔ اگر تو نے یہ کیا تو جسکا ارادہ رکہتا ہے وہ تجہے حاصل ہو جائیگا۔ مگر
اس سے پہلے کلام کرنا بیہودگی ہے۔ تجہپر افسوس۔ ایک لقمہ تجہے سختی مین ڈالتا ہے اگر
تیرا ایک حبہ چلاجاے یا کسی وجہ سے تیری بے عزتی ہو۔ تو تیری قیامت قائم ہوتی ہی اور
اللہ عزوجل پر اعتراض کرتا ہے اور بیوی اور اولاد کو مارنے سے اپنا کلیجہ ٹہنڈا کرتا ہی اور اپنے
دین اور نبی کو گالیاں دیتا ہے۔ اگر تو عقلمند صاحب بیداری اور مراقبہ ہوتا تو اسکے حضور
مین بے زبان بنتا اور اسکے تمام کامون کو اپنے حق مین نعمت اور رحمت جانتا۔ تو اسکا
ہو جائے اور جہگڑا نہ کرے اور شکر کرے اور فکر نکرے اور راضی ہووے غصہ نہ کرے
اور خاموش رہے شک نہ کرے تو کہا جائیگا۔ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ (کیا خدا اپنے
بندے کو کافی نہین) اے جلد باز۔ صبر کر۔ تو نے عمدہ اور خوشگوار کہانا کہایا ہی تو اللہ عزوجل
کو نہین پہچانتا۔ اگر اسے پہچانتا تو اسکے غیر کے پاس اسکی شکایت نہ لیجاتا۔ اگر اسے پہچانتا
تو اسکے حضور مین بیزبان بنتا اور اس سے سوال نکرتا۔ اور دعا مین اصرار نہ کرتا۔ بلکہ موافقت
اور صبر کرتا۔ عقلمند ہو کہا تو ہر ایک کام کو پاک کرنے اور مصلحت کا محتاج نہین وہ تجہے مبتلا
کرتا ہے۔ تو کہ دیکہے تم کس طرح عمل کرتے ہو۔ تجہے آزماتا ہے کہ آیا تجہے اسکے وعدے پر پورا
اعتماد اور اسکے ناظر (دیکہنے والا) اور علیم (بڑے علم والا) ہونے کا علم ہے۔ کیا تجہے معلوم نہین کہ
خدمتگار جب بادشاہ کے گہر مین ہو اور انعام طلب کرے تو اسکی بیوقوفی اور لالچ ہی

اوسیوقت گہر سے نکالا جائے گا۔ اور کہا جائے گا کہ یہ سوال کرنا ضروری تہا مومن
کا ایمان کامل نہین ہوتا جبتک اسکے دل مین حرص اور لالچ اور سوال اور خلق سے
امید اور خوف ہو۔ یہ دائمی فکر اور اصول و فروع مین غور کرنے اور نبیون اور رسولون
اور نیکو کارون کے حالات مین فکر کرنیسے صحیح ہوتا ہی کہ حق عزوجل نے انکو دشمنون کے ہاتہ سے کسطرح چھڑایا
اور انکو اپنی فتح دی اور انکے کامون مین کشایش اور کامیابی عطا کی۔ صحیح فکر کے ساتہ توکل درست
ہوتا ہی اور دنیا دل سے غایب ہو جاتی ہے اور جن اور انس اور فرشتے اور تمام خلقت
فراموش ہو جاتے ہین اور حق عزوجل یاد آتا ہے۔ ایسے دل کا مالک ایسا ہوتا ہی کہ اس جیسا
کوئی اور پیدا نہین ہوا۔ وہ ایسا ہوتا ہے کہ گویا وہی مامور ہے۔ نہ اور خلقت اور وہی منہی
(منع کیا گیا) ہے نہ اور۔ وہی منعم علیہ (نعمت دیا گیا) ہے۔ نہ اور۔ گویا کہ تمام تکلیفین اسکے
سر اور دل کی گردن پر ہین۔ وہ تکلیفون کے پہاڑون کو مختلف جنسون پر دیکہتا ہی کہ وہ مکلف
(تکلیف دینے والے یعنی اللہ) کی طرف سے رسالت ہین لیں انہین عبودیت اور عبادت کو تحقیق کرنے کے
لئے اوٹہاتا ہی۔ وہ خلق کا حامل (اٹہانیوالا) ہوتا ہے اور خالق اسکا حامل۔ وہ انکا طبیب ہوتا
ہے اور رب عزوجل اسکا طبیب۔ وہ حق عزوجل کی طرف خلق کا دروازہ اور انکے اور خدا کے
درمیان سفیر ہوتا ہی۔ وہ سورج ہوتا ہے۔ جس سے وہ اسکے راستے مین روشنی حاصل کرتے ہین
وہ خلق کا طعام اور شراب ہوتا ہے انسے غایب نہین ہوتا اسکی تمام نعمتین انکی مصلحتین ہوتی
ہین اور وہ اپنے نفس کو فراموش کرتا ہی۔ وہ ایسا ہو جاتا ہی گویا کہ نفس اور ہوا اور طبع اسمین
مین نہین ہے۔ وہ اپنے طعام اور شراب اور لباس کو فراموش کرتا ہی اپنی نفس کو فراموش
کرتا اور مخلوق کو رب عزوجل یاد دلاتا ہے اپنے دل کے ساتہ نفس اور خلق سے باہر آتا ہی
اور اپنی رب عزوجل کے ساتہ رہتا ہی اسکا تمام مقصود خلق کا نفع ہی اپنا اپنا نفس
رب عزوجل کی قضا کے ہاتہ مین سپرد کیا ہے۔ وہ خود اس (یعنی نفس) سے بالکل کنارہ کش
ہے۔ وہ شخص جو خلقت کو حق عزوجل کے دروازے کی طرف کہینچنا چاہتا ہی۔ اسکی صفت

یہی ہے۔ تو ہوسی اللہ عزوجل اور اسکے رسولون اور اولیاؤن اور اسکی مخلوق مین سے خاصون کو نہین جانتا۔ زہد کا دعویٰ کرتا ہی حالانکہ تو راغب ہی۔ تیرا زہد اپاہج ہی اسکے قدم نہین دنیا اور خلق مین پوری طور سے راغب ہی۔ تجھے رب عزوجل کی طرف بالکل رغبت نہین میرے حضور مین قایم ہو نیک گمان اور ادب کو بجالا تاکہ مین تجھے رب عزوجل کی طرف رہنمائی کرون اور اسکا راستہ بتاؤن اپنی آپ سے غرور کا لباس اُتار اور تواضع کا لباس پہن۔ ذلیل ہو تاکہ تجھے عزت ملے۔ تواضع کر تاکہ تو بلند رتبہ کیا جاے۔ تو جس مین اور جیسا ہے وہ تمام ہوس ہے اللہ عزوجل تیری طرف نہین دیکھتا۔ یہ حال صرف جسمانی اعمال کے ساتھ حاصل نہین ہوتا۔ بلکہ اول دل کے عملون۔ پھر جسم کے عملون سے۔ اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہی زہد یہان ہی تقویٰ یہان اخلاص یہان اور اپنے سینہ کی طرف اشارہ فرماتے۔ جسکو نجات منظور ہے چاہیے کہ مشایخ کے قدمونکی خاک بنجاے ایسے مشایخ کی کیا صفت ہی۔ وے دنیا اور خلق کو ترک کرنے والے وہ دونونکو وداع کرنے والے عرش سے لیکر زمین تک کی تمام چیزونکو چھوڑنے والے ہین۔ وہ جنہون نے تمام چیزون کو ترک کیا اور اس شخص کی طرح وداع کیا جو پھر انکی طرف کبھی نہ لوٹے گا۔ انہون نے تمام خلقت اور اپنے نفسون کو وداع کیا انہین مین ہی رب عزوجل کی ساتھ تمام حالات مین اپنی ہستی کو ترک کیا۔ جو شخص کہ اپنے نفس کی ہستی کے ساتھ حق عزوجل کی محبت طلب کرتا ہی۔ وہ لالچی بیہودہ گو ہے۔ زاہد عابد وغیرہ اکثر خلق کی غلام اور انکے ساتھ شرک کرنیوالے ہین۔ اسباب پر بھروسہ اور انکی ساتھ شرک اور انپر اعتماد نکرو۔ نہین تو حق عزوجل جو مسبب الاسباب انکا پیدا کرنیوالا انمین تصرف کرنیوالا ہی تم پر غضب لائیگا اللہ عزوجل کی کتاب اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی تابعدار انکا اعتقاد یہ ہی کہ تلوار بالطبع نہین کاٹتی بلکہ اللہ عزوجل اس سے کاٹتا ہی اور آگ بالطبع نہین جلاتی بلکہ اللہ عزوجل اس سے جلاتا ہی اور یہ طعام بالطبع سیر نہین کرتا بلکہ اللہ عزوجل اس سے سیر کرتا ہی اور یہ پانی بالطبع سیراب نہین کرتا بلکہ اللہ عزوجل اس سے سیراب کرتا ہی اور اسیطرح مختلف جنسون کے تمام اسباب کا حال ہی کہ اللہ عزوجل ان مین اور انکے ساتھ

تصرف کرتا ہے اور وہ اسکے سامنے آلہ ہین انسی کرتا ہی جو چاہتا ہی۔ جب حقیقت کرنیوالا وہی ہے
تو تم اپنے تمام کامون مین اسکی طرف کیون رجوع نہین لاتے اور اپنی حاجتین اسکے حوالے کیون نہین
کرتے اور اپنے تمام حالات مین اسکی توحید کو کیون لازم نہین پکڑتے اسکا حکم ظاہر ہی کسی عقلمند پر پوشیدہ
نہین (ترجمہ شعر شلعیر مین) ہوتی ہی کمینون کو ہی لاٹھی کی ضرورت ۔ کافی ہی شریفون کو فقط
ایک اشارت ۔ (ترجمہ شعر نثر مین) غلام کوڑے سے مارا جاتا ہی اور شریف کو اشارہ کافی ہی
اسکی اطاعت کرو۔ وہ اطاعت کرنیوالے کو عزت بخشتا ہی۔ اسکی نافرمانی سے بچو۔ وہ نافرمان
کو ذلیل کرتا ہے۔ مدد کرنا اور بے مدد چھوڑنا اسکے ہاتھ مین ہی۔ جسے چاہتا ہی مدد کرتا جسے
عزت دیتا ہی اور جسے چاہتا ہے خواری سے ذلیل کرتا ہی۔ جسکو چاہتا ہے علم کے ساتھ عزت
دیتا ہی۔ اور جسے چاہتا ہے جہالت کے ساتھ ذلیل کرتا ہی جسے چاہتا ہی قرب کے ساتھ عزت
دیتا ہے۔ جسے چاہتا ہے دوری کے ساتھ ذلیل کرتا ہے۔

اکسٹھوین مجلس آپ نے (خدا آپ سے راضی ہو) بیسوین ماہ رجب ۵۴۶ھ کو جمعہ کی نماز
کے بعد مدرسہ مین فرمایا۔ آپ سے کسی نے خواطر کی بابت سوال کیا آپنے فرمایا۔ تجھے خواطر کس نے
بتائی۔ تیری خواطر شیطان اور طبع اور ہوا اور دنیا سے ہین۔ تیرا ہم (مقصد) وہ ہے جو
تجھے رنج مین ڈالے۔ خواطر ہی اسی کی جنس سے ہین۔ حق عزوجل کی خاطر کا یہ حال ہی کہ وہ
سوائے اس دل کے جو اسکے غیر سے خالی ہو اور مین نہین آتا جیساکہ کلام الٰہی مین حضرت
یوسف علیہ السلام کی کلام سے حکایت ہی کہ آپ نے فرمایا لَا نَاخُذُ اِلَّا مَنْ وَجَدْنَا
مَتَاعَنَا عِنْدَہٗ (ہم نہین پکڑینگے مگر اسکو جسکے پاس اپنا اسباب پائینگے) جب اللہ
عزوجل اور اسکا ذکر تیرے پاس ہو تو یقیناً تیرا دل اسکے قرب سے پر ہوتا ہی اور شیطان
اور ہوا اور دنیا کی خواطر تجھ سے فرار کر جاتے ہین۔ دنیا آخرت۔ ملک نفس دل ہین سے
ہر ایک کا خاطر ہے اور حق عزوجل کا بھی خاطر (خیال) ہے اے صادق تو تمام خواطر کے
دفع کرنے اور حق عزوجل کی خاطر سے اطمینان پانے کا محتاج ہی۔ جب تو نفس اور ہوا

اور شیطان اور دنیا کی خواطر سے اعراض کرے آخرت کا خاطر آئیگا۔ پھر ملک کا پھر سب سے پیچھے حق عزوجل کا
اور یہی حد ہی جب تیرا دل صحیح ہو تو خاطر سے واقف ہوکر اسی کہتا ہی تو کونسا خاطر ہی اور کسکا ہی پس وہ
اسے جواب دیتا ہی کہ مین فلان اور فلان ہون۔ مین خدا کی طرف سی سچا خاطر ہون۔ مین خیر خواہ
اور محب ہون۔ حق عزوجل تجہہ سے محبت کرتا ہی۔ پس مین بھی تجہہ سے محبت کرتا ہون۔ مین سفیر
ہون زمین نبوت مین سی تیرا حصہ ہون (اسے غلام) اللہ عزوجل کی شناخت کے درپے
ہو۔ وہ ہر ایک نیکی کا اصل ہے۔ جب تو اسکی عبادت کثرت کے ساتھ کریگا وہ تجھے اپنی
معرفت عطا کریگا۔ اسیواسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اِذَا اَطَاعَ الْعَبْدُ رَبَّہٗ
عَزَّوَجَلَّ اَعْطَاہُ مَعْرِفَتَہٗ (جب بندہ اپنے رب عزوجل کی اطاعت کرتا ہے وہ اسی اپنی
معرفت عطا کرتا ہے) فَاِذَا تَرَكَ طَاعَتَہٗ لَمْ یَسْلُبْہَا مِنْہُ بَلْ یُبْقِیْہَا فِیْ قَلْبِہٖ
لِیَحْتَجَّ بِہَا عَلَیْہِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یَقُوْلُ لَہٗ مَیَّزْتُكَ بِمَعْرِفَتِیْ وَتَفَضَّلَ
عَلَیْكَ بِمَا لَمْ لَہٗ بِمَا عَلِمْتَ (پس جب اسکی عبادت ترک کردیا اسکو اس سی سلب نہین
کرتا بلکہ اسکے دل مین باقی رہنے دیتا ہے تاکہ قیامت کے روز اس سی اسپر حجت پکڑے۔ اسے
فرمائے گا مین نے تجھے اپنی معرفت کے ساتھ اوروں سے متمیز کیا اور اس سی تجھے فضیلت
بخشی۔ تو نے اپنے علم پر عمل کیون نہ کیا۔ (اسے غلام) تیرے اس نفاق اور خوش بیانی
اور بلاغت اور چہرے کو زرد کرنے اور گودڑی کو چہیپی لگانے اور کندھون کو اکٹھا کرنے
اور خاموش رہنے سے حق عزوجل سے تجھے کچہہ نہین ملیگا۔ یہ سب کچہہ تیرے نفس و شیطان
اور خلقت کو شریک گرداننے اور اپنے دنیا طلب کرنے کے باعث ہے اور بولنے کے بعد اپنے
نفس کو حقیر جان اور اپنے حال کو چھپا اور اسی پر رہ حتی کہ تجھے کہا جاسے کہ اپنی خدا کی نعمت
بیان کر۔ ابن شمعون (اُنپر خدا کی رحمت ہو) جب اونکے پاس کوئی کرامت آتی تو فرماتے
یہ فریب ہے۔ اور یہ شیطان سے ہے اور ہمیشہ انکا یہی حال رہا۔ یہان تک کہ انسے کہا گیا
تو کون ہے اور تیرا باپ کون۔ ہماری نعمتین جو تجہپر ہین انکو بیان کر۔ حضرت عیسی علیہ السلام نے

اللہ عزوجل کے ساتھہ مناجات مین عرض کی اے خدا مجھے وصیت کر۔ فرمایا مین تجھواپنی اوراپنی طلب کی وصیت کرتاہون اسکو چار دفعا سیر دہرایا۔ ہر ایک دفعہ ہی آپ کو فرماتا اور پہلے کا ساجواب دیتا آپ کو یہہ نہین فرمایا۔ کہ دنیا کو طلب کر۔ یا آخرت کو گویا کہ آپ کو فرماتاہتا۔ مین تجھواپنی عبادت اور گناہون کے چھوڑنیکی وصیت کرتاہون اپنے قرب۔ کی طلب کی تجھے وصیت کرتاہون۔ اپنی توحید اور میرے لئے عمل کرنیکی وصیت کرتاہون۔ میرے غیر سے اعراض کرنیکی وصیت کرتاہون جب دل صیحح ہو اور حق عزوجل کی معرفت حاصل کرلے تو اسکے غیر کا انکار کرتاہے اس سے اُنس پاتاہے اور اسکے غیر سے وحشت۔ اسکے ساتھہ آرام پاتا اور اسکے غیر کے ساتھہ تکلیف۔ اے خدا میرا گواہ رہ کہ مین تیرے بندون کو نصیحت کرنے اور انکی اصلاح کرنے مین بڑا ساعی اور کوشان ہون۔ مین ان چیزون سے جنمین کہ ہون کنارہ کش ہون۔ مین اپنے اسی طرح علیحدہ ہون۔ جیسا کہ تم معنی اور سر کی جہت سے علیحدہ ہو۔ اگر مین اسکی تدبیر اور تصرفات مین اپنے آپ کو کچہہ سمجھون تو میری کوئی بزرگی نہین۔ اے صاحبان صومعہ۔ اور زاویہ آؤ میرے کلام کا مزہ چکھو۔ خواہی ایک حرف کیون نہو۔ ایک دن یا ایک ہفتہ میری صحبت مین رہو تاکہ تم ایسی چیز کو سیکھو جو تمہین فائدہ بخشے تمپر افسوس تم مین اکثر حرص مجسم ہین۔ عبادت خانون مین خلق کو پوجتے ہو۔ یہہ امر صرف خلوتون مین جہالت کے ساتھہ بیٹھنے سے حاصل نہین ہوتا۔ تجھپر افسوس۔ علم اور اہل عالمون کی تلاش مین نکل یہانتک کہ تجھے سفر کرنے کی حاجت نہ رہے سفر کر۔ یہانتک کہ تیرے پاؤن رہجائین۔ پس تو جب عاجز ہوجائے تو بیٹھہ جا۔ اول اپنے ظاہر سے چل پھر دل اور معنی سے۔ جب تو ظاہر اور باطن مین عاجز رہجائیگا تجھے توفیق دیگئی تو نے اللہ عزوجل کا قرب حاصل کرلیا۔ اور اوس تک پہونچگیا جب اسکی طرف سیر کرنے مین تیرے دلکی قدم رہ جائین اور تیری طاقتین جاتی رہین تو یہ تیرے لئے اسکے قرب کی علامت ہے پس اسوقت تسلیم اختیار کر۔ اور عاجز بنجا (اسکا اختیار ہے) یا تو تیرے لئے جنگل مین معدنات یا ویرانہ مین ٹھہا دے۔ یا آبادی کی طرف پہیرے اور دنیا و آخرت اور جن و انس اور فرشتون

اور ارواح کو تیری خدمت مین لگائے۔ جب کوئی بندہ کامل متقرب کامل ہوجاتا ہی اسے ولایت
اور نیابت ملتی ہی۔ اور خزانونکی تمام چیزین اسپر پیش کی جاتی ہین اور زمین و آسمان اور جو کچھ
انمین ہی اسکی وجہ اور باطن اور سر کی صفائی اور نور قلب کے باعث اسکے شفیع ہوتے ہین
اسلام اور ایمان کو عاریت نہ خیال کر اسکے ذریعے تیرا خوف اور روزی اور نماز اور بیداری
زیادہ ہوگی۔ اسی سے اولیا سراسیمہ ہو کر جنگلون سے ملگئے اور جنگل کی گھاسون اور تالابون
کے پانیون مین انکے مزاحم ہوتے۔ اور انکا اندھیرا سورج اور چراغ چاند اور ستارے ہوگئے
انہون نے بیہودہ گوئی اور قیل وقال اور مال کا ضائع کرنا چھوڑ دیا۔ بے ضرورت ہمسایون اور
دوستون اور آشناؤن کے ساتھہ زیادہ نہ بیٹھو۔ کیونکہ یہ ہوس ہی۔ جھوٹ اور غیبت اکثر وقت
کے درمیان واقع ہوتے ہین۔ اور گناہ اسی سے کامل ہوتا ہی۔ تم مین سی اپنے گھر سے نہ نکلے مگر اپنی
یا اپنے اہل کی ضروری مصلحتون کے لیے۔ اس مین سعی کر کہ تو پہلے کلام مین ابتدا نہ کرے بلکہ تیرا
کلام جواب ہو۔ جب کوئی پوچھنے والا کسی چیز کی بابت تجھہ سے سوال کرے اگر اسکی جواب مین
تیری یا اسکی مصلحت ہو (تو کلام کر) نہین تو جواب نہ دے اولیا اپنے تمام حالات مین اپنے رب
عزوجل سے ڈرتے ہین خلائف دلون کے ساتھہ اسکے عطیات کو لیتے ہین غفلت مین پکڑا جانیسے
ڈرتے ہین ایمان کو عاریت سمجھنے سے خوف کرتے ہین انمین سے ایسے نادر ہین جنکے پاس اللہ عزوجل
کی طرف سے منتین اور نعمتین آتی ہین پس انکے دل اسکے قرب کے دروازے مین داخل ہوتے ہین
انہین اندر آنے کی اجازت دیجاتی ہے۔ وہی انکو والی بناتا اور انکا والی ہوتا ہی۔ انکو اپنی
دوست اولیا اور نبیون اور خلق مین سے برگزیدون کے خلیفے بناتا ہے۔ انکو اپنی بندون کے
مشایخ اور بادشاہ بناتا ہے۔ انکو زمین پر نایب اور خلیفہ گردانتا ہے انکو خاص اپنون مین سے
کرتا ہے اپنے علم سے انکو تعلیم دیتا اور اپنی حکم سے انکو ناطق کرتا اور اپنی کرامت سے انکو
مکرم بناتا اور اپنی امداد سے انکو مدد دیتا ہے انکو انکے منافع اور مضرات بتلاتا ہے اپنا کئے
قدم انکے دلون مین منضبط ہوتے اور معرفت کا تاج ان کے ایمان کے سر پر رکھا جاتا ہے قبلہ

انکی خدمت کرتی ہے اور انسان اور جن اور فرشتے انکے حضور مین کہڑے ہین انکے دلون اور اسرار کی طرف فرمان آتے ہین۔ انمین سے ہر ایک بجائے خود بادشاہ اور اپنی سلطنت کے تخت پر بیٹھا ہوا ہے اور اسکا لشکر زمین پر ابلیس کے مخالف خلق کی اصلاح کیلئے پہیلتا ہی۔ اَے لوگو۔ اولیاء کے قدمون پر چلو۔ کہانے اور پینے اور پہننے اور نکاح اور دنیا کو جمع کرنے مین مصروف نہ رہو۔ تمہارا کام عبادت کرنا اور عادت کا ترک کرنا ہی اسکے دروازے کو طلب کرو۔ اور وہاں خیمے لگاؤ۔ آفات کے باعث حق عزوجل کے دروازے سے نہ بہاگو۔ وہ تمہین بلیات اور آفات اور مصیبتون اور دردون سے آگاہ کرتا ہے۔ تاکہ تم اسکو طلب کرو۔ اور اس کے دروازے سے نہ ہٹو۔ ان لوگون مین سے نہ بنو جو خبط کرتے ہین اور نہین جانتے کہ حق عزوجل کا کیا ارادہ ہے۔ اسکی عبادت کرو۔ پہر عبادت مین اخلاص۔ کیا تم نے سُنا نہین کہ اُسنے کسطرح فرمایا ہے۔ وَمَا خلقت الجن و الانس الا لیعبدون (اور مین نے جن و انس کو پیدا نہین کیا ہے مگر تاکہ وہ میری عبادت کرین) تم نے اسکو تحقیق کرلیا اور جانتے ہو پہر اسکی عبادت کو کیون ترک کرتے اور اسکی راہ مین خبط کرتے ہو جو اللہ عزوجل کی عبادت نہین کرتے وہ ان لوگون مین سے ہین جو نہین جانتے کہ کس لئے پیدا کئے گئے ہین۔ جو لوگ کہ تحقیق اور حقیقت کے قدم پر ہین انہون نے یقیناً جان لیا کہ ہم عبادت کے لئے پیدا کئے گئے ہین۔ اور ضرور مر جاینگے پہر زندہ کئے جاینگے۔ پس وہ عبودیت کو مستحق کرتے ہین۔ اَے غلام بہت سے باطنی امر ہین جو منکشف نہین ہوتے مگر حق عزوجل تک پہونچنے اور اوسکے دروازے پر کہڑا ہونے اور اس بیگانون اور ہوا کی ملاقات کے بعد جو وہان کہڑے ہین۔ جب تو حق عزوجل کے دروازے تک پہونچے اور نیک ادب اور تواضع کے ساتھ وہان کہڑا رہے تو تیرے دل کیلئے دروازہ کہولا جائیگا۔ اور اسے کہینچیگا جو کہینچے اور مقرب بنائیگا جو مقرب بنائے اور سلائیگا جو سلائے اور سنواریگا جو سنوارے اور سرمہ ڈالیگا جو سرمہ ڈالے اور زیور پہنائیگا جو زیور پہنائے اور خوش کریگا جو خوش کرے اور امن دیگا جو امن دے اور اس سے باتین کریگا جو باتین کرے اور کلام کریگا

جو کلام کرے۔ اے نعمتون سے غافلو تم کہان ہو۔ اس امر کیطرف اشارہ کیا گیا ہی تمہارا عمل بہت دور ہین تم گمان کرتے ہو کہ یہ امر سہل ہی۔ تمہین بناوٹ اور تکلف اور نفاق سی حاصل ہو جائیگا۔ یہ امر صدق اور قدر کی ضربون پر صبر کرنیکا محتاج ہی۔ جب تو دولتمند ہے حق عزوجل کی نافرمانی مین مشغول ہووے۔ پہر تمام ظاہری اور باطنی گناہون اور لغزشون سے توبہ کری اور جنگلون اور بیابانون مین جگہہ لیوی۔ اور اللہ عزوجل کی ذات کو طلب کری تو تجہے آزمایا جائیگا بلیات آئینگی اور تیرے نفس کو طلب کرینگی جو اس مین دنیا اور عافیت سے ہوگا وہ قبول نہین اور اسکے حوالہ ہوگا اگر تو صبر کرے گا۔ تو تجہی دنیا اور آخرت کا ملک حاصل ہوگا۔ اور اگر صبر نکریگا تو یہ تجہہ سی جاتا رہیگا اے توبہ کرنے والے ثابت رہ۔ اور مخلص بن اور اپنی نفس کو اسکے بدلنی اور بلیات کے آنیکی خبر کر۔ اور اسے جتلادے کہ حق عزوجل اسے رات کو بیدار اور دن کو پیاسہ رکہیگا اور اسکے اور اہل اور ہمسایون اور دوستون اور آشناؤن کے درمیان دشمنی ڈالدیگا انکی دلون مین اسکی دشمنی ڈالیگا۔ اور یہ کہ امنین سی کوئی اسکے قریب اور نزدیک نہ آئیگا۔ کیا تو نے حضرت ایوب علیہ السلام کا قصہ نہین سنا جب اللہ عزوجل نے آپکی محبت اور برگزیدگی کا اور اس امر کا کہ انکی غیر کا امین کوئی بہرہ نہین متحقق کرنا چاہا۔ تو آپ کو مال اور اہل اور اولاد اور نوکرون سے کیطرح علیحدہ کیا اور کوڑے پر ایک ٹٹی مین آبادی سے باہر بٹہلایا اور آپکے پاس آپکے اہل مین سے سوا آپ کے بیوی کے جو لوگون کی مزدوری کرکے آپ کو کہلاتی اور کسیکو باقی نہ رکہا۔ پہر آپکا گوشت اور چمڑا۔ اور قوت دور کی اور آپ کے کان اور آنکہین اور دل کو باقی رکہا تا کہ ان سے اسکی قدرت کے عجائبات مشاہدہ کرین۔ پس آپ زبان کے ساتہ اسکا ذکر کرتے اور دل سے مناجات کہتے اور آنکہون سی اسکی قدرت کے عجائبات مشاہدہ کرتے اور آپکی روح جسم مین پہرتی۔ اور فرشتے آپکی زیارت کرتے۔ اور آپ کے لئے دعا کرتے۔ وہ انسانون سے جدا ہوئے اور لوگ آپکے مطیع ہوئے آپ سے اسباب و طاقت اور قوت علیحدہ ہوئی اور اپ اسکی محبت اور قدر اور قدرت اور ارادے اور سابقہ مقدرکے مرہون ہوئے۔ آپکے امر کی ابتدا یہ تہا

پھر انتہا میں مشاہدہ ہوا۔ اور دل میں تلخی تھی۔ آخر میں شیرینی حاصل ہوئی۔ بلا میں آپکی زندگی ایسی
طرح خوش تھی جسطرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آگ میں۔ اولیا بلا پر صبر کرنیکے عادی ہیں تمہاری
طرح اضطراب نہیں کرتے۔ بلائیں مختلف ہیں۔ کچھ جسم میں کچھ دل میں۔ کچھ خلقت کے ساتھ
ہوتے ہیں کچھ خالق کی ساتھ جسکو اندازا نہیں پہونچی۔ اسمیں خیر نہیں۔ بلائیں حق عزوجل کے
ابابیل ہیں۔ عابد زاہد کا مقصد دنیا میں کرامتیں اور آخرت میں جنت ہے۔ اور عارف کا مقصد
دنیا میں ایمان پر ثابت رہنا اور آخرت میں اللہ عزوجل کی آگ سے مخلصی پانا ہے اسکا مقصد اور
خواہش یہی رہتی ہے۔ حتی کہ اسکے دل کو کہا جاتا ہے۔ یہ کیا ہے۔ مطمئن اور ثابت رہ۔ تیرا
ایمان ثابت ہے۔ اور مومن تجھ سے اپنے ایمان کا نور حاصل کرینگے۔ اور توکل قیامت کے
سفارشی مقبول الکلام۔ بہت سی خلقت کو دوزخ سے خلاصی پانیکا باعث ہوگا۔ تو اپنے نبی کے
سامنے ہوگا۔ جو شافعین کے سردار ہیں اسکے سوا اور میں مشغول نہو۔ یہ فرمان ہے ایمان کے
باقی رہنے اور معرفت اور عاقبت میں سلامتی اور نبیون اور رسولون اور صدیقون کے
ساتھ چلنے کا جو خلق میں سب سے خاص ہیں۔ پس جسقدر اسرار میں مکرر کیا جاتا ہے وہ خوف اور جوع
اور زیادتی شکر میں پڑھتا ہے۔ اولیا نے خدا کے فرمان فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ (کرتا ہے جو چاہتا ہے)
اور لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُونَ (وہ کرتا ہے اسکی نسبت سوال نہیں کیا جاتا اور وہ
سوال کیے جاینگے) اور وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ (تم نہیں چاہو
گے مگر وہ جو اللہ عالمین کا رب چاہے) کو سمجھا اور یقین کیا کہ وہ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ (کر ڈالنے والا ہے
جو ارادہ کرتا ہے) ہے نہ اسکا کرنیوالا جو خلق ارادہ کرے اور کہ وہ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي
شَأْنٍ (وہ ہر روز شان میں ہے) ہے مقدم کرتا اور موخر کرتا اور بلند کرتا۔ اور پست کرتا۔
اور عزت دیتا اور ذلیل کرتا۔ اور معزول کرتا۔ اور والی بناتا۔ اور مارتا۔ اور زندہ کرتا
اور غنی کرتا اور فقیر بناتا۔ اور دیتا اور روکتا ہے اولیاء کے دلوں کا اللہ عزوجل کے ساتھ ایک
حال نہیں۔ وہ انکو تغیر دیتا اور بدلاتا ہے۔ انکو مقرب بناتا اور بعید کرتا ہے انکو کبھی ظاہر کرتا کبھی چھپاتا ہے

انکو عزت دیتا اور ذلیل کرتا ہے۔ انکو دیتا۔ اور ان سے روکتا ہے۔ اولیاء پر حالات مختلف ہوتے ہیں اور
وہ عبودیت اور عمدہ ادب و ربیر نحو ذاتی کی تحقیق کے قدموں پر قایم ہیں۔ اے خدا ہمیں اپنے اور اپنی خلق
میں سے خاصوں کے ساتھ نیک ادب سے پیش آنا نصیب کر ہمیں اسباب کے ساتھ تعلق رکھنے اور اپنے بہروسے میں
مبتلا نہ کر ہم کو اپنی توحید اور توکل اور تیرے ساتھ غنا اور تیری طرف حاجتوں کو رجوع کرنے پر ثابت رکھ
ہم کو ہماری قول اور عمل میں مبتلا نہ کر اور ان سے مواخذہ نہ کر۔ ہمارے ساتھ اپنے کرم اور معافی اور سخاوت
سے معاملہ کر۔ اللہ کی راہ میں خلق نہیں ہے۔ اسمیں سبب نہیں ہے اسمیں معلوم نہیں۔ اس میں جہت
اور دروازہ نہیں۔ اسمیں خلق کا وجود نہیں جسم دنیا کے ساتھ اور دل آخرت کے ساتھ اور سر حق
کے ساتھ (چاہیے) سر دل پر حاکم ہے اور دل نفس مطمئنہ پر اور نفس مطمئنہ جسم پر۔ اور اعضا خلق پر
جب یہ کسی بندے کے لیے صحیح اور کامل ہوجاوے تو جن اور انسان اور فرشتے اسکے قدموں کے نیچے
ہوتے ہیں۔ وہ کل کھڑے اور وہ قرب مسند پر بیٹھا ہوا ہے۔ اے منافق یہ (رتبہ) تجھے نفاق
اور ظاہری بناوٹ سے نہیں ملیگا۔ تو اپنے ناموس کی تربیت کرتا ہے خلق کے دلوں میں مقبولیت کا
طلبگار ہے چاہتا ہے کہ لوگ تیرے ہاتھ کو بوسہ دیں۔ تو دنیا اور آخرت میں اپنے نفس پر اور اپنے جنکے
لیے آراستہ ہوتا اور جنکو اپنی تابعداری کا امر کرتا ہے شوم ہے۔ تو ریاکار دجال۔ اور لوگوں کے
مالوں پر نظر رکھنے والا ہے یقیناً تیری دعا مقبول نہوگی۔ اور نہ صدیقوں کے دلوں میں تجھے جگہ
ملیگی۔ تجھے اللہ نے اپنی تقدیر کے موجب گمراہ کیا ہے۔ جب غبار کھلجائیگا۔ تو دیکھیگا۔ کیا تیرے نیچے
گھوڑا ہے یا گدہا۔ جب غبار کھلیگا تو حق عزوجل کے مردوں کو گھوڑوں اور سانڈنیوں پر دیکھیگا
اور تو لاغر گدہے پر ہوگا۔ انکے پیچھے سفید شیطانوں اور ابلیسوں کے قبضے میں انہوں نے کوشش
کی کہ ان کے دلوں سے اسکے قرب کا دروازہ بند ہو۔ عقل کرو۔ تم سب بے فائدہ ہو کبھی ایسے شخص
کی صحبت میں رہو جو اللہ عزوجل کے حکم اور علم سے واقف ہو تاکہ تمہیں اس تک رہنمائی کرے جسنے
نجات یافتہ کو نہ دیکھا وہ نجات نہیں پائیگا۔ جس نے عامل عالموں کی صحبت نہ کی یہ میت ہے
ذلیل و مقصد اسکی صحبت میں رہو جسے حق عزوجل کے ساتھ صحبت ہے۔ تم میں سے ہر ایک بات کی

اور لوگ سوجائیں اور انکی آوازیں بند ہوجائیں تو چاہیے کہ اٹھے اور وضو کرے اور دو رکعت نماز
پڑہے اور کہے۔ اے خدا مجہ اپنے نیک مقرب بندوں میں سے کوئی بندہ ملا تاکہ میری رہنمائی کرے اور میری باتیں
سنے کیا ہونا ضروری ہے۔ اللہ عزوجل کو طاقت تہی کہ پیغمبروں کے بغیر ہدایت دیتا عقل کرو تم میں کچھ نہیں اپنی
غفلتوں سے بیدار رہو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ من استغنی برایہ ضل (جو خود رائے
ہوا وہ گمراہ ہوا) ایسے کی تلاش کر جو تیرے دین کے چہرے کے لئے شیشہ ہو جسطرح کہ تو
شیشے میں دیکہکر اپنے ظاہری چہرے اور عمامے اور بالوں کو درست کرتا ہے عقل کر۔ یہ ہوس
کیسی ہے تو قائل ہے کہ مجہے تعلیم دینے والے کی ضرورت نہیں۔ حالانکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
المؤمن مراۃ المؤمن (مومن۔ مومن کا شیشہ ہے) جب مومن کا ایمان صحیح ہوجاتا ہے
تمام لوگوں کا شیشہ ہے اسکی زیارت اور نزدیکی کے وقت اسکی کلام کے شیشہ میں اپنے دینوں کے چہروں کو
دیکھتے ہیں۔ یہ ہوس کیسی ہے۔ تم ہر گھڑی اللہ عزوجل سے سوال کرتے ہو کہ وہ تمہاری کہانے پینے
اور لباس اور نکاح اور رزق میں زیادتی بخشے۔ یہ ایسی شے ہے کہ جو کم اور زیادہ نہیں ہوتی۔ اگرچہ تمہارے
ساتھ ہر ایک مقبول دعا والا دعا کرے۔ رزق میں ایک ذرہ کم اور زیادہ نہیں ہوتا۔ یہ ایسی شے ہے
جس سے فراغت ہوچکی اسکے امروں میں مشغول رہو۔ اور جس چیز سے اسنے منع فرمایا۔ باز رہو جسکا
آنا یقینی ہے اس میں مشغول نہ ہو۔ کیونکہ اسکے آنیکا وہ تمہارے لئے ضامن ہے۔ مقسوم اپنے مقررہ
وقتوں میں آئینگے۔ شیریں ہوں یا تلخ تمہارے پسندیدہ ہوں یا ناپسندیدہ اولیا ایسی حالت تک
پہنچتے ہیں جس میں دعا اور سوال کی ضرورت نہیں رہتی۔ مصلحتوں کو کہینچنے اور ضرروں کے
دفع کرنیکا سوال نہیں کرتے۔ وہ تب دعا کرتے ہیں جبکہ انکے دلوں کو حکم ہوتا ہے۔ کبہی خود انکے لئے
اور کبہی خلق کے لئے۔ پس وہ دعا میں ناطق ہوتے ہیں اور خود اس سے غایب ہیں۔ اے خدا ہمیں
تمام حالات میں اپنے ساتہ ایک نیک ادب نصیب کر۔ روزہ اور نماز اور ذکر اور تمام عبادتیں
اسکی سرشت میں اسکے گوشت اور خون میں مرکب ہوجاتے ہیں۔ پہر اللہ عزوجل کی طرف سے اس کے تمام
حالات میں اسکی حفاظت کی جاتی ہے۔ حکم کی قید اس سے ایک لحظہ بہر بہی جدا نہیں ہوتی۔ اور وہ

اس سے ہی اعلی ہوتا ہی حکم کشتی کی طرح ہوتا ہے اور وہ اس مین بیٹھا ہوا وہ اپنی رب عزوجل کی قدرت کو دریا مین سیر کرتا ہی اور ہمیشہ چلتا رہتا ہی یہانتک کہ آخرت کی کنارہ تک لطف کے دریا کی کنارہ اور قرب کے ساتھ کے پاس پہونچ جاتا ہی پس وہ ایک دفعہ خلق کی ساتھ اور کبھی دفعہ خالق کی ساتھ ہی خلق کے ساتھ اسکا شغل اور رنج ہی اور خالق کی ساتھ اسکا آرام۔ اے منافق تجھپر افسوس تجھے اس امر کی خبر نہین تجھپر افسوس تیری کامون مین اس سے کوئی چیز نہین اے عبادتخانون مین بیٹھنے والو۔ تمہارے دل خلق سے پر ہین سیرے چلانے کو جو تمپر اور تمہاری طرف ہی نہین سنتے ہو۔ گونگو بہرو اٹھو آؤ کچھ ڈر نہین۔ مین تمہاری بڑے ادب اور بڑے فعلون کے بموجب تم سے معاملہ و خطاب نہین کرونگا بلکہ اللہ عزوجل کی حلیمی اور اسکے اذن سے تم سے نرمی کرونگا اور میری سخت کلامی سے نہ بہاگو یہ میری طرف سے نہین۔ مین اس سے ناطق ہوتا ہون جس مین وہ ناطق کرتا ہے۔ اے غلام اولیا حق عزوجل کی عبادت مین رات اور دن کو ملاتے ہین اور خوف اور ڈر کی قدم پر قایم ہین بری عاقبت سے ڈرتے ہین چونکہ اللہ عزوجل کی علم سے جو انہین ہی اور اپنی امر کی انجام سے نا واقف ہین اس لئے دن کو رات سے غم اور رنج اور زاری مین ملاتے ہین۔ مع دائمی نماز اور روزہ اور رنج اور تمام عبادتونکے انہون نے اپنے رب عزوجل کو دلون اور زبانون سے یاد کیا۔ پس جب آخرت تک پہونچے تو جنت مین داخل ہوگئے انہون نے اپنی طرف حق عزوجل کی رضا اور کرامت کو دیکہا۔ اسپر اس کا شکریہ ادا کیا اور کہا۔ اوس خدا کا شکر ہے جس نے ہمارے رنجون کو دور کیا اور اللہ عزوجل کے بندے ہین حالانکہ استاد ہین مگر یہ ان کے مشایخ اور رئیس اور امیر اور بادشاہ کہتے ہین۔ اس خدا کا شکر ہی جس نے آخرت سے پہلے دنیا مین ہماری رنج کو دور کیا جب انکی دل رب عزوجل کی دروازے تک پہونچتے ہین اسکو کہلاپاتے ہین اور فوجونکو جمع انکے لئے قایم سرگزیدہ انکے آنیکے منتظر پاتے ہین۔ انپر سلام کہتے اور انکے سامنے سر نیچے ڈالتے ہین پس وہ قرب کے گہر مین داخل ہوجاتے ہین۔ اور دیکھتے ہین جو آنکھون نے دیکہا نہین۔ کانون نے سنا نہین کسی بشر کے دل پر نہین گذرا۔ کہتے ہین اوس خدا کا شکر ہی جس نے ہم سے رنج دور کیا یعنی حجاب کا رنج خدا کا شکر ہے

جس طرح اسلئے ہمکو دنیا اور آخرت اور خلق مین مشنول رکھا۔ اس خدا کا شکر ہے جسنے ہمکو اپنے نفس کیلئے
برگزیدہ کیا اور اپنے قرب کیلئے مختار کیا۔ اور ہم سے اپنی جدائی کے رنج کو دور کیا۔ یعنے اسکے غیر مین
مشغول ہونیکے رنج کو اس خدا کا شکر ہے جس نے ہمکو اسی کا ہو رہنا نصیب کیا۔ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُورٌ شَكُورٌ
(تحقیق ہمارا رب بڑا بخشنے والا اور بڑا شکر کرنے والا ہے) اے غلام جب تو ایمان کو محکم کرلے تو معرفت کی گہر
تک پہر علم کے وادی تک پہر اپنے وجود اور خلق سے فنا ہونیکی وادی تک پہونچ جائیگا۔ پہر اسکی ساتہہ ہوگا
فنا اپنے اور خلق کے ساتہہ اسوقت تیرا رنج دور ہو جائیگا حفظ تیرا خادم اور رحمت تجہے احاطہ کریگی اور توفیق
تیری ساتہہ ہوگی اور فرشتے تیرے گرداگرد چلین گے اور ارواح آکر تجہپر سلام کرینگی اور حق عزوجل تجہہ
سے خلقت پر فخر کریگا اور اسکی نظر عنایت تیری حفاظت کریگی اور تجہے اسکے قرب کے دروازے تک وا اسکی
انس اور اسکی مناجات تک کہینچینگی۔ وہ بے نصیب ہا۔ جو مجہہ سے بغیر کسی عذر کے ہٹ رہا۔ تجہپر افسوس تو میری
اس شغل مین جس مین مین کہڑا ہون اور جو تیرے مقدور مین نہین۔ میری مزاحمت کرتا ہے اس مزاحمت سے
تیرے ہاتہہ کچہہ نہین آئیگا۔ یہ وہ چیز ہے جو آسمان سے زمین پر نازل ہوتی ہے۔ اللہ عزوجل نے فرمایا۔
وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا عِنْدَنَا خَزَائِنُهُ وَمَا نُنَزِّلُهُ إِلَّا بِقَدَرٍ مَعْلُومٍ (اور کوئی شے
نہین مگر اسکے خزانے ہمارے پاس ہین۔ اور ہم اسکو نازل نہین کرتے۔ مگر مقررہ اندازے تک) بادل
آسمان سے زمین پر نازل ہوتا ہے۔ پہر اس سے نباتات پیدا ہوتے ہین یہ امر آسمان سے ولونکی زمین تک نازل
ہوتا ہے۔ پس وہ ہر ایک خیر سے سرسبز ہوتا ہے اور اگتا ہے اسرار اور حکم اور توحید اور توکل اور مناجات
اور اللہ عزوجل کا قرب اگتا ہے۔ اس دل مین درخت اور بیل پیدا ہوتے ہین۔ اس مین جنگل بیابان
اور دریا اور نہرین اور پہاڑ مین وہ انسانون اور جنون اور فرشتون اور روحون کا مجمع ہے
یہہ چیز عقل سے باہر ہے۔ خالص قدرت اور ارادہ اور علم ہے جسکو اللہ عزوجل اور یہہ لوگ
اسکی مخلوقات مین سے یگانے اختیار کرتے ہین۔ اسمین کوشش کرو کہ تم میری کلام کے حال مین پہنچ جاو
میری مجلس اور کلام پہندا ہے۔ تم مین سے کیسے شکار ہونیکا منتظر ہون پاس مین حق عزوجل کا دسترخوان
ہے منہ میرے سے میری بات کو قبول کرو۔ اللہ تمپر رحم کرے۔ میری تابعداری کرو تاکہ مین تمکو حق عزوجل کی

دروازے تک لیجاویں۔ صدق عزوجل کی طرف بلاتا ہی۔ اور جھوٹھ شیطان کیطرف۔ حق اور شبہ اور باطل اور رشوے اور یہ دونوں اس مومن کے نزدیک جوانچہ ایمان کے نور سے دیکھتا ہی ظاہر ہیں۔ اے اہل عراق تم تیزی فہم کا دعوے کرتے ہو۔ حالانکہ تم سچے اور جھوٹے اور محق اور مبطل کے درمیان فرق نہیں کرسکتے۔ تمہاری جھوٹھ کا ضرر تم پر عاید ہی۔ اور مجھی اسکی کوئی پروا نہیں حق عزوجل کا ارادہ کرنیوالا۔ اسکی جنت کو نہیں چاہتا۔ اور نہ اسکے دوزخ سے ڈرتا ہی بلکہ صرف اوسکی ذات کو چاہتا ہے۔ اسکے قرب کی امید رکھتا اور اسکے بعد سے ڈرتا ہی۔ تو شیطان اور ہوا اور نفس اور دنیا اور شہوتوں کا قیدی ہی۔ اور تجھے کوئی خبر نہیں۔ تیرا دل قید میں ہے اور تو نہیں جانتا۔ ای خدا ہمکو اور اسکو اسکے قید سے چھوڑا۔ آمین۔ عزیمت (یعنی فرایض اور سنن کو بجالانے) اور رخصت (یعنی مستحب) سے اعراض کرنے کو لازم پکڑو۔ جس نے مستحب کو لازم پکڑا اور فرایض اور سنن کو ترک کیا اسپر اسکے دین کی ہلاک ہونے کا خوف ہے۔ عزیمت آدمیوں کے لئے ہے کیونکہ وے بزرگی اور زیادہ سختی اور امر کے سوار ہیں اور رخصت بچوں کے لئے ہے۔ کیونکہ وہ زیادہ سہل ہے (ای غلام) اول صف کو لازم پکڑ۔ کیونکہ وہ بہادر آدمیوں کی صف ہی۔ اور پچھلی صف سے جدا ہو۔ وہ نامردوں کی صف ہی۔ اس نفس سے خدمت لے اور اسکو عزیمت کا عادی بنا کیونکہ جو اسپر لادا جائے گا۔ اسکو اٹھالیگا۔ اس سے عصا کو نہ اٹھا نہیں تو وہ غفلت کریگا اور بوجھوں کو پھینک دیگا۔ اسکو اپنی دانتوں اور آنکھوں کی سفیدی نہ دکھا وہ برا غلام ہے۔ سوا عاصی کے کام نہیں کرتا۔ اسکو سیر نہ کر۔ مگر جب وہ جانے کہ سیری اسے گمراہ نہ کریگی اور کہ وہ سیری کے مقابلے میں اتنا ہی کام کریگا۔ حضرت سفیان ثوری (آپ پر خدا رحمت کرے) بڑی عبادت کرتے اور بہت کہاتے تہے۔ اور جب سیر ہوتے تو تمثیل دیتے کہ زنگی سیر ہوگیا اور پر ہوا (زنگی گدہے کو کہتے ہیں) پہر عبادت کی طرف کہڑے ہوتے اور اس سے بہت بہت لیتے ایک بزرگ سے روایت ہی کہ کہا میں نے سفیان ثوری کو کہاتے دیکہا اور اسے برا سمجھا پہر آپنے نماز پڑہی اور روئے حتی کہ میں نے آپ سے محبت کی۔ زیادہ کہا میں سفیان کی پیروی

نہ - اور کثرت عبادتمین آپکی پیروی کر تو سفیان نہین ہی اپنے نفس کو اسطرح سیر کر جسطرح کہ وہ
سیر کیا کرتے تو اسپر مالک ہیں جسطرح کہ وہ اپنے نفس کے مالک تہی - حرام کو ترک کرنے اور حلال کو کم کرنے کی کوشش
کر اپنے ایمان اور ایقان کی قوت کے سبب سے پرہیز کر - تو اللہ عزوجل کے بندوں مین سی ہو جائیگا - جب تیرا
زہد تحقق ہو جائیگا وہ تجہے عطا اور انعام کریگا - کسی واسطے سے یا تکوین کو تیرے دل کے ہاتہ
مین رکہدیگا - خاموش رہ حتے کہ تو اللہ عزوجل کے بندوں میں سے ہو جائے نہ انمین سی جو خلق
اور اسباب کے بندے ہین - نہ اسنے جو دنیا اور حظوظ اور شہوات اور شیاطین کے بندے ہین نہ
اسنے جو خلق کے نزدیک رتبہ حاصل کرنے اور انکی اقبال اور ادبار - انکی تعریف و مذمت مین
مقید ہونیکے بندے ہین - تو اس شے کے لایق نہین - تیرا دل حق عزوجل کے دروازے تک ایک قدم نہین چلتا
اور تو اپنی طبع اور ہوا کے گہر مین اپنے نفس کے ساتہہ ہے - مین تجہے عمر تک خلق اور اسباب مین مقید
دیکہتا ہون - یہ کبتک ہے - انکی قید مین سے خلاصی پانا مجہہ سے سیکہہ - اے جاہل تیرا دل حق
عزوجل کو کسطرح دیکہیگا - وہ تو خلق سے بہرا ہوا ہے - تو گہر مین بیٹہے ہوئے مسجد جامع کے دروازے
کو کس طرح دیکہیگا - جب تو اپنے گہر اور اہل اور اولاد سے نکلیگا تو جامع مسجد کے دروازے کو دیکہیگا
جب تو سب کو اپنی پیٹہہ کے پیچہے چہوڑے گا اسیطرح دیکہیگا جبتک تو خلق کے ساتہہ ہوگا خالق کو
نہ دیکہیگا - جبتک تو دنیا کے ساتہہ ہے آخرت کو نہ دیکہیگا - جبتک تو آخرت کے ساتہہ ہے دنیا
اور آخرت کے مالک کو نہ دیکہیگا - جب تو ان سب سے نکلیگا - تیرا سر رب عزوجل سی ملیگا نہ صورت
کی جہت سے بلکہ معنی کی جہت سے - عمل دلونکے لئے ہی - اور معانی اسرار کے لئے - اولیاء نے اپنے
اعمال سے روگردانی کی - اپنی تمام نیکیون کو فراموش کیا اور انپر عوض کے خواستگار نہ ہوئے
پس لاچار اسنے اپنے فضل سے انکو دار المقامۃ مین نازل کیا لا یمسہم فیہا نصب ولا
یمسہم فیہا لغوب (اس مین انکو رنج اور ماندگی محسوس نہوگی - اور نہ رہجانا اور نہ کمزوری
اس مین کسب اور محنت نہین ہی - بعضے مفسرون نے اللہ عزوجل کے قول لا یمسنا فیہا نصب
(ہمکو اسمین رنج نہ پہونچیگا) مین فرمایا - یعنی روٹی اور اسکا حاصل کرنا اور عیال کی تکلیف

جنت تمام فضل ہی۔ تمام خیر۔ تمام راحت۔ بے حساب عطا ہے۔ تمام بزرگی اللہ عزوجل کے آگے دل کے حاضر ہونے مین ہی۔ نہ دنیا اور آخرت مین کسی سبب کیلئے ور نہ خلق کے لیے۔ اللہ عزوجل کے آگے تیرے دل کا حضور صحیح نہین ہوگا۔ مگر موت اور اسکے ذکر کو تحقیق کرنے کے بعد (اسطرح) کہ اگر تو دیکھے تو موت کو دیکھے اور اگر سنے تو موت کو سنے حقیقتاً کامل بیداری مین تم کو یاد کرنا تمام شہوتون کو مبغوض بناتا۔ اور پوری خوشی کے سامنے کہڑا کرتا ہی۔ موت کو یاد کرو اس سی کبہی نہ بچوگے۔ جب دل صحیح ہو وہ حق عزوجل قدیم ازلی ابدی ہمیشہ رہنی والے کے غیر کو فراموش کرتا ہی۔ اسکے سوا ہر ایک نو پیدا ہے۔ جب دل صحیح ہو جاے تو وہ کلام جو اس سے نکلنی ہی صواب اور حق ہوتی ہے۔ اسکو کوئی رد کرنیوالا رد نہین کرتا۔ دل دل کو خطاب کرتا ہی۔ سر سر کو جلوت جلوت کو۔ معنی معنی کو۔ مغز مغز کو۔ صواب صواب کو۔ پس اسوقت دلون مین اسکی کلام اس بیج کی طرح ہی جو نرم پاکیزہ۔ بے شور۔ اگانے والی۔ زمین مین بویا جائے۔ جب دل صحیح ہوتا ہے وہ شاخدار اور پتون والے اور پہلدار درخت کی طرح ہوتا ہے۔ اس مین خلقت کے نفعے ہوتے ہین جب دل کے لئی صحت نہو وہ حیوانات کے دلونکی طرح بے معنی صورت ہی۔ برتن ہی جس مین انس اور جن اور فرشتے نہین۔ بے پہل درخت ہے۔ پرندے کے بغیر پنجرا ہے۔ گہر ہے جس مین کوئی نہین رہتا خزانہ ہے جس مین درہم اور دینار اور جواہر جمع ہین۔ مگر خرچ نہین کی جاتی جسم ہی بغیر روح کے۔ ان جسمون کی طرح جو پتہر مین مسخ کئے گئے۔ وہ بے معنی صورت ہی وہ دل جو اللہ عزوجل سے پہرا ہوا ہے وہ کافر مسخ شدہ ہے۔ اسواسطے اللہ عزوجل نی اسکو پتہر کے ساتہہ تشبیہہ دی ہے اور فرمایا ہی ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً (پہر اسکے بعد انکے دل سخت ہوگئے پس وہ پتہر کی مانند ہین یا اس سے بہی زیادہ سخت) جب بنی اسرائیل نی توریت پر عمل نکیا اللہ عزوجل نے انکے دلونکو پتہرونکی طرف مسخ کیا اور اپنے دروازہ سے درکا دیا۔ اسیطرح تم ای محمدیو جب قرآن پر عمل نکروگے اسکے احکام کی نکروگے تمہارے دل مسخ ہو جائینگے اور وہ تمہین اپنے دروازہ سے

اور کا ویگا۔ انہیں سے نہ بنو جنکو اللہ عزوجل نے اپنے علم سے گمراہ کر دیا جب تو نے تو خلق کیلئے علم پڑہا تو خلق کیلئے عمل کیا۔ اور جب اللہ عزوجل کے لئے علم پڑہا تو اوسیکے لئے عمل کیا۔ اور جب تو نے دنیا کیلئے علم پڑہا تو دنیا کے لئے عمل کیا۔ اور جب تو نے آخرت کے لئے علم پڑہا تو آخرت کیلئے کیا فروع اصول پر بنا پاتے ہیں۔ کَمَا تَدِيْنُ تُدَانُ (جیسا کریگا ویسا پائیگا۔ کُلُّ اِنَاءٍ يَنْضَحُ بِمَا فِيْهِ (ہر ایک برتن سے وہی ٹپکتا ہے جو اس میں ہو) اپنے برتن میں رال ڈالتا ہے۔ اور چاہتا ہے کہ اس سے گلاب ٹپکے۔ تیرے لئے کوئی کرامت نہیں تو دنیا میں دنیا اور اوسکی بیوی کے لئے عمل کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ کل تیرے لئے آخرت ہو۔ تیری عزت نہیں خلق کیلئے عمل کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ کل قیامت کو خالق اور اسکا قرب اور اوسکی زیارت تجھے حاصل ہو جائے۔ تیری کوئی بندگی نہیں ظاہر اور اغلب یہی حال ہے اور اگر وہ تجھے عمل کے بغیر اپنے فضل سے عطا کرے تو اسکا اختیار ہے۔ فرمانبرداری جنت کا عمل ہے۔ اور نافرمانی دوزخ کا عمل اور اوسکے بعد اختیار ہے۔ خواہ ہم میں سے کسی کو عملوں کے بغیر ثواب بخشے یا کسی کو ہم میں سے عمل کے بغیر عذاب کرے۔ یہ اوسکی مرضی ہے۔ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ (وہ کرتا ہے جو چاہتا ہے) لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ (جو وہ کرتا ہے اوسکی بابت سوال نہیں کیا جاتا۔ اور وے پوچھے جائینگے) اگر وہ انبیاء اور صالحین میں سے کسیکو دوزخ میں داخل کرے تو وہ عادل ہی ہوگا۔ اور یہ کامل حجت ہوگی۔ ہمپر واجب ہے کہ ہم کہیں اسنے سچ کہا ہے نہ کہیں کیوں اور کس طرح یہ ہو سکتا ہے اگر ہو تو عدل اور حق ہوگا۔ لیکن ایسی شئے ہے جو نہ ہوگی اور نہ اسکو وہ کرنا چاہیگا۔ مجھ سے سنو اور جو میں کہتا ہوں اوسے سمجھو۔ پس اہلوں کا غلام ہوں انکے سامنے کھڑا ہوتا اور انکے اسباب کو درست کرتا۔ اور اوسپر بول دیتا ہوں اور اسمیں انکی خیانت نہیں کرتا۔ اور نہ اپنی ملکیت کا دعوی کرتا ہوں۔ میں انکے کلام سے شروع کرتا ہوں اور انکی تعریف کرتا ہوں۔ جو انکے پاس ہیں۔ اور برکت اللہ عزوجل کی طرف سے ہے مجھے اللہ عزوجل نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی برکت اور والدین کی اطاعت کی برکت سے (اللہ عزوجل انپر رحم کرے) لائق بنایا ہے۔ میرے والد نے باوجود دنیا پر قادر ہونیکے اس سے پرہیز کی۔ اور

میری والدہ بھی آپ کے موافق اور آپکے اس کام پر راضی ہوئی۔وہ دونوں نیکبخت۔دیندار
لوگوں پر مہربان تھے اور مجھپر اِن دونوں اور خلقت سے کوئی ضرر نہین۔مین رسول اور رسل
(بھیجنے والے مراد خدا) کی طرف متوجہ ہون۔انہین سے میری حاجتین پوری ہوتی ہین میری
تمام خیر اور نعمت انہین کے ساتھہ اور انہین کے پاس ہی۔مین خلق مین سے سوای محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کے اور ارباب سے سوا اپنے رب عزوجل کے اور کسی کو نہین چاہتا۔ای عالم تیری کلام
زبان سی ہی نہ دل سی۔صورت سی نہ معنی سی۔صحیح دل اس کلام سی بہاگتا ہی۔جو زبان سی نکلتی ہے
نہ دل سے۔اسکے سُننے کے وقت پنجرے مین پرندے کیطرح یا مسجد مین منافق کی طرح ہوجاتا ہی۔جب
صدیقون مین سے کسی ایک کو منافق عالمون مین سے کسی عالم کی مجلس مین بیٹھنے کا اتفاق ہوجائے تو
اسکی تمام آرزو اسمین سے نکلجاتی ہے۔اولیا ریاکارون۔منافقون دجالون بدعتیون۔
اللہ عزوجل اور اسکے رسول کے دشمنون کو چہرے کی علامت سے پہچان لیتی ہی۔انکی علامت
انکے چہرے اور کلام مین ہی۔وی صدیقون سے اسطرح بہاگتے ہین جیسے کہ شیر سے۔وی ڈرتے
ہین۔کہ انکے دلون کی آگ سے جلجا ئینگے۔انکو فرشتے۔صدیقون اور صالحین سے دور کرتے ہین۔
انہین کا ایک عوام کے نزدیک بڑا ہے۔اور صدیقون کے نزدیک حقیر۔عوام کے نزدیک آدمی اور
صدیقون کے نزدیک بلّی۔انکے پاس اسکی کوئی قدر نہین۔صدیق اللہ عزوجل کے نور سے دیکھتا ہے
نہ اپنی آنکھون سے اور نہ سورج اور نہ چاند کے نور سے۔یہ اللہ کا عام نور ہے۔اور اسکے لئے خاص
نور ہی جو اللہ عزوجل نے حکم یعنے کتاب و سنت کے حکم اور مضبوط کرنیکے بعد اسکو عطا کیا ہی۔ان
دونو پر اسنے عمل کیا۔پس عمل کا نور عطا کیا گیا۔ای خدا اپنا علم اور علم اور قرب ہمارا نصیب کر آمین
اے منافقو! خدا تم مین برکت نکرے تم کتنے زیادہ ہو۔تمہارا تمام شغل اسکا آباد کرنا ہی جو تمہارے
اور خلق کے درمیان ہی اور اسکو خراب کرنا جو تمہاری اور حق عزوجل کی درمیان ہی۔ای خدا مجھے
انپر مسلط کرتا کہ اسنے زمین کو پاک کرون۔اس زمانے مین منافق کے نفاق کی علامت یہ ہے
کہ نہ وہ میرے پاس آتا ہی اور نہ مجھپر سلام کہتا ہے۔جب مجھے ملے۔اور اگر یہ کری تو اسکا تکلف ہوتا ہی

یہ دین ہلاک ہوا اسکی دیواریں گرتی ہیں۔ اے خدا اسکے بنانے پر مجھے مدد عطا کر۔ اے منافقو تمہارے ہاتھوں سے بنایا نہیں جائیگا۔ تمہاری کوئی غرض نہیں تاکہ تمہارے ہاتھوں پر بنایا جائے تم کسطرح بنا سکتے ہو تمہیں بنانا نہیں آتا اور نہ اسکے آلے تمہارے پاس ہیں۔ اے جاہلو۔ اپنی دین کی دیواریں بنا پہر اوپر کی طرف متوجہ ہو۔ جب تم مجھ سے دشمنی رکہوگے تو میں تم کو اللہ عزوجل کی راہ میں دشمن جانونگا کیونکہ میں ان مومنوں کی مدد سے قائم ہوں۔ بغاوت نکرو۔ تحقیق اللہ عزوجل اپنے امر پر غالب ہے حضرت یوسف علیہ السلام کے بہائیوں نے آپکے قتل کرنے میں کوشش کی پس قادر نہوئے کسطرح طاقت پاتے حالانکہ وہ اللہ عزوجل کے نزدیک بادشاہ اور اسکے نبیوں میں سے ایک نبی اور اسکے صدیقوں میں سے ایک صدیق تہا مقرر ہو چکا تہا کہ خلقت کی مصلحتیں اسکے ہاتھ سے جاری ہوں۔ اسیطرح تم اے اس زمانہ کے منافقو مجھے ہلاک کرنا چاہتے ہو۔ تمہاری کوئی غرض نہیں تمہارا ہاتھ اس سے قاصر ہیں اگر حکم ہوتا ہو میں تم میں سے ایک ایک کو سزا دیتا حکم کے ساتھ قایم ہونیکی حالت اور علم کے ساتھ قایم ہونیکی حالت میں ہی اس کی بنیاد ہے اولیاء خلق سے نہیں ڈرتے کیونکہ وہ اللہ عزوجل کی امن کے پہلو اور اسکی ولایت اور حفاظت میں ہیں۔ وے اپنے دشمنوں کی پرواہ نہیں کرتے۔ کیونکہ وے جلدی انکو ہاتھ اور پاؤں اور زبانیں کٹی ہوئی پائینگے۔ انہوں نے جانا اور تحقیق کر لیا کہ خلق عاجز اور لاشے ہے۔ انکے اختیار میں ہلاکت اور ملک دور دولتمندی اور فقیری اور ضرر اور نفع نہیں ہے انکے نزدیک اللہ عزوجل کے سوا کوئی بادشاہ نہیں۔ اور نہ اسکے سوا کوئی قادر اور روکنے والا اور دینے والا اور ضرر دینے والا اور نفع پہنچانیوالا اور زندہ کرنیوالا۔ اور مارنیوالا ہے۔ وے شرک کے بوجہ سے آرام میں ہیں۔ وے اللہ عزوجل کے ساتھ انس رکہنے اور اسکے ہمراہ ہونے کی راحت میں برگزیدہ اور معزز ہیں۔ اسکی عنایت اور لطف اور مناجات میں لذت پاتے ہیں۔ انہیں کچہہ پرواہ نہیں دنیا ہو یا نہ ہو آخرت ہو یا نہو خیر اور شر ہو یا نہو۔ ابتدا حال میں انہوں نے بہ تکلف دنیا اور خلق اور شہوتوں سے پرہیز کیا جب اسپر مداومت کی تو اللہ عزوجل نے انکے تکلف کو طبع اور رسوہبت بنادیا۔ زہد زہد اور طبع طبع ہو گئی انسے عبادات کو بہ تکلف ادا کرنا سیکہو اور گناہوں اور بری کاموں کو چہوڑ دو۔ پہر تکلف طبع ہو جائیگا۔ اپنی رب

عزوجل کی کلام کو سمجھ۔ اور اسپر عمل کرو۔ اور اپنے اعمال مین اخلاص کرو۔ اے غلام۔ تو نفس اور ہوا اور طبع ہی۔ اجنبی عورتون اور بچون کے ساتھہ بیٹھتا پھرتا ہی کہ مجھے انکی پرواہ نہین تو جھوٹا ہی شرع اور عقل تیرے موافق نہین۔ آگ پر آگ اور اپنے پر اپنے جمع کرتا ہی پس لاچار تیرے دین اور ایمان کا گھر شعلہ زن ہوگا۔ شرع عام طور سے اسکا انکار کرتی ہی۔ کوئی بھی اس سے مستغنی نہین لیاں اور اور اللہ عزوجل کی معرفت اور قرب کی قوت کو حاصل کر۔ پھر حق عزوجل کا خلیفہ بنکر خلق کیلئے طبیب بنجا (تجھپر افسوس) تو کسطرح سانپون کو چھوئے گا اور بیٹھائیگا تجھے انکا منتر معلوم نہین اور نہ تو تریاق جانتا ہی خود اندھا ہی لوگونکی آنکھون کا کسطرح علاج کریگا۔ خود گونگا ہی لوگونکو کسطرح تعلیم دیگا۔ خود جاہل ہی دین کو کسطرح درست کریگا۔ جو دربان نہین لوگونکو بادشاہ کے دروازہ تک کسطرح پہنچائیگا تو اللہ عزوجل اور اسکی قدرت اور قرب اور مخلوقات پر اسکی سیاست سے جو میری اور تمہاری عقل سی خارج اور میری اور تمہاری احاطے سے باہر ہے ناواقف ہی اسکی تاویل سوائے خدای عزوجل کے اور کوئی نہین جانتا سنو اور قبول کرو۔ مین بادشاہ کی طرف بلانیوالا تم مین اسکے رسول کا نائب ہون دین کی خلق سی جبابی کرتا ہون۔ اللہ عزوجل کی جانب اور اسکے رسول کی جانب ہین تم سے نہین شرماتا مین ان دونونکا خادم ہون انکے حضور مین غلام ہون۔ انکی طرف نسبت رکھتا ہون۔ یہ دنیا فانی چلی جانیوالی ہی۔ یہ آفات اور بلیات کی گھر ہی اس مین کسیکے لئے زندگی صفا نہین۔ خاص کر جب حکم ہو جیسا کہ کہتے ہین۔ دنیا مین حکیم کی آنکھہ ٹھنڈی نہین ہوتی یعنی موت کو یاد کرنیوالی کی آنکھہ وہ شخص کہ درندہ اسکے مقابل منہہ کھولے ہوئے اسے نزدیک ہو اسے کسطرح آرام آتا۔ اور نیند آتی ہی۔ اے غافلو قبر اپنا منہہ کھولے ہوئی ہی۔ موت کا درندہ اور اژدہا منہہ کھولے ہوئے ہین۔ قدر کی بادشاہ کا جلاد ہاتھہ مین تلوار لئے ہوئے امر کا منتظر ہی۔ کروڑون مین سے ایک اد یا حکیم ہشیار تارک غفلت ہوگا۔ ابتدا ءحال مین کسی صنعت کا ہونا ضروری ہی جس سے تو کمائے اور کھائے تاکہ تیرا ایمان قوی ہوجائے پس جب تو اسپر ہمیشگی کرے اور ثابت رہے تو اللہ عزوجل تجھے توکل کی توفیق دیگا اور بے سبب کھلائیگا اسے سبب سے شرک کرنیوالے۔ اگر تو توکل کے ساتھہ کھانے کا ذائقہ چکھے تو البتہ شرک نکرے اور اسکی

دروازے پر اسی پر توکل و اعتماد کر کے بیٹھ رہے ہے۔ مین کہانے اور پینے کو وہ طریقو سے سواہنین جانتا یعنی شرع کے بموجب کسب کرنا اور یا توکل۔ تجہپر افسوس تو اللہ عزوجل سے نہین شرماتا کسب کو ترک کر کے لوگون سے گدا کرتا ہے۔ ابتدا کسب ہے اور انتہا توکل۔ مین تیرے لئے نہ ابتدا دیکھتا ہون نہ انتہا۔ مین تجہے حق کہتا ہون اور شرم نہین کرتا۔ سن اور قبول کر۔ حق عزوجل کا مقابلہ نہ کر۔ مین خلق کو تم سے اور تمہاری نالون اور تمہاری تعریف اور مذمت سے پرہیز کرتا ہون۔ اگر تم سے لیتا ہون تو غیرون کے لئے نہ اپنے لئے میری کلام تم پر سخت ضرب ہے مین ایسے طریقے سے انکار کرتا ہون جسے جانتا اور اسکی صحت کا یقین کرتا ہون کوئی شخص اللہ عزوجل کے حکم کو منسوخ نہین کر سکتا اور نہ روک سکتا ہے۔ تجہپر افسوس لوگون کی گفتگو تجہے مغرور نکرے۔ تو اس حال کو جس مین اور جسپر ہے جانتا ہے۔ اللہ عزوجل نے فرمایا۔

بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰی نَفْسِہٖ بَصِیْرَۃٌ (بلکہ انسان اپنے نفس پر بصیر ہے) عوام کے نزدیک تو کیا اچہا اور خواص کے نزدیک کیا ہی بد ہے۔ اے دنیا مین رغبت کرنے والو اس سے خوش ہونیوالو عقل اور حافظے کے مدعیو۔ کیا تم نے اپنے رب عزوجل کی کلام نہین سنی۔ اعْلَمُوْا اَنَّمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّلَھْوٌ وَّزِیْنَۃٌ (جان کہ دنیا کی زندگی کہیل اور بازی اور زینت ہے) کہیل اور بازی اور زینت جاہل بچون۔ کے لئے ہے نہ عقلمند آدمیون کے لئے۔ اسنے تمکو بتلا دیا کہ یہ (دنیا) جاہلون۔ ناقص عقل والون کے لئے ہے۔ اسنے بتا دیا کہ تم کو کہیل کے لئے نہین پیدا کیا۔ دنیا مین مشغول ہونے والا۔ لاعب (بازی کرنیوالا) ہے۔ آخرت کے بغیر اسپر قناعت کرنیوالا ناچیز پر قانع ہے۔ وہ تمام جو کچہہ دنیا تمہین دیتی ہے سانپ اور بچہو اور زہر ہے۔ جب تم اسے نفسون اور ہواؤن اور شہوت کے ہاتہہ سے لو آخرت مین مشغول ہو۔ اور اپنے دلونکو رب عزوجل کی طرف پہیر دو اور اس مین مشغول ہو جاؤ۔ پہر جو کچہہ اسکے فضل کے ہاتہہ سے تمکو ملے۔ اسے لو دنیا اور آخرت مین فکر کرو۔ اور دونون مین ترجیح دو۔ اگر تو جان لیوے کہ کیا چیز ہے تو تجہے معلوم ہو جاوےگا کہ میرے پاس اس سے زیادہ ہے۔ میری زراعت پختہ اور نیک ہے اور تیری زراعت جب اگتی ہے جل جاتی ہے۔ عقل کر۔ اپنی سرداری کو چہوڑ۔ اور آ یہان اور لوگونکی طرح بیٹہہ تاکہ

میری کلام تیرے دل کی زمین میں اُگے۔ اگر تجھے عقل ہو تو البتہ میری صحبت میں بیٹھے۔ اور جو ہر روز ایک لقمہ پر قناعت کرے۔ اور میری کلام کی سختی پر صبر کرے۔ جسکے لئے ایمان ہو وہ ثابت رہتا اور اُگتا ہے اور جسکا ایمان نہین وہ مجھسے بھاگتا ہے۔

باسٹھویں مجلس ۔ اپنے خدا آپ سے راضی ہو۔ جمعہ کے روز صبح کے وقت ماہ رجب ۵۴۶ھ آخری روز مدرسہ مین فرمایا۔ حق عزوجل کو ایک جان یہانتک کہ تیرے دل مین تمام خلق میں سے ایک ذرہ بھی نہ رہے۔ نہ تو گھر کو اور نہ کسی باشندے کو دیکھے۔ توحید سبکو قتل کر دیتی ہے۔ حق عزوجل کو واحد جان اور دنیا کے سانپ سے اعراض کرنے مین تمام دوا ہے۔ اس سانپ سے بھاگ تا وقتیکہ تجھے منتر آجائے۔ جو اسکی کچلیوں (ڈاڑھوں) کو اکھاڑے اور اسکے زہر کو اتارے اور تجھے اسکے نزدیک کرے اور اسکی صفت تجھے بتلائے اور اسکو تیری سپر کرے جبکہ اس مین کوئی اذیت باقی نہ رہے۔ پس تو اسمین تصرف کرے اور وہ تجھے ڈس نہ سکے۔ جب تو حق عزوجل سے محبت رکھے اور وہ تجھسے محبت کرے تو دنیا اور شہوتوں اور لذتوں اور نفس و ہوا اور شیطان کے شر سے تجھے کافی ہے۔ پس تو اپنے مقسوم کو بغیر ضرر اور کدورت کے لے۔ اے گواہوں کے بغیر دعوا کرنیوالے مشرک ہوکر توحید کا دعوی کبتک کریگا۔ کیا تجھے طاقت ہے کہ میرے ساتھ مات کے وقت خوفناک جگہوں مین چلے مین ہتھیاروں کے بغیر اور تو ہتھیار پہنے ہوئے پھر دیکھے۔ کہ کون ڈرتا ہے مین یا تو دوسرے کے کپڑوں مین کون داخل ہوتا ہے مین یا تو تونے نفاق مین ترتیب پائی ہے اور مینے ایمان مین۔

(اے قوم) تم دنیا کے پیچھے دوڑتے ہو تاکہ تم اسے پاؤ اور وہ اولیا اللہ کے پیچھے دوڑتی ہے تاکہ وہ انہین پا لے۔ انکے سامنے سر نیچے کئے ہوئے کھڑی ہوتی ہے اپنے نفس کو توحید کی تلوار سے قتل کر اور توفیق کی خود پہن اور اسکے لئے مجاہدے کا نیزہ اور تقوی کی ڈھال اور یقین کی تلوار لے۔ پس کبھی نیزہ زنی کر اور کبھی شمشیر زنی۔ ہمیشہ اسیطرح رہ تاکہ وہ تیرے لئے ذلیل ہو جائے اور تو اسپر سوار ہو جائے۔ اسکی لگام تیرے ہاتھ مین ہو خشکی اور تری مین اسپر سفر کرے پس اسوقت تیرا رب عزوجل تجھسے فخر کرے گا۔ پھر ان لوگون کے آگے چل جو اپنے نفسوں مین پھنسے ہوئے ہین

اور اس سے انہوں نے خلاصی نہیں پائی جس نے اپنی نفس کو پہچانا اور اسپر غالب ہوا۔ وہ اسکی سواری
بنگیا۔ اس کے بوجھوں کو اٹھاتا ہے اور اس کے حکم کی مخالفت نہیں کرتا۔ تجھہ مین خیر نہیں تا وقتیکہ
تو اپنے نفس کو پہچاننے اور اس سے اس کے بہرہ کو روکے اور اسکو اسکا حق دے۔ پس اسوقت وہ دل کیطرف
مطمئن ہوگا اور دل سر کی طرف اور سر حق عزوجل کی طرف۔ اپنے نفسوں سے مجاہدہ کا عصا نہ اٹھاؤ
اُسکے فریبون سے دہوکہ نہ کہاؤ۔ اسکی غفلت پر مغرور نہ ہو۔ شر کی خواب سے دہوکہ مین نہ پڑ جاؤ
وہ تیرے خواب کو ظاہر کرتا ہے۔ اور تمہاری ہہاڑ کہانے کا منتظر ہے۔ یہ نفس طمانیت اور ذلت
اور تواضع اور نیکی مین موافقت کو ظاہر کرتا ہے۔ اور اسکے باطن مین اسکا خلاف ہے اسکی بعد جدا
کرے اس سے بچیارہ اولیا خلق سے روگردان ہے لیکن امر و نہی کی خاطر بتکلف انکو دیکھتے اور انکے
ہمراہ بیٹھتے ہین خلق کے ساتہہ اولیاء کی مثال اس قوم کی مثال ہے جس نے بادشاہ تک جانے کی
خاطر دریا کو عبور کرنے کا ارادہ کیا۔ پس انہین سے بعضون کو راستہ ملگیا وہ عبور کر گئے جب بادشاہ
کے پاس حاضر ہوئے۔ اسنے باقی قوم کو حیران غرق ہونے کے قریب اور اس راہ کو بہولے ہوئے
پایا جیسے پہلے چلے۔ پس انکو جو اس تک پہونچگئے تہے حکم دیا کہ واپس جاؤ اور انکو وہ راستہ بتاؤ جسپر تم آئے
وہ واپس ہوئے اور گہاٹ پر کہڑے ہوکر انکو آواز دی کہ راستہ اسطرف ہے انکو رہنمائی کرنے لگے
جب وہ انکے قریب آئے تو انہون نے انکے ہاتہہ پکڑ لئے۔ اسکا اصل اللہ عزوجل کا فرمودہ وقال
الَّذِي آمَنَ يَا قَوْمِ اتَّبِعُونِ أَهْدِكُمْ سَبِيلَ الرَّشَادِ (اور اس نے جو مومن ہوا
کہا اے قوم میری تابعداری کرو مین تم کو ہدایت کی راہ بتاتا ہون) ہے۔ پس تم میں سے عقلمند دنیا
اور اولاد اور اہل اور مالون اور کہانون اور لباسون اور سواریون اور نکاحون پر خوش نہیں ہوتا
یہ سب کچہہ ہوس ہے۔ مومن کی خوشی ایمان اور یقین کی مضبوطی اور عمل کی رب عزوجل کی قدرت تک
پہونچنے مین ہے۔ خبردار دنیا اور آخرت کے مالک اللہ عزوجل کو پہچاننے والے اور اسکو لیکر عمل
کرنیوالے ہین۔ اسے غلام۔ تیرا دل اور سر کب صفا ہوگا۔ جبکہ تو خلق کو شریک ٹہراتا ہوا اور
توکسطرح نجات پائیگا جبکہ تو ہر ایک ساتہہ اسکو تاڑتا رہتا ہے جسکے پاس جائے جسکے پاس

شکایت لیجائی جس سے گلا کرے۔ تیرا دل کسطرح صفا ہوگا۔ وہ توحید سے بالکل فارغ ہی اسکا ایک ذرہ بھی اسین نہین۔ تو خالق سی خلق کے ساتھہ محجوب ہی۔ اسباب کے ساتھہ مسبب سی محجوب ہے۔ خلق پر توکل کرنے اور اپنر اعتماد کرنیسے محجوب ہی تو صرف دعوی ہی۔ ساگ کے بیٹے بے دلیل دعوی کی ساتھہ تجھی کیا ملیگا۔ یہ امر دو وجہون سی صحیح ہوتا ہی۔ پہلے مجاہدہ اور رنج اوٹھانا۔ اور سختیون اور تکلیفون کا برداشت کرنا ہی اور بھی نیکوکارون کے درمیان معروف ہی۔ اور دوسری تکلیف کے بغیر خدا کی عنایت اور رہنا اور رہی خلق مین اکا برون کیلیے کہ انکو اپنی معرفت اور محبت بخشدیتا ہی اسکو اہل و صنعت سی لیتا ہی۔ اور اسین اپنی قدرت کو ظاہر کرتا ہی اسکو دہاڑا مارنیسے لیتا اور عبادت خانہ تک پہنچاتا ہی اسکے دل سی خلق کو نکال دیتا اور اسکی طرف اپنی قرب کا دروازہ کہولدیتا ہی اور اسے بیہودہ گوئی سی لیتا ہی۔ حتی کہ اسکے لیے ادنی چیز کفایت کرتی ہی اسکو فہم اور علم اور عزت عطا کرتا ہی۔ وہ ایسا ہوجاتا ہی۔ کہ جسکو دیکھتا ہی اس سے نصیحت پاتا ہی جو کچہہ سنتا ہی اس سے نصیحت حاصل کرتا ہی۔ اور سوا ان اعمال کے جو اسے اسکا مقرب بنادین اور کچہہ نہین کرتا۔ ہدایت اور عنایت اور کفایت کا امر کرتا ہی۔ اس سی باز نہین رہتا۔ ایسا ہوجاتا ہی جسطرح کہ اللہ عزوجل نے حضرت یوسف علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق مین فرمایا کَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِیْنَ (اسیطرح تاکہ ہم اس سے بدی اور برائی کو پہیرین۔ تحقیق وہ ہمارے خالص بندون مین سی ہی) اس سے بدی اور برائی کو دفع کرتا ہی اور توفیق کو اسکی خدمت مین لگا دیتا ہی۔ اللہ عزوجل کا محب اسکا عارف خلق کو ہر ایک طریقہ سے نصیحت کرتا ہی کبھی اپنی قول سی نصیحت کرتا ہی اور کبھی اپنی فعل سی اور کبھی اپنی ہمت سے۔ انکو اسچیز سے نصیحت کرتا ہی جسے وہ نہین سمجھتی اور اس سے جسے وہ سمجھتے ہین۔ اے غلام ضعف ایمان کے وقت خاص اپنی نفس کو لازم پکڑ۔ تجھپر تیری اہل اور ہمسائے اور اہل شہر اور ولایت سے کچہہ نہین۔ پس جب تیرا ایمان قوی ہوجائے۔ تو اہل اور اولاد کی طرف نکل پہر خلقت کی طرف انکی طرف نہ نکل اگر بعد اسکے کہ تو تقوی کی درع پہن لے۔ اور اپنی دل کی سر پر ایمان کی خود رکہہ لے۔ اور تیرے ہاتہہ مین توحید کی تلوار ہو اور تیری ترکش مین دعا کی قبولیت کا تیر ہو اور توفیق کی گہوڑے پر سوار ہووے۔ اور گرو فر اور شمشیر زنی اور تیر اندازی سیکہہ لیوے پہر حق عزوجل

دشمنون پر حملہ کرے۔ پس اسوقت تیرے چہون طرفون سے نصرت اور مدد آجائیگی تو خلق کو شیطان کے ہاتھون سے لیگا اور انکو حق عزوجل کی دروازے تک اٹھائیگا۔ انکو جنت والون کے عمل کا امر کریگا۔ اور دوزخیون کے عمل سے بچائیگا یہ کیونکر نہو۔ تو نے جنت اور دوزخ کو پہچان لیا اور انکے عملون کو جان لیا جو شخص اس مقام تک پہنچا اسکے دل کی آنکھون سے پردہ دور ہوگئے۔ اپنے چہون طرفون سے دیکھتا ہے اسکی نظر خرق عادت ہے اور اس سے کوئی چیز پردے مین نہین اپنے دل کا سر اوپر اٹھاتا ہے اور عرش اور آسمانون کو دیکھتا ہے اور جب نیچے ڈالتا ہے زمین کے طبقے اور اسمین رہنے والے جنون کو دیکھتا ہے ان سب کا سبب ایمان اور حق عزوجل کی معرفت مع حکم پر علم رکھنے کے ہے۔ جب تو اس مقام تک پہونچے پس خلق کی حق عزوجل کے دروازہ کی طرف بلا اور اس سے پہلے تجہسے کچھہ بن نہین آتا جب تو خلق کو بلائے اور خود حق عزوجل کے دروازے پر نہو۔ تو انکو تیرا بلانا تجہپر وبال ہے جب تو حرکت کریگا بیٹھہ جائیگا جسوقت تو بلندی کو طلب کریگا پست کیا جائیگا۔ تیرے پاس نیکوکارون کی کوئی خبر نہین تو زبان سے ٹرٹرانے والا ہے تو زبان ہے بغیر دل کے۔ تو ظاہر ہے بغیر باطن کے۔ جلوت ہے بغیر خلوت کے۔ جولان کرنیوالا ہے بغیر حملہ کے تیری تلوار لکڑی کی اور تیر کندہ تک کا ہے۔ تو نامرد ہے۔ تجہہ مین بہادری نہین ادنی تیر تجہے قتل کرتا ہے ایک چہینک تجہپر قیامت برپا کرتا ہے اے خدا ہمارے دین اور ایمان اور بدنون کو اپنی قرب کے ساتہہ قوی بنا۔ وَآتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اور ہم کو دنیا مین نیکی اور آخرت مین نیکی بخش اور دوزخ کے عذاب سے نگہہ رکھہ۔

اور آپنے (اللہ تعالی آپ سے راضی ہو) فرمایا۔ مین سبکے ساتہہ نہین بیٹھتا تہا۔ اور اگر بیٹھتا تو دو باتون کے ساتہہ جو میرے موافق ہوتے قوم کی صحبت مین رہ۔ انکی صفتون سے ہے کہ جب وہ کسی شخص کو دیکھتے ہین اور اپنی ہمت اسکی طرف لگاتے ہین اسے زندہ کرتے ہین۔ اگرچہ وہ جسکی طرف دیکھین یہودی ہو یا نصرانی یا مجوسی۔ اور اگر مسلمان ہو تو ایمان اور یقین اور ثابت قدمی مین بڑہجاتا ہے جب دل صحیح ہوتا ہے نظر صحیح ہوجاتی ہے جب دل صحیح ہوتا ہے حق عزوجل کا مقرب بنجاتا ہے اور جب قرب اور معرفت کی آنکہہ سے دیکھتا ہے تو اسکی نظر اللہ عزوجل سے ہوتی ہے اور قرب اسکے دلمین اور دل اور نظر بجلی اور

وعظ بارش ہوتی ہے۔ اسکی زبان اسکو جو اسکے دل مین ہی تعبیر کرتی ہے۔ اسکی زبان قلم ہوتی ہی جسکی سیاہی
معرفت کی دوات اور علم کے دریا سے ہی۔ اسکی کلام اور نظر اسکے مافی الضمیر کی روشنی ہی۔ یہ دونون چیزین
اصل یعنی اللہ عزوجل کیجانب سے ظاہری ہوتی ہین۔ جو شخص امر ونہی کی اطاعت اور نہیون سے باز رہنے اور
رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو راضی کرنے مین پختہ ہو گیا اسکے لئے یہ (حالت) صحیح ہوئی۔ اگر اس مین کچھ بقیہ
رہجائے تو وہ مرسل و اصل کے امر کی تلاش مین سراسیمہ ہو کر نکلتا ہے حتی کہ اسکا بقیہ چلا جاتا ہی اور اسکا
علم اور قرب زیادہ ہوتا ہے۔ حق عزوجل کی طلب مین صدق نیک عملون کا ثمرہ ہی اعمال صالح وہ ہین جو
خاص اللہ عزوجل کے لئے ہون اور انمین کوئی شریک نہو۔ نیک عمل تجھے خدا کی رضامندی کے راستہ پر
پہونچاتے ہین۔ پس تو اس مین سیدہا نہ دائین نہ بائین اپنے دل اور سر اور معنی کے قدمون سے چلتا
ہے۔ سب سے مجرد ہو جاتا ہے نہ خلق کے ساتھ نہ دنیا کے ساتھ۔ نہ آخرت کے ساتھ۔ تو ان مین سے
ہو جاتا ہی جو اوسکی ذات کے طلبگار ہین۔ اور کہتا ہی جیسا کہ موسی علیہ السلام نے کہا۔ وعجلت الیک رب
لترضی۔ (اور اے میرے رب مین نے تیری طرف جلدی کی تاکہ تو راضی ہو جاوے) جس نے اللہ عزوجل
کی رضامندی اور اسکی ذات کو طلب کیا ایسا ہوا جیسا کہ اللہ عزوجل نے حضرت موسے کے حق مین فرمایا۔
وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ (اور ہم نے اسپر پہلے سے دائیان حرام کردین) اس سچے
محب کے دل پر ایک امر نو پیدا مخلوق کے جو پہلے موجود نہ تہا تپان حرام کئے جاتے ہین۔ الہی غیرت
سے تمام تپانون کا دودہ اسکے حلق مین ڈالا جاتا ہے۔ سب کو اوسکے دل سے دور کیا گیا۔ تاکہ وہ اپنے
محبوب سے کسی چیز مین مقید نہ رہے۔ ایسا مومن عارف عمل کرنیسے رسول کو راضی کرنے مین لگا رہتا
ہے۔ حتی کہ اسکے دل کو رب عزوجل پر داخل ہونیکے لئے اجازت دیجاتی ہی وہ اسکے حضور مین
غلام کی طرح ہوتا ہے۔ جب دیر تک خدمت مین رہتا ہی۔ کہتا ہے۔ اے استاد مجھے بادشاہ کا
دروازہ دکھلا۔ اور اس مین مجھ کو مشغول رکھ۔ مجھے ایسے جگہ پر کھڑا کر جہان سے اسے دیکھون
میرا ہاتھ اوسکے قریب کے دروازہ کے حلقے مین رکھ دے۔ پس وہ اسے اپنے ساتھ لیتی اور دروازہ
کے قریب کرتے ہین۔ آپ کو کہا جاتا ہے۔ اے محمد (صلعم) تیرے ہمراہ کون ہی۔ یہ سفیر آیا ہی

ای معلم آپ جواب مین فرماتے ہین تو اس چوزے کو جانتا ہے جسے تونے پالا اور اُس مردانہ کی خدمت
کیلئی پسند فرمایا۔ پھر اسکے دل کو فرماتے ہین۔ یہ ہے تو اور تیرا رب جس طرح کہ جبرئیل علیہ السلام نے آپ کو جب آسمان
کی طرف لیگیا اور رب عزوجل کے نزدیک کیا کہا (یہ ہے تو اور تیرا رب) (ای غلام نیک عمل کر۔ اور
رب العالمین کا قرب حاصل کر۔ (اے غلام) امید کو کوتاہ کر۔ اور حرص کو کم کر۔ اور وداع ہونیوالے
کی طرح نماز پڑھ۔ مومن کے لئے خواب کرنا لایق نہین مگر اوسکی وصیت اسکے سرکے نیچے لکھی ہوئی ہو
پس اگر حق عزوجل اسکو خیریت کے ساتھہ اوٹھادے تو مبارک ہوگا۔ اور نہین تو اسکے اہل اسکی وصیت کو حاصل
کرکے اسکی موت کے بعد اس سے نفع پائین گے۔ اور اسکے لئے دعاء رحمت کرین گے۔ تیرا کہانا وداع
ہونیوالے کی کہانیکی طرح ہو۔ تیرا وجود اہل کے درمیان وداع ہونیوالے کی طرح اور ہمسایون سے ملنا وداع ہونیوالے
کی طرح ہو یہان تک کہ تیرے دل مین وداع ہونیکا خیال جم جائے۔ وہ جسکا امر دوسرے کے ہاتہ ہے
کیون ایسا نہ ہو۔ خلقت مین سے کم ایسے ہین جو حالات آیندہ اور موت کے وقت پر مطلع ہوتے ہین
اور اپنے دلون مین غمگین رہتے ہین۔ وہ اسکو مشاہدۃً دیکھتے ہین۔ جیسے تم اس سو مجکو دیکھتے ہو مگر
اپنی زبانون سے بیان نہین کرتے۔ پہلے سر اسپر مطلع ہوتا ہے۔ اور وہ قلب کو مطلع کرتا ہے اور قلب نفس
مطمئنہ کو اور اوسکو چھپاتے ہین وہ اس مرید ادب حاصل کرنے اور دل کی خدمت کرنے اور اوسکی تمام
تمام کرنیسے مطلع ہوتا ہے۔ مجاہدون اور تکلیفون کے بعد اوسکا اہل بنتا ہے۔ جو شخص اس مقام تک پہنچا
وہ زمین مین حق عزوجل کا نایب اور خلیفہ ہے۔ وہ اسرار کا دروازہ ہے۔ اسکے پاس مین لوگون کی خزانون
کی جو حق عزوجل کے خزانے ہین چابیان ہین۔ یہ شئے خلق کی سمجھ سے باہر ہے۔ تمام جو کچھ اس
مین ظاہر ہوتا ہے وہ اسکے پہاڑ مین سے ایک ذرہ اور اسکے دریا مین سے ایک قطرہ اسکی سورج مین سے
ایک روشنی ہے۔ ای خدا مین ان اسرار مین کلام کرنے سے تیری طرف عذر لاتا ہون۔ اور تو جانتا ہے
کہ مین مغلوب ہون۔ اور تحقیق بعضے بزرگون نے فرمایا ہے۔ جس مین عذر کرنیکی حاجت ہو اس سے بچنا
لیکن جب مین اس کرسی پر چڑھتا ہون۔ تم سے غایب ہوجاتا ہون۔ اور میرے دل کے سامنے ایسا
کوئی نہین رہتا جسکے آگے عذر کرون اور جسکے باعث تم پر کلام کرنیسے غیرت کرون تم سے ایکدفعہ

بھاگا۔ اور تمہاری درمیان ہی واقع ہوا۔ مین نے پختہ ارادہ کیا کہ کسی اور جگہ رات گذاروں اور ایک تیسرے دوسرے شہر تک اور ایک گاؤن سے دوسرے گاؤن تک سیر کرون اور مرنے تک مسافر اور پوشیدہ رہون یہ ہی جو مین نے ارادہ کیا۔ اور اللہ عزوجل کا ارادہ اسکے خلاف تہا۔ پس میرا اسمین واقع ہوا جس سے بھاگا تہا۔ یہ دل جب صحیح ہوا اور حق عزوجل کے دروازہ پر ثابت قدم ہو جائے تو تکوین کو جنگل اور اسکی کناروں اور اسکے دریا مین واقع ہوتا ہی کبھی اپنے کلام اور کبھی اپنی ہمت اور کبھی اپنی نظر سے تکوین مین لایا جاتا ہے۔ وہ اللہ عزوجل کا فعل ہوتا ہے۔ وہی عزلت نشین اور وہی فانی اور وہی باقی ہوتا ہے۔ تم مین سے بہت کم اسپر ایمان لاتے ہین اور تم مین سے اکثر اسکو جہٹلاتے ہین اسپر ایمان لانا اور اسپر عمل کرنا نہایت (درجہ) ہے۔ صالحین کے حالات کا انکار نہین کرتا۔ مگر منافق دجال اپنی حرص کا پیرو۔ یہ امر صحیح اعتقاد پر پہر عمل پر بنا پاتا ہے جس نے ظاہری حکم پر عمل کیا عمل نے اسے اللہ عزوجل کی معرفت اور اسکے لئے عمل کرنے کا وارث بنایا۔ اسکے اور خلق کے درمیان حکم ہو جاتا ہی اور اسکے اور رب عزوجل کے درمیان علم اسکے باطنی اعمال کے نسبت ظاہری اعمال ایک ذرہ ہوتے ہین اسکے ہاتہہ پاون ساکن ہوتے ہین لیکن اسکا دل ساکن نہین ہوتا۔ اس کے سر کی آنکہین سو جاتی ہین۔ لیکن اسکے دل کی آنکہین نہین سوتی۔ اسکا دل عمل کرتا اور ذکر کرتا ہی اور وہ سوتا ہوا ہی امینین سے ایک کی نسبت حکایت ہے کہ اسکے ہاتہہ مین تسبیح تہی اور سو گیا پہر بیدار ہوا اور دیکہا کہ تسبیح اسکے ہاتہہ مین پہرتی ہی اور اسکی زبان رب عزوجل کا ذکر کرتی ہی۔ اس دل کو امر ہوتا ہی پس وہ عمل کرتا ہی اور اس سر کو امر کیا جاتا ہی۔ پس وہ باطنی عمل کرتا ہے وَلَهُمْ اَعْمَالٌ مِّنْ دُوْنِ ذٰلِكَ هُمْ لَهَا عٰمِلُوْنَ۔ اور انکے لئے اسکے سوا اور بہت عمل ہین جنکو وہ کرتے ہین ہاتہہ پاون کے ساتہہ ظاہری عمل عوام کے لئے ہین۔ اور خواص کے لئے دلون اور اسرار کے عمل انکو اور خدا کے درمیان خاص سہر ہی۔ ساتہہ سکے وہ اسکے قرب مین خوف کے قدمون پر ہین۔ وہ حالات کے بدلنے اور مقام سے زائل ہو جانے سے اغیار مین بدلنے سے ڈرتے ہین۔ سب دلونکی مسخ ہو جانے کا خوف مین ہین اور وہ ڈرتے ہین ایسا نہ ہو کہ انکے دل مسخ ہو جائین۔ اور انکے سورج اور چاند منکسف ہو جائین۔

اور انکے قدم زائل ہوجاتے ہیں۔ وہ ہمیشہ اسکے دروازۂ قرب کے حلقے سے متمسک اور اسکی رحمت کے دامن کو پکڑے رہتے ہیں اسی سے سوال کرتے ہیں۔ اے ہمارے خدا ہم تجھہ سے دنیا اور آخرت نہیں چاہتے۔ بلکہ دین میں معافی اور عافیت چاہتے ہیں۔ ہم ایمان کا باقی رہنا اور معرفت طلب کرتے ہیں۔ ہم پر اسکو صدقہ کر۔ ہم نے تیری رحمت کے دامن کو پکڑا ہے ہمیں بے نصیب نہ رکھہ۔ ہمارے لئے ایسا کردے تحقیق تو جب کسی کام کا ارادہ کرتا ہے اسے کہتا ہے ہو پس ہو جاتا ہے (اے قوم) قوم اولیاء کی انکے افعال اور اقوال میں تابعداری کرو۔ انکی خدمت کرو۔ اپنے مالوں اور جانوں سے انکا قرب حاصل کرو تمام جو کچھہ تم دیتے ہو وہ تمہارے لئے انکے پاس محفوظ ہے کل قیامت کو وہ تمکو دینگے۔ تو رزق کی فراخی کی تمنا کرتا ہے حالانکہ قلم اسکے تنگ ہونے پر چل چکی۔ پس تو عذاب دیا گیا۔ دشمن جانا گیا ہے۔ اس لئے کہ تو غیر مقسوم کو طلب کرتا ہے۔ تو کب تک دنیا کی طلب میں سعی اور حرص کرے گا۔ حالانکہ تیرے لئے نہیں مگر وہی جو لکھا گیا۔ قوم عبادت کے قدم پر ہے اور انکے دل ڈرتے ہیں۔ اور تم نافرمانی کے قدم اور تمہارے دل بے خوف ہیں۔ درحقیقت یہی دہوکہ بازی ہے (ڈرتے ہو غفلت میں پکڑے نہ جاؤ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے۔ آپ نے فرمایا۔ استعینوا علی کل صنعۃ بصالح اھلھا (ہر ایک صنعت پر اسکے ماہروں سے مدد طلب کرو) یہ عبادت ایک صفت ہے اور اسکی ماہر اعمال میں اخلاص کرنے والے حکم کو جاننے والے۔ اس پر عمل کرنیوالے خلق کو انکی معرفت کے بعد وداع کرنے والے اپنے نفسوں اور مالوں اور اولاد اور تمام ان چیزوں سے جو رب عزوجل کے سوا ہیں اپنے دلوں اور اسرار کے قدموں کے ساتھہ بھاگنے والے انکے جسم خلقت کے درمیان آبادی میں ہوتے ہیں اور دل جنگلوں اور بیابانوں میں۔ ہمیشہ اسیطرح رہتے ہیں حتی کہ انکے دل تربیت پاتے اور انکے بازو قوی ہوتے اور آسمان کی طرف اُڑتے ہیں۔ انکی ہمتیں بلند ہیں اور دل اُڑے اور حق عزوجل کی نزدیک ہوگئے۔ پس وہ ان لوگوں میں سے ہوگئے جنکے حق میں اللہ عزوجل نے فرمایا۔ وانھم عندنا لمن المصطفین الاخیار (اور تحقیق وہ ہمارے نزدیک برگزیدہ اور پسندیدہ ہیں) جب ایمان یقین ہو جاسے کہ اور یقین معرفت اور معرفت علم اسوقت تو اللہ عزوجل کا دانا ہے غلیون کے ساتھہ سے

لیتا اور فقیرون کو دیتا ہے۔ تو صاحب باورچیخانہ ہوتا ہے۔ رزق تیرے دل او رسر کی ہاتہہ پر جاری ہوتے ہین۔ ای منافق تجہکو کوئی بزرگی نہین حتی کہ تو ایسا ہووے۔ تجہپر افسوس۔ تو کسی شیخ پرہیزگار اللہ عزوجل کے حکم کو جاننے والے کے ہاتہہ پر مہذب نہین بنا۔ تجہپر افسوس تو بے مشقت طلب کرتا ہی تیرے ہاتہہ نہ آئیگا جب دنیا بے مشقت حاصل نہین ہوتی تو وہ اللہ عزوجل کے پاس ہے کسطرح ہوگا تو ان لوگون سے کہان ہی جنکی اللہ عزوجل نے اپنے محکم کتاب مین کثرت عبادت کے ساتہہ تعریف کی ہی اور فرمایا ہے كانوا قليلا من الليل ما يهجعون وبالاسحار هم يستغفرون (وے راتکو کم سوتے تہے اور صبح کو معافی مانگتے تہے) جب عبادت مین انکا صدق معلوم ہوا تو انکی لیواکیا (محافظ) کہڑا کردیا جوانکو جگائے اور فرش پر سے کہڑا کرے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ عزوجل فرماتا ہی یا جبرئیل اقم فلانا وانم فلانا (ای جبرئیل فلانے کو کہڑا کر اور فلانے کو سلا) اسکی دو وجہین ہین فلانے کو کہڑا کر وہ عبادت مین سچا گناہون سے بہاگنے والا ہے۔ اس سے بے پروائی۔ اور نیند کو دفع کر۔ اور فلانے کو سلا۔ جہوٹا منافق ہی۔ باطل در باطل۔ لعنت در لعنت۔ اسپر نیند کو غالب کرتا کہ مین کہڑا ہونے والونمین اسکے چہرے کو نہ دیکہون۔ دوسری وجہ یہہ ہے۔ فلانے کو کہڑا کر تحقیق وہ محب او رطالب۔ اور محب کی شرط مشقت کا برداشت کرنا ہے اور فلانے کو سلا۔ کیونکہ وہ محبوب ہے اور محبوب کی شرط آرام کرنا ہے۔ سلایا جائے اور آرام دیا جائے۔ کیونکہ اسنے روشنی کو اندہیرون کے ساتہہ ملایا ہے۔ حتی کہ عہد کو پورا کیا۔ اور محبت مین سچا نکلا پس جب یہ اسکے لئے صحیح ہوا تو اللہ عزوجل کی وفا کا وقت آیا۔ کیونکہ وہ ہہراک کے لئے جو اسمین رنج اوٹہائے اپنی ساتہہ آرام دینے کا ضامن ہی جب ولیاء کے دل کے قدم رب عزوجل تک پہونچ جاتے ہین وہ خواب مین وہ چیزین دیکہتے ہین جنکو بیداری مین نہین دیکہا۔ انکے دل اور اسرار ان چیزون کو دیکہتے ہین جنکو بیداری مین نہین دیکہتے انہون نے نماز پڑہی اور روزہ رکہے اور اپنی نفسون کو بہوکہہ اور عزت کو چہوڑنے مین مجاہدہ مین ڈالا اور طرح طرح کی عبادتون مین روشنی کو اندہیرے سے ملایا حتی کہ انکے لئے سنت حاصل ہوئی پس جب حاصل ہو گئی تو انکو کہا گیا۔ راستہ اسکے سوا ہے۔ یعنے حق عزوجل کو طلب کرنا انکی عمل

عمل ولی ہوتے ہین۔ جب اوس تک پہونچتے ہین۔ تو اوسکے نزدیک ثابت اور ظاہر ہوجاتے ہین جس نے اسکو
جانا جسے طلب کرتا ہی اور پس وہ جو اپنی قوت اور محنت اللہ عزوجل کی عبادت مین صرف کرتا ہی آسان ہوتی ہے۔ مومن
ہمیشہ تکلیف مین رہتا ہی حتی کہ اپنے رب عزوجل کو ملے۔ تجھپر افسوس میری ارادت کا دعوی کرتا ہی اور اپنا
مال مجھہ سی چھپاتا ہی۔ تو اپنی دعوی مین جھوٹا ہے۔ مرید کے لئے فقر کرتا اور عمامہ اور سونا اور مال شیخ کے آگے
کچہ نہین۔ وہ صرف اسقدر کہتا ہی کہ جسکے کہانے کا وہ اسے امر کرتا ہے۔ وہ فانی ہی اسکی امر و نہی کی
انتظار کرتا ہی کیونکہ وہ جانتا ہی کہ یہ اللہ عزوجل کی طرف سی ہی۔ اسکی مصلحتین اسکی شیخ کے ہاتہہ پر ہین۔
اور اسکی رسی مین اسیکا بٹ ہی اگر تو اپنی شیخ کو تہمت لگائے تو اسکے ساتہہ نہ رہ اس لئے کہ تجھے
اوسکی صحبت اور ارادت صحیح نہین۔ مریض جب طبیب کو متہم کرے تو اوسکے علاج سے اچھا نہین ہوتا
اور آپ نے خدا آپ سے راضی ہو۔ کلام کے بعد فرمایا۔ جس نے صحیح طور سے خلقت سی پرہیز کیا
وہ اس مین راغب ہوتے ہین اور اوسکے کلام اور اوسکو دیکہنے سے نفع حاصل کرتے ہین جب تو خلق کو اللہ
عزوجل کے علم کے ساتہہ جانے اور اسکی معرفت سی انکو پہچانے تو تجھہ سی انکی صفتین غایب ہوتی ہین تجھہ
سے جن اور انسان اور فرشتے نابود ہوتے ہین۔ تیرا دل اور صفت سی متصف کیا جاتا ہی اور اسطرح
تیرا سر اس ہی تیری وجود کا چھلکا الگ کیا جاتا ہی۔ یعنی بنی آدم کی عادت کا چھلکا۔ حکم آتا ہی اور
تجھپر قمیص ہو جاتا ہے۔ پس تو زمین پر اپنے نفس کے امر اور اپنے رب عزوجل کی خلق کو اسکی امر سے
پہننے والا ہوتا ہے۔ اور علم خدائے ربانی آتا ہی۔ اور تیرے دل اور سر پر قمیص ہوجاتا ہی۔ اسکو
لازم پکڑ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لائے۔ یعنی کتاب و سنت جس نے انکو ترک کیا زندیق ہوا اور
اسلام کے دائرہ سے خارج ہوا۔ پس قیامت مین اسکے لئے آگ اور عذاب ہی اور دنیا مین غضب عارف
کے دل کھلنے اور اللہ عزوجل کے درمیان حکم کو مضبوط کرنے اور حق عزوجل کے دروازے پر ٹھہرنے کو
تحقیق کرنیکے بعد اور شے ہوتی ہے۔ یہ وہی شے ہے جس نے سے وہ اوسکے لائق ہوتا ہی کہ اسکی
تابعداری کیجائے اور اوسکے کلام کو سنا جاوے۔ اسیواسطے ان لوگونکی تابعداری سے منع کیا گیا ہی جو حکم کو
مضبوط نہین کرتی اس لئے کہ اسکا ہونا ضروری ہی اور یہی اس امر کی بنیاد ہی یعنی امر اسکا ہی جسنے

اسکو عمل اور اخلاص کے ساتھ محکم کیا اور خلقت اس سے واقف ہوئی پس وہ اللہ عزوجل کے نزدیک بڑا ہے اسیواسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ من تعلم و عمل و علم دعی فی الملکوت عظیما (جس نے علم پڑھا اور عمل کیا اور پڑھایا وہ ملکوت مین بڑا بلایا جاتا ہے) جہالت کے ساتھ عبادت خانے مین گوشہ نشینی نہ کر کیونکہ خلق کے ساتھ گوشہ نشینی بڑا کامل فساد ہے۔ اسیواسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تفقہ ثم اعتزل (فقیہ بن پھر گوشہ پکڑ) تجھے مناسب نہین کہ عبادت خانہ مین بیٹھے اور روئے زمین پر کوئی ایسا ہو جس سے تو ڈرتا اور امید رکھتا ہے۔ تیرے لیے سوائے ایک ڈرانے والیکے اور ایک امیدگاہ کے۔ یعنی اللہ عزوجل کے اور کوئی نہ ہو۔ مین نہین پہچانتا مگر اللہ عزوجل کو اور اوسکے حضور مین اسکا قرب حاصل کرنیکے لیے کھڑا رہنا۔ مین اسکے دین کو قایم کرتا اور اوسکی مدد کرتا ہون۔ اسکی رضامندی کے لیے: اوسکے لیے صدیق نے دین کی چیخ کو سنا۔ اس نے اسکی دل اور سر کو پکارا۔ جب عوام الناس اسکی حدود کو توڑتے اور اوسکی منہیات کو ترک کرتے اور اوسکے امرون کو چھوڑتے اور اسکو اپنی پیٹھون کے پیچھے ڈالدیتے ہین تو وہ سنتا ہے کہ کسطرح وہ چلاتا ہے اور اللہ عزوجل کے آگے فریاد کرتا ہے۔ پس مستعد ہوتا اور اسکی طرف کھڑا ہوجاتا ہو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر (نیکی کا امر کرنے اور بدی سے باز رکھنے) سے اسکی مدد کرتا ہے اسکی خیرخواہی کرتا اور اس سے دفع کرتا ہے۔ یہ اپنے رب عزوجل کی قوت سے کرتا ہے۔ نہ اپنے نفس اور ہوا اور طمع اور رعونت اور جہالت اور نفاق سے۔ عبادت عادت کا ترک کرنا ہے نہ یہ کہ عادت عبادت کی جگہہ ہو۔ دنیا اور آخرت اور خلق کے تعلق کو چھوڑدو۔ اور حق عزوجل سے تعلق پکڑو۔ مت ہٹو کیونکہ پرکھنے والا اڑا دانا ہے۔ وہ تم سے نہین لیتا مگر کسوٹی کے ساتھہ۔ وہ زینت جو تمھارے ساتھہ ہے اسکو پھینک دو۔ اسکو کچھہ نہ شمار کرو۔ تم سے نہین لیا جائیگا مگر وہی جو بھٹی مین داخل ہو۔ اور کھوٹ سے صاف ہو۔ پس خیال نہ کرو کہ امر سہل ہے۔ تم مین سے اکثر اخلاص کا دعوی کرتے ہین حالانکہ وہ منافق ہین۔ اگر امتحان نہ ہوتا تو دعوی زیادہ ہوتے۔ جس نے حلم کا دعوی کیا ہم اسکو غضب کے ساتھہ امتحان کرینگے۔ اور جس نے کرم کا دعوی کیا۔ مانگنے کے ساتھہ

اسکو امتحان مین لائین گے۔ اور جو کوئی کسی چیز کا دعوی کرے اوسکی ضد کے ساتھہ ہم اوسکا امتحان کرینگے ہوس کو ترک کرو۔ اور تمام حالات مین تقوی کو لازم پکڑو۔ خدا متقین کا ہے۔ اہل مین شرک کرنے اور فروعات مین نافرمانی کرنے سے بچو۔ پہر دو رسول اور حدیث سے تمسک کرو۔ اور انکو اپنے ہاتہون سے نہ چہوڑو۔ حق عزوجل کریم ہے کسی بندے پر دو خوف جمع نہین کرتا۔ اولیا دنیا مین کہانے اور پینے اور پہننے اور نکاح کرنے اور اپنی تمام تصرفات مین خوف مین رہ چکے۔ انہون نے حرام اور شبہہ کو اور حلال مین سے زیادہ لینے کو اپنے رب عزوجل کے حساب اور اوسکے بڑے عذاب کے خوف سے چہوڑ دیا۔ اپنے کہانے اور پینے اور تمام حالات مین پرہیزگاری کی۔ چیزون کو انسے پرہیز کرنے کے باعث ترک کیا۔ جب زہد کامل ہوگیا تو معرفت حاصل ہوئی جب معرفت کمال کو پہونچی تو اللہ عزوجل کا علم آیا اور انکے سرون پر تاج ہوگیا۔ پس لاچار حرام اور شبہہ اور مباح انسے جدا ہوا اور انکی پاس حلال مطلق رہگیا۔ جوان صدیقون کا حلال ہے جو اوسکے لئے اہتمام نہین کرتے۔ اور نہ انکے دلون مین گذرتا ہے جب بندہ دنیا اور آخرت کو چہوڑ دے اور حق عزوجل کے غیر سے بری ہوجائے۔ اور اسکا دل الہی قرب اور منت اور لطف کے گہر مین موجود ہوجاے۔ تو وہ اسے طعام اور شراب اور لباس یا باقی مطلبون کے حاصل کرنیکی تکلیف نہین دیتا۔ اسکا دل اس مین مشغول ہونے سے پاک ہوتا ہے متقیون کے دل ہمیشہ قرب اور علم خاص کی کتاب مین لگے رہتے ہین۔ انکے دلون اور اسرار کو ارادون سے فنا ہونے اور حق عزوجل کے حضور مین رہنیکی تعلیم دیجاتی ہے۔ پس وہ خود انکا والی ہوتا ہے اور انکے اپنے غیر کے سپرد نہین کرتا۔ یہ خلقت کی سمجہ سے باہر ہے اسے ظاہر سے پوشیدہ ہے۔ انکو فنا کرتا ہے۔ پہر جب چاہتا ہے انکو اوٹہاتا اور واپس کرتا ہے علم اول علم ثانی کی تائید پاتا ہے۔ اول جہل ہے (پہر علم پہر عمل) اور اخلاص پہر دوسرا علم ورد دوسرا عمل خاموشی ہے۔ پہر کلام۔ اول فنا ہے۔ پہر وجود۔ اے مردہ دلو تم میرے پاس کیسے بیٹہے ہو اے دنیا اور بادشاہون کے بندو اے دولتمندو اے گرانی اور ارزانی کے بندو تم پر افسوس۔ اگر گیہون کے ایک دانہ کی قیمت ایک دینار تک پہونچ جائے تو مومن کچہہ پرواہ نہین کرتا۔ اور نہ اسکو اسکا رزق اوسکے یقین کی قوت اور اپنے رب عزوجل پر توکل کرنیکے

باعث رنج مین ڈالتا ہے۔ تو اپنے آپ کو مومنون سے شمار نہ کر۔ گوشہ پکڑ۔ تمام چیزین اللہ عزوجل کا لشکر اور اسکا گروہ ہین خلق سے اعراض کرنا حق ہے۔ اور خالق مین مشغول ہونا لایق ہے۔ مین تمکو نہین دیکھتا کہ تم میرے کہے کو سمجھتے ہو۔ تم پر توحید کی علامتین اور صدیقون اور اولیاء کے کلمات کو سننا ضروری ہے۔ انکے کلام اللہ عزوجل کی طرف سے وحی کی طرح ہے۔ اس سے اور اسکے امر سے عوام لالچیون کے امرون سے ورے بولتے ہین۔ تو ہوس ہے اپنی کلام کتابون سے جمع کرتا اور اس سے کلام کرتا ہے۔ اگر تیری کتاب ضایع ہوجائے تو کیا کریگا۔ یا جلجائے یا تیرا چراغ گل ہوجائے جس سے تو دیکھتا ہے جب تیرا شکار توٹ جائے اور پانی جو اس مین ہے گر جائے تو تیرا چقماق اور دیا سلائی کہان ہے جس نے علم پڑہا اور عمل کیا اور اخلاص کیا تو چقماق اور مددگار اسکے ولین اللہ عزوجل کا نور ہوتا ہے۔ اور اسکو اور اسکے اردگرد روشنی دیتا ہے اے قیل و قال کے بیٹو اسے جمع کیے ہوے صحیفون کے غلامو نفسون اور ہواؤن کے ہاتہون سے علیحدہ ہو تم پر افسوس خاصون کے ساتہہ جہگڑتے ہو۔ تم شکست پاؤگے۔ اور ہلاک ہوگے اور اپنی بہرہ کو نہ پہونچوگے سابقہ اور علم تمہاری کوشش سے کسطرح بدل سکیگا۔ مومن مسلمان بنو۔ کیا تم نے اللہ عزوجل کا فرمودہ نہین سنا۔ الذین امنوا بایاتنا وکانوا مسلمین۔ (وہ لوگ جو ہماری آیات پر ایمان لائے اور مسلمان ہوئے) اسلام کی حقیقت استسلام (تابعداری) ہے اولیاء حق کے حضور مین گر گئے انہون نے چون و چرا اور کرا اور نہ کر کو بہلادیا۔ طرح طرح کی عبادتین کرتی ہین اور خوف کے قدمون پر کہڑی ہین اسیواسطے اللہ عزوجل نے انکی تعریف فرمائے اور فرمایا یؤتون ما اتوا وقلوبہم وجلۃ (دیتے ہین جو کچھہ کہ دیتے ہین اور انکے دل ڈرتے ہین) اللہ عزوجل کے امرون کی اطاعت کرتے اور اسکی منہیات سے باز رہتے ہین اسکی بلاؤن پر صبر کرتے اور اسکی عطا پر شکر کرتے ہین اور اپنی نفسون اور اموال اور اولاد اور عزتون کو سابقہ کے ہاتہہ مین سپرد کرتے ہین۔ اور دلون مین اس سے ڈرتے اور خوف کہاتے ہین۔ عارف جب آخرت سے پرہیز کرتا ہے اسے کہتا ہے مجہہ سے دور ہوجا مین حق عزوجل کے دروازے کا طالب ہون۔ تو اور دنیا میرے نزدیک یکسان ہے دنیا مجھکو تجہہ سے حجاب مین رکہتی تہی

اللہ تو مجھے رب عزوجل سے حجاب مین رکھتی ہے۔ جو چیز مجھکو اس سے حجاب مین رکھے اوسکو کوئی عزت نہین
ان کلام کو سنو۔ یہ اللہ عزوجل کے علم کا مغز خلق مین اور خلق سے اسکے ارادے کا مغز ہے اور یہی مغز
اور رسولون اور اولیاء اور نیکوکارون کا حال ہے۔ اے دنیا کے بندو۔ اور اے آخرت کے بندو تم
اللہ عزوجل اور دنیا اور آخرت سے جاہل ہو۔ تم دیوارین ہو۔ تم مین سے کسی کا بت دنیا اور کسی کا آخرت
اور کسی کا خلق اور کسی کا شہوتین اور لذتین اور کسی کا حمد و ثنا اور خلق کے نزدیک قبولیت ہے۔ جو چیز
اللہ عزوجل کے سوا ہے وہ بت ہے۔ اولیاء دنیا اور آخرت کو حق عزوجل کے دروازے اور طبیب کے
گھر مین سپرد کرتے ہین۔ تاکہ وہ اپنی مرضی کے موافق اسنے لیکر مریض کو کھلائے۔ او منافقو تم
کو اسکی کوئی خبر نہین۔ منافق تا سین سے ایک حرف بھی نہین سن سکتا اسپر قیامت قائم ہو جاتی
ہے کیونکہ حق کو سننے پر قادر نہین ہے۔ میری کلام حق ہے اور مین حق پر ہون۔ میری کلام اللہ
عزوجل کی طرف سے ہے نہ مجھہ سے۔ شرع سے ہے نہ ہوس سے لیکن تیرا فہم سقیم آفت زدہ ہے۔

(تجھپر افسوس) تو نے علم پڑھا اور اپنے علم پر عمل نہ کیا۔ پس تیرا علم تجھے کیا فائدہ دیگا۔ تو نے جوانی
کی حالت مین مشائخ کی خدمت نہ کی۔ تو بڑھاپے کی حالت مین کسطرح کرے گا۔ کوئی مومن نہین ہے
مگر کہ موت کے وقت اوسکی آنکھہ سے پردہ دور ہو جاتا ہے پس وہ جنت مین اپنا حصہ دیکھتا ہے
حورین اور ولدان اوسکی طرف اشارہ کرتی ہین اور اسے جنت کی خوشبو آتی ہے۔ پس اس کے لئے
موت اور سکرات موت آسان ہو جاتے ہین۔ حق عزوجل سکے ساتہہ اسطرح کرتا ہے جسطرح حضرت
آسیہ (علیہا السّلام) کے ساتہہ کیا۔ اور انہین سے بعض ایسے ہین جنکو موت سے پہلے اسکا علم دیا جاتا
ہے وہ مقرب یگانے اور محبوب ہین۔ اے حق عزوجل پر اعتراض کرنیوالے تجھپر افسوس بیفائدہ بیہودہ
گوئی نہ کر قضا کو کوئی رد کرنیوالا رد نہین کرسکتا۔ اور کوئی روکنے والا روک نہین سکتا۔
تسلیم کر۔ تو راحت مین ہوگیا۔ کیا رات اور دن کو تو رد کرسکتا ہے جب رات آجائے تو آجاتی
ہے خواہی تو برا مانے یا راضی ہووے۔ اور اسیطرح دن کا حال ہے۔ دونون تیری مرضی کے بغیر
آجاتے ہین۔ اسیطرح اللہ عزوجل نے قضا کی اور مقدر کیا۔ تیرے فائدے مین ہون یا ضرر مین

جب فقر کی رات آئی تو تسلیم کر اور دولتمندی کے دن کو وداع کر جب مرض کی رات آئے تو تسلیم کر اور عافیت کے دن کو رخصت کر۔ اور جب وہ رات آئے جسے تو مکروہ جانتا ہے تو تسلیم کر اور اس دن کو جسے تو پسند کرتا ہے وداع کر۔ مرضوں اور بیماریوں اور فقر اور عزلتوں کے زائل کرنے والی رات کا شوق کے ساتھ استقبال کر۔ اللہ کی قضا اور قدر سے کسیکو رد نہ کر نہیں تو تو ہلاک ہو جائیگا اور تیرا ایمان جاتا رہیگا اور تیرا دل مکدر ہوگا۔ اور تیرا سر مر جائیگا۔ اللہ عزوجل نے اپنی کسی کتاب میں فرمایا انا اللہ الذی لا الہ الا انا من استسلم لقضائی وصبر علی بلائی وشکر نعمائی کتبتہ عندی صدیقا ومن لم یستسلم لقضائی ولم یصبر علی بلائی ولم یشکر نعمائی فلیطلب ربا سوائی (میں وہ خدا ہوں جسکے سوا کوئی معبود نہیں جس نے میری قضا کو تسلیم کیا اور میری بلا پر صبر کیا اور میری نعمتوں پر شکر ادا کیا میں اوسکو اپنے پاس صدیق لکھتا ہوں اور جس نے میری قضا کو تسلیم نہ کیا اور میری بلا پر صبر نہ کیا اور میری نعمتوں پر شکر نہ کیا پس چاہیے کہ میرے سوا اور رب کی تلاش کر لے) جب تو قضا پر راضی نہوا اور بلا پر صبر نکرے اور نعمتوں پر شکر نہ کرے تو وہ تیرا رب نہیں ہے۔ اسکے سوا اور رب کی تلاش کر۔ مگر اسکے بغیر کوئی رب نہیں ہے اگر تجھہ میں ارادت ہے تو قضا پر راضی ہو اور قدر پر خیر ہو یا شیر شیریں ہو یا تلخ ایمان لا۔ اور اسپر کہ جو تجھے پہونچا پرہیز کرنیکے ساتھہ تجھہ سے خطا نہیں کرتا۔ اور جس نے مجھہ سے خطا کی وہ کوشش اور طلب کے ساتھہ تجھے نہیں ملتا جب تیرا ایمان ثابت ہو جائے۔ تو ولایت کے دروازہ تک لے گیا جائیگا پس اسوقت تو اللہ کے ان بندوں میں سے ہو جائیگا جو عبودیت کو ثابت کرنیوالے ہیں۔ ولی کی علامت یہ ہیکہ تمام حالات میں اپنے رب عزوجل کے موافق ہو۔ بالکل موافق ہو جائے چون وچرا نکرے۔ امروں کو ادا کرے اور منہیات سے باز رہے۔ یقیناً وہ خدا کے ساتھہ ہوتا ہے اسکو قرب میں رہتا ہے نہ وائیں نہ بائیں نہ پیچھے بلکہ بالکل آگے۔ وہ سینہ ہوتا ہے بغیر پشت کے قرب ہوتا ہے بغیر بعد کے صفا ہوتا ہے بغیر کدورت کے۔ خیر ہوتا ہے بغیر شر کے۔ تیرا جائے امید خلق ہی اور تو انسے ڈرتا ہی۔ یہ اللہ عزوجل کے ساتھہ شرک کرتا ہے تو عطا کے وقت خلق کی تعریف کرتا ہی اور شکوہ

انکی مذمت اور یہ اللہ عزوجل کے ساتھہ شرک کرنا ہے۔
تجھپر افسوس۔ وے کچھہ نہین کر سکتے۔ انکے پاس خیر نہین ہے۔ تو موحد نہین۔ تمام چیزین اللہ عزوجل
کی ایجاد اور اسی سے ہیجاتی ہین۔ نہ اسکے خلق سے اسکے دروازے کی طرف رجوع لانیسے ہیجاتی ہین۔ اسکی
راہ کو طے کرنیکے بعد۔ ابتدا مین سبب ہے اور انتہا مین مسبب۔ مبتدی سبب سے اسطرح طلب کیا جاتا ہے
جیسے کہ چوزہ اپنی مان باپ کو طلب کرتا ہے تاکہ اُسکی پرورش کرین۔ پس جب وہ بڑا ہوتا اور اڑنا
سیکہہ جاتا ہے تو اپنے بازوؤن کی قوت اور رزق کو خود طلب کر لینے کے باعث انسے بے پرواہ
ہوجاتا ہے کیا تم مین سے کسی نے کبھی اپنے رب عزوجل پر توکل کرنیکے ہاتھہ سے بغیر اپنی طاقت اور قوت
اور خلق اور انپر توکل کرنے کے کوئی لقمہ کھاتا ہے۔ تجھپر افسوس اسکا دعوی کرتے ہو جو تم مین نہین ہے
تو اسلام اور ایمان اور ایقان اور توحید کا کسطرح دعوی کرتا ہے۔ حالانکہ اپنی طاقت اور قوت
اور اسباب پر بھروسہ رکہتا ہے عقل کر۔ یہ امر دعوی سے حاصل نہین ہوتا (تجھپر افسوس) تو
اس مقام پر بیٹھتا ہے لوگونکو وعظ سناتا ہے۔ پہر انکے درمیان ہنستا ہے۔ اور ہنسی کی حکایتین کرتا ہے
یقیناً نہ تو نجات پائیگا اور نہ وہ نجات پائین گے۔ واعظ معلم اور مودب ہے اور سننے والے بچون
کی طرح بچہ علم نہین پڑھتا مگر سختی اور دور اندیشی اور ترشروئی کو لازم پکڑنے کے ساتھہ مومن بہت
کم ایسے ہین جو اسکے سوا اللہ عزوجل کی عنایت سے تعلیم حاصل کرتے ہین۔ ایسے بہت ہین جو ظاہر مین
اسلام کا دعوے کرتے ہین۔ اور رکہتے ہین جیسے کفار نے کہا۔ ان ھی الا حیاتنا الدنیا نموت
ونحیی وما یھلکنا الا الدھر (نہین ہے مگر ہماری دنیا کی زندگی مرتے ہین اور زندہ ہوتے
ہین۔ اور نہین ہلاک کرتا ہے ہمکو زمانہ) انہون نے یہ کہا اور تم مین سے بہی بہت ایسے ہین جو یہ
کہتے ہین اور اسکو میری مرضی کے موافق عمل کرنے سے چھپاتے ہین۔ پس انکی میرے نزدیک کوئی قدر نہین
اور نہ مچھر کے پر جتنا وزن ہے۔ حق عزوجل کو واضح ہے۔ انکو عقل نہین اور نہ تمیز ہے جس سے وہ
مضر اور مفید مین فرق کرین۔ اللہ عزوجل نے یوسف علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے قصے مین
فرمایا مَعَاذَ اللّٰہِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَہٗ (خدا سے پناہ ہے کہ

باہم کیسکو پکڑے مگر اسکو جسکے پاس بنا اسباب پائین) جسکے پاس ولایت اور توحید اور ایمان کا اسباب پایا گیا
جب اللہ عزوجل کے لئے صحیح ہو جائے وہ اسے خلق اور اسباب کے ساتھ نہین چھوڑتا ایسے غیر مذکور
اور اسباب کو لینے کے ساتھ نہین چھوڑتا۔ اسے تمیز کرتا اور خالص کرتا اور گرنے سے اٹھاتا اور اپنے
دروازے پر بٹھلاتا اور اپنے لطف کی گود مین سُلاتا ہے۔ تجھپر افسوس تیرے اسلام کا کورتہ پھٹا ہے
تیرے ایمان کپڑا پلید ہے۔ تو برہنہ ہے۔ تیرا دل جاہل ہے۔ تیرا سر مکدر ہے۔ تیرا سینہ اسلام
کے ساتھ کہلا نہین۔ تیرا باطن خراب اور تیرا ظاہر آباد ہے۔ تیرے صحیفے سیاہ ہین۔ وہ دنیا جس سے
تو محبت کرتا ہے۔ تجھہ سے کوچ کرنے والی ہے۔ اور قبر اور آخرت تیری طرف آتے جاتی ہین اپنے
امر کے لئے اور اسکے لئے جسکی طرف تجھے جلد نقل کرنا ہے۔ ہوشیار ہو جا۔ شاید کہ تیری موت آج
یا اسی ساعت مین آجائے۔ تیرے اور تیری امیدون کے درمیان پردہ ہو جائے۔ دنیا سے جسکی
تو امید کرتا ہے اسے نہ پائے اور نہ اس سے مل سکے۔ اور جو تونے آخرت سے بہلا دیا وہ تجھے آلے
اللہ کے غیر مین مشغول ہونا۔ اور اسکے غیر سے ڈرنا اور امید رکہنا ہوس ہے۔ سوا اللہ عزوجل کے
کوئی ہم کو ضرر اور نفع نہین پہونچا سکتا۔ وہی ہے جس نے ہر ایک شے کے لئے سبب بنایا ہی حکم
سبب پر وارد ہی۔ جب تو اسکے حکم پر عمل کرے اور عمل کو متحقق کرے۔ تو اسباب تجھہ سے اسطرح
گر جاتے ہین جسطرح کہ پتے درخت سے۔ مسبب ظاہر ہوتا اور سبب دور ہو جاتے ہین یعنی ظاہر ہوتا
اور چھلکا دور ہو جاتا ہے۔ مغز کیا ہے مسبب کے ساتھ جو اصل ہی تعلق رکہنا۔ وہ درخت کے پہل
کی طرح ہے۔ موحد حالات مین منتقل ہوتا رہتا ہے۔ مشک سے کنوین کی طرف نقل کرتا ہی اور
کنوین سے نہر کی طرف اور نہر سے دریا کی طرف۔ فرع سے اصل کی طرف نقل کرتا ہی۔ ولا سے والا
کی طرف۔ عبد سے معبود کی طرف۔ صنعت سے صانع کی طرف عاجز سے قادر کی طرف۔ فقر سے
دولتمندی کی طرف ضعف سے قوت کی طرف قلیل سے کثیر کی طرف۔ مجھپر شیخی نہ بگہارو تم تمام
اکثر و کل دل ایمان سے فارغ ہین۔ تم مین سے اگر کسیکے دل مین کوئی حاجت ہو تو چاہئے کہ اپنی خاموشی اور
نیک ادب کی لگام ڈالے اور تقوے کی ورع پہنائے یہ اسکی طمانیت اور رب عزوجل تک پہونچنے کا

سبب ہے۔ وصول دو ہین۔ عام اور خاص۔ عام موت کے بعد اللہ عزوجل کو ملنا اور خاص نادر فردون کے دلون کا موت سے پہلے اللہ عزوجل تک پہونچنا۔ یہ لوگ وہ ہین جو اپنے نفسون کے ساتھ مخالفت مین جہاد کرتے ہین اور خلقت سے نفع اور ضرر کو دیکھنے سے باہر آتے ہین۔ پس جب اس پر مداومت کرتے ہین اس تک پہونچ جاتے ہین۔ جسطرح کہ عوام موت کے بعد پہونچتے ہین جسکی لئے یہہ صحیح ہوجائے تو اوسکو قدرت اور فراخی اور کلام اور موانست حاصل ہوتی ہے اسوقت یہ پہونچنے والا کہتا ہے ائتونی باھلکم اجمعین (میرے پاس اپنا کنبہ لاؤ) جب حضرت یوسف علیہ السلام کنوئے اور قیدخانہ سے نکلے اور ان سختیون پر صبر کیا تو جب قادر ہوئے۔ اور سب کچھ آپکے ماتحت ہوگیا تو آپ نے اپنے بھائیون سے کہا۔ اِئْتُونِي بِأَهْلِكُمْ أَجْمَعِينَ (اپنے ساری کنبے کو میرے پاس لاؤ) جب اُنکو دولتمندی اور سلطنت حاصل ہوئی اور تنگی جاتی رہی اور فراخی آگئی اس سے پہلے آپ گڑھے اور قیدخانہ مین گونگے تھے پس جب نکلے تو فصاحت آئی۔ اے قوم سب کو سب کے خالق سے طلب کرو۔ سب کو اوسکی طلب مین خرچ کرو۔ اولیا نے ارواح کو رب عزوجل کا قرب طلب کرنے مین خرچ کیا۔ انہون نے اسکو جان لیا جسے طلب کرتے ہین پس ان پر ارواح کا خرچ کرنا آسان ہوا جس اسکو جسے طلب کرتا ہے جان لیا اسپر وہ جسے خرچ کرتا ہے آسان ہوا **حکایت** ہے کہ ایک آدمی دلال کے حجرے کے پاس سے گذرا دیکھا کہ اس مین ایک لونڈی بڑی خوبصورت ہے اسپر شیفتہ ہوگیا آگے قدم اُٹھانے کی طاقت نرہی۔ ایک بیش قیمت گھوڑے پر جو ایک سو دینار کے برابر تھا خوب لباس پہنے ہوئے اور ایک تلوار کو جسکا میان زر سے مرصع تھا لگائے ہوئے سوار تھا۔ اسکے آگے ایک حبشی غلام زین پوش اُٹھائے چلتا تھا فوراً اسکے مالک کی طرف بڑھا اور اس سے اسکے بیچڈالنے کی درخواست کی۔ اس نے جواب دیا۔ اس مین شک نہین کہ تو میری لونڈی پر عاشق ہوگیا ہے اور عاشق اپنی معشوق کی طلب مین اپنی تمام ملکیت کو صرف کر دیتا ہے مین کبھی نہین بیچونگا مگر اُن تمام چیزون کی عوض جو اسوقت تیری ملکیت مین ہین۔ پس اُسیوقت وہ گھوڑی سے اوترا اور اپنی تمام کپڑے اوتار ڈالے اور دلال سے ایک قمیص عاریتاً لی اور سبکو مع اس غلام کے جو اوسکے

ساتھہ تہا سپرد کر دیا اور لونڈی کو لیکر اپنے گہر کی طرف چلدیا برہنہ پاؤن برہنہ سر جب اسنے قیمت صرف کی تو قیمت وار چیز لی۔ اس نے اسکو پہچانا۔ جسے طلب کیا۔ پس اسپر وہ جو خرچ کیا آسان ہوا۔ محبت مین سچا محبوب کے سوا کسی اور دوسری چیز پر متوجہ نہین ہوتا۔ جب خلق مین سے کوئی کہے مین نے جنت کی اور اون نعمتون کی جو اوس مین ہین خبر سنی ہے اللہ عزوجل کے فرمودہ وَفِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ الْأَنفُسُ وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ (اور اوس مین وہ ہے جسے نفس چاہتے اور آنکھین لذیذ جانتی ہین) سے پس اسکی قیمت کیا ہے۔ ہم اسے کہین گے اللہ عزوجل نے فرمایا ہے اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ (تحقیق خدا نے مومنون سے ان کے نفس اور مال خرید لئے ہین۔ اسپر کہ انکے لئے جنت ہے) نفس اور مال کو سپرد کر۔ پس وہ تیرا ہو گیا اور دوسرے نے کہا مین چاہتا ہون ان مین سے ہو جاؤن جو اسکی ذات کو چاہتے ہین میرے دل نے قرب کے دروازے کو دیکہا اور مین محبون کو بادشاہانہ پوشاک پہنے ہوئے اس مین آمد و رفت کرتی دیکہتا ہون پس اس مین داخل ہونیکی قیمت کیا ہے۔ ہم اسے کہین گے اپنا سارا مال خرچ کر اور اپنی شہوتون اور لذتون کو چہوڑ اور اپنے وجود کو اس مین فنا کر ڈال اور جنت اسکی نعمتون کو چہوڑ دے اور ترک کر اور نفس اور ہوا اور طمع کو چہوڑ دے اور دنیوی اور اخروی لذتون کو ترک کر دے اور سبکو اپنی دل کی پیٹہہ کے پیچہے ڈالدے پہر داخل ہو پس تو دیکہے گا جو آنکھون نے نہین دیکہا اور کانون نے نہین سنا اور کسی بشر کے دل پر نہین گذرا۔ جسکے لئے یہ کامل ہوا اور اسکی دل کی قدم اسمین ثابت ہوئے دنیا اور آخرت اسکے لئے ہو گئی۔ یہ دونون اسکے لئے نعمت ہو جاتی ہین بلا محنت دونون اسکی عیان ہوتی ہین۔ اور اسکا انجام قرب اور نظر ہے۔ قرب دنیا مین دل کے ساتھہ اور نظر قیامت کے روز آنکہہ کے ساتھہ۔ اے غلام! قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْهُمْ (کہہ اللہ ہے پہر انکو چہوڑ دے) قُلِ الَّذِیْ خَلَقَنِیْ فَهُوَ یَهْدِیْنِ (کہہ وہ جس نے مجھے پیدا کیا وہی مجھے ہدایت بخشیگا) اے دنیا سے پرہیز کرنیوالے جب تیرا دل اس سے آخرت کو طلب کرتا ہوا نکل آئے تو کہہ اَلَّذِیْ خَلَقَنِیْ فَهُوَ یَهْدِیْنِ (اور تو اپنی حق عزوجل کا

ارادہ کرنے والے اس مین رغبت کرنے والے اسکے غیر سے پرہیز کرنے والے جب تیرا دل جنت کے دروازے سے اپنے مولی کو طلب کرتا ہوا نکلے تو کہہ اَلَّذِیْ خَلَقَنِیْ فَهُوَ یَهْدِیْنِ۔ راہ کی سختی سبب سے اوسکی ہدایت مین مشغول ہو۔ اے کہ تو ان دونون راستون مین چلنے کا ارادہ کرتا ہے اسنے راہ طلب کر جو اسنے چلے اور انکی خوفناک جگہون سے واقف ہین۔ وہ کون ہین۔ مشائخ علم پر عمل کرنے والے۔ اعمال مین اخلاص کرنے والے۔ آئے غلام۔ رہبر کا غلام ہو۔ اسکی تابعداری کر۔ اپنے پالان کو اسکے سامنے رکہہ دے اور اسکے ساتہ چل۔ کبھی اس کی داہین اور کبھی اسکے بایئن۔ اور کبھی اسکے پیچھے۔ اور کبھی اسکے آگے۔ اسکی رائے سے باہر نہ جا اور اسکے فرمودہ کی مخالفت نہ کر۔ پس تو اپنے مقصود کو پہونچ جائیگا اور راستے سے گمراہ نہوگا۔ اپنے رب عزوجل کو واحد تسلیم کر۔ تحقیق توہمات سے کفایت کیا گیا اور تجہہ سے سختیان زائل ہوگیئن۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام جب گوپھیئے مین رکہے گئے تاکہ آگ مین ڈالے جایئن تو انہون نے ذریعون کو قطع کیا اور اپنے رب عزوجل کے بغیر کسی اور کی طرف متوجہ ہونے لاچار اسنے آگ کو فرمایا۔ یَانَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓی اِبْرٰهِیْمَ (اے آگ ابراہیم پر خنک اور سلامت ہوجا) اے آگ علیحدہ ہو۔ اور تغیر کر اور بدل جا۔ اپنی گرمی اور شر کو روک لے۔ اپنی روشنی اور تیزی اور گرمی اور غضب کو باز رکہہ۔ سست ہوجا ہمنا ک ہوجا۔ اور سرد و خنک ہوجا۔ بغیر اذیت کے۔ یہ سب کچہہ اس توحید اور برکت سے ہی جو آپکو حاصل تھی۔ بندہ جب اپنے رب عزوجل کو واحد جانتا ہے اور اسکے لئے اخلاص کرتا ہے وہ کبھی اسکو وجود مین لاتا ہے۔ پس وہ اسکی تکوین مین داخل ہوتا ہے۔ اور کبھی تکوین کو اوس کے سپرد کرتا ہے اور وہ خود آپ ہوتا ہے۔ یہ خلق مین سے خواص کے لئے ہی۔ جو شخص جنت مین داخل ہوگا وہ جب کسی شئے کو کہیگا ہو۔ پس وہ ہوجائے گی۔ عزت آجکی تکوین مین ہے نہ کل مین حضرت ابراہیم علیہ السلام بچپن اور بڑی عمر مین توکل کے قدم پر رہے جب تمہارے ہمسائے تم سے دور ہوجایئن گے اور فقر اور معیشت کی تنگی اور رزق کی گرانی کیوقت

عیال بہت ہوجائیگا اور بہائی تمہارے موہنون پر دروازے بند کرلین گے تو تم میرے باتون کو یاد کروگے۔ یاد کروگے۔ اور شرمندہ ہوگے۔ مجہہ سے سنو۔ مین سوال کا اور انکا جنکو سنی پہچانا نیابت اسکے خدامین اس نیابت مین تجہہ سے معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہون اس امر پرجس مین کہ مین میری مدد کر۔ مین پیغمبرون اور رسولون کو تیری طرف شفیع لاتا ہون۔ او تونے مجہے پہلی صف مین کہڑا کیا ہے۔ مین تیری خلقت کا رنج برداشت کرتا ہون۔ پس مین تجہہ سے معافی اور عافیت کا طلبگار رہون۔ انسانون اور جنون کے شیطانون اور تمام مخلوقات کی شر سے مجہے پناہ مین رکہہ آمین۔ اور آپنے (خدا آپ سے راضی ہو) فرمایا۔ اے زاہدو۔ اے عابدو۔ اخلاص کرو نہین تو تابعداری نکرو۔ تم کو روزہ اور نماز اور کہانے اور لباس کا سخت ہونا بغیر نیت اور اخلاص بلکہ نفس کے حضور اور ہوا کو دخل دینے کے ساتہہ اچہا معلوم ہوا ہے تم پر افسوس اولیاء کے اعمال اس سے جدا دلون سے ہوتے ہین۔ وہ تقدیر کے ساتہہ حکم کی صحبت اور ظاہر و باطن اور سر و علانیہ۔ خالق اور خلق کے ساتہہ اسکی حدود کی حفاظت سے گردش کرتی ہین۔ ہر ایک صاحب فضل کو اسکا فضل اور ہر ایک صاحب حق کو اسکا حق دیتے ہین اللہ عزوجل کی کتاب یعنی قرآن کو اسکا حق اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو اسکا حق اور اللہ عزوجل کے علم کو جو ان کے دلون مین ہے اسکا حق دیتے ہین۔ وے سپرد کرنے اور قادر ملنے اور قید اور آزادی اور لینے اور دینے مین ہین۔ حدود کو دلون اور اسرار اور نفوس پر قایم کرتے ہین خلقت پر نیکی کرتے ہین۔ یہ چیز تمہارے امور اور معلوم سے بالا ہے۔ مومن جب اپنے بہائی کو وعظ کرتا ہے اور وہ نہین مانتا تو اسے کہتا ہے عنقریب تو یاد کرے گا۔ اسکو جو مین کہتا ہون وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ (اور مین اپنا امر خدا کی سپرد کرتا ہون) عارف خلق کے نفسون کے ساتہہ توحید اور معرفت کی تلوار سے لڑتا ہے۔ اور جو شخص انہین سے اسکے اسلام مین آجائے اسکو اس بادشاہ کے دروازے پر لیجاتا ہے جو اپنے بندون پر بصیر ہے۔ مومن کے نزدیک تمام چیزون سے بہت پیاری چیز عبادت ہے۔ اسکے نزدیک سب سے پیاری چیز

گھر مین بیٹھے ہوے نماز مین کھڑا رہتا ہے اسکا دل ہو ز و ن کی جو حق عزوجل کی طرف بلانیوالا ہی انتظار کرتا ہے جب اذان کو سنتا ہے اسکے دلمین خوشی پیدا ہوتی ہے اور جوامع اور مساجد کی طرف دوڑتا ہے جب سائل اسکے پاس آئے تو خوش ہوتا ہے جب اسکے پاس کچھہ موجود ہو تو اسے دیتا ہے کیونکہ اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث السَّائِلُ هدیة الله عزوجل الی عبدہ (سوالی بندے کی طرف اللہ عزوجل کا ہدیہ ہے) کو سُنا ہے کیونکہ خوش نہو حالانکہ تحقیق اسکا رب عزوجل فقیر کے ہاتہہ پر اس سے قرض مانگتا ہے۔ یہ مومن عابد کے آداب ہین۔ لیکن عارف۔ پس وہ حدود شرع کی حفاظت کرتا ہی اور اپنے دل کو رب عزوجل کا غیر داخل ہونے سے محفوظ رکہتا ہے۔ وہ اس سے پرہیز کرتا ہے کہ اپنے دل کی طرف دیکھنے سے غیر خدا کا خوف اور اسکے غیر کی امید اور غیر پر توکل کرنا پایا جائے۔ اپنی دل کو خلقت اور اسباب کے ساتہہ گدلا کرنے سے نگہ رکہتا ہے۔ وہ خلق کے دیدار کو مکروہ جانتا ہے۔ حالانکہ اسکا ہونا انکے لیے ضروری ہے اس لئے کہ وے بیمار ہین اور یہ طبیب وہ اپنے رب عزوجل کے قرب کی عزت سے جو اوسکی تمام آرزو اور اختیار ہی دنیا مین زندہ رہنے اور آخرت مین زندہ رہنے کو مکروہ جانتا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہی کہ آپنے فرمایا یقول الله عزوجل یوم القیامة بعبادة المومنین اثر تم اخرتکم علی دنیاکم واثر عبادی علی اشھوانکم وعزتی وجلالی ما خلقت الجنة الالکم اللہ عزوجل قیامت کے روز اپنے مومن بندون کو فرمائیگا۔ تم نے آخرت کو دنیا پر پسند کیا اور میرے بندونکو اپنی شہوتون پر اختیار کیا مجہے اپنی عزت اور جلال کی قسم ہے مین نے جنت کو نہین بنایا مگر تمہارے لئے یہ اسکا فرمان انکے لئے ہی لیکن اسکا فرمان محبون کے لئے یہ ہی۔ تم نے مجہکو تمام خلقت اور دنیا اور آخرت پر اختیار کیا۔ اپنے دلون کے ساتہ خلق سے عزلت کی اور اپنے اسرار کے ساتہہ اس سے کنارہ کش ہوئے۔ پس تمہاری طرف میری توجہ ہے اور میرا قرب تمہارے لیے ہی اور تم میرے حقیقی بندے ہو اولیاء میں سے بعض ایسے ہین جو ہر روز جنت کا کہانا کہاتے اور اسکی شراب پیتے اور جو کچھہ اس مین ہی اسکو دیکھتے ہین۔ اور بعض ایسے ہین جو کہانے اور پینے سے فانی ہوتے۔ اور

اور خلق سے گوشہ لیتے ہین اور انکے پردے مین رہتے ہین اور مرنیکے بغیر زمین پر عمر بسر کرتے ہین الیاس اور خضر علیہما السلام
کی طرح انمین سے بہت اللہ عزوجل کی طرف سے زمین پر پردے مین رہتے ہین لوگونکو دیکھتے ہین اور لوگ انہین
نہین دیکھتے انمین اولیاء بہت ہین اور انمین سے سردار انمین کم ہین۔ چند فرد یگانے ہین اور باقی انکی طرف
آتے۔ انکی مقرب ہوتے ہین۔ یہ وہ لوگ ہین جنکی برکت سے زمین اگاتی اور آسمان برساتا ہے اور انکی
برکت سے خلق کی بلائین دفع ہوتی ہین۔ فرشتون کا طعام اور شراب حق عزوجل کا ذکر اور تسبیح (سبحان اللہ
والحمد للہ الخ) پڑہنا اور تہلیل (لا الہ الا اللہ) کہنا ہے اور اولیاء مین سے نادر ایسے ہین جنکا طعام ایسا
ہے تجھین اسکے سننے سے کیا فائدہ۔ تم مین سے اکثر شیطان کی ٹہنڈک اور اسکے غلام مین تمہاری اور اسکی
کوئی عزت نہین اے ویرنشین اسکی خدمت کو ترک کرو۔ اس سے مفارقت کرو۔ حق عزوجل پر اپنے
دلون کے قدمون کے ساتھہ رہو اور اسنے سوال کرو کہ وہ تمہین ان اعمال کی طرف راہ بتائے جنکو وہ تم
سے پسند کرتا ہی۔ اس سے سوال کرو کہ تم سے خدمت لیوے۔ اس سے سوال کرو کہ وہ تمکو اسی خدمت کی طرف
پر رہنمائی کرے۔ جو کبھی ختم نہ ہوگا ایسے مددگار جو کبھی رنجیدہ نہو۔ اس سے مانگو کہ وہ دنیا کو تمہاری
طرف مکروہ اور آخرت کو محبوب بناوے۔ پس جب یہ عطا کرے تو اس سے سوال کرو کہ وہ آخرت کو
تمہاری مبغوض بناوے اور خالص عمل اور اپنی محبت اور غیر کو ترک کرنا تمہارے نصیب مین کرے
تو خلق کا بندہ سبب کا بندہ ہے۔ اگر تو حق عزوجل کا بندہ ہوتا تو اپنے تمام کام اسکی سپرد کرتا اور
اپنی حاجتین اسکی خدمت مین پیش کرتا۔ تم کیون کسی چیز کو کہتے ہو۔ اور تمہاری فعل تمہارے کلام کی
تکذیب کرتے ہین۔ کیا تم نے سنا نہین تمہارا رب عزوجل فرماتا ہی یا ایہا الذین آمنوا لم تقولون
ما لا تفعلون کبر مقتا عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون (اے ایمان والو کیون
کہتے ہو وہ جو نہین کرتے۔ اللہ کے نزدیک بڑا گناہ ہے کہ تم وہ کہو جو نہین کرتے) تمہارے فرشتے
تمہاری بیحیائی سے تعجب کرتے ہین۔ تمہارے اپنے حالات مین زیادہ جھوٹہ بولنے سے تعجب کرتے
ہین۔ توحید مین تمہاری جھوٹہ بولنے سے متعجب ہوتے ہین۔ تمہارے تمام باتین گرانی اور ارزانی
اور بادشاہون اور دولتمندون کے حالات مین ہین۔ فلانے نے کہا یا فلانے نے پہنا۔ فلانے نے

نکاح کیا اور فلانا غنی ہوا۔ فلانا فقیر ہوا۔ یہ سب ہوس اور غضب الٰہی اور عذاب ہے۔ توبہ کرو
اور اپنے گناہونکو ترک کرو۔ اور اپنے رب کی طرف رجوع لاؤ۔ نہ اسکے غیر کی طرف اسکا ذکر کرو
اور اسکے غیر کو بہلاؤ۔ میرے کلام پر ثابت رہنا ایمان کی علامت ہے اور اس سے بہاگنا نفاق کی
علامت۔ اے کہ تو مجھے طعنہ دیتا ہے۔ آتا کہ ہم اپنی حالتونکو شرع پر پرکہین پس جسکی حالت پوتھہ
اور چاندی ہو تو وہ مستحق ہے کہ طعنہ دیا جائے اور چہوڑا جائے اور مر جائے۔ بسم اللہ ٹکل مخنثون
کیطرح دل نہ چرا اور نہ بہاگ یہ (جس مین تو ہے) ہیچ اور ہوس اور سستی ہے۔
(تجہپر افسوس) قریب ہے کہ تجہے اپنا حال معلوم ہو جائیگا۔ اے خدا ہماری توبہ قبول فرما اور دنیا
و آخرت مین ہمکو خوار نہ کر۔ اے غلام تیرا امر بے بنیاد ہے پس یقیناً تیری دیوارین گر جاینگی
تیری بنیاد بدعت اور گمراہی ہے اور عمارت اور نفاق۔ پس یہ ہوا اور طمع کی عمارت کسطرح
ثابت رہے گی۔ تو ہوا اور طمع سے کہاتا اور پیتا ہے اور نکاح کرتا اور رجوع کرتا ہے۔ ان چیزونین
کیلئے درمیان تیری نیت نیک نہین۔ مومن کی اپنی تمام حالات اور تمام اعمال مین نیت نیک ہوتی
ہے۔ وہ سوا امر خدای عزوجل کے نہین کہاتا اور نہ پیتا اور نہ پہنتا اور نہ نکاح کرتا ہی۔ اسیطرح
دنیا اور آخرت مین۔ خدا دنیا مین اسکو شرع کے ذریعہ امر کرتا ہے۔ اور آخرت مین بے واسطہ
وہ اس دنیا اور اسکی جلدی فنا ہو جانیکو دیکہتا ہے۔ پس اس سے پرہیز کرتا ہے اور معلوم کے
حاصل ہونیکو یاد کرتا ہے۔ اسے شرع اور دل کی شہادت کے ساتہہ لیتا ہے اور کہتا ہی کہ مجہو اسکی
حاجت نہین۔ مین اسکو نہین چاہتا۔ اور اسکا دل دائین اور بائین بہاگتا ہے۔ اور اسپر اسکا لینا
لازم کیا جاتا اور اسے مجبور کیا جاتا ہے۔ دنیا مین اسکا حال اسطرح ہے۔ لیکن آخرت میں وہ اپنی
آنکہہ جنت کی طرف نہین کرتا تا وقتیکہ اپنے رب عزوجل کو دیکہ لے۔ اور جب اس سے کوی چیز تناول کرتی
ہو تو سوائے پختہ امر اور پیش کیا جانے اور اشارے کے نہین کرتا۔ پس وہ امر کو جنت کا حق ادا
کرنیکے لئے قبول کرتا ہے۔ حورا اور ولدان (جنت کے غلامان) اور ان شہوات کا حق ادا کرتا ہے
اور وقتاً فوقتاً اس مین پیغمبرون اور رسولون اور شہیدون اور نیکوکارونکی موافقت کرتا ہے۔

نہین تو اسکا بڑا وقت رب عزوجل کے پاس صرف ہوتا ہے جب تو اللہ عزوجل سے ڈریگا تو اسکی طرف سے
تمام حالات مین تجھکو کشائش ہوگی۔ کیا تونے نہین سنا کہ اسنے اسطرح فرمایا ہی وَمَن يَتَّقِ اللّٰهَ
يَجْعَل لَّهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ (اور جو اللہ سے ڈرے وہ اسکو لیے کشائش
کرتا۔ اسی اس مقام سے رزق دیتا ہے جو اسکے خیال مین نہین) اس آیت نے اسباب پر بھروسہ
کرنیکے دروازے کو بند کردیا ہے۔ دولتمندون اور بادشاہون کے دروازے کو بند کیا اور توکل کے
دروازے کو کہولدیا ہی جو اوس سے ڈرے وہ لوگ ان چیزون مین جو لوگون پر سخت ہین فراخی اور
کشائش بخشتا ہے۔ مین کیا کرون تم کو کیا کہون (ترجمہ شعر شعر مین) زندے کو گر پکارے تو بیشک سنا سکے
زندہ ہی نہین ہے اسے کیا سنا سکے + تیرا دل اسلام اور ایمان اور ایقان سے فارغ ہے۔ تجھے
معرفت اور علم نہین تو ہوس ہے تجھ سے کلام کرنا بے فائدہ ہے۔ اے منافقو تم صرف توکل مین
زبانی کلام کرنے پر قانع ہو۔ اور تمہارے دل خلق کو شریک ٹہرانے والے ہین۔ میرا دل تم پر اللہ
عزوجل کیلئے غیرت کے باعث غصے سے بہرا ہوا ہے اگر تم سکوت کرو اور مزاحمت سے باز آؤ
(تو فبہا) نہین تو تمہارے گہر تم پر چلا دون گا۔ اے شور اور شیرین پانی مین خیانت کرنے والو
(اے خدا) ہمارے اور تجھپر غصہ لانے اور تیری تقدیرون مین تجھ سے مقابلہ کرنیکے درمیان
پردہ کر اپنی رحمت کے ساتھہ ہماری اور گناہون کے درمیان روک بنادے۔ آمین۔

(اے غلام) اگر تو بلا آنے سے پہلے رب عزوجل سے ڈرنے والا۔ اسکا ذکر کرنے والا اسکو دل سے
ماننے والا اوسیکی طرف اشارہ کرنیوالا ہووے۔ تو جب بلا مین واقع ہوگا۔ وہ آگ کو فرمائیگا
یَا نَارُ کُونِی بَرْدًا وَسَلَامًا (اے آگ سرد اور سلامت ہوجا۔) ای خدا ہمارے ساتھہ بہی اسیطرح کر
اگرچہ ہم مستحق نہین ہین۔ ہمارے ساتھہ اپنے کرم سے معاملہ کر۔ ہماری حقیقت کو نہ کہول۔ ہم سے
مقابلہ نہ کر۔ ہمین محروم نہ چھوڑ۔ عارف کے حق مین ادب فرض ہے۔ جیسے کہ مجرم کے حق مین توبہ
وہ کیونکر مودب نہ ہو۔ حالانکہ وہ تمام خلقت سے خالق کے زیادہ قریب ہی۔ جو شخص جہالت سے
بادشاہونکی معاشرت کرے۔ اسکی جہالت اسے قتل کی طرف مقرب بنائے گی اور جو مودب نہین

وہ خلق اور خالق کا مغضوب ہے۔ جس وقت میں ادب نہ ہو وہ عذاب ہے۔ اللہ عزوجل کے ساتھ
نیک ادب ضروری ہے۔ نیک ادب کرو۔ آخرت پر متوجہ ہو۔ اور دنیا سے اعراض کرو۔ اور اسپر نیز
جیسے کافر ہے۔ کیونکہ وہ نادانی کے باعث اسپر متوجہ ہوتے اور اس سے محبت کرتے ہین۔ بندہ اپنے
گناہون اور لغزشون اور خطاؤن سے توبہ کرتا اور دن کو روزہ رکھنے اور رات کو نماز پڑھنے مین
مشغول ہوتا اور اپنے کسب بموجب حلال شرعی کے کہاتا ہے۔ پھر ترقی کرتا اور پرہیزگار ہوجاتا ہی
پس حرام مین واقع ہونیکے خوف سے اسکا کسب کم ہوتا ہے۔ پہر ترقی کرکے منزہ بنتا ہی۔ پہر ترقی کرکے
زاہد اور اس سے ترقی کرکے عارف دل کو اللہ عزوجل مین لگانیوالا ہوجاتا ہے۔ اسی سے مجلس رکہتا اور
اسی سے باتین کرتا ہے۔ اسکا دل خلق سے فارغ ہوتا ہے۔ اسلئے بے نیاز ہوتا اور اسکی طرف احتیاج
رکہتا ہے۔ پیغمبرون اور برگزیدون کی ارواح کے ہمراہ اس سے مجلس رکہتا ہے۔ اسی سے انس
پانیوالا اس سے قریب ہوجاتا ہے۔ گریہ آہستہ تاریکا ہوتا ہے۔ (تجہپر افسوس) تو حالات کو نہین
جانتا پس انہین کیون کلام کرتا ہے۔ تو حق عزوجل کو نہین پہچانتا۔ پس اسکی طرف کیون بلاتا ہی۔ تو اس
دولتمندی اور اس بادشاہ کے سوا اور کو نہین پہچانتا۔ تیرا کوئی رسول اور مرسل نہین۔ تو حلال
نہین کہاتا۔ صرف حرام کہاتا ہے۔ دین کے عوض دنیا کہانا حرام ہے۔ تو منافق دجال ہی اور مین
منافقون کو برا جاننے والا اور پیٹنے والا انکی عقلون کو جلانے والا ہون۔ میری کدال اس منافق کو گہر کو
گراتی اور اسکے اس ایمان کو جسکا وہ دعوی کرتا ہے دور کرتی ہے۔ منافق کے پاس کوئی ہتہیار نہین
جس سے وہ لڑے۔ اسکا کوئی گہوڑا نہین جسپر سوار ہو کر حملہ کرے اور خلق اور خالق اور ظاہر اور باطن
اور سبب اور مسبب اور حکم اور علم کے درمیان قرار پکڑے۔ آفات کے وقت ایمان کا اثر اور
ایقان کا عمل اور توحید اور توکل اور اللہ عزوجل پر بہروسہ کرنے کی قوت ظاہر ہوتی ہی۔
ایمان دعوی پر دلیل ہی۔ مومن اللہ عزوجل سے اپنی دلون کے ساتہہ ڈرتے ہین اسی سے امید رکہتے
ہین نہ اسکے غیر سے اپنی حاجتین اسکی پاس پیش کرتے ہین نہ اسکے غیر کے پاس اسیکے دروازے
کی طرف رجوع لاتے ہین نہ اور کے دروازے اور نشانونکی طرف کسطرح ہوگا تم اللہ عزوجل کو

نہین پہچانتے جس نے دنیا کو پہچانا اسکو ترک کیا اور جس نے آخرت کو پہچانا اسکو مخلوق اور حادث دیکھا
اس کو بہی ترک کیا اور اسکے خالق سے ملگیا۔ پس دنیا اور آخرت اسکے دل کی آنکہون مین حقیر ہوتی ہین
اور حق عزوجل اسکے سر کی آنکہون مین بڑا ہوتا ہے۔ اسی کو طلب کرتا ہے نہ اسکے غیر کو۔ خلق اس کے
حضور مین چیونٹی کی طرح ہوتی ہے۔ انہین ان بچون کی طرح دیکہتا ہے جو مٹی سے کہیل رہی ہون حاکمون
اور بادشاہون کو معزول دیکہتا ہے۔ اور دولتمندون کو مغرور۔ انکو جو رب عزوجل کے غیر مین مشغول
ہین پردہ کئے گئے دیکہتا ہے۔ مین تمہین دیکہتا ہون کہ تم اللہ عزوجل کی کتاب (یعنی قرآن) اور
رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث اور نیکو کار ونکی کلام سے کہیلتے ہو۔ اپنی جہالت کے باعث اسی سے
بازی کرتے ہو۔ اگر تم قرآن اور حدیث کی پیروی کرو تو عجائبات کو دیکہو گے اولیا ہمیشہ اسکی مراد پر
صبر کرتے رہے حتے کہ اسنے انکو عطا کیا۔ جو کہ وہ چاہتے ہین بے صبری کے ساتہہ فقر اور بلا عذاب ہے
اور اسکے ساتہہ بزرگی۔ مومن بلا مین اپنے رب عزوجل کے قرب اور مناجات مین خوش ہوتا ہے اور
اس مکان سے ہٹنا نہین چاہتا۔ میری کلام کیسی بے قدر ہے تمہارے نفسون اور ہوا ان مین اثر
نہین کرتی۔ یہہ زمانہ آخری ہے۔ نفاق کا بازار تیز ہے۔ اور مین اس دین کو قائم کرنیکی کوشش
کر رہا ہون جبکہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ اور تابعین گذر چکے ہین یہ آخری زمانہ ہے
لوگون مین سے اکثرون کا معبود دینار اور درہم ہین۔ یہ موسی علیہ السلام کی قوم کی طرح ہو گئے
ہین جنکے دلون مین بچہڑے کی محبت ملائی گئی اس زمانہ کا بچہڑا دینار اور درہم ہین۔
(تجہپر افسوس) تو اس بادشاہ سے مرتبہ اور مال کسطرح طلب کرتا ہے اور اپنی مہمات مین اسپر
اعتماد رکہتا ہے۔ وہ تو عنقریب یا معزول کیا جائے گا یا مر جائے گا۔ اسکا مال اور ملک اور مرتبہ
جاتا رہے گا اور وہ اپنی قبر کی طرف جو اندہیرے اور وحشت اور تنہائی اور غم اور رنج اور کیڑے
مکوڑون کا گہر ہے نقل کیا جائیگا۔ وہ ملک سے ہلاکت کی طرف منتقل ہو گا۔ مگر جب کہ اسکے عمل
نیک اور خلق کے لئے نیت درست ہو۔ پس خدا اسکو اپنی رحمت سے ڈہانپنے گا اور اسکا حساب
سہل کرے گا۔ ایسے پر جو معزول کیا جائے یا مر جائے بہروسہ نکر۔ نہین تو تیری امید خالی

اور تیری مدد منقطع ہوگی۔ مومن کی ہمت زمین اور دنیا اور ان کے بیٹوں اور آخرت اور اس کے بیٹوں سے اٹھ گئی۔ اس نے جانا کہ اس کا رب عزوجل عالی ہمتوں سے محبت رکھتا ہے۔ پس اسکی ہمت بلند ہوئی حتے کہ اس تک پہونچی اور اسکے سامنے سجدہ کرتی ہوئی گری پس اسے سجدے سے اوٹھنے کا حکم نہ ملا حتی کہ دل اور سر کو بلایا گیا اور انکو نیابت اور ریاست اور امارت اور خلقت پر قدرت عطا کی گئی۔ وہ دنیا مین بہی رئیس ہے اور آخرت مین بہی وہ دنیا مین بادشاہ ہے اور آخرت مین بہی۔ (اے قوم) اللہ عزوجل کا اسکی نعمتون پر شکریہ ادا کرو اور انکو اس کی غیر کی طرف نسبت نکرو۔ کیا تم نے نہین سنا وہ فرماتا ہے۔ وما بکم من نعمة فمن الله۔ (اور تمہارے پاس جو نعمت ہے وہ اللہ کی طرف سے ہے) فقیرون کو تلاش کر اور اپنی عطا کر اور سعی کر کہ تجہپر کسی منافق مکار جہوٹے کا جو دولت مند ہو کر اپنے آپ کو فقیر ظاہر کرتا اور فقیرون کا اپنی صورت اور رونے اور ذلت سے مزاحم ہوتا ہے حیلہ نہ چلے جب تجہسے اس جنس مین کوئی سوال کرے تو ایک ساعت توقف کر اور اپنے دل سے فتوے طلب کر آیا یہ غنی اپنے آپ کو فقیر ظاہر کیے ہوئے ہے (یا نہین) غور کر تیرے دل مین کیا گذرتا ہے اپنے نفس سے فتوی طلب کر اگرچہ اور مفتی تجہے فتوی دین۔ مومن خلق کو پہچانتا ہے۔ اسکے لیے انہین علامتین ہین اسکا دل حس کرنے والا اللہ عزوجل کے نور سے دیکہتا ہے جس نے اس نور کو اسکے دل مین جگہہ دی۔ (تجہپر افسوس) تو سست ہے پس یقیناً تیرے ہاتہ کچہہ نہ آئیگا۔ تیرے ہمسایون اور ہمسایون اور رشتہ دارون نے سفر کیا اور تلاش کی اور کہودا۔ پس خزانون کو پہونچے۔ ایک درہم مین انکو دس اور بیس کا منافع ہوا اور وے غنیمت حاصل کر کے واپس آئے اور تو اپنی جگہہ پر بیٹہا ہوا ہے عنقریب یہ قلیل مقدار جو تیرے ہاتہ مین ہے چلی جائے گی اور بعد اسکے تو لوگون سے سوال کریگا (تجہپر افسوس) حق عزوجل کے طریق کو حاصل کرنے مین سعی کر اور اپنی قدر پر بہروسہ کر۔ کیا تو نے نہین سنا کہ اسنے فرمایا ہے۔ والذین جاهدوا فینا لنهدینهم سبلنا (اور وہ جنہون نے ہماری راہ مین کوشش کی ہم انکو اپنا راستہ بتلائین گے) تو شروع کر۔ وہ آئیگا اور تیری کام

پورا کرے گا۔ ہر ایک شے اللہ عزوجل کے ہاتھ مین ہے۔ بس کوئی شے اسکے غیر سے نہ مانگ کیا تو نے نہین سُنا وہ فرماتا ہے وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَائِنُهٗ (اور کوئی شئے نہین مگر کہ اسکے خزانے ہمارے پاس ہین) وَمَا نُنَزِّلُهٗۤ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ (اور اسکو نازل نہین کرتے مگر مقررہ اندازے سے) اس آیت کے بعد کوئی کلام باقی نہین رہی۔ آئے دینار اور درہم کے طالب۔ یہ دونون شے مین داخل ہین۔ دونون اللہ تعالی کے ہاتھ مین ہین انکو خلق سے طلب نہ کر۔ اور انکو شریک گردانتے اور اسباب پر اعتماد کرنے کی زبان سے نہ مانگ۔ اے خدا اے خلق کے پیدا کرنے والے۔ اے اسباب کو بنانے والے ہم کو خلق اور اسباب کے ساتھ شرک کرنے کی قید سے غلامی بخش۔ وَاٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (اور ہم کو دنیا مین نیکی اور آخرت مین نیکی عطا فرما۔ اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔ اور آپ نے خدا آپ سے راضی ہو فرمایا اے اللہ کے بندو۔ تم حکمت کے گھر مین ہو۔ واسطے کا ہونا ضروری ہے۔ اپنے معبود سے ایسے طبیب کو مانگو جو تمہارے دلون کے مرضون کا علاج کرے۔ معالج جو تمہارا علاج کرے۔ رہبر جو تمہاری رہنمائی کرے اور تمہارے ہاتھون کو پکڑے۔ اسکے مقربون اور محبوبون اور اسکے قرب کے حاجبون اور اسکے دروازے کے دربانون کا قرب حاصل کرو۔ تم اپنے نفسون کی خدمت اور حرصون اور طبیعتون کی تابعداری پر راضی ہو۔ مین تمہارے اخلاق کو درست کرتا اور اللہ کے دین مین تجہ سے بیحیائی کرتا ہون ان لوگون سے نہ سنو جو تمہارے دلون کو خوش کرتے ہین۔ بادشاہون کے آگے ذلیل ہوتے اور انکے حضور مین چیونٹی کی طرح ہین۔ انکو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہین کرتے۔ اور اگر کرتے ہین تو نفاق اور تکلف کی رو سے۔ خدا انسے اور ہر ایک منافق سے زمین کو پاک کرے۔ یا انہین توبہ کی توفیق بخشے اور اپنے دروازے کی طرف ہدایت کرے۔ مجھ غیرت آتی ہے۔ جب مین کسیکو اللہ اللہ کہتے ہوئے اور دولمین اور کو دیکھتے ہوئے سنتا ہون۔ اے ذکر کرنیوالے اللہ عزوجل کا ذکر اسکے نزدیک ہو کر کر۔ اور زبان سے ذکر نہ کر جبکہ تیرا دل اسکے غیر مین لگا ہو

محبوب سے دشمنی رکھنے والا اور دوستی رکھنے والا میرے نزدیک مساوی ہین روئے زمین پر میرا کوئی
دوست اور دشمن نہین رہا ۔ یہ توحید کو صحیح کرنے اور خلق کو عاجزی کی آنکھ سے دیکھنے کے باعث
ہے ۔ نہین تو جو اللہ عزوجل سے ڈرتا ہے وہ میرا دوست ہے اور جو اسکی نافرمانی کرتا ہی وہ میرا
دشمن ہی ۔ وہ میرے ایمان کا دوست اور یہ اسکا دشمن ہے ۔ اے خدا میرے لئے اسکو ثابت کر
اور ظاہر کر اور مجھے اس پر ثابت رکھ ۔ اسکو بہت نباہ نہ رعایت کر ۔ یہ شئے صرف دعوے اور پوشاک
اور آرزو کرنے اور ناموں اور لقبوں اور زبانی بڑ اڑانے سے حاصل نہین ہوتی ۔ بلکہ صدق اور
اخلاص اور ریا کو ترک کرنے اور نفس اور ہوا اور شیطان کے ساتھ دشمنی رکھنے سی حاصل ہوتی ہی ۔
عقل کرو مین تم کو بیدل اور دل کو معرفت سے خالی پاتا ہون ۔ تمہارے نفس سدھائے ہوئے
تعلیم یافتہ نہین ۔ وہ غرور اور بڑائی سے پر ہین ۔ حق عزوجل کی راہ مین انا (مین) لی
(میرا) معی (میرے ساتھ) نہین ہے ۔ یہ راہ بالکل محو اور فنا ہے ۔ ابتدا مین ضعف
ایمان کے وقت لا الہ الا اللہ (نہین ہے کوئی معبود مگر اللہ ہے) اور انتہا مین قوت
ایمان کے وقت لا الہ الا انت (نہین ہے کوئی معبود مگر تو) ہے اسلئے کہ وہ مخاطب حاضر اور
دیکھا گیا ہے جس نے خلق سے طلب کیا وہ خالق کے دروازے سے اندھا ہوا ۔ اسکی خدمت اور
صحبت مین نہین ہے ۔ اگر جوانی کی حالت مین اسکی خدمت کرتا تو وہ اسے بڑا ہونے کی حالت مین
غنی کرتا ۔ وہ اسکو دیتا ہے ۔ جو اوسکی خدمت نہین کرتا ۔ پس کسطرح اسکو نہ دیتا جو اسکی خدمت کرتا
ہے مومن جس قدر بوڑھا ہوتا ہے ۔ اسکا ایمان طاقت ور ہوتا ہی اور وہ حق عزوجل سی قریب
ہونیکے باعث خلق سے غنی ہوتا ہے ۔ اگرچہ اسکے پاس ایک ذرہ لقمہ اور ایک چھلا نہ ہو ۔ تو بھی
وہ اپنے غنی ہوتا ہے ۔ جو مین کہتا ہون اسکے لئے ہشیار ہو جاؤ اور اسکو پیٹھ کے پیچھے نہ ڈالو مین
حق در حق کہتا ہون ۔ مین تجربہ سے کہتا ہون ۔ مین تم سے اکثر کو حجاب مین دیکھتا ہون ۔ اسلام
کا دعوا کرتے ہو تم کو اسکی حقیقت سے واقفیت نہین ۔ تمہار افسوس صرف اسلام کا نام تم کو مفید
نہ ہوگا تم اسکی شروط پر ظاہرا عمل کرتے ہو نہ باطن مین تمہارے عمل رائی کے برابر نہین ۔

نیکوکاروں کے نزدیک لیلۃ القدر کی علامت ہے۔ اللہ عزوجل کے بندوں میں سے بعض ایسے ہیں جنکی آنکھوں سے پردہ اوٹھایا جاتا ہے۔ پس وہ ان جھنڈوں کے نور کو دیکھتے ہیں جو فرشتوں کے ہاتھوں میں ہیں اور ان فرشتوں کے چہروں کے نور کو اور آسمانوں کے دروازوں کے نور کو اور حق عزوجل کی ذات کے نور کو کیونکہ وہ اس رات اہل زمین کے لئے تجلی فرماتا ہے۔ بندہ جب حق عزوجل کو پہچانتا ہے تو وہ اسکے دل کو کامل طور سے مقرب بناتا ہے اور اسپر تمام قسم کی عطا کرتا ہے اور اسکے ساتھ ہر ایک وجہ سے انس کرتا ہے اور اسے پوری عزت عنایت فرماتا ہے۔ پس جب وہ اچھی طور سے مطمئن ہوجاتا ہے تو اسے اپنے سے جدا کرلیتا ہے۔ اسکے ہاتھ کو فقیر بناتا اور اسے نفس کی طرف رد کرتا ہے اور اسکے اور اپنے درمیان پردہ ڈالدیتا ہے۔ اسکو آزماتا ہے تاکہ دیکھے وہ کسطرح کرتا ہے۔ آیا بھاگ نکلتا ہے یا ثابت رہتا ہے پس جب ثابت رہتا ہے تو اس سے حجاب کو دور کرتا اور پہلی حالت پر رد کرتا ہے۔ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ اکثر اوقات میں فرمایا کرتے۔ مجھپر مجھسے کونسی شے ہے۔ بندہ اور اسکی ملکیت مولی کی ہے۔ انہوں نے اپنے نفس کو رب عزوجل کے سپرد کیا ہوا تھا اور اپنے اختیار اور اسکی مزاحمت سے دست بردار اور اسکی قدر کی ولایت پر راضی تھے۔ آپ کا دل صلاحیت پذیر اور نفس مطمئن تھا پس اسکے فرمودہ ان ولیی اللہ الذی نزل الکتاب وھو یتولی الصالحین (تحقیق میرا حاکم وہ ہے جس نے کتاب نازل فرمائی اور وہی نیکوکاروں کا والی ہے) پر کاربند تھے۔ حضرت فضیل عیاض کے بیٹے (انپر خدا کی رحمت ہو) جب سفیان ثوری (رحمۃ اللہ علیہ) سے ملاقات کرتے تو فرماتے۔ آؤ ہم اللہ عزوجل کے علم میں جو ہمارے متعلق ہے زاری کریں یہ کلام کیسی اچھی ہے۔ یہ اللہ عزوجل کے عارف کی کلام ہے۔ اسکی جدا اسکا اور اسکی تصرفات کا واقف ہے وہ علم جس کی طرف انہوں نے اشارہ کیا ہے۔ وہ اسکا فرمودہ ھؤلاء الی الجنۃ ولا ابالی وھؤلاء الی النار ولا ابالی (یہ لوگ جنت کی طرف ہیں اور مجھے کچھ پرواہ نہیں اور یہ لوگ دوزخ کے طرف ہیں اور مجھے کچھ پرواہ نہیں) ہے اسنے سبکو ایک جگہہ رکھا ہے پس معلوم نہیں کہ وہ کونسی گروہ میں سے ہیں سو اولیاء اپنی ظاہری اعمال پر مغرور نہ ہوئے اسلئے کہ عملوں کا اعتبار

خاتمون پر ہے۔ بہت لوگون نے بادشاہونکو خدا مقرر کیا ہے اور بہتون نے دنیا اور دولتمندی
اور تندرستی اور طاقت اور قوت کو۔ بیٹا افسوس تم نے شاخ کو اصل مرزوق کو رازق اور مملوک کو مالک فقیر کو
دولتمند عاجز کو قوی مردے کو زندہ مقرر کیا ہے۔ تمہاری کوئی عزت نہین ہم تمہاری تابعداری نہین کرتے
اور تمہاری مذہب پر نہین چلتے بلکہ تم سے سلامتی کے ٹیلے پر علیحدہ رہتے ہین سنت اور ترک بدعت
کے ٹیلے پر۔ توحید اور اخلاص کے ٹیلہ پر۔ ریا اور نفاق اور خلق کو عاجزی اور ضعفا اور قہر سے دیکھنے کے
ٹیلے پر۔ جب تو دنیا کے جابرون اور فرعونون اور بادشاہون اور دولتمندون کو برا جانے اور اللہ
عزوجل کو فراموش کرے اور اسکی عظمت نکرے تو تیرا حال بت پرستون کے حال کیطرح ہے۔ تو بھی انہین
مین سے ہے جو اپنے بتون کی تعظیم کرتے ہین۔ تجھپر افسوس۔ بتون کے بنانے والے کی عبادت کر۔ یقیناً
بت تیرے آگے ذلیل ہو جاینگے۔ تو اللہ عزوجل کی طرف قرب کر۔ یقیناً خلق تیرے مقرب ہو جائیگی
جسقدر تو اللہ عزوجل کی تعظیم کریگا اوسی قدر خلقت تیری تعظیم کریگی جس قدر تو اس سے محبت رکھیگا اوسیقدر خلق تجھسے محبت
کریگی جسقدر تو اس سے ڈریگا اوسی قدر خلق تجھسے ڈریگی جسقدر تو اسکے امرون اور نہیون کی عزت کریگا اسیقدر
خلق تیری عزت کریگی جس قدر تو اس سے مقرب ہوگا اسیقدر خلق تجھسے مقرب ہوگی جس قدر تو اسکی خدمت
کریگا خلق تیری خدمت کریگی۔ موت کا ذکر دلون کی بیماریون کی دوا ہے اور انکو جڑ سے اکھاڑنیوالی
ہے۔ مین بہت سال رات اور دن موت کو بڑا یاد کرتا رہا۔ اسکے ذکر سے مینے نجات پائی اور اپنے نفس
کو مغلوب کیا۔ پس ایک رات مینے موت کو یاد کیا اور رات کے شروع سے صبح تک روتا رہا اس
رات مین روتا اور کہتا۔ اے خدا میرا سوال ہے کہ ملک الموت میری جانکو قبض نکرے تو خود اسکے قبض
کرنے والا بنے۔ پس میری آنکھین بند ہو گئین اور مینے ایک شیخ وجیہہ خوبصورت چہرے والے کو دیکھا
کہ دروازے سے اندر آیا مین نے اس سے پوچھا تو کون ہے۔ اس نے جواب دیا۔ مین ملک الموت ہون
مینے کہا مینے تو اللہ عزوجل سے یہ سوال کیا تھا کہ وہ خود میری جان کو قبض فرمائے اور تو نہ قبض کرے
اسنے کہا تو نے یہ سوال کیون کیا۔ میرا کیا قصور ہے۔ مین ایک محکوم بندہ ہون کسی قوم کے ساتھ نرمی کا
امر کیا جاتا ہون اور کسی قوم کے ساتھ سختی کا۔ اور مجھسے گلے ملکر رویا۔ مین بھی اسکے ساتھ رویا۔

پھر مین بیدار ہوا اور مین روتا تہا حضرت امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تہے۔ وہ دل جن کو
محبت دنیا نے جلایا حالانکہ انکے سینون مین قرآن ہے۔ مجہہ پر میرے نزدیک نہایت سخت ہین نیکوکار دن
قایم رہنے والون رکوع کرنیوالون امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرنے والون سے اکثر ایسے ہین
جنکے ہاتہہ پرہیزگاری نے کسب کرنے سے مقید کئے اور انکی ہمت رب عزوجل کو طلب کرنا ہی اپنے
مال اپنے خرچ کرو۔ کیونکہ کل قیامت کے روز انکے لیے اللہ عزوجل کے نزدیک بڑی دولت ہے
آپ سے کسی سائل نے سوال کیا خوف اور شوق کی آگ سے کونسی زیادہ سخت ہے آپ نے فرمایا مرید
کے لئے خوف کی آگ اور محبوب کے لئے شوق کی آگ۔ یہ اور شئے ہے اے سوال کرنے والے تیرے
پاس کونسی آگ ہے اے اسباب پر اعتماد کرنیوالو۔ نفع پہونچانیوالا اور ضرر پہنچانیوالے ایک ہی ہے
وہی تمہارا مالک ہے وہی تمہارا بادشاہ ہے۔ تمہارا ایک خدا کیا تم نے نہا نہین وہ فرماتا ہے
فَمَنْ کَانَ یَرْجُوْا لِقَاءَ رَبِّهٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا یُشْرِکْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا
(پس جو شخص اپنے خدا سے ملنے کی امید رکہتا ہے چاہیے کہ نیک عمل کرے اور اسکی عبادت مین کسیکو
شریک نہ ٹہرائے) اپنے اور اپنے خدا کے درمیان تیرا وجود حجاب ہی اپنے وجود سے جدا ہو تو اسی
دیکہہ لیگا۔ اگر کوئی کہے کہ مین اپنے رب سے کسطرح مفارقت کرون تو مین کہتا ہون اسیتے نفس سے
مخالفت اور جہاد کرنے اور اسکا کہا ماننے سے پہرہ بن ظاہر کرنیکے ساتہہ مفارقت کر شہوتون
اور لذتون اور رعونتون کی طرف اسکی بات نہ مان۔ پس اسوقت وہ ذلیل ہوگا اور تیرے دل کی
پہر ایسے یکسو ہو جائیگا وہ ایک گوشت کا ٹکڑا ہی کٹ پٹا ہو جائیگا پس اسمین طمانیت کی روح ڈالی جائیگی جب اسکے
وجود کی روح اوس سے نکلجائیگی تو طمانیت کی روح اسمین پہریگی پس اسوقت وہ اور دل اپنے رب عزوجل کو دیکہہ لینگے
جب نفس مطمئن اور موافق ہوجائے تو اسمین پہلی روح کے علاوہ اور روح ڈالی جاتی ہی۔ ربوبیت کی روح
عقل کی روح خلق سے پرہیز کرنے کی روح حق عزوجل کے ساتہہ ہونے کی روح۔ اسکی طرف
مایل ہونے اور اسکے غیر سے نفرت کرنیکی روح۔ وہ شخص جو اپنے عمل مین صادق ہی ۔ سب شئی کو
وداع کرتا۔ اور ان سے تجاوز کرتا ہے اور انکی طرف اشارہ کرتا ہی کہ یہان بیٹہو تا کہ مین اسجگہہ

جاؤں جنکی طرف تم نے بھی رہنمائی کی مشائخ تیری فہم کا دروازہ ہیں۔ اچھا ہے کہ تو دروازے کو لازم پکڑے اور گھر میں داخل ہو وے ویضرب اللہ الامثال للناس (اور خدا لوگوں کیلئے مثالیں بیان کرتا ہے) اللہ اور اسکے رسول پر ایمان لا۔ اللہ اور اسکے رسول کی ان باتوں میں جنکی اسنے خبر دی تصدیق کر۔ اللہ عزوجل تک پہنچنے کی بنیاد ایمان ہے۔ تمام نیکی کی بنیاد ایمان ہے اور اخلاص نبوت کی بنیاد ہے اور نبوت رسالت کی بنیاد۔ اور یہ ولایت اور بدلیت اور غیبت اور قطبیت کی بنیاد۔ جب حضرت علی فضیل بن عیاض کے بیٹے فوت ہو گئے۔ تو آپکے باپ نے آپکو خواب میں دیکھا اور پوچھا اللہ نے تجھ سے کیا کیا انہوں نے جواب دیا اے باپ میں بندی کیلئے خدا سے زیادہ کوئی اچھا نہیں دیکھا۔ اے میرے بیٹے اللہ کو لازم پکڑ۔ اسکے غیر میں مشغول نہو گھر اسیکا ہے اور رزق اسکی دی ہوئی ہیں۔ اسنے ان میں انکی روزی مقدر کی ہیں فرشتے تیرے رزق پر موکل ہیں۔ خیر اور شر اسیکی طرف سے ہے۔ وہ بندے کیطرف آفات کے تیر چلاتا ہے حتی کہ جب بندہ کی آنکھیں تیروں کے باعث بند ہو جاتی ہیں تو قرب کا طبیب آتا اسکے زخم کا علاج کرتا ہے اور محبت کا طبیب اسکو اٹھاتا ہے اور شوق کا طبیب اسکو ملا دیتا ہے۔ ابتدا میں سختیاں ہیں جب جنت سختیوں سے گھرا ہوا ہے تو حق عزوجل کے قرب کا کیا حال ہو گا۔ مومن دنیا میں بادشاہ کا حال ہے۔ جب سر آسمان ہوا اور دل زمین تو وہ دل کو سر کے آسمان کے بقیہ طعام سے کھلاتا ہے۔ جب چاہتا ہے ان دونوں کو جمع کر دیتا ہے۔ پھر وہ اللہ کی رحمت کو قریب پاتا ہے اور اپنے ہاتھ کو لمبا کرتا ہے گویا کہ وہ کسی سے معانقہ کرنا چاہتا ہے۔ پھر فرمایا۔ اے مجلس والو مجھے معذور رکھو میں حال کی قید میں ہوں آج سے قید میں ہوں۔ میں گونگا ہوں۔ میں بہرا ہوں میں نے اپنے باپ آدم علیہ السلام کو دیکھا۔ اسنے کہا اے میرے بیٹے تو نے مجھ تک نسب کو صحیح کر دیا ہے (دنیا) وحشت ضروری ہے۔ جب تیری موت آئیگی تو ہر ایک دوست تجھ سے جدا ہو جائیگا اور ہر ایک رشتہ دار علیحدہ ہو گا۔ انکے جدا ہونے سے پہلے اپنے جدائی کر اور انکو چھوڑ دے۔ بس قرب حق عزوجل کی طرف راہ اور دلیل یہ ہے۔ مرنے سے پہلے مرجا۔ اپنے وجود اور ان سے مرجا۔ پھر تو خدا کے ساتھ

زندہ ہوا تو میت کی طرح ہوگا اور سابقہ مقدر کا ہاتھ تجھے لقمہ دیگا اور پلٹائیگا۔ پر اراد ہا پنے مقسوم کو
حاصل کریگا۔ جب یہ حالت کامل طور سے حاصل ہو جائے۔ اللہ عزوجل کی قربت مین جاتی اور اسکا
علم حاصل ہوتا ہی اگر یہ پرندہ (یعنی روح) اُڑجائے تو اسے کچھ پرواہ نہین ہوتی۔ قیامت قایم ہو یا نہ ہو
موت پیدا کی جائے یا نہ اسکا اور شغل ہی وہ خدا تک پہونچیگا اور احکام اسکے نزدیک حفاظت کیے گئی
اور نگاہ رکھے گئے ہین۔ پاک ہی۔ وہ جس نے تمکو حکم سے جلایا علم کے ساتھہ خوش بیان کیا اگر تم
مین سے کوی کمر سے صالحین کے لباس اور صوف پہنتا ہے تو وہ ہماری نزدیک کافر ہی۔ بندہ اپنی
کسب سے کہاتا ہی حتی کہ جب اسکا ایمان قوی ہو جاتا ہی تو اسپر کسب سے کہانا حرام کیا جاتا ہی اور اسکو
کہا جاتا ہے کہ تکوین کا خزانہ کہول لے علم کے خزانون سے لے۔ (نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
تفرغوا من هموم الدنيا ما استطعتم (جہان تک ہو سکے دنیا کے غمون سے فارغ رہو)
موت اور اسکے بعد کے حالات اور پل صراط اور اسکے بعد کے حالات کو زیادہ یاد کر۔ آخرت کا اسکی
نعمتون یا عذابون سے ذکر کر۔ دلون اور اسرار کو پاک کرنے اور نفسون سے لڑنے اور شیطانون سے
مقابلہ کرنے کے ساتھہ اللہ عزوجل مین مشغول اور دنیا سے اللہ عزوجل کی ہو جاؤ۔ اور اسکی ہو جو
توحید کیا ہی خلایق نابود کرنا اور انقلاب طبع سے فرشتونکی طبیعت مین منتقل ہونا۔ پھر فرشتونکی
طبیعت سے فنا ہو کر رب عزوجل سے ملجانا تاکہ وہ تجہے پلائے اور تو ایسے عملون کے ساتھہ اسکی نزدیک
مختص ہو۔ جو عمل ظاہر پر موجود رہ سکتے ہین۔ اسلام ظاہر ہے اور ایمان اسکی قوت۔ پھر اسکے بعد
اللہ عزوجل کی معرفت پھر اللہ عزوجل کے ساتھہ موجود ہونا۔ پس جب تو اسکے ساتھہ موجود ہو تو
وہی ہی مومن اپنے کسب و سبب سے کہاتا ہے اور جانتا ہے کہ یہ اللہ عزوجل کی طرف سے ہے
پس جب قوی ہو جاتا ہے تو اپنے توکل سے کہاتا ہے۔ اور اسے اللہ عزوجل سے دیکہتا ہی اور
سرسری نظر مین بھی اسپر نہین بدلتا۔ اگر وہ ہزار سال دجلہ مین بیٹھا رہے اسکا دل اللہ عزوجل
کے ساتھہ متعلق ہوگا۔ تجہپر خدا رحم کرے نصیحت پکڑ۔ تو کس وجہ سے اسے ملیگا حالانکہ تیرا اسکی
قضا اور تقدیر مین اسکا معارض ہے معارضہ نکر اور نہ جہگڑ۔ حضرت عزیر (علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام

پیدا کرنے مین اپنے رب عزوجل کا معارضہ (مقابلہ) کیا کہ وہ کسطرح مخلوقات کو پیدا کرتا ہی پہر فنا دیتا ہی۔ اللہ عزوجل نے اسکا نام نبوت کے دفتر سے مٹا دیا اور سنزولی کی حالت مین سو سال اسکو بے رکہا پہر زندہ کیا اور نبوت کو اسپر رد کیا۔ استغفار کو اپنی زبان کی حقیقت لے اور اقرار کرنیکو اپنے دلکی خصلت اور سکون کو اپنے سر کی حقیقت بنا۔ ذکر اول زبان سے ہوتا ہے۔ پہر دل کی طرف تجاوز کرتا ہی محبت اور شوق زبان کی طرف تجاوز کرتے ہین مین مشایخ کی صحبت مین رہا مین نے انمین کسی کو نہین دیکہا کہ انہون نے لذیذ چیزون کو اپنے دانتون سے چبایا ہو اور مجہی لقمہ دیا ہو نہ بنو۔ اپنے غیر کو سیر ہونے دے اور خود بہوکہا رہ۔ تیرا غیر عزت پاے اور تو ذلیل ہو جا تیرا غیر غنی ہو اور تو فقیر۔ مین تمہاری اسلئے تربیت کرتا اور تمکو مہذب بناتا اور تعلیم دیتا ہون مجہے یقین ہی کہ تم مجہے نفع اور ضرر نہین پہونچا سکتے اور نہ میرے رزق مین ایک ذرہ کمی و زیادتی کر سکتے ہو۔ تم کو وعظ کرتا ہون اسکو محکم کرتا۔ اور خود جنگلون اور بیابانون مین ہون۔ شہوات کی پیروی دل کو سیاہ کرتی اور سر کو سفید کرتی اور دانائی کو دور کرتی اور نیند اور غفلت کو بڑہاتی اور حرص کو قوی کرتی اور امید کو دراز کرتی ہی۔ ای حرص کے قیدخانہ مین قیدی اے خلق کو بندے۔ ای اپنے انجام کار سے جاہل اے خلق اور حق عزوجل اور اپنی فائدون اور ضررون سے غافل۔ اگر تو نہین سمجہتا تو موت کو یاد کر۔ کیونکہ اسکا ذکر ہر ایک نیکی اور سلامتی کی چابی ہے۔ جب موت کو یاد کرے گا تو فضول کو ترک کر دے گا۔ جب تیرے حرص کمزور امید کم ہو جائے تو تو واپس بلا یا گیا۔ تیرے تمام کام اللہ عزوجل کی کفالت مین آگئے۔

اے غلام تجہے نجات نہین تا وقتیکہ تو اسکی نعمتون کا اقرار کرے نعمتین تجہی اسکی توحید مین مستغرق کر دینگی۔ پہر تو غیر کی رویت سے اسکی توحید مین فنا ہو جائیگا۔ وہ جو اسکی شکایت کرتا اور اس سے مقابلہ اور جہگڑا کرتا ہے۔ وہ کس طرح اس سے محبت رکہتا ہے۔ اس مین محبت اور شوق ہاور اسکا قرب ثابت نہین ہوتا۔ جب محبت صحیح ہو تو تقدیرون کے نزول کی وقت رنج محسوس نہین ہوتا جب محبت متمکن ہو جاے تو مقابلہ اور تہمت دور ہو جاتی ہی تو جو قدم

اوٹھاتا ہی وہ قبر کی طرف ہی تو قبر کی طرف سفر کرنے مین ہے۔ بعض بزرگون نے فرمایا ہی
عارف کو اوسکی نیکی قبولیت اور رد اور تعریف اور مذمت سے روک لیتی ہی جب نفس زائل ہو جاتا تو
اسکی جگہہ امر الہی لیتا ہی۔ جب دنیا زائل ہو جاتی تو اسکی جگہہ آخرت ہو جاتی ہی اور جب آخرت زائل ہو جاتی
تو اسکی جگہہ اللہ عز وجل کا قرب ہوتا ہی۔ اسکی قرب سے انس پاتا ہی اور اسکی طرف راحت حاصل
کرتا ہی۔ نماز تجھی نصف راہ طے کراتی ہی۔ اور روزہ تجھی دروازہ پر کہڑا کرتا ہی اور صدقہ تجھی گہر مین
داخل کرتا ہی۔ اسیطرح بعض مشائخ نے فرمایا۔ اللہ کی طرف راستہ طے کرنے مین صبر اور نماز سے مدد طلب وہ
تنہائی ولئے غربت کوئی سالک نہین۔ اگر حکم کی حفاظت نہوتی تو حضرت یوسف علیہ السلام کا صانع
تمہارے اسرار اور اعمال سے ناطق ہوتا۔ لیکن حکم علم کے دامن سے متعلق اور اس سے پناہ لینے والا
ہے۔ تاکہ وہ ظاہر نہو کبہی منعم مین مشغول ہونیکے باعث نعمت سے پرہیز کیجاتی ہی اور نعمت کو اس
علیحدہ سمجہا جاتا ہی۔ تاکہ اس نعمت مین مشغولی نہو۔ پس جب یہ شغل مداومت کرتا ہی تو وہ آ
اپنا مقرب بناتا اور اسکے ہاتہہ مین تکوین کو رکہہ دیتا ہے۔ مین تمہاری کچہہ پرواہ نہین کرتا اور تم
سے نہین ڈرتا یہی وجہ ہے کہ تمہاری دنیا اور آخرت سے درکنار رہون۔ مین نے تمہارے
درمیان غور کی تو معلوم ہو گیا کہ تمہارے اختیار مین ضرر و نفع۔ دینا اور کنا کچہہ نہین اور
اللہ ہی تمہارے درمیان تصرف کرنیوالا ہی۔ اللہ عز وجل کے حکم بغیر تم ضرر نہین پہونچا سکتے۔ اسی
مین اسی کی طرف رجوع لایا اور دنیا کو مین نے فانی زائل ہونیوالی چلے جانیوالی قتل کرنیوالی —
فریبی پایا۔ پس سکے جلدی چلا جانیکے باعث اسکی طرف مائل ہونے اور اسپر اعتماد کرنیسے
کراہت کی۔ اور آخرت مین مین نے ایک ساعت توقف کی اور اسکی حال مین غور کی پس
مجہے اسکا عیب معلوم ہو گیا یہ کہ وہ نو پیدا اور مشترک ہے۔ اور دیکہا کہ خدا نے اس مین نفس کی
شہوت اور ان چیزون کو تیار رکہا ہے جس سے آنکہین لذت پاتی ہین جیسا کہ فرماتا ہے
وفیہا ما تشتہیہ الانفس وتلذ الاعین (اور اسمین وہ چیزین ہین جنکو نفس چاہتی اور جن
مین آنکہین لذت پاتی ہین) پس مین نے کہا کہ دلی شہوت کہان ہی اور اس سے اعراض کرکے اسکے مولی

اور پیدا کرنیوالے اور بنانیوالے اور نو پیدا کرنیوالے کی طرف متوجہ ہوا۔ جب انسان اللہ عزوجل سے
ڈرے تو اسے جہالت کے بدلے علم اور بعد کی عوض قرب اور خاموشی کے بجائے ذکر اور وحشت کیعوض
انس اور اندھیرے کے بجائے نور عطا کیا جاتا ہے۔ اے نفس اور ہوا اور طبع اور ارادہ کے بندو اگر تم توحید
اور خلق کو چھوڑنے اور اللہ عزوجل ہو رہنے اور مخلوق سے قطع کرنیکو اختیار کرو تو (فبہا) مین تم سے
جبتک تم خدا کے نہو جاؤ ایک لقمہ بھی نہین لونگا۔ نہین تو مین نے قسم کہائی ہی کہ بالکل نہ کہاؤن گا
نہ پیئون گا۔ اور جب مرجاؤن گا تو اپنے سر کے ساتھ حق عزوجل کی طرف اڑجاؤنگا ہمارے نبی کے
دین کی دیوارین گرگئی ہین۔ کسی بنانیوالے کے لئے فریاد کرتے ہین اسکی نہر کا پانی خشک ہوگیا ہی اور
رب کی پرستش نہین ہوتی۔ اگر ہوتی ہی تو ریا اور نفاق سے کون ہی جو دیوارون کو کہڑا کرنے اور نہر
جاری کرنے اور اہل نفاق کو ہلاک کرنے مین مدد کرے۔ مین اس علم سے گفتگو کرتا ہون جسکو ہم
بطور ملکیت نہ بیان کرسکتے ہین نہ جانتے ہین وہ کسی سے ظاہر نہین کیا جاتا طالب تہوڑے ہین انکو شیطان نہین
دیکہتا تاکہ بگاڑے اور نکوئی بادشاہ اسپر غالب ہوسکتا ہی اللہ تعالی نے کوہ طور کی قسم کہائی ہے
اس لئے کہ اپنے حبیب و کلیم سے اسپر کلام کی اور اپنی تجلی دکہلائی۔ جب دل حق عزوجل کو پہچان
لے تو اسکی گنجایش رکہتا ہی یہانتک کہ جن و انسان اور فرشتے اسمین سماجاتے ہین حتی کہ جب کوئی
ایسی شئے جو مانع ہو یا وہ اسے دیکہتے نہ ہے تو وہ قریب بلکہ اقرب ہوجاتا ہی۔ کیا تو نے موسے
علیہ السلام کے عصا کی بابت نہین سنا کہ بہت سی لاٹہیون اور رسون کے بوجہون کو نگل گیا اور
ویسا کا ویسا ہی رہا۔ کامل ملاح امام حسن بصری نے آپ سے پوچہا جب عالم زاہد نہو تو وہ اپنے
زمانے والون پر عذاب ہے۔ اپنر عذاب کیون ہوا۔ آپ نے (خدا آپ سے راضی ہو) فرمایا
اسلئے کہ وہ بے عمل اور بے اخلاص ہوتا ہے۔ پس انکے دلون مین اسکے کلام کی تاثیر نہین ہوتی اور نہ
وہ ثابت رہتی ہی وہ سنتے ہین اور عمل نہین کرتے۔ دل جب صحیح ہوا اور علم کے نور سے متنفذ ہو تو اسکے
نور سے خلقت کے گناہونکی آگ اسطرح بجھ جاتی ہے جسطرح کہ مومن کا نور دوزخ کی آگ کو اسپر گذرنے
کے وقت بجہا دیگا۔ بزرگون نے کہا کہ گوشہ نشینی نفس اور شہوات اور خلق کی مخالفت اور رفیق سے

کامیاب ہوتا ہے میٹھا ہے خلوت آخرت کی راہ ہے اور بعض راستے میں رفیق ہونیکی صلاحیت نہیں رکھتا
اسیطرح ہوا کا حال ہے وہ گمراہ کرتی ہے اور شیطان دشمن ہے صحبت کے لایق نہیں اور شہوتیں آفتیں
ہیں رستے میں تیری دانائی کی آنکھوں کو اندھا کر دیتی ہیں اور خلق راہزن ہے۔ اپنی ہوا کو خلقت کے
دروازے پر چھوڑ۔ پہر تنہا ہو کر داخل ہو تجھے خلوت میں مونس ملجائیگا۔ حواریوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام
سے کہا ہم کو علم اکبر پڑھا۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ عزوجل سے ڈرو اور اللہ کی قضا پر راضی رہو۔ اور اللہ
کے لئے محبت کرو۔ تو زندیق ہے خلوت میں گناہ کرتا اور عبادت اور پرہیزگاری کو ظاہر کرتا ہے آخرت
کا تجھے کچھ ڈر نہیں۔ تجھپر افسوس۔ مقسومات الٰہی کی مثال ایسی ہے جیسے کہ کسی خراسانی آدمی کا کوئی
قریبی رشتہ دار بے معلوم عراق میں رہتا ہو اور مر جائے اور بہت سا مال چھوڑ جائے اور سوا اس
خراسانی کے اسکا کوئی اور رشتہ دار یا وارث نہ ہو۔ کیا اسکو اسکا مال حالانکہ اسے معلوم نہیں ملیگا
یا نہیں۔ تم عوام ہو تمہارے لئے کہانے اور پہننے اور پینے کی کلام صلاحیت رکھتی ہے ہم پر اسقدر غالب ہے
ہم اسکے بغیر کلام نہیں کرتے۔ دل نفس کی کجی دور کرتا ہے تاکہ اسکے راستے سے اللہ عزوجل کی طرف رجوع
لائے۔ جب تیرے دلمیں ایک آدمی کی محبت اور دوسرے کی دشمنی ہو تو تو کیا کرتا ہے۔ اپنی طبیعت سے
محبت اور دشمنی رکھتا ہے۔ یہ کچھ نہیں۔ سبکو قرآن اور حدیث پر پیش کر اگر انکے موافق ہو تو خیر نہیں تو
ورنہ ان سے باز آ۔ اگر وہ تجھے صحت کا فتویٰ دیں تو اپنے دل کی طرف رجوع لا۔ جب دل قرآن اور
حدیث پر عمل کرے تو مقرب ہوا اور جب مقرب ہوا عالم ہوگیا اور جب عالم ہوا تو اپنے ضرر اور
نفع کو پہچان گیا۔ اور اسکو بھی جو حق کے لئے اور اسکو جو باطل کے لئے ہے اور جو شیطان کیلئے ہے اور
جو رحمان کے لئے ہے۔ وہ رب عزوجل سے اپنا قرب اور رب عزوجل کا قرب اپنے پاس ہمیشہ دیکھتا ہے
وہ رحمان عزوجل کے ساتھ خوشی میں رہتا ہے۔ وہ بادشاہ کا دلال ہوتا ہے خریدتا ہے اور خلق پر
تقسیم کرتا ہے۔ جب تو یہاں تک داخل ہو تو علم کے لباس کو اوتار ڈال اور برہنہ ہو کر داخل ہو اور
اسیطرح زہد اور پرہیزگاری اور اپنے احوال کا لباس بھی اوتار ڈال کیونکہ جب تو جس قسم کا لباس
پہنے ہوئے داخل ہوگا تو اس سے جو اس جگہ ہے محجوب رہے گا۔ اپنے اور تجھ پر جو ہے سب قمار ڈال اور

داخل ہوکر جو یہاں ہے اسکے لے وہ بجہہ سے فوت نہوگا۔ مین بعض مشایخ پر داخل ہوا۔ وہ خاطر پر کلام کرتاتہا۔ اسنے پوچہا کیاتو اس حال سے جسپر مین ہون محبت رکہتا ہے۔ مین نے کہا ہان۔ اسنے کہا مین تمام زمانہ روزہ رکہتا ہون۔ اور ہر صبح افطار کرتا ہون۔ اور اس شہر کا طعام طیب نہین اس سے پرہیز کر۔ سری سقطی رح جنیدؒ کو وعظ کہنے کا اشارہ کرتے۔ پس جنید رح نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہا کہ آپ نے بہی اس بات کا امر کیا۔ جب سری سقطی ملے تو انہون نے فرمایا۔ اے جنید تونے ہمارا کہا نہ مانا حتے کہ تجہے اس درگاہ سے امر ہوا۔ تجہپر افسوس۔ لوگونکو وعظ کرتا ہے اور تیرے اعمال بد ہین۔ روے زمین پر اور آسمان پر اور نہ دنیا اور آخرت مین سوا حق عزوجل کے کوئی ایسا ہے جس سے مین ڈرون اور امید رکہون۔ بعض صالحین سے پوچہا گیا کیا تو خدا کو دیکہتا ہے۔ اسنے جواب مین کہا۔ اگر مین نہ دیکہتا تو میرا مکان گرجاتا۔ آپ سے پوچہا گیا کسطرح دیکہتا ہے کہا اسکے وجود کی آنکہین بند ہوتی ہین۔ پس وہ اسنے خدا کو دیکہتا ہے جیسے کہ وہ اپنا دیدار آپ جنت والونکو جنت مین جسطرح چاہیگا۔ دکہلائے گا۔ اسکا دل دیکہتا ہے اسکی صفتون اور احسان اور لطف اور بر اور حمایت کو دیکہتا ہے۔ ابوالقاسم جنیدؒ رضی اللہ عنہ فرماتے تہے مجہپر مجہسے کیا ہی۔ صوفی وہ ہی جو اپنے وجود مین صاف ہوا۔ اسکا دل اسکے اور رب عزوجل کے درمیان سفیر ہوتا ہی۔ کوئی صوفی نہین بنتا۔ جبتک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین اذن فرماتے اور امر کرتے اور نہی کرتے ہوے نہ دیکہے۔ اسکا دل ترقی پاتا ہے اور اسکا سر بادشاہ کے دروازے پر صاف ہوتا اور اسکا ہاتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتہ مبارک مین ہوتا ہے۔ اول اول حضرت آدم علیہ السلام نے سریانی زبان مین کلام کی اور قیامت کے روز لوگون کا حساب وکتاب بہی سریانی زبان مین ہوگا۔ اور جب جنت مین داخل ہونگے تو عربی (محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان) مین کلام کرینگے۔ بعض بزرگون نے فرمایا ہے جب انسان اللہ تعالی کی فرمانبرداری کرے تو وہ اسے معرفت عطا کرتا ہے۔ اور جب نافرمانی کرے تو اس سے چہینتا نہین تاکہ قیامت کے روز اسپر حجت قایم کرے۔ فرشتے کی طرف سے مومن کے دل مین خاطر آتا ہے اور اسکے پاس توقف کرتا ہے۔ انسان مومن اس سے پوچہتا ہی تو کون ہے

اور کہا نے آیا ہے وہ جواب دیتا ہے مین نبوت اور حق سے تیرا بہرہ ہون مین حق ہون مین حبیب کی
طرف سے ہون۔ مین رقیب (نگہبان) کی طرف سے ہون۔ یہ خاطر اسکے باطن اور سیہ اور ربہ کو پر کر دیتا ہے
اسکو خلوت دوست بنا دیتا اور اسے وطن کے قیدسے نکال دیتا ہے پہر اسکے پاس ورا م آتا ہے اور
کسیقدر لرزہ دیتا ہے۔ پہر وہ اور بہی اسے لرزا تا ہے حتی کہ سکوۃ کا دورہ آجاتا ہے۔ پس جب سکوت
آتا ہے ہمیشہ کلام رہتی ہے۔ گویا کہ وہ اپنی کانون کو کسیطرف جو اسکے ایک طرف بات کرتا ہے جہکائے
ہوئے ہے۔ ایک شخص دنیا سے کچہہ مانگتے ہوئے کہڑا ہوا آپ نے اسکو بٹہلایا اور فرمایا کہ مین تجہی دنیا پہیر
آخرت سے پرہیز کرنے اور اللہ عزوجل سے سوال کرنیکا امر کرتا ہون۔ پرہیز گاری کرتا کہ تجہی حق عزوجل
عطا کرے اور تو نہ لیوے۔ اللہ عزوجل نے حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی طرف وحی کی۔ اے عیسیٰ مجکو
ہاتہہ سے دینے سے بچا رَۃ۔ اور موسیٰ علیہ السّلام نے اپنے رب عزوجل کے آگے عرض کی۔ اے خدا
مجہے وصیت کر فرمایا۔ مین تجہی اپنی وصیت کرتا ہون۔ پہر عرض کی مجہے وصیت کر۔ فرمایا۔ مین تجہے
اپنی وصیت کرتا ہون۔ اسیطرح چار مرتبہ کہا۔ اور جواب یہی تہا کہ مین تجہے اپنی وصیت کرتا ہون
کچہہ اعتبار نہین تاوقتیکہ تیرے وجود کا بیضہ تجہہ سے پہٹ جائے۔ اور شرع کا بازو تجہے اپنے ساتہہ
ملا وے اور تجہہ مین اسوقت آواز اثر کرے اور تو فضل کے دانے چگے اور ان سے اثر پذیر ہووے
مراد اس سے یہ ہے کہ تو لوگونکو وعظ کہنا اور انکو اللہ عزوجل کی طرف بلانا چہوڑ دے حتی کہ تجہہ مین اللہ
کی طرف سے جاذب موجود ہو۔ اور تجہی لوگون کو وعظ کہنے اور اللہ عزوجل کی طرف بلانے کی لیاقت
حاصل ہوجائے۔ اس حکم ظاہر کو اسپر عمل کرنے سے محکم کرو۔ پہر نظر کرو کہ اسکے لذید قرب اور مناجات
نے سے تمہین کیا حاصل ہوا ہے۔ عوام الناس طعام کے عاشق ہین۔ مین کلام کر رہا ہون اور تو میرے
نزدیک عدم ہے اسیطرح آسمان اور زمین میرے نزدیک معدوم ہین۔ مجہی سوائے اللہ عزوجل
کے کوئی نفع اور ضرر نہین پہونچا سکتا (سوال) مشائخ کی کلام خذ المرید قبل ان یفطن
(مرید کو پیشتر اسکے کہ وہ صاحب فطانت ہوجائے پکڑ) سے کیا مراد ہے۔ آپ نے (رضی اللہ عنہ) راضی ہو
فرمایا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ اسکو عبادت اور ریاضت اور روزہ مین اجتہاد کرنے مین پیشتر اسکے کہ

وہ اسکے قرب اور لطف سے واقف ہووے لے۔ پس جب وہ اسے مقرب بنائے اور اسپر لطف کرے تو وہ اپنے علم سے سست ہوجائے گا۔ قبل اسکے کہ وہ شرک اور اسکے اسباب سے واقف ہووے تو اس طریق کو طلب کرتا ہے اور ہم تجھے بتلاتے ہین انمین سے ہر ایک شغل رکھتا ہے۔ کوئی تو جاہ اور درہم کا بندہ ہے اور کوئی اپنے غلبہ کا بندہ۔ اور کوئی اپنے نفس اور کپڑے کا بندہ انمین سے ہر ایک کا شغل ہے کوئی روزون ہے اور کوئی نماز مین۔ اور کوئی روایت مین۔ اور کوئی دوزخ سے ڈرنے مین۔ اور کوئی بہشت سے محبت رکھنے مین۔ وہ شخص جسکا دل اللہ عزوجل کے ساتھ اور اللہ سے متعلق ہے اور وہ خلق سے پرہیز کرتا ہے کھڑا ہوا۔ اسکے دین کی مدد کے لئے کھڑا ہوا۔ زمین مین تلاش کرو اگر تم کو ایسا ملجائے تو اس سے تعلق پکڑو۔ مومن کی بشارت اسکے چہرے مین ہے اور اسکا غم اسکے دلمین۔ پہر اسکا عکس ہوتا ہے۔ اسکا غم چہرے مین ہوتا ہے۔ اور بشارت اسکے دلمین چہرے مین غم خلق کی تادیب کے لئے اور اسکے دلمین بشارت ظاہر ہے قضا اور قدر انکی طرف ہنستی ہے اسنے خوش ہوتی ہے۔ دنیا مومن کا قیدخانہ ہے۔ اسکا قیدخانہ ہے جبتک وہ مومن رہے۔ پس جب اسکا تقویٰ ہمیشگی کرتا ہے اس سے نکلجاتا ہے یعنی اپنے قیدخانہ سے اسکی تنگی سے باہر آتا ہے۔ وَ مَنۡ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجۡعَلۡ لَّهٗ مَخۡرَجًا وَّ یَرۡزُقۡهُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَحۡتَسِبُ (اور جو اللہ سے ڈرے وہ اسکے لئے فراخی کرتا ہے اور اُسے اُس جگہ سے رزق پہونچاتا ہے جو اسکے گمان مین نہ تہی) اس سے اسکے وجود کا بیضہ پہٹ جاتا ہے وہ حکم کے دانے چگتا ہے۔ قرب کے بازو اسے سیٹتے ہین وہ اپنی طرف اسکو ملاتا ہے۔ وہ صاحب اطباق ہے۔ وہی صاحب دسترخوان۔ اے احمق تیرے ساتھ بتی ہے ثبات نہین۔ تیرے ساتھ عرض[*] ہے جیسے آتی ہے ویسے چلی جاتی ہے۔ تو ہر مرتبہ کی فنا اور موت کا محتاج ہے پہر انجام کار ثابت رہیگا جسطرح رات اور دن آتے رہتے ہین تو ہمیشہ رہیگا اور متغیر نہوگا۔ تو آرزو کرے گا اور اپنے سایہ مین سایہ رحمت سے سخاوت کریگا بعد اسکے کہ تو ساتون زمینون کے لئے میخ ہوجائے گا نہ صرف اسی ایک کے لئے مدعی بن اگر تجہے ایک پچھر کاٹے تو تیرے لئے قیامت قایم ہوتی ہے۔ رات کے کہانے سے ایک لقمہ نہ ملے تو قیامت قایم ہوجائے

[*] عرض وہ ہے جو غیر کے ساتھ قایم ہو خود اسکا وجود مستقل کوئی نہ ہو ۱۲

اس حالت کو بلا تاکہ تجھہ مین داخل ہو۔ اور تیرے دل سے نکاح کرے اور تیرے بچے اڑ نیکے لائق ہو جائین
تو اپنی سر کے منبر پر چڑہے خواب مین مشرق و مغرب تک چلا جائے دریا و خشکی مین پہونچی نعیر کرنے
لائق ہو کہ قناعت کا ازار پہنے اور غفلت کی چادر اوڑہے تاکہ حق عزوجل تک پہونچ جائے اور صدیق کے
قدسون کے ساتہہ قرب کا دروازہ تلاش کرتے ہوئے دنیا اور آخرت اور خلق اور وجود سے بہاگتے ہوئے
دوڑے۔ حق عزوجل کی عنایت اور مہربانی اور رحمت اور اس طرف کا شوق اور جذبات اور نظر
عنایت اور اسکا فخر کرنا اور انبیا کی ارواح اور فرشتے اسکا استقبال کرین۔ فرشتے اور نبیون اور
رسولون کی ارواح اسکے ساتہہ ہون اور اسکو سنوار کر خدا کی طرف لیجائین۔ اے دلون کے مردو
تمہارا جنت کو طلب کرنا خدا سے مانع ہے دور ہو جاؤ۔ دور ہو جاؤ۔ باز آؤ۔ باز آؤ امید کو
کوتاہ کر تاکہ تیرا دل قریب ہو اور تیرا سر خلق سے صفا اور حق کی طرف قریب ہو جائے اور تو
اپنے مقدر کو پڑہے اور سطر سطر پر واقفیت حاصل کرے اور کلمہ کلمہ اور حرف حرف کو مع وقتون
اور زمانہ اور ساعتون اور لحظون کے جان لیوے اور تجھے اپنا مرجع معلوم ہوگا جسوقت سے تجھے
خوف اسکی طرف جذب کرے قرب اسے تیرے پاس کہینچ لائے گا اسوقت ثبات ہی کچھہ پروا نہین
عمر لمبی ہو یا کوتاہ قیامت قایم ہو یا نہ خلق تجھہ سے محبت کرے یا دشمنی۔ تجہپر عطا کرین یا محروم چہوڑین
پہر آپ چلاتے ہوئے اُٹھے اور اپنے چہرے کو ڈہانپا پہر پردہ اٹہایا اور کہا یا نَارُ کُونِی بَرْدًا
وَّسَلٰمًا (اے آگ سرد اور سلامت ہوجا) اے خدا ہماری بہیدون کو ظاہر نکر پہر بیٹہہ گئے اور
فرمایا۔ سفیان ثوری نے فضیل ابن عیاض کو (خدا ان دونون سے راضی ہو) کہا آتالیم اللہ کے
علم پر جو ہمارے درمیان ہے روئین۔ وہ خوف کرنیوالے۔ ڈرنیوالے تھے یُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا
وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ (دیتے ہین جو کچھہ دیتے ہین اور دل انکے ڈرتے ہین) وہ ڈر گئے تاکہ ایسا
نہو کہ انکے عمل مقبول نہون۔ برے انجام سے ڈرے۔ حضرت امام احمد (خدا ان سے راضی ہو)
فرمایا کرتے تھے۔ یہ صرف لباس ہے۔ سوا لباس کے اور طعام ہے۔ سوا طعام کے اور چند روز ہین
(اے غلام) خلق کی منت کا دروازہ بند کر پہر تیرے لئے حق کی منت کا دروازہ کہولا گیا۔

پھر آپ کہڑے ہوئے اور اپنے سینے پر ہاتہہ رکہے ہوئے اپنی پستانون کو پکڑے ہوئے کبھی دایئن اور کبھی بایئن ٹہلنے لگے پہر بیٹھہ گئے اور فرمایا۔ اے اندہے اس کہلی دروازے مین داخل ہوجا۔ یہ دو دروازے ہین ایک کہلا ہوا اور ایک بند اس کہلی ہوئی مین داخل ہوجا سنت کے بموجب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شرع کو زندہ کرنیکے لئے سبب کے ساتہہ ہو پہر سبب کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حال مین آپکی پیروی کرنیکے لئے بڑہ کسب سنت ہے اور توکل آپکی حالت ہے۔ پہر اگر تجہے طاقت ہو کہ اپنے سے فانی ہوجا تو ہوجا نہ سبب کے ساتہہ ہو نہ حال ساتہہ حق کے سپرد کر۔ وہ تجہے کافی ہوگا۔ اور تجہے اٹہائیگا اور مقرب بنائیگا بلکہ تجہکو ایسی چیزین عطا کریگا جنکو تو نہین پہچانتا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (اور خدا جانتا ہے اور تم نہین جانتے) اسکی قدرت کی موجون کو تسلیم کرتے ہوئے جہان توگریگا اللہ عزوجل کے فضل کو اٹہا ئیگا جس طرف تو متوجہ ہوگا پس وہان ہی ہے ذات اللہ کی تونے اسکے قرب اور عنایت اور انس اور رحمت کو دیکہہ لیا۔ دولتمند کی مثال اندہے کی مثال ہے جس کے پاس کئی طبقون مین کہانا آتا ہے اسے اسکی جہت نہین معلوم ہوئی حتی کہ جب اسکی اصل کو جان لیتا ہے اس جہت کو طلب کرتا ہے اور باقی تمام جہات کو بند کرتا ہے۔ اسی طرح یہ انسان جب پہچان لیتا ہے کہ خدا ہی سہل کرنیوالا اور وہی دینے والا اور وہی اسکو اوسکی طرف بہیجنے والا ہے۔ تو اسکا دل اللہ تعالی سے تعلق پکڑتا ہے۔ تیرا نفس تیرا معشوق ہے اگر تو جان لیوے کہ وہ تیرا دشمن اور قتل کرنیوالا ہے تو ضرور اوسکی مخالفت کرے اسی سے طعام و شراب کو روکے مگر استعداد قلیل کو جو اسکے لئے ضروری ہے اور اسکا حق ہے۔ تیرے لئے گوشہ نشینی لائق نہین بلکہ بازار مناسب ہے۔ تجہے صلاحیت نہین کہ اللہ تعالی کے اسرار پر اطلاع پا سکے وہ جو اللہ تعالی کے اسرار پر مطلع ہوتا ہے وہ گونگا ہوتا ہے۔ وہ شخص جو اپنے سر پر قابو نہین رکہتا۔ اور حکم اور علم کو جمع نہین کرسکتا چاہیے کہ خلقت سے علیحدہ رہے اور چاہیئے کہ اسکا ٹہکانہ غارین اور دریاؤن کے کنارے اور جنگل اور میدان ہو۔ گدا بادشاہ کا کوڑا ہے اس سے ادب دیتا ہے ساتہہ اسکے یہ سختی اور فاقہ کیوقت مین فرمایا۔ تجہپر افسوس۔ دنیا اور آخرت کو طلب کرتا ہے اور محبت کا دعوے کرتا ہے اے احمق محبت کا مدعی بنکر اس سے ضرر کو دفع کرنے اور نفع کہینچنے کا سوال کرتا ہے طلحہ ہو تو امن قسم اور لیاقت

نہیں ہے۔ تو خلق کا بندہ ہے نفس اور ہوا اور شہوات کا بندہ ہے تمہاری کسوٹیاں ہمارے پاس ہیں۔ ہمارے
پاس صراف اور پرکھنے والے ہیں۔ تونے مدعی یہ کیا ہے۔ تو بے موقع بات کہتا ہے۔ دعا کا موقع ہوتا ہے
کلام کرنیکا وقت اور ہے۔ اور خاموشی کا اور دیکھنے کا اور حال اور چشم پوشی کا اور عمل کرنے والا کہاں ہے
تاکہ ہم اسکی صحبت میں رہیں۔ صدیقوں کے لئے ہر وقت عبادت بڑھتی ہے۔ جو منعم کے شکر کے باعث
وہ انپر واجب ہوتی ہے۔ نعمتوں کا عبادت اور شکر سے مقابلہ کرتے ہیں۔ وہ تجھے تھوڑی حلال کا
امر کرتا ہے اس حلال کو کم تناول کر۔ اگر تو زیادہ کرے گا تو تجھے اسکا لینا اس مباح کرلینے پر جو مسلمانوں
میں مشترک ہے برانگیختہ کرے گا۔ اور اگر تو اسے لیگا تو وہ شبہہ کے لینے تک پہونچائیگا اور شبہہ حرام سے
اور حرام دوزخ کی طرف ہے۔ زاہد وہ ہے جو حلال سے پرہیز کرتا ہے لیکن حرام سے پرہیز کرنا نہایت ضروری
پس واجب ہے کبھی دلپر وارد (حکم الہی) آتا ہے۔ پس وہ اسکے اٹھانے سے عاجز رہ جاتا ہے جیسا کہ والدہ کے
پاس جب بیٹے کے مرگ کی خبر آتی ہے وہ چلاتی اور اپنے کپڑوں کو پھاڑتی ہے یہ عقل اسکے اٹھانے
سے عاجز رہ جاتی ہے۔ مراد اس سے سماع اور وجد ہے۔ ہم لوگوں کے ساتھ دعا سے ملتے جاتے
ہیں اور انکی موافقت کرتے اور دعا کے ساتھ انسے معاشرت کرتے ہیں۔ اور ہمارے دل ٹھنڈے اللہ
کے وعدوں کو دیکھتے ہیں۔ فضل کے طعام کو کھاتے یہانتک کہ ثابت ہوجاتے ہیں اپنے ارادہ سے
پرہیز کر۔ تاکہ حق عزوجل کے ارادہ پر کامیاب ہوجائے۔ محبت کی شرط مشیت اور ارادہ کو ترک کرنا
ہے۔ اس حال میں کہ تو ایسا ہوگا۔ تیری زبان بولیگی اور کان سنیں گے۔ اور آنکھیں کھلجائینگی لطف
اور کرامتیں آئینگی اور اسرار کی صفائی پھیل اور جوہر ہوکر آئیگی۔ خادم اور نوکر آئینگے۔ سب تیری
خدمت کرینگے اور کل تیری تعریف کرینگے۔ اور خدا تیرے ساتھ فخر کریگا۔ اللہ عزوجل نے فرمایا
وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا (اور جو رسول تمہارے
پاس لائے اسکو پکڑو۔ اور جس سے منع کرے اُس سے باز رہو) اللہ اور اسکے رسول کے
امر کی فرمانبرداری کرو۔ انپر عمل کرو۔ اس باب میں حیف اور رحم کی گنجائش نہیں۔ مگر انت
(تو ہے تو ہے) وہی اول ہے۔ وہی آخر۔ وہی ظاہر ہے۔ وہی باطن۔ اور آپکے خدا آپ سے

راضی ہو (اللہ عزوجل کے فرمودہ وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ (قسم ہے آسمان اور رات کو آنیوالے کی)
بابت فرمایا۔ اللہ عزوجل نے آسمان اور طارق کی قسم کہائی طارق کہتے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اول آپ کی
ہمت نے عروج کیا۔ پہر آپکے جسم نے ساتوین آسمان تک اور خدا سے ہم کلام ہوئے اور سر کی
آنکہون اور دل کی آنکہون کے ساتہہ اسکو دیکہا۔ چونکہ آپ کو وہان تک سیر کرنا تہا آسمان پر چڑہتے زمین مین
اسکو دل کی آنکہون سے دیکہا اور آسمان پر سر کی آنکہون سے اسی طرح جسکا دل صحیح ہوتا ہے وہ دل سے اپنے
خدا کو دیکہتا ہے اور اسکے اور اسرار اور آسمان کے درمیان سے حجاب اٹہہ جاتے ہین اور ہمتین رات کو چلتی ہین
اور اسرار سیر کرتے ہین صدیقون کے سینے رب العالمین کے اسرار کے نور روان سے روشن سینے ہین مومن کی
فراست سے بچو دل جب قریب ہو جاتا ہے ایسا آسمان بنجاتا ہے جس مین علم کے تارے اور معرفت کا سورج چمکتا ہے
فرشتے انکے نور روان سے روشنی طلب کرتے ہین۔ کوئی نفس نہین مگر اسپر اللہ تعالی کی طرف سے نگہبان ہے جو
شیطانون کے چہیننے سے اسکو حفاظت مین رکہتا ہے اور بہت کم فرد ہین جنکی محافظ صفین باندہکر خلقت کی
لئے کہڑی ہوتی ہین وَاللّٰهُ مِنْ وَرَائِهِمْ مُحِيطٌ اور اللہ انکے پیچہے پیچہے گہیرنے والا ہے تو فضا اور رہا ہے تو
اپنے گہر کو خراب کر دیا اپنے مکان مین گردش کرنیسے نہین ٹلتا۔ گو تا کہ تو گہر اسکا اونٹ ہے۔ شاید تجہپر کسی اللہ
کے دوست نے بدعا کی ہے۔ تیری بصیرت کی آنکہین اندہی ہین۔ تو نے خدا کو بہلایا پس خدا نے تجہے
راستہ مین بہلا دیا۔ تیرے ارادہ کی آنکہہ مین بیماری سبل ٹہر گئی ہے۔ تیرے رنج زیادہ ہوئے اور تیرے
قصد کے باز و ٹوٹ گئے تو دنیا اور آخرت مین گوشت کا پڑا ہوا ٹکڑا ہے۔ تو صدیق کا محتاج ہے
جو تیرے لئے بعد تیرے اخلاص کا اقرار کرنیکے دعا کرے۔ اولیا کے ساتہہ سچا انس کر۔ پہر فرشتون کے
ساتہہ۔ جب تو ان سے انس کریگا تیرے لئے اور دروازہ کہولا جائیگا۔ جب تو مخلوقات مین سے انسانون کے
ساتہہ انس پکڑے پہر وہ اسکو بند کر دے تو تیرے لئے صفون کے ساتہہ انس کرنیکا دروازہ کہولا جائیگا
جب اسکو بہی بند کر دے تو فرشتون کے ساتہہ انس کرنے کا دروازہ کہولا جائیگا۔ چیزین بذاتہا کچہہ اثر
نہین کرتین۔ آگ اپنی طبع سے نہین جلاتی اور نہ پانی بالطبع سیر کرتا ہے۔ نمرود کی آگ نے حضرت ابراہیم
علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہ جلایا۔ ابو مسلم خولانی رحمۃ اللہ علیہ جب آگ مین ڈالے گئے تو نہ جلے سیمند کی

آگ نہین جلاتی۔ جب تو اپنے عملون مین اخلاص کرے تو خلق سے خالص اور انکے درمیان سے نکل آئیگا
تو حق عز وجل سے تب ملیگا جب ان سے نکلے اور اس عز وجل کو طلب کرے۔ اس مسافر آدمی کی طرح جو درب
(کوچہ کا دروازہ) مین داخل ہوا اپنے دوست کی تلاش کرتا ہے انتہا تک پہونچ کر پہر ابتدا کی طرف لوٹتا ہے
اسے دروازہ کا پتہ نہین ملتا۔ اور صدیق اوسکی طرف دیکہہ رہا ہے حتی کہ جب اسکی حیرت کو دیکہا تو محبت
نے اسکو جوش دیا۔ اوسکی طرف نکلا اور اس سے گلے ملا۔ اور اپنے ساتہہ ملا لیا جسطرح حضرت یوسف
علیہ السلام نے (اپنے بہائی) بن یامین علیہ السلام سے کیا۔ اسے کہا مین تیرا بہائی ہون۔ اللہ نے دل کی زمین
معرفت اور خدائی علم کی جگہہ بنائی ہے۔ رات اور دن مین تین سو ساٹہہ مرتبہ اوسکی طرف نظر فرماتا ہے
اگر اسکو (یعنی دل کو) ایسی جگہہ نہ بناتا تو پہٹ جاتا اور چور چور ہو جاتا۔ دل جب صحیح ہوا اور حق عز وجل کا
قرب حاصل کر لیوے تو اسکے درمیان حکمت کی نہرین مخلوقات کو نفع پہونچانے کی خاطر جاری ہو جاتی
ہین۔ انکو دین کے مضبوط پہاڑ بنایا ہے۔ جن مین سب سے بڑا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مسندگاہ ہے اور چہوٹا صحابہ
رضی اللہ عنہم کی جگہہ اور اس سے چہوٹا تابعین کی جگہہ۔ انہون نے جو کچہہ کہا ظاہر اور باطن مین آپ کے
قول اور فعل کی تابعداری کے لئے اسپر کیا۔ ان سب نبیون کی آنکہین ٹہنڈی ہوئین۔ اور اللہ عز وجل
نے ان سب سے فرشتون مین فخر کیا۔ اے بشارت اسکے لئے جس نے انکی تابعداری کی اور ان سے
دنیا اور عیال کی بوجہہ کو خفیف کیا۔ اولیاء کو شغل ہے جو کسب کرنیسے روکتا ہے وہ خلق کی مصلحتون
کے لئے قایم ہین۔ لوگ انکے نزدیک اولاد کی طرح ہین۔ وہ دنیا سے تعلق نہین رکہتے اور دنیا
اپنے آپ کو انپر پیش کرتی ہے اور وہ اس سے اعراض کرتے ہین۔ یہ جو تیرے ہاتہہ مین ہے تیرا
نہین۔ بلکہ مشترک ہے ہمسایہ تیرے شریک ہین۔ تیرا کسب (یعنی کمانا) ہو منہ اور رنگ انکے لئے تیرے
ہاتہہ مین دیکہا ہے وَأَنْفِقُوا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُسْتَخْلَفِينَ فِيهِ لِيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ
(اور اسمین سے جسمین تمکو خلیفہ بنایا ہے خرچ کرو تاکہ وہ دیکہے کہ تم کس طرح عمل کرتے ہو) اپنے ہمسایون سے
مواسات کر فقیرون کو کہانا کہلا۔ تحقیق تنگی کا گہر تنگ ہے اور اسکا صحن فراخ۔ وہ کہان ہے
جس نے خلق کا دروازہ بند کیا اور خدا کے دروازے پر کہڑا ہوا اور اپنی حاجتین اپنے خدا سے مانگے

پیش کین۔ اسباب کو قطع کرو اور ربون کو چہوڑ پہر دیکہہ کہ کیا دیکہتا ہے۔ اوسکے دروازے پر کہڑا ہو اور
رنجون پر صبر کر تیکا تکیہ لگا اسطرح کہ اوسکی قدر او رقضا قطع کرے اور تجہے رنج معلوم نہو اوسوقت
تو عجائبات دیکہیگا تکوین کو دیکہیگا کہ وہ تیرا حال کسطرح بناتی ہے اور رحمت تجہی کسطرح پالتی ہے
اور محبت تجہے کسطرح ترقی دیتی ہے تمام مدار حاجت کے بعد خاموشی پر ہی اور یہی حالت ہی جس
مین حق عزوجل بندے کے ساتہ فخر کرتا ہے اسپر خلق او راسباب کی پستان حرام کردیتا ہی اسکو اپنی
قرب کی طرف واپس لاتا ہے۔ جب خدا حال ہوجاے تو اسکے لطف کے گود کی خوشبو کفایت کرتی
ہی رنجون کی خوشبو کفایت کرتی ہی۔ اسکی رحمت کفایت کرتی ہی۔ اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ
اِذَا دَعَاهُ (وہ کون ہے جو مضطر کی دعا رقبول فرماتا ہے جب وہ اسے پکارے) تجہی مضطر
کرتا ہی تاکہ تو اسے پکارے۔ دعا مین اصرار کرنے سے محبت رکہتا ہے۔ تیرے سامنے اور دروازے
بند کردیتا ہے کہ تو اسکے دروازے پر کہڑا ہو جاے۔ دوستون نے قرب کے دروازے کو کہلا پایا ماکی
طرح کہ اپنے بیٹے پر دروازہ بند کرے اور ہمسایون کو وصیت کرے کہ دروازہ نہ کہولین کسی
مطلب کے باعث جسکا وہ ارادہ رکہتی ہی وہ نکلا اور روتا ہوا شرمندہ ہوکر بیٹہہ گیا جس دروازے کی
طرف وہ متوجہ ہوتا ہی اسکو بند پاتا ہی۔ آخر اپنی ماں کی طرف لوٹتا ہی۔ خدا اپنی بندی پر تنگی کرتا ہی تاکہ اسکو
اپنی طرف ردکرے اور اسکا دل خلق مین نہ لگاے سچے فقیر کے لئے ضروری ہی کہ وہ اپنی نفسی
ارادہ کا سوال نکرے۔ اور اگر ضروری ہو تو اسے قدر مانگے جس قدر اسکے لئے کفایت کری جب وہ تجہی
مقرب بناے اور مبتلا کرے تو اسکی بلا مین خوش ہو۔ نہین تو وہ تجہی اپنی بلا مین مشغول کریگا۔
چیزون کی طرف رغبت تجہے اللہ عزوجل کے قرب اور بلا پر صبر کرنے کو مشوش کردیتی ہی جو اللہ تعالیٰ
سے نہین ڈرتا اسی عقل نہین۔ شہر بے سکونت خراب ہے جیسے چرواہے کے بغیر بکریان (ہمیشہ سے) خوراک
مین وہی خوف ہے جو ڈرا رات کے شروع مین چلا وہ ایک جگہہ نہین ٹہرتا بلکہ سیر کرتا ہی اور لیاکے
سفرون کا انجام خدا کا قرب ہی۔ سب دلون کی سیر ہے اسرار کی سیر جب وہ دروازے تک پہونچتی ہین
سلام اجازت طلب کرتا ہی اسے اجازت دیجاتی ہی پہروہ دل کے ساتہ انس حاصل کرنیکی بعد جاوطلب کرتا ہی

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دل مبارک کا ستارہ قمر بنا اور قمر سورج اور خلوت اور جلوت اور باطن ظاہر
بندہ دو حالتوں مد (یعنی ہاتھ لمبا کرنے) اور رحم (یقین) میں ہی اپنی سر کو اپنی قمیص کی شق اور سینہ
کے محکمہ میں داخل کیا خلاصہ یہ ہے کہ وہ دریک کے نیچے کے جواہرات کو اور ان چیزوں کو جنکی طرف اپنا ہاتھ
لمبا کرتا ہی۔ دیکھتا ہی انکی طرف جو اسکے پاس موجود ہیں اشارہ کرتا ہی اے فلانی تو اتنا لیلے اور تو اتنا لیلے کو
بادشاہ ہیں زمین اور آسمان کر بادشاہ حق عز وجل کے حضور میں نایب و خلیفے ہیں میں بادشاہ کے
دروازے پر انکی انتظار کرتا ہوں۔ بیداری اور خواب میں تمہاری طرف دیکھتا ہوں تمہاری لیے تکلیف
اوٹھاتا ہوں۔ اس شہر کی تکلیف انکی آفات کے نیچے صبر کرتا ہوں غم اور ہم اور فکر و غور میں تکم
رات سے ملاتا ہوں جس وقت ایک قدم بڑہتا ہوں واپس کیا جاتا ہوں ابراہیم بن ادہم اپنی
دعا میں حیران ہوئے۔ پس آپ نے اپنی آنکھیں بند کیں اور اللہ عز وجل کے فرمان کو سنا کہ اے
ابراہیم کہو اَللّٰهُمَّ رَضِّنِيْ بِقَضَائِكَ وَصَبِّرْنِيْ عَلٰى بَلَائِكَ وَاَوْزِعْنِيْ شُكْرَ
نَعْمَائِكَ وَاَسْئَلُكَ تَمَامَ نِعْمَتِكَ وَدَوَامَ عَافِيَتِكَ وَالثَّبَاتَ عَلٰى مَحَبَّتِكَ (اے
خدا مجھے اپنی قضا پر راضی کر اور اپنی بلا پر صبر عطا کر اور اپنی نعمتوں پر شکر کرنے کی توفیق بخش اور میں تجھ سے
تیری نعمتوں کی ہمیشگی اور دوامی تندرستی اور تیری محبت پر قائم رہنے کا سوال کرتا ہوں) ہمارے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے دل پر آواز الفاکی گئی جس سے آپ کا دل اہل سے اچٹ گیا۔ کوہ حرا کی طرف
جو طور سینا کا ایک ٹکڑا ہے نکلے۔ وحی کی خوشبو وار ہوا آئی۔ اس میں ایک غار تھی جس میں ایک
عابد ابو کبشہ نام رہتا تھا۔ اسیجگہ اپنی رب کی عبادت کرنے لگے۔ اسی حال میں خوابیں دیکھتے جو
صبح کے ہو پھٹنے کی طرح صادق نکلتیں۔ ناگاہ غیب سے آواز آئی اے محمد۔ اے محمد آپ آواز سے ہکے
اور گھر آکر فرمایا زَمِّلُوْنِيْ دَثِّرُوْنِيْ (مجھے کمل میں لپیٹ دو) میں آواز سنتا ہوں کوئی کہتا ہے
اے محمد یہ کمل میں لپٹا جانے سے نہیں سمجھا جاتا وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰى اَمْرِهٖ۔ اور اللہ اپنے امر پر غالب
ہے) اس دل کی مثال ایک گٹھلی کی ہے۔ جو اس گھر کے صحن میں ہی جس چھت نہیں اسکی چاروں
دیواریں کھڑی ہوئی ہیں جاڑے کی بارش اور گرمی کا سورج اسپر پڑتے ہیں وہ اگتی ہے اور گرمی کو

نہین دیکھتا جب اسکا پودا ظاہر اور بلند اور پہلدار اور پختہ ہوتا ہے اس سے (پہل) چننے مین اوس
سے برباد نہین کر سکتے۔ اسیطرح دل کو جب چاہتا ہے اوٹھاتا ہے۔ ولایت پوشیدہ (چھپی ہوئی)
ہے۔ ولایت کی مثال خاص بادشاہی فراش کی ہے کہ وہ ہمیشہ اسکے حضور مین رہتا ہی مگر جب سوا اسکے اللہ
عزوجل سے سوا طعام اور شراب اور لباس مین با امن ہونے کے کچھ نہ مانگ اس سے نہ مانگ ان
چیزون کی طلب کے لئے اسکی عبادت نکر۔ تو رحمت کے مقابلہ مین کیا کر سکتا ہی۔ پہر فرمایا ہم کو اپنے
غیر سے بے نیاز کر۔ اور اپنے غیر مین مشغول نہ رکھہ۔ یہ کیا چیز ہی۔ آپ غضبناک اور تند چہرے سے زانو
پہر اپنا چہرہ ڈھانپ لیا اور چلاتے ہوئے اوٹھے پہر بیٹھہ گئے اور کہڑے ہوئے اور فرمایا وَلَتَعْلَمُنَّ
نَبَأَهُ بَعْدَ حِينٍ (اور تم اسکی خبر کچھہ مدت کے بعد معلوم کروگے) اولیاء اللہ عزوجل سے سوال کرنے کو
برا جانتے ہین تاکہ لالچ کرنے اور تفویض و تسلیم کو چھوڑ دینے سے نسبت نہ کئے جائین۔ شوق نہ کئی جائین
شوق انکی قدمون کو جلدی لیجاتا ہی جب تو دنیا مین زاہد بنی تو اسکا خرچ کرنا تجھی آسان معلوم ہوگا۔ اولیاء اللہ کی حالت
جو انہین سے خاص ہین۔ بدل بدل نہین بنتا تاوقتیکہ خلقت کے بوجھہ اسکی پیٹھہ پر ہون۔ اور رب
عزوجل اسکی طرف سے اوٹھاتا ہو۔ اس لئے کہ وہ اسکے حضور مین ہی دور نہین ہوتا ظاہر مین
بوجھہ اسپر ہے اور باطن مین اسکی رحمت کے ہاتہون پر تصدیق اور دلون سے ہمت کو نکال دنیا لازم
پکڑو اور آپنے خدا آپسے راضی ہو اللہ تعالی کے قول اِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ (تحقیق رات کا
اوٹھنا زیادہ سخت ہی) مین فرمایا۔ یہ نیند کے بعد ہی خلق اور نفس اور طبع اور ہوا اور ارادی کی نیند کے بعد
پہر دل کا طعام اور شراب اللہ عزوجل سے مناجات اور اسکے حضور مین قیام اور رکوع اور سجود ہوتا ہی۔ کیا تجھے
معلوم نہین وہ طلب سے کہ دنیا سے پرہیز کیا تاکہ وہ اسے حق عزوجل کی طلب سے نہ روکی اور اسی طرح
آخرت سے پرہیز کرتا ہی تاکہ وہ اسے اللہ عزوجل سے نہ روکے اوسکی آرزو یہہ ہوتی ہی کہ آخرت پائی جائے
اس لئے کہ وہ شیرین ظاہر رحمت ہی دل اور سر چہرہ ہو جاتا ہی۔ جو اسکے دل مین ہے وہی ظاہر
ہوتا ہے۔ وہ دنیا کی ہمیشگی چاہتا ہی اسلئے کہ وہ اللہ عزوجل کی پوشیدہ عبادت کرتا اور اس سے پوشیدہ
معاملہ کرتا ہی۔ تو حق عزوجل سے وحشت مین ہے تیرا دل خلق سے کب وحشت پذیر اور رغبت سے اُنس

پانے والا پائے گا۔ ایک دروازے سے دوسرے دروازہ تک حتی کہ کوئی دروازہ باقی نہ رہجائے
ایک شہر سے دوسرے شہر تک ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک سیر کرتا ہی کہ جب کوئی آسمان باقی نہ رہی
اپنی نفس پر قیامت کو قایم کرتا ہے۔ حق عزوجل کے حضور مین کہڑا ہوکر اپنی نیکیون اور بدیون کے صحیفے کو
پڑہتا ہے اور ڈرتا ہے کہ بدین اسکو آگ مین نہ ڈال دین پس اس حال مین کہ وہ خوف و رجا اور
آگ مین گرنے اور گذر جانے کے درمیان ہوتا ہے۔ اللہ عزوجل اپنے لطف سے اسکو آلیتا ہی آگ کو اپنی رحمت
کے پانی سے بجہا دیتا ہی۔ آگ آواز کرتی ہی۔ ای مومن جلدی عبور کر۔ تیرے نور نے میرے شعلے کو بجہا دیا ہے
تین ہزار سال کی مسافت کو ایک لحظہ مین طے کرلیتا ہے۔ حتی کہ جب بادشاہی گہر کے قریب ہوتا ہی اپنی
عقل اور ارادے اور اپنے مولی کی محبت اور شوق کی طرف رجوع لاتا ہی۔ کہتا ہی مین داخل نہین ہون گا
مگر محبوب کے ساتہہ کیا یہ نہین کہ جنین (وہ بچہ جو ماکے پیٹ مین مرجائے) جنت کے دروازے پر کہڑا ہوگا
اور کہیگا مین داخل ہونگا جبتک کہ میرے والدین داخل نہ ہولین۔ ہمسایہ کہاں ہی۔ شاید کہاں ہے
وہ داخل نہین ہوگا حتی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتہہ مبارک اسکو محبوب پر داخل کرتا ہی حتی کہ جب
یہ اسکے لئے کامل ہوجاتا ہے تو دنیا کی طرف مقسوم کو پورا حاصل کرنے کے لیے رد کیا جاتا ہی۔ تاکہ علم نہ بدلے
اور نہ منسوخ ہووے اور نہ مٹے۔ تیرا خدا خلق سے فارغ ہوا۔ کوئی نفس دنیا سے نہین نکلتا مگر جبکہ اپنا
مقسوم پورا حاصل کرلیتا ہی پس خدائے عزوجل سے ڈرو اور خدا سے نیک طلب کرو نہ خلقت سے۔ اسباب
پردے ہین بادشاہ کے دروازے بند ہین۔ جب تو ان سے اعراض کرے تو تیرے لیے ایسا دروازہ
کہولا جائیگا جسے تو پہچانتا ہے۔ سرکا دروازہ بند ہے۔ تیری طاقت اور قوت کے بغیر کہولا جائیگا
مومن اپنے رب کا قصد کرتے ہوے اپنی طبیعت سے نکلتا ہی۔ اسی حال مین ہوتا ہے کہ ناگاہ راستے
مین نفس اور وبال کی آفات کے ہاتہہ مین پکڑا جاتا ہے۔ اپنے گناہون اور بے ادبیون اور حدود شرع
مین رخنہ اندازیون کی طرف رجوع لاتا ہے۔ سوا اس سے مدد نہین لیتا۔ غیر خدا سے مدد نہین مانگتا بلکہ
اپنے گناہون کو یاد کرتا اور اپنے نفس پر ملامت کرتا ہے حتی کہ جب اس سے فراغت پاتا ہی تو دل سے قدر
اور تسلیم اور تفویض کیطرف رجوع لاتا ہے۔ اسی حال مین ہوتا ہے کہ ناگاہ ایک دروازہ کہلا دیکہتا ہے

وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا (اور جو اللہ سے ڈرتا ہے وہ اسکے لیئے وہ نجات بناد یتا ہے)
آزمایا جاتا ہی تاکہ وہ دیکھے کہ کس طرح عمل کرتا ہے وَبَلَوْنٰھُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَالسَّیِّاٰتِ (ہم نے
انکو نیکیون اور بدیون مین آزمایا) ابن آدم کا دل خیر اور شر عزت اور ذلت دولتمندی اور فقیری
مین ہی مستقیم ہوتا ہے حتی کہ جب اللہ عزوجل کی نعمتون کا اقرار کرتا ہی یعنی شکر بجالاتا ہی اور شکر عبادت
زبان اور اعضا حرکت نہین کرتے اور بلا کے وقت صبر کرتا ہے اپنی گناہون اور قصورون کا اقرار
کرتا ہی حتی کہ جب نیکی کا قدم منتہی ہوتا ہی تو ناگاہ وہ بادشاہ کے دروازے پر ہوتا ہی اسنے شکر کا قدم اور
صبر کا قدم اوٹھایا اور رہبر توفیق ہے ۔ بادشاہ کے دروازے کو دیکھا ۔ وہان وہ چیزین دیکھین جو
جو آنکھون نے دیکھی نہین کانون نے سنی نہین کسی بشر کے دل پر نہین گذرین نیکیون اور بدیونکی نوبت ختم ہوجاتی ہی اور
ہمکلامی اور باہم ملکر بیٹھنے کا وقت آتا ہی اے عراقی کیا تو اسی سمجہتا ہی ۔ اے گہر کے اونٹ ۔ اے احمق تو اخلاص کیطرف بلاتا ہے اور بیٹھے
مین ہی لوگون کیلئے نماز پڑہتا ہی اور رکہتا ہی حالانکہ تیری آنکہین لوگون کے طبقون اور ان چیزونکی طرف ہین جو انکے گہرون
مین ہی خلقت سے نکلے ہوئے ۔ اے صدیقون اور خداوالون کی صفت سے علیحدہ ہونے والے کیا تو نہین جانتا کہ مین
تمہارا بڑا تمہارا پردہ پوش تمہاری کہسوٹی ہون ۔ سخت کوشش کر کہ مجہے لالچ نہ دے جو کر سکتا ہی
کر لے ۔ تیری کوئی حقیقت نہین ہے ۔ اے جاہل مین تیری رسی کو بل دیتا ہون تیری خیرخواہی کرتا ہون اور
تجہپر رحم لاتا ہون مجہی خوف ہی کہ تو زندیق ریاکار و جاہل ہوکر ۔ قبر مین عذاب کیا جائے
منافقون کا عذاب ۔ اس حال سے جس مین تو ہے ہاتہہ کوتاہ کر ۔ اور برہنہ ہو تقوی کا لباس
پہن ۔ تو جلدی مر جائیگا ۔ میری اور تیری درمیان کوئی عداوت نہین تو جلدی یاد کرے گا اسکو
جسے مین کہتا ہون عالم آدمی کی صورت اسکے حال سے خبر دیتی ہی جس نے خدا کو پہچانا اوسکی
زبان کند ہوئی ۔ اسی سے وہ ناطق ہے ۔ اسیکے ساتہہ غنی اور اسی کی احتیاج رکہتا ہی ۔ مین بچپن
کی حالت مین جب اپنے شہر مین تہا کہنے والے کو کہتے ہوئے سنا کرتا تہا ۔ لے مبارک پس مین
اس آواز سے بہاگتا اور اب خلوت مین سنتا ہون ۔ کوئی کہنے والا کہتا ہی مین تجہی خیر کے ساتہہ رکہتا ہی
اگر تو نجات کا ارادہ رکہتا ہی تو میری ملازمت اختیار کر ۔ جب تو کسی آدمی کو دیکھے کہ وہ مجہسے بہاگتا ہے

تو جان لے کہ وہ منافق ہے۔ مومن وہ ہے کہ جب اپنے سر کی آنکھیں بند کرے تو اسکے دل کی آنکھیں کھل جائیں
جو کچھ کہ وہاں ہے اسے دیکھے۔ اور جب دل کی آنکھیں بند کرے تو اسکے سر کی آنکھیں کھل جائیں۔ اللہ عزوجل
کی نگہبانی اور خلق میں اسکے تصرفات کو دیکھے جن میں اللہ عزوجل نے موسیٰ علیہ السلام کو خطاب کیا اِنِّی اصْطَفَیْتُکَ
عَلَی النَّاسِ بِرِسٰلٰتِیْ وَبِکَلَامِیْ (میں نے تجھکو اپنی رسالت اور کلام کے ساتھ لوگوں سے برگزیدہ
کیا اور تجھے اپنا مقرب بنایا۔ تو ایک روز بکریاں چرا رہا تھا پس ان میں سے ایک بھاگ نکلی اور تو اسکے پیچھے لیا
حتی کہ تو نے اسکو پکڑا۔ مگر تو بھی ماندہ ہو گیا۔ اور وہ بھی پھر تو نے اسکو اپنے گلے لگایا اور کہا تو نے اپنے آپ کو
تکلیف دی اور مجھکو بھی۔ محجوب کی دوا حجاب کے سبب میں غور کرنا۔ اور اس سے توبہ کرنا اور اسپر
(یعنی خدا پر) یقین رکھنا ہے۔ وہ جو معصوم اور ہر وجہ سے حفاظت میں ہیں انکے لئے تکوین نہیں تکوین تو ان میں
ہے۔ کوئی کلام نہیں تاوقتیکہ تو بیابانوں جنگلوں۔ دو خشکیوں و دریاؤں خلق کی خشکی اور نفس کی
خشکی حکم کے دریا اور علم کے دریا اور ساحل کو طے کرے۔ اولیاء کے لئے کرامات اور دن نہیں ہیں انکی خدمت ہماری پوری
کی سی اور خواب ڈوبے ہوؤں کی طرح اور انکی کلام ضرورت ہے۔ جس نے خدا کو پہچانا اسکی زبان گنگ
ہو گئی لیکن جب وہ چاہتا ہے اسے اٹھاتا ہے۔ وہ بلا حروف بولتا ہے بلا آلہ اور بلا ترتیب بلا مہلت بلا
علت اسکی زبان اور انگلی کے درمیان کوئی فرق نہیں اسکے لئے اذن ہے بغیر حجاب اور بغیر قیود اور
بغیر دروازے اور بغیر دربان کے اور کوئی اذن لینا نہیں۔ کوئی اجازت طلبی نہیں کوئی ولایت نہیں ۔
معزولی نہیں۔ کوئی شیطان نہیں۔ کوئی بادشاہ نہیں۔ کوئی دل نہیں کوئی یوں نہیں ہے پھر فرمایا
وہ جو غائب ہوا زیاں کار ہے۔ آج وہ پہلے قدم میں نہیں آتا دوسرے میں کب آئیگا۔ پہلا اپنی وجود کے
گھر سے نکلنا اور دوسرا اسکی نعمت ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (تمام تعریف اللہ کے لئے ہے جو عالمین کا
رب ہے اور دروازے پر کھڑا ہونا اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں
اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں) اسکے دیکھنے کے وقت وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ (اور سجدہ کر اور قریب ہو
اسکے دیکھنے کے بعد ہم نعمتوں کو اسکے غیر کی طرف نسبت نہیں کرتے۔ تو مشرک ہے۔ اسکی نعمتوں کو بدلا لیتو
اللہ سے غیر ہے۔ تیرے نفس میں کوئی نعمت نہیں۔ اپنا زنار توڑ اور واپس آ۔ تیرے ظاہر کا کوئی اعتبار نہیں

تاوقتیکہ تیرا باطن توبہ کرے اور تیرا سر رب عزوجل کے لئے خالص ہو۔ اے غلام۔ ای غنیم
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نبوت آئی آپنے کئی سال چھپایا۔ آپکے پاس بہت سے اسرار جمع ہوگئے حتی کہ آپکو
ارشاد ہوا۔ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ (پہونچا جو تیری طرف تیرے رب سے نازل کیا گیا ہے) اور
تو ایک شئے کو دیکھتا ہے اوسے ظاہر کرتا ہے اور چھپاتا نہین۔ اگر تیرے گھر مین کپڑونکی ایک گٹھری گرے تو
اپنے دروازے کو کھولتا اور کہتا ہے مجھسے خریدلو۔ شاید کہ وہ ہمسایون کے لئے عاریت اور ودیعت ہو چار چیزون
مین جنسے دل کی اصلاح ہوتی ہے پہلی لقمہ مین دیکھنا دوسری عبادت کے لئے فارغ ہونا تیسری کرامت کو نگہہ
رکھنا چوتھی ان چیزون کو ترک کرنا۔ جو تجھے اللہ عزوجل سے روکین لیکن لقمہ مین نظر کرنے کی تجھکو کوئی خبر
نہین۔ پیلہ مسکاول پرہیزگاری اور اوسکے حضور مین کھڑا ہونے اور دین کی حفاظت کا اس سے سوال
کرنے سے صحیح ہوتا ہے۔ مومن اپنے کھانے اور پینے مین ٹھہر جاتا ہے قرآن اور حدیث سے اون طلب کرتا
ہے۔ حتی کہ جب اپنے مولی عزوجل سے قریب ہوجاتا ہے۔ پھر اسکے امر سے امر کیا جاتا اور اسکی نہی سے
منع کیا جاتا اور اسکے علم سے جان لیتا ہے۔ اسکی مدد سے مدد حاصل کرتا ہے۔ موت سے پہلے اسکے ساتھ عہد
نیا کرو۔ تو قریب ہے کہ دیکھے گا۔ جب غبار کھلجائیگا۔ اے باطلو۔ اے جاہلو۔ ای غافلو۔ لَتَعْلَمُنَّ
نَبَاَهٗ بَعْدَ حِیْنٍ (تم کچھ مدت کے بعد اسکی خبر جان لوگے) کسی نے سوال کیا) نفس خیانتی
ہے۔ اسکے فتوے پر کسطرح قناعت کی جاوے۔ آپنے جواب مین فرمایا۔ اس سے جہاد کرتاکہ وہ
مرجاتاکہ وہ پھر اور حیات مین اسکو زندہ کرے۔ اس حال مین کہ وہ فقیہہ عالم مطمئن ہوجائے اپنی شہوتون
اور لذتون کے دروازے کو بند کرے اسکو اسکی شہوتون سے روک۔ حتی کہ جب بالغ ہوجاوے
اور اوسکی شہوتین تیرے سر کی طرف رجوع لائین تو مجاہدے کے ساتھ خالص ہوجائیگا الہ
رات کے آنے اور عیال کے سوجانے کی آرزو کرتے ہین اس لئے کہ وہ مکلف ہین عیال اور اسباب کے
بوجھون کو اوٹھاتے ہین انکے دل رب عزوجل کی طرف مائل ہین انکے اعضا اسباب مین حرکت کرتے ہین
جب تو بلا سے پہلے متقی ہوتو بلا کے وقت بھی اسی کی طرف رجوع لائیگا۔ بغیر اسکے کسیکو اس کے
دور کرنیوالا نہ دیکھے گا۔ تو دیکھیگا کہ خیر اور شر اور ضرر و نفع اور عزت اور ذلت اور دولتمندی

اور فقیری اسی کی طرف سے ہی (سوال) بعضون کی کلام اِنْ لَمْ يَنفَعكَ لَحظَہٗ لَمْ يَنفَعكَ وَعظُہٗ (اگر تجھے نظر فائدہ نہ بخشے تو وعظ فائدہ نہ بخشیگا) کے کیا معنی ہین ؟ آپنے (خدا آپسے راضی ہو) فرمایا وہ قوم ہے کہ دنیا اور آخرت انکے دلون اور آنکہون سے غایب ہی۔ انہون نے اپنے خدا کو دیکہہ لیا اگر وہ تیری طرف دیکہین تجھے فائدہ دینگے۔ جب ولی خشک زمین کی طرف دیکہے خدا اوسکو زندہ کرتا اور اگاتا ہے اور اگر یہودی یا نصرانی کی طرف دیکہے تو خدا اسکو ہدایت دیتا ہی۔ کسی نے آپسے کہا کیا سبب ہے کہ ہم آپ کو اس لکڑی یعنی کرسی کے منار کو گلے لگاتے ہوئے دیکہتے ہین۔ فرمایا اس لئے کہ یہ مجھسے قریب ہی اور بہت چیزون کو دیکہتی ہے اور انکو ظاہر نہین کرتی۔ اور سخن چین نہین اسلئے مین اسکو گلے لگاتا ہون۔ اس نے عرض کی کہ ہم آپکے دل سے زیادہ نزدیک ہین۔ آپنے فرمایا اے بہائی تم ایسے اسوقت بنتے ہو جب اپنے شقاقی عدو اور اسکا مراقبہ کرو اور اوس سے خوف رکہو۔ اور اسکو طلب کرو اسوقت مین تمہارا خادم ہوتا ہون جب انسان زاہد بنتا اور رجوع لاتا اور شرماتا ہے اللہ اوسکے لئے (دروازہ) کہولتا ہی اور اوسے مقرب اور نزدیک بناتا ہی۔ علم پر اطلاع پانے سے اسنے آنکہہ بند کی اسکو علم دکہا دیا اور اسپر واقف کیا۔ گمنامی اور لاغری اور شرمساری انکا ادب ہین سے ہین۔ اولیا اپنی ہاتہہ پاؤن اور دلون اور اسرار اور خلوات کے ساتہہ اپنے رب کی سختیون سے ناطق ہوتے ہین۔ وے برگزیدہ۔ وے اوسکے نزدیک معزز ہین تم مین سے ہر ایک کا معبود درہم اور دینار ہے۔ جب اس سے گم ہوجائے تو اوسکی قیامت قایم ہوتی ہے اور جمعیت جماعت کے فوت ہونیکی کچھہ پرواہ نہین کرتا۔ یا اسکا مدکار فاسق ہی یا مرجائے۔ تو ہر درجہ کا روتا پیٹتا ہی اور خلق مین سے کسیکے ساتہہ دل بہلانا چاہتا ہے اور فرشتے جو اوسکے ساتہہ ہین انسے انس پذیر نہین ہوتا۔ جب انسان کا دل صاف ہوتا ہے فرشتون سے انس پاتا ہے اور اپنی خلوت مین انسے کلام کرتا ہے۔

اے خدا سے غائب ہونیوالے۔ اے شرع اور دین سے غایب۔ اے دنیا اور نفس اور طمع کے ساتہہ ٹہرنے والے۔ اے خلق کو پوجنے والے۔ اے خدا کو فراموش کرنے والے۔ اللہ تعالی سے ضرور ملتا ہے اسکو اہل خلق اور نفس کو چہوڑ تو خدا کے پاس امن مین ہوگیا۔ سوائے اسکے ذکر کے اور سب باطل ہے۔ سوائے اسکے علم کے سب کچھہ باطل ہے۔ جو معاملہ کہ اوسکے غیر کے لئے ہو وہ سب چہارہ

دنیا کے طالب بہت ہین اور آخرت کے طالب کم اور حق عزوجل کے طالب نہایت کم۔ تورات اور
دن دنیا کے ساتھ ہے۔ تجھ سے خدمت لیتی اور تجھے چور چور کرتی ہے۔ ہم اس سے اور اسکے تعرفات سے خدمت لیتے
ہین۔ اے کمبخت تیرا حال کیسا ہے اس مین شرع اور علم کا ہاتھ ضروری ہے۔ جبکا وہ فتوی دین لے اور
جسپر فتوی نہ دین۔ اس سے باز رہ۔ تو اپنے رب سے نیک مناجات نہین کر سکتا اپنی خرید و فروخت اور
لقمہ ڈالنے اور لینے اور دینے اور بات کرنے کی وقت توقف کر۔ جو اللہ کے لئے ہو اسے غنیمت جان
اور جو غیر کے لئے ہو اس سے باز رہ۔ جب محبت غالب ہوتی ہے تو دنیا اور آخرت اور عطا اور منع اور قبول
اور رد کے درمیان سے تمیز اٹھ جاتی ہے۔ دل محبت سے پر ہو جاتا ہے محبوب کا خیر اور شر یکسان ہوتا ہے۔ اس کے
دروازے اور چھتین واحد ہوتی ہین محبت انکی جامع ہے خبر اور مشاہدہ اور ضرر نفع یکسان ہوتا ہے
اسکا دل ہمیشہ رنج مین رہتا ہے۔ کبھی اللہ تعالی کے ذکر سے جلال پاتا ہے اور کبھی اسکے ذکر سے
جمال۔ تمام دن حیران رہتا ہے۔ جس قدر اسکے قریب ہوتا ہے وہ بعید ہوتا ہے موسی علیہ السلام
کی آگ کی طرح۔ آپ جس قدر اسکے قریب ہوئے بعید ہوتی گئی حتی کہ الی انا اللّٰہ (تحقیق مین
اللہ ہون) تک منتہی ہوئے۔ اسیطرح دل قرب کے نورون کو دیکھتا ہے۔ جس قدر آگے بڑھتا ہے وہ دور
ہوتے ہین حتی یبلغ الکتاب اجلہ (یہانتک کہ کتاب اپنے وقت کو پہونچے) قدمون کے ختم ہونے کی
اجل امر کا بدلنا ہے۔ طالب مطلوب ہو جائے۔ قاصد مقصود اور مرید مراد ہو جائے۔ خدائی جذبون سے
ایک جذبہ جن و انس کے عملون سے اچھا ہے۔ اسکا بندہ اپنی طبع اور شہوت اور ہوا کے گھر سے نکلتا ہے
خلق کو وداع کرتا اور شہوات کو ترک کرتا ہے اسکی طلب مین چہرے کا رنگ بدلا ہوا رہتا ہے۔
کبھی کھڑا ہوتا اور کبھی بیٹھتا ہے۔ بے توشہ۔ بے سواری بے رفیق نماز اور روزے اور مجاہدے مین
رات کو دن سے ملاتا ہے۔ اس حال مین کہ وہ ایسا ہوتا ہے ناگاہ وہ اپنے آپکو اسکے قرب کے دروازے
اسکی لطف کی گود اسکے فضل کے دسترخوان پر اپنی سابقہ کی طرف نظر کرتے ہوئے پاتا ہے تعالی
(و بلند) سے محبت کرتا ہے حالانکہ تو زمینونکی تہ مین ہے۔ جنت سے محبت کرتا ہے اور اسکے جیسے عمل
نہین کرتا۔ بعض بزرگون نے کہا۔ اپنے نفس کو خواہشون سے روک طبیعت سے نہ کہا۔ سوائے

فرمان الٰہی سے کوئی لقمہ تناول نکر۔ اوسکے امر کے بغیر دوا نہ پی۔ طب کی کتابون اور فتوؤن سے
مزاج بدل جائیگا۔ وہی نیکوکارون کا والی ہی طبیب گہر مین ہی محبوب ہے۔ وہ خدا کہانی اور پانی کا والی
ہی۔ پہر سخت چیخین مارین اور اوٹھے اور کبہی داہنے اور کبہی بائین جہکنے لگے اور اپنے دونون ہاتہون کو آسمان کی طرف
تسلیم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اٹہایا اسیطرح آخر مجلس تک رہے پہر فرمایا۔ اے جان تیرے واسطے مصیبت ہے۔ پہر دونو
ہاتہہ دعا کے لئے لمبے کئے اور دعا کے لئے بیٹہہ گئے اور کلام نہ کی۔ پہر لوٹے اور اٹہہ کہڑے ہوئے آپ کے
چہرے کا رنگ بدلتا کبہی زرد کبہی سرخ۔ دل جب دنیا سے اوٹہے اور اللہ عزوجل کے قرب کا مہمان
ہوجائے تو فی الجملہ خلق سے معدوم ہونے کا انکار کرتا ہے عرش سے زمین تک گویا کہ خلق پیدا نہین
ہوئی گویا کہ خدا نے کچہہ پیدا نہین کیا۔ گویا کہ اسکے سوا اور خلق نہین یعنی ایسے دل کا صاحب موصوف ایک
ہے۔ ایک ہی محب ہی ایک ہی محبوب ہی طالب ہی مطلوب ہی ذاکر وہی مذکور اپنے غیر کو نہین دیکہتا
آپنے خدا آپ سے راضی ہو فرمایا۔ مجہے اس بلا کی خبر پہونچی ہے جو اس شہر پر واقع ہوگی۔ پہر شہر والون
کے لئے اوسکے دفع ہونیکی دعا کی پہر عاجزی سے فرمایا۔ مجہو اپنی حیات کی قسم ہے کہ اس مین بعض لوگ
قتل اور پہانسی کے مستحق ہونگے۔ لیکن ایک آنکہہ کے لئے ہزار آنکہہ فدا کی جاتی ہے۔ تو ہمین ان کی
شامت سے ہلاک کرتا ہے۔ انکے گناہون سے ہماری گرفت کرتا ہے۔ ہم نے کیا کیا۔ یہ سخت وحشتناک کلمات
کلام مین فرماتے۔ تونے تونے دوست اور دشمن کو قدر کی بہٹی مین ڈالا۔ دونو نکل گئے۔ دونو
ایک ڈلی بنگئے۔ کرامتون اور معجزون سے کچہہ نہ طلب کر۔ تو انبیا کا معجزات مین اور اولیا کا کرامات مین مزاحم
نہ ہو اگر تو خدا کا قرب چاہتا ہے۔ جب صحبت ہمیشہ رہے تو تجہے وہی کہلاتا اور پہناتا ہی۔ یہ چیزین حجاب
ہین اور انکے آنے کے بعد انکا دور کرنا حجاب۔ اولیا جب حق عزوجل کی طرف چلتے ہین تو جن اور انسان اور فرشتے
انکی خدمت کرتے ہین جہان گرتے ہین اوٹہائے جاتے ہین حتی کہ وہان تک پہونچ جاتے ہین حتی کہ ان سے
دنیا اور وجود کا شعلہ دور ہو جاتا ہے۔ وہان لطف و رضا انکی خدمت کرتے ہین حتی کہ جب ان کے دربار
مین داخل ہونے کی اجازت دیجاتی ہی تو جلال کی آفتین انکو صدمہ پہونچاتی ہین۔ تا کہ ان کے نفس اور
بقیہ وجود نکل جائین اور ظاہری نعمتین ظاہری طعام اور لباس اور عاقبت اونسے روکے جائین۔ وہ صرف

دل اور صاف سر رہتا ہیں فضل کا طعام و رانس کی شراب ور کرامت کا تاج اور منت کا لباس انکو آگے پیش کیے جاتے ہیں علم لدنی اور حکمت کے لقمے دیئے جاتے ہیں پھر مالک انکو انکے نام بتلاتا ہی انکو پہلا اور حال کی نعمتیں یاد دلاتا ہی اور یہ سب چیزیں انکی سکونت کا باعث ہوتی ہیں۔ پھر انکو وجود کی طرف لوگونکی اصلاح اور ہدایت اور رہنمائی اور سفارت کیلئے بھیجتا ہے۔ پھر انکے دلون کو تکوین اور انکی زبانون کو مقبول اور روحا پر قدرت عطا کیجاتی ہی یہ آخری زمانہ ہی نفاق اور دائمی کفر کا زمانہ۔ غرور کا حجاب تجھے رب عزوجل کی نظر سے گراتا ہے۔ دونون ضدین ہین راہ کا پردہ۔ اگر کوئی پوچھنے والا پوچھے نفاق کیا ہی تاکہ ہم اس سے پرہیز کرین تو اسے کہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اَلْمُنَافِقُ اِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ (منافق جب وعدہ کرتا ہے خلاف کرتا ہی اور جب بات کرتا ہی جھوٹ بولتا ہی اور جب امانت رکہا جائے خیانت کرتا ہے) مومن جبتک اپنی جگہہ نہ دیکھ لے اپنا لقب نہ سن لے اپنی سابق اور اسم کو خلوت مین دیکھ نہ لے پہنتا نہین۔ کہاتا نہین۔ نکاح کرتا نہین اسے خوشی نہین ہوتی اسکو امن نہین قرار نہین ہمدرپر جنگلون اور بیابانون مین سوتا ہے۔ فرشتے اسکی حالت کو دیکھتے اور اسکا لقب سنتے ہین اور آپسمین کہتے ہین۔ یہ کون ہی دوسرے جواب دیتے ہین۔ یہ فلانا محبوب صدیق ہی۔ چالیس مین سے ایک یا سات مین سے یا تین مین سے اسکا رتبہ یہ ورجہ ہے اور تقدیر اسی دائین اور بائین ہٹاتی ہی قدر اسے پلٹاتی ہے اور اسے لقمہ دیتی ہی وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ (اور اللہ انکو احاطہ کرنیوالا ہے (دل کی جہت سے اسکو کلام آتی ہے اسے کہا جاتا ہے۔ اپنی گہر کی طرف لوٹ اپنے خزانہ کو نگہہ رکہہ۔ اپنے آپکو چھپا۔ اسکو ایسا بنا گویا کہ خواب ہے۔ تیرا دل اور ستر اوسکی طرف بلند ہوگا۔ حلم کی کتاب مین بیٹھ۔ پہر علم کی کتاب مین خواب کر تاکہ تو بالغ ہوجائے اور تیرا بچپن جاتا رہی اسوقت وہ تجھے پہنائیگا اور کہلائیگا۔ تو یہ چاہتا ہے حالانکہ تو طبع اور ہوا اور شہوت سے بہرا ہوا ہے۔ تو جب نماز مین کہڑا ہوتا ہے۔ تو دل مین اپنی وساوس سے بیچتا اور خریدتا اور کہاتا اور پیتا اور نکاح کرتا ہے آپسے پوچھا گیا اسکا علاج کیا ہے آپنے فرمایا حرام اور شبہہ سے لقمہ کا پاک کرنا اور دوسرا علاج نفس کی مخالفت اس مین جو تجھے شہبات کے اختیار کرنیکا

امر کرتا ہی۔ جب بندہ کسی کلمہ سے جو اُسکے دل پر القا کیا جائے مضطرب اور بیقرار ہو تو ہوا اور القا کیا جاتا ہی جب اسکا اضطراب و بیقراری کم ہوتی ہی تو اُسکے ساتھہ اور ملایا جاتا ہے پہر سکون اور آرام حاصل ہوتا ہے اور اسکی بے قراری زائل ہو جاتی ہے۔ راستہ مین اسکو ثابت رکھنے اور تسکین دینے کے لئے پتہر اور مٹی کے ڈہیلے اس سے مخاطب ہوتے ہین اسے کہتے ہین اے اللہ کے ولی اے اللہ کے مراد اے اسکی حبیب اے اوسکے مقرب ایک شخص نے آپ سے عرض کی آپ میرے لئے دعا فرمائے آپ نے فرمایا۔ اے اللہ مجھکو خلقت سے اپنی ساتہ غنی کر۔ اور اسکو اپنے ذکر کے ساتہہ سوال سے غنی کر۔ جب خلقت سے غنی ہوگا تو حق عزوجل کے دروازے کو لازم پکڑے گا۔ پس وہ اوسے اپنی قرب سے غنی کریگا اور جب قرب سے غنی ہوگا۔ تو سوال کے بجائے اوسکے ذکر اور شکر مین مشغول ہوگا جب تو جنگلون مین طعام اور شراب سے رک رہے تو تیرے لئے تیرے گہر سے چشمہ پہوٹ نکلیگا۔ شیطان کا بڑا مضبوط ہتیار تجہپر خلقت ہی اپنے دل کو نیک بنا پہر ظاہر کر۔ بڑا شغل خلق کے گہر اور کپڑے ہین نیک محب اپنے محبوب کی طلب کے لئے نکلتا ہی حضرت یوسف علیہ السلام حضرت یعقوب علیہ السلام کی طلب مین نکلے جیسے دیکھتے اس سی محبت کرتے اور اسپر عاشق ہو جاتے برقع پہنا اور قید ہوئے۔ آپکا مقصود یعقوب تھا ترجمہ شعر (شعر مین) مجہہ مین اور تجہہ مین ہی جو کچہہ کہین آباد ہو وہ مجہہ مین او سنگ ہین جو کچہہ نہین آباد ہو وہ خدا کا شادی کرنیوالا آیا ہی خلق کی عمارت کو توڑ ڈالو حتّٰی یَبْلُغَ الْکِتَابُ اَجَلَہٗ (تا کہ کتاب اپنی اجل کو پہونچے) کوئی کلام نہین تا وقتیکہ تیرے رخسار پر پانی جاری ہوتا وقتیکہ تو جنگل مین اوسکی عبادت کے لئے خلوت کرے سنبزا سر اسکے پاس اوسکی قدرت کی کشتی مین ہو وہ اسے دریائے علم مین بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖیھَا وَ مُرْسٰھَا (اسکا جاری ہونا اور ٹہرنا اللہ کے نام سے ہی) کی تلقین کرے۔ خدا اسکے بندون کی صحبت مین شیر کی صحبت کی طرح ہے۔ خوف اور ڈر کے ساتہہ وہ جو تیرے غیر سے تیرے تجہہ مین مشغول نہین ہوگا اس لئے کہ وہ غیر مین مشغول ہی۔ پس اگر تو اسکی طرف رجوع لانیکے بعد توجہ کریگا تو تجہے پہاڑ کہا ئیگا۔ صدیق کی صحبت کا یہی حال ہی اس لئے کہ وہ بادشاہ کی صحبت مین ایسے ہی ہین جنید رضہ کے اصحاب مین سے ایک کو خاطر کی تہمت لگائی گئی تہی۔ جنید رح کو اس امر کی خبر ہو گئی

آپ نے کہا کیا سچ ہے جو تیری نسبت کہتے ہیں اوسنے کہا ہاں۔ تو اپنے دل سے کلام کرتا ہے اسنے کہا ہاں میں نے کلام کی آپنے فرمایا بتلا وہ کونسی ہے اسنے کہا میں نے فلانی اور فلانی کلام کی ہے آپنے فرمایا نہیں۔ پہر اوس نے دوسری دفعہ کلام کی اور آپ کو اوسکی خبر دی آپنے فرمایا نہیں۔ پہر اوسنے تیسری مرتبہ اپنے دل سے کلام کی اور آپ کو خبر دی آپ نے فرمایا نہیں۔ پس اسنے کہا۔ ای شیخ جو میں کہتا ہوں حق ہے آپ غور فرمائیے آپکے پاس کیا ہے آپنے فرمایا تو نے تمام نوبتوں میں سچ کہا تہا مگر میں نے تیرے دل کی صفائی اور ثبات کو آزمانا چاہا تہا ملنکے دل اسکے ارادے کی نہرین ہین اسکے علم کے خزانے اسکے سر کے سینے قدر کے خزانے اور قدر کی وادی میں ہین۔ جو وقت انکے اسرار قدر کے گہر کے کونوں میں گرد شمار کرتے ہین علوم اور اسرار ملجاتے ہین خشک لکڑی سے کیا بنایا جاتا ہے۔ بے معنی صورت سے کیا ہو سکتا ہے۔ صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ۔ (بہرے گونگے اندہے ہین۔ وہ باز نہین آتے) لوگون میں سے ایک نے تین سو ساٹہہ قصے لکہے ہین ہر روز ایک قصہ امیر شہر تک پہونچاتا اور ملول نہ ہوتا حتی کہ آخر کار اوسکی مراد کا فرمان نکل آیا۔ اور تو اللہ تعالی سے چند روز یا چند رات تین سوال کر کے بہول جاتا اور خلق کے دروازے کی طرف لوٹتا ہے۔ تو نے صاحب قصص کو کیون نہ یاد کیا جبتک تو خلق کے سات ہوگا نجات نہ پائیگا خلق سے حق کی طرف رجوع لا۔ اور اسکے دروازہ قرب کی دہلیز پر توقف کر۔ تجہے محبت اور قرب کا ہاتہہ کہینچیگا۔ پہر تو اس گہر کا جلیس ہو جائیگا۔ حتی کہ جب تو ان نفعوں اور مکانوں کو دیکہیگا تجہے تمام طرفون سے فراخی حال ہوگی۔ تیرے بازو قوی ہونگے۔ اس گہر کے کنگرون کی طرف اوڑیگا وہ کنگرے تیرا برج ہونگے اگر تو گریگا تو گہر کے صحن میں گریگا۔ مالک گہر کے روبرو بیٹہے کہا جائیگا۔ تو بلانے والا مقبول ہوگا۔ اگر تو خلقت کا نفع چاہتا ہے تو اسیطرح کر اور بیہودہ بے مطلب نہ بک۔ آپ (خدا آپ سے راضی ہو) اس کلام سے جو واعظ لوگونپر بیان کرتے ہین یہ ارادہ رکہتے تہے یہ نماز اللہ تعالی سے ملتا ہے۔ اسکے غیر سے الگ ہونیکے بعد جسلم دو جگہوں میں متحرک ہوتا ہین ہوتا۔ خلق سے انفصال (جدا ہونا) اور خدا سے اتصال (ملنا) ہے۔ یہ اولیا کی نماز ہے لیکن عابدون کی نماز یہ ہے کہ جنت کو دل کے دائین اور دوزخ کو اسکے بائین اور پل صراط کو اپنے آگے کرین

اور رب کو اور پیر مطلع جانین اور محبوبونکی نماز خلق سی الگ ہونا اور حق سی ملنا ہی نفس کی طعام کو طلب کرنیکی
سچی علامت یہ ہے کہ تو اپنے باطن سے چوزے کی آواز کی طرح چیختا سنے اسوقت اسی وہ پہونچا جس سے اسکی
کجی درست ہوا اللہ تعالی نے فرمایا۔ فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا (پس اسکو اسکی برائی اور
پرہیزگاریکا الہام کیا) هُوَ أَضْحَكَ وَأَبْكَى - (اسی نے رولایا اور ہنسایا) توان دو آیتون پر عمل
ہنین کریگا مگر بعد اسکے کہ دل اپنے بادشاہ پر داخل ہوا سوقت فعل ورا الہام آئیگا اور داخل ہونیسے پہلے
اس وارد کے درمیان جو تیرے باطن پر وارد ہوتا ہی شیطان کا الہام طبع کا الہام نفس کا الہام
فرشتے کا الہام۔ فرق کیا جائے۔ اگر تو چاہتاہے کہ اللہ عزوجل کی راہ مین کسکی صحبت اختیار
کری تو شور وغوغا کے تہم جانے اور لوگون کے سوجانیکے بعد کامل وضو کر پہر نماز کی طرف متوجہ ہو نماز
کے دروازے کو وضو سے اور اپنے رب کے دروازے کو نماز سے کہول۔ پہر فراغت پانے کے بعد اس سے
سوال کر مین کسکی صحبت اختیار کرون۔ رہنما کون ہی۔ میری خبر دینیوالا کون ہے۔ مفرد کون ہے
خلیفہ کون ہی نایب کون ہے۔ وہ کریم ہے تیرے یقین کو بے مراد نہ چہوڑیگا۔ بے شک تیرے دلکو
الہام کریگا۔ تیرے سر کی طرف وحی کریگا۔ تیرے لئے بیان کریگا۔ دروازونکو کہولدیگا تیرے
راستہ کو واضح کردیگا۔ جس نے تلاش کی وہ کوشش کی پالیا وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ
سُبُلَنَا (اور وہ جنہون نے ہماری راہ مین کوشش کی ہم اونکو اپنی راہ بتاینگے) مرض تجہہ مین ہے
نہ اسکے کلام مین پس جب تمام جہتین تیرے دل کے نزدیک ایک ہوجاینں اور ایک کے معین کرنے پر
امر غالب ہو تو اسکو لازم پکڑ اور اسکا ارادہ کر اسکے ساتہہ تیری صحبت درندون اور سانپونکی صحبت
کیسی ہی اپنے فقر اور نسب کے نقصان اور اپنے حال کی خرابی اور رکہنگی اور اپنی عبارت کے قصور
کی طرف نہ دیکہہ اس لئے اسکی معنی باطن مین ہین نہ ظاہر مین۔ نہ ڈہانچے مین نہ چہرے مین۔ کلام
سے ظاہر نہین کئے جاتے اور انکے لئے کوئی حال مستقل نہین رہتا۔ اپنے خدا سے اسکے فائدے کا انتظار
کر۔ وہی کاتب ہی۔ وہی غیر کو امر کرنے والا ہے وہی سفیر ہے وہی مشار (اشارہ کیا گیا) ہے اور
طبق اسکے غیر کے لئے ہی۔ وہ تعبیر کرنے والا ہے۔ اور عبارت اسکے غیر کی ہی پس تو قبول کر جو اللہ تعالی

اسکی زبان پر کہوتا ہے۔ اسکی نظر سے نہ ہٹ۔ کبہی اوسکی حد سے تجاوز نکر۔ ہمیشہ سر نیچے کیے ہوی ڈرتا رہ
خوف مین رہ۔ کسی حال مین اسے تہمت نہ لگا۔ نہ کسی کلام مین نہ کسی فعل مین۔ ہر ایک صاحب عقل پر
اوسے فاصل خیال کر۔ اوسکے پاس سے اپنے رب کی طرف نقل کر نہ اسکے غیر کی طرف۔ وہ خوش فراتقہ
ہی۔ اوسے نہ چکہہ۔ کلام کرنے والا ہے اوسے جواب نہ دے۔ ہماری طبع چوپاؤن کی سی ہی لیکن عقل
تمیز کرتی ہی۔ شرع تمیز کرتی۔ علم تمیز کرتا۔ قرب تمیز کی معرفت۔ اور طاعت تمیز کرتی ہی اور اصل ایک ہے
جبکہ وہ آپکے علم پر عمل کرتے ہین۔ میت پر گذرتے ہین اسکو زندہ کرتے ہین یا گنہگار پہر تو اسی فرمانبردار
بنا دیتے ہین۔ اسکے گہر مین غیر کیے طبق آتے ہین خراج کے حاصل کرنے مین سعی کرتا ہی۔ جب حاصل
کرلیتا ہے تو اوسے بادشاہ کے سپرد کرتا ہے۔ اسکے پاس کچکول ہی۔ خلق سے لیتا ہی۔ نہ اپنے لئے
جب خدا تجہہ سے بہتری کا ارادہ کرتا ہے تجہے ہشیار بنا دیتا۔ اور نفس کے عیوب پر واقف کردیتا ہے
تمہاری عالم جاہل ہین۔ تمہارے جاہل سست تمہارے زاہد رغبت کرنیوالے اپنی دین سے نہ کہاد ہین
صرف آخرت حاصل کی جاتی ہے۔ آپ نے (خدا آپسے راضی ہو) خدائے عزوجل کے قول اُدْعُوا رَبَّكُمْ
تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ (اپنے خدا کو عاجزی سے اور چپکے پوشیدہ پکارو
وہ حد سے بڑہنے والون کو نہین چاہتا) مین فرمایا۔ اسکو ظاہر پر حمل کرکے فرمایا کہ معتدی (حد سے
بڑہنے والا) وہ ہی جو اسکے غیر سے مانگتا ہی اوسکے غیر سے سوال کرتا ہی حضرت عبداللہ بن مسعود اپنی اصحاب
فرماتے تہے تم میرے دل کی روشنی ہو۔ جو اللہ کی کلام سنتا اور اس سے نفع حاصل کرتا ہی۔ وہ جلا ہوتا
ہے نہین تو میرے پاس حاضر نہ ہوئے۔ وہ مکدر کرنیوالا ہوگا۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ سے
نکلے اور آپکے پاس چوپائے اور غلام بہت ہوگئے تو ملک شام مین ایک گہر بیت سے دروازون والا
بنایا وہان قیمت کی ادا کرنے اور اپنی قوم کا علاج کرنیکے بعد گوشہ گزین ہوئے۔ اسکے بعد ترتیب کو اختیار
کیا خلت کیا ہے صحبت۔ اور محبت کیا ہی وصلت) (ملجانا) (سوال) قال کی پیروی کیجاتی ہی
یا حال کی۔ آپنے (خدا آپسے راضی ہو) فرمایا۔ عوام قال کی پیروی کرتے ہین اور اہل مین سے خواص
حال کی پیروی کرتے ہین۔ تو کون ہے مجہا نبی نفس دم کہلا۔ سب تجہے تیرے حال پر چہوڑدونگا۔ اور تیری

مرض کی شدت سے تجھے وہ کھلاؤنگا اور اس سے اچھا کرونگا۔ آپ کا صلے اللہ علیہ وسلم طریقہ بیمار ونکی
بیمار پرسی تہا اور ہم اس سے منع کئے گئے ہین لیکن ہم تندرستون کی عبادت کرتے ہین ہماری ہمت کے
باعث ہمارے پاؤن تمہارے گہرونکی طرف چلنے سے اور ہمارے ہاتہ تمہاری مال لینے سے منع کئے گئے ہین
ہم حال اور قدر کی جہت سے امر کئے گئے ہین آپ نے خدا آپ سے راضی ہو فرمایا ہو سکتا ہے۔
کہ ایک آدمی مرجائے اور روس لڑکے چھوڑ جائے جو سکے سب اسکے حق مین پیار کرنے والے ایک ہی
درجہ مین ہون ماسکے ترکے کو انہون نے برابر برابر تقسیم کیا اور ان مین ایک ایسا ہی کہ باپ کا دل
اسکی طرف تھا اور اسے آرزو تھی کہ یہی کل ترکہ کا وارث ہو۔ اتفاقاً وہ سب یکے بعد دیگرے
مرگئے اور وہی ایک باقی رہگیا۔ اسنے تمام ترکہ کو لے لیا اور قضا و قدر دونون جمع ہوئے کیا
اس مین کچھہ عیب ہے۔ اور سلام۔ اے خدا خلقت کو ہم سے روک لے خدا نفس اور ہوا نون
اور طبیعتون کو ہم سے روک۔ اگر تو کہے تو ایسے دریا سے ڈرتا ہے حالانکہ اسمین تیرا ہی اور خوف
اسکا ضد ہے (تو جواب یہ ہے کہ) اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا (خدا سے اسکے بندے
عالم ہے ڈرتے ہین) جب انکو علم ہوا تو ڈرے مین نے شے کی ضد کو دیکھہ لیا۔ پس اس سے ڈرتا
اور پرہیز کرتا ہون۔ موت کا آنا ضروری ہی۔ اسکے لئے عمل کر اے کہ تیرے گہر کی جہت نہین تیرے
عیال کے لئے آنا نہین نہ شعار (اندرونی لباس) نہ دثار (بیرونی لباس) ہے جاڑا آگیا۔ پس تیار
ہوجا۔ امر آگیا۔ پس کوچ کر۔ وہ رندہ آگیا پس موت کے ذرندے سے کہ۔ نماز مین جو تو اِیَّاکَ نَعْبُدُ
وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ (خاص ہم تیری عبادت کرتے اور تجھی سے مدد مانگتے ہین کہتا ہے) اسکی کیا معنی
ہین۔ ہم تیری اطاعت کرتے اور تجھی کو واحد جانتے ہین۔ تو نے حق عزوجل کو کب واحد تسلیم کیا۔ تو نے
عمل مین اخلاص کیا تو نے اور ریا اور نفاق بری صحبت سے کب پرہیزگاری کیا تو خدا کی آنکہ کب
ذلیل ہوا ذلت دلکی جہت سے ہی خلوت کی جہت سے۔ جب نفس کی شہوت خدا کی رویت کی ساتھہ
جمع ہو تو اوسکی رویت سے حیا کر اور اپنی نفس کی شہوت کو ترک کر۔ تو شہوت کی شدت کے وقت اپنی خلوت مین حضرت
یعقوب علیہ السلام کو اپنی انگلیان کاٹتے ہوئے کب دیکھے گا تو اپنی عصمت کر کب دیکھی گا اللہ عزوجل کی نظر کی

عصمت ہی۔ جب حضرت یوسف علیہ السلام اس عورت کے ساتھ جمع ہوئے غیرت آئی پیٹھ پھیرتے ہوئے
اور بھاگے کذالک لنصرف عنہ السوء والفحشاء انہ من عبادنا المخلصین
(اسی طرح تاکہ ہم اس سے بدی اور گناہ کو پھیر دیں تحقیق وہ ہمارے خالص بندوں میں سے ہے)
تیری حالت یوسف علیہ السلام کی حالت کی طرف کب بدلے گی۔ جب یوسف علیہ السلام نے خدا کے
گھر اور گوہ میں عصمت کو تکلف حاصل کیا۔ تو قید میں اپنے رب کے موافق ہوئے۔ خلوت کے وقت
اسنے عصمت انکے نصیب کی۔ اے اللہ کے بندو۔ اسے مدد۔ اسیطرح بنو۔ صدیق کی حالت کو مانگو
اسکو خدا سے طلب کرو۔ توکل اسباب کا قطع کرنا اور سبکو چھوڑ دینا ہے۔ دل جب بدلتاہے تو فرشتہ
ہو جاتا ہے۔ وہی سنتا ہے جو فرشتے سنتے ہیں۔ اسے پہچانتا ہے جسے فرشتے پہچانتے ہیں
پھر بڑھتا ہے اور فرشتوں کی حفاظت میں ہو جاتا ہے۔
آپ نے (خدا آپ سے راضی ہو) حضرت موسی علیہ السلام کے قصہ میں فرمایا۔ سِر کا سِر اپنی اہل کو
ترک کر دینا ہے جبکہ انس من جانب الطور نارا (طور کی جانب سے آگ کو دیکھا)
کیا خبر دیکھی۔ سر کی آنکھوں نے آگ کو اور دل کی آنکھوں نے نور کو دیکھا۔ سر کی آنکھوں نے خلق کو
اور دل کی آنکھوں نے حق کو دیکھا۔ قال لاھلہ امکثوا انی انست نارا (اپنے اہل سے
کہا ٹھیرو میں نے آگ کو دیکھا ہے۔ اسنے اسکے دل کو جذب کر لیا۔ اور بیوی اور اولاد میں
زہد کرنے کی ترغیب دی۔ اسلئے اپنی بیوی کو کہا ٹھیرو۔ بلند آوازیں آئیں۔ قدر کے ابابیل آئے اور لیا اہل کو
اور اولاد سے سلب کیا۔ اے حکم ثابت رہ۔ اے اللہ کے سِر کے علم آگے بڑھ۔ اے نفس ثابت رہ
اے دل اے سر آگے۔ اے بے نصیبی اسکی جو اسکو نہ سمجھے اور اس سے محبت نہ رکھے اور اس پر
ایمان نہ لائے۔ اے بے نصیبی اے بے نصیبی والے۔ اسکا حجاب والے اسکا عذاب
لعلی اتیکم منھا بخبر (شاید کہ میں اس سے تمہارے پاس کوئی خبر لاؤں) یہاں ٹھیرو
تاکہ میں تمہارے پاس راستے کی خبر لاؤں اسلئے کہ وہ راہ سے پھول گیا تھا۔ اس سے اسکے نشان
غائب ہو گئے ایک دفعہ آپکی خدمت میں چوبداروں کا رئیس حاضر ہوا۔ اس سے پہلے کبھی حاضر ہوا تھا

آپ نے اوسکی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔ کاش تو نہ پیدا ہوتا اور جب پیدا ہوا تو جانتا کہ کیون
پیدا ہوا۔ ای سوئے ہوئے بیدار ہو تحقیق روئے گا قبل تیرے آگے کو گہیر لیا تو قیامت کے روز پکارا
جائیگا۔ تیری کتاب کہان ہے۔ تیرا معلم کون ہے۔ تیرا پالنے والا کون ہے۔ تیرا کوی نسب نہین ہے اللہ
اور اوسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک صحیح نسب والے اہل تقوی ہین۔ آپ سے پوچھا گیا ای اللہ کے رسول
صلی اللہ علیہ وسلم آپکی آل کون ہین آپنے فرمایا کُلُّ تَقِیٍّ اٰلِ مُحَمَّدٍ (ہر ایک پرہیزگار محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کی آل ہے) خاموش رہ تجہے عقل نہین۔ تیرا گہر وجلہ کے کنارہ پر ہے اور پیاسا ہے۔ طلب مین قدم ہین
پہر تو خدا سے ملگیا۔ نفس اور خلق اور تو ای مرید دو قدم ہین۔ پہر تو دنیا اور آخرت میں اس سے ملگیا اگر تو نجات
کو چاہتا ہے تو میری کلام کے ہتوڑون پر صبر کر۔ جب میرا جنون مجہے الیگا تو مین تجہے نہین دیکہونگا جب
میرے سر کی طبیعت میرے اخلاص کی طبیعت جوش مین آئیگی تو مین تیرے موہنہ کو نہ دیکہونگا اور
تیری اصلاح اور تیری دل سے برای کو دور کرنے کا ارادہ کرون گا۔ تیرے گہر سے آگ
بجہاؤن گا۔ اور تیرے حرم کو بچالون گا۔ اپنی آنکہین کہول اور دیکہہ کہ تیرے آگے کیا ہے تیرے
پاس عذاب اور گرفتاری کے لشکر آگئے۔ اے احمق تجہپر افسوس۔ تہوڑی دیر کے بعد تو مر جائیگا جن
چیزون مین تو ہے تجہسے دور اور متفرق ہونگی۔ اپنی اولاد اور گہر اور جورو سے علیحدہ ہوکر مٹی
اور قبر اور عذاب کے فرشتون یا رحمت کے فرشتون سے تیرا پالا پڑے گا۔ ای کوچ کرنیوالے ای دور ہونیوالے
ای نقل کرنیوالے اے عاریت ای عاجز وپاک ہے۔ وہ جس نے تمپر احسان کیا اور تم نہین دیکہتے۔
ای کمبخت کیا تو میرے پاس ہر ایک سال مین ایکدفعہ یا ہر ایک مہینے مین ایکدفعہ یا ہر ایک ہفتہ مین ایک دفعہ
خالی ہاتہہ بغیر ایک ذرہ یا حبہ کے نہین آسکتا تاکہ تو آج مفت کچہہ لیوے۔ اور کل کو کروڑون تیرے بوجہون
کا اوٹہانیوالا ہون تجہے ڈر ہوگا کہ مین اپنے بوجہہ اوٹہانے کی تجہے تکلیف دونگا۔ اسکے لئی فقط اللہ
عزوجل کافی ہے پہر مجہہ سے ایک بات سننے کے لئے ہزار سال سفر کرے گا۔ تجہے میرے اور تیرے درمیان
چند ایک قدم ہین۔ تو سُست ہے۔ جاہل ہے بخیل ہے تیرے خیال مین ہے کہ تو کچہہ پا گیا ہے دنیا نے
تیرے جیسے بہت کو فربہ کیا۔ اور کہایا مرتبے اور کثرت کے ساتہہ اسکو موٹا کیا پہر کہا لیا اگر ہم سمین

دیکھتے تو ہم سے تو اسکی طرف سبقت نہ لیجاتا ۔ اَلَا اِلَی اللّٰہِ تَصِیْرُ الْاُمُوْرُ ۔ خبردار اللہ کی طرف
تمام امورونکی بازگشت ہے) جس مین ہم ہین وہ سب اللہ کی طرف سے ہے ۔ جب آپ کرسی سے اترے تو
آپکے کسی شاگرد نے عرض کی آپ نے اوسکو بڑی نصیحت کی اور اسکے لئے کلام مین سختی کی ۔ آپنے فرمایا اگر
میری کلام نے اسمین اثر کیا تو پھر بھی آئیگا ۔ پس اسکے بعد وہ آپکی مجلس مین حاضر ہوتا اور مجلس کے وقت
کے بغیر بھی آتا اور آپکے سامنے تواضع اور ذلت کے ساتھ بیٹھتا (اللہ تعالی اسپر رحم کرے) اے خدا
صبر عطا کر اور معاف کر ۔ اے خدا ہماری مدد کر ۔ جب تو خلقت مین سے کسیکے سامنے ان چیزونکو
طلب کرنیکے لئے جو اس کے پاس ہین بیٹھے تو اللہ تجھکو دشمن جانیگا جو شخص خلق کے آگے اس مال کی
خاطر جو اسکے ہاتھ مین ہے ذلت کرے تو اسکے دین کے دو ثلث جاتے رہتے ہین ۔ تو خلق سے طلب کرنیکا
عادی ہے کیا اس حال پر خدا سے ملجائیگا ۔ مین نے موضع رحبہ مین ایک شخص کو دیکھا لوگون سے بھیک
مانگتا تہا اور اسنے ایک دنیا کا کوٹ پچیس دینار کو فروخت کیا ۔ مین اسکے پیچھے ہولیا ۔ وہ راستہ
مین ایک شخص پر جو ہریسہ کہا رہا تہا کھڑا ہو گیا اور نہ ہٹا حتی کہ اسنے اوسکو ایک لقمہ دیا ۔
مین نے اوس سے کہا کیا تو نے اتنے اور اتنے مین کوٹ نہین بیچا ۔ اسنے جواب دیا کیا مین تیرے
لئے اپنا پیشہ چھوڑ دون جو ولایت کی غایت کو پہونچ جاتا ہے تمام خلقت کی بوجھ اوٹہاتا ہے وہ قطب ہو جاتا ہے
اسے تمام خلقت کی دامین ہاتہونکی طاقت عطا کی جاتی ہے تاکہ اسپر جو اسنے اوٹہایا طاقت پاسکے تو
میری قمیص اور چادر کو نہین دیکھتا ۔ یہ موت کے بعد کا لباس ہے یہ کفن ہے اور میت کا
کفن عمدہ ہوتا ہے ۔ یہ میرے ریشم کو پہننے اور سخت کہانے اور رہو کہ کے بعد ہے ۔ اے
بغداد والو مجھے تمہارے غیر کے ساتھ شغل ہے جو تم سے روکتا ہے عقلمند بنو ۔ اے زمین والو اے آسمان والو
وَیَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ (اور وہ پیدا کرتا ہے جو تم نہین جانتے) یہ لباس سے حال نہین ہوتا یہ ظاہر ہے باطن
اسکی تصدیق کرتا ہے اور باطن ہے ظاہر اسکی تصدیق کرتا ہے کوئی کلام نہین ۔ تاوقتیکہ تو بہت سے ربونکو چھوڑ کر ایک
رب کے جاننے اور سب جہتونکو چھوڑ کر ایک جہت کی طرف متوجہ ہو اور تیرا محبوب ایک تیرا دل واحد ہو خدا کا قرب تیرے
دلمین کب جمنے لگائیگا تیرا دل مجذوب کب ہوگا اور رب کب مقرب بنیگا تو خلق سے نکلنے کے بعد کب اپنے خدا کو دیکھیگا عالم …

فرمایا مَنِ انْقَطَعَ اِلَی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ کَفَاہُ مُؤْنَتَہٗ وَمَنِ انْقَطَعَ اِلَی الدُّنْیَا وَکَّلَہُ اللّٰہُ اِلَیْہَا بِخَرْقِ الْعَادَاتِ فِیْہِ (جو اللہ عزوجل کا ہو رہا وہ مشکل رنج کی کفایت کرتا ہی اور جو دنیا کا ہو رہا خدا اسکو اسکے سپرد کرتا ہے۔ اس مین عادتون کا خلاف ہوتا ہی جو خدا کے پاس ہی حاصل نہین ہوتا۔ مگر دل کے ساتھہ بالکل اسیکا ہو رہنے سے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے۔ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا یُرِیْدُ بِہٖ غَیْرِیْ فَاَنَا اَغْنَی الشُّرَکَاءِ ہُوَ لِشَرِیْکِیْ دُوْنِیْ (جس کسی نے ایسا عمل کیا جس سے میرے غیر کا ارادہ رکھتا ہی تو مین اس سے غنی ہون وہ میرے سوا اور کیلئے ہی) اخلاص مومن کی زمین ہی اور اعمال اسکی دیوارین۔ دیوارین بدلتی اور تغیر پاتی ہین مگر زمین نہین بدلتی عمارت کی بنیاد تقوے ہی۔ اگر کوئی کہے کہ مین اللہ عزوجل کا ہو رہا لیکن اسنے میرے رنج کی کفایت نہ کی تو جواب یہ ہے خلل تجہہ مین ہی نہ رسول مین وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْہَوٰی (وہ ہوا سے نہین بولتا۔ کیا تمکو اللہ تعالی کی کوئی خبر ہی نہین خدا کی قسم بلکہ تم دنیا اور اسکی زینت کے عاشق ہو۔ اگر تو اپنے دعوے مین سچا ہوتا تو جیسے چیزونکی طلب مین حیلہ نکرتا اپنے نفس کو قدر کی وادی مین ڈال حتی کہ جب وہ اپنا امر حاصل کریگا تو تیرے درجہ کا سر قرب کے دروازہ سے ملجائیگا ایسی صورت جو کہ دنیا اور آخرت کی زینت سی اچھی ہی تیرا استقبال کریگی۔ تمہارے درمیان دوستی کامل ہوگی اور حجابات دور ہوجائینگے وہ اٹھہ گئی جینے قدر کے وادے سے استغاثہ کو سنا اپنی امانتین سپرد کر اور میری خدمت کو اپنی لئے پورا کر مین تجہہ اور تیرے لئے روکا ہوا ہون۔ تیرا قرب اسکی قبولیت مین سفارش کرے گا۔ اسوقت علم کا ہاتہہ اسکی طرف دراز ہوگا اور حکم کا ہاتہہ اسکی امداد کرے گا۔ ابتدائے حال مین طبع اور ہوا اور ارادہ کی مخالفت سے پہلے اپنے آپکو مقرب اور محبوب زعم کرنے کے ساتھہ تیرا اس مین فکر کرنا حسرت ہی۔ جو تجہہ ملازم رہے گی اور محرومی ہے جو تجہے فریب دے رہی ہی۔ اگر تو جانے کہ دنیا تجہہ سے جدا ہوگی۔ تو اس سے سوال نکرے۔ جب تو اپنا باطن اللہ عزوجل کے لئے آراستہ کیے دنیا تیرے لئے آراستہ ہوجاویگی۔ اسکی شراب زہر ہے وہ شیرینی کو ظاہر کرتی ہی اور تلخی پہنچاتی ہی حتی کہ جب تیرے حلق میں اور اسکے بازوؤن کے نیچے ہوجائے تو زہر ہوجائیگی اور تجہے رنج دیگی

جو بزرگ پہلے گذر چکے ہین زاویونکی طرف انقطاع کرنیسے پہلے خواطر کے درمیان تمیز کیا کرتے تھے اور وہ کہ
تو نے نفس اور شیطان اور دل کے خاطر مین تمیز نہین کی شیطان کی خاطر گناہ اور لغزشین اور اصل مین
کفر کرنے اور روح مین گناہ گاری اور فرشتے کی خاطر عبادتون اور نیک عملون کو کسطرح الگ کریگا۔
اسکو جو سولی دیا گیا یعنی حلاج کو کسی نے کہا۔ مجھے وصیت کر۔ فرمایا۔ تیرا نفس ہے اگر تو اسپر سوار ہوا۔
(تو فبہا) ورنہ وہ تجھپر سوار ہوگا۔ اگر تو چاہتا ہے کہ بادشاہون کے ساتھ ملکر شراب پئے تو ویرانے
اور جنگلون اور میدانون کو لازم پکڑ۔ یہان تک کہ تیرا نشہ دور ہو جائے۔ تاکہ اونکے اسرار کو ظاہر نہ کرے وہ تجھے
ہلاک کردینگے۔ اسیواسطے انکا کوچ انکی ایک جگہہ ٹہرنے سے اچھا ہے۔ اگر تو اپنے خدا سے ملنا چاہتا ہے تو یہ
دنیا سواری بنائی گئی ہے۔ خلوت شرع کو مضبوط کرنیکے بعد ہی اللہ عزوجل کے دروازے کے لئے استعانت اور قصد کا
ہونا ضروری ہے۔ جبکا سبب آگے آیگا۔ علم کا دروازہ حکم کی راہ مین ہے حکم کیا ہے۔ امر و نہی۔ ہم قبول
کرتے ہین جس کا حکم امر کرتا ہے۔ اور سنتے ہین اور اطاعت کرتے ہین اسوقت ہمپر آفات آتی ہین۔
اسجگہ ضروری ہے کہ انسان عالم ہو سا اگر ہم مین سے کوئی کہے کیا باعث کہ باوجودیکہ مین عبارت مین قائم
ہون پھر مبتلا کیا جاتا ہون اُسے کہا جائے کہ تو تھوڑے سے علم کا محتاج ہے حکم کا جاذخیرہ کرتا ہے
اور علم کا صاحب خرچ کرتا ہے۔ حکم زاہدونکے ساتھ ہے اور علم صدیقون محبوبون انس پانیوالون کے
ساتھ۔ زہد حکم کے ساتھ ہے۔ اور حب علم کے ساتھ۔ یہ اسکا شریک ہے اور وہ اسکا وزیر۔ بتکلف
زاہد بننے والا محمود ہے۔ اور زاہد سل کا بیمار اور عارف موت کے بعد زندہ ہے اس متزہد نے
شہوتون کو چھوڑا اور روزے رکھے۔ پس اپنے نفس کو حفاظت مین رکھا اور زاہد ہمیشہ ترک مین تھا اسلئے اسکی غم
دائمی ہے جس سے اسکو سل پیدا ہوگئی اسکی نزدیک دنیا مرگئی اسحال مین کہ وہ اللہ عزوجل کے
لطف کے فرش پر ایسا ہوتا ہے۔ ناگاہ اپنے زہد کے دروازے پر طرح طرح کا طعام پاتا ہے اور ریشم سے
لٹکتی ہوئی پوشاک۔ جو تغیر پاگئی۔ وہ دنیا سے جبتک کہ اپنے مقسوم کو پورا حاصل نکر لے نہین نکلتا کا فرون
اور نافرمانون نے حلال وجہ سے طلب نہین کی حرام کو لیا اللہ تعالی نے اس بندے کو زندہ کیا پھر دوسری
دفعہ اسکو پیدا کیا۔ گوشت پراگندہ ہوگیا۔ ہڈیان کمزور ہوگئین۔ چہرہ اتپلا ہوگیا نفس گھل گیا۔ اسمنے

اسکو غذا یا ہوا معزول ہوئی طبع مغلوب ہوئی پھر دل مین روح اور معنی و معرفت اور توحید ہی کوئی شخص کامل
فرشتہ نہین بنا مگر کہ دل اور حق عز وجل اسکا والی ہوتا ہی۔ اسکو اسکی موت کے بعد زندہ کرتا ہی اسکی شہوتین اور
لذتین باطنی طور سے مر گیئن۔ یہ علم کی موت صدیق کی موت کے قریب ہی خدا نے اسکو بعد اسکی کا اسکو وہان جو
کچھ ہی دکھا دیا۔ زندہ کیا۔ وہ جسکو انہوں دروازی پر سودہ کرتا ہی اسکو بہت سے حکم او اسرار۔ بہت سے لشکر اور رعایا تین
دکھلاتا ہی۔ پس جب کہتا ہی اسکو مالک بنا تا اور اپنی سر پر اطلاع دیتا ہی۔ پس سبھی پہلا اسکے روح اور جسم اور
ظاہر و باطن کو مقسوم حاصل کرنیکے لئے جمع کر دیتا ہی۔ اگر اسپر مشرق و مغرب کے مقسوم پیش کیئے جائین لیسے
ایک ذرہ اور تہوڑ لیسی مقدار ارا۔ تا اللہ عز وجل کے حکم کے بغیر نہین لیتا۔ انبیاؤن اولیاؤن اور خلق مین سے
خواص کی شہوتون کے درمیان پردہ کیا جاتا ہے۔ انمین ایک ذرہ شہوت اور ارادہ نہین رہتا حتی کہ انکی
باطن اسکے یعنی خدا کے لئے صفا ہو جاتی ہین۔ پس جب وہ چاہتا ہے کہ انکو انکے مقسوم پورے طور سے دے تو مقسوم
کو پورا حاصل کرنیکے لئے انکو وجود مین لا کر زندہ کرتا ہی حضرت عیسی علیہ السلام نے نکاح نہین کیا کوئی
ملکیت اکہٹی نہین کی سا آخری زمانہ مین خدا آپکے زمین کی طرف اُتاریگا۔ اور قریش قبیلہ کی کسی عورت سے
آپکا نکاح کریگا اور اس سے آپکے ہان اولاد پیدا ہوگی عارف علم اور زہد کو مضبوط کرنیکے بعد اپنے مقسوم کو مقسوم کے
ساتھ تناول کرتا ہی۔ شہوات کو بعد اسکے کہ انمین زہد کرتا ہی شک کی حالت مین تناول کرتا ہے اور جب
معلوم کرلیتا ہی تو اسکے لئے طیب ہو جاتی ہین۔ سرد پانی اور قیمتی طعام زاہدون کے نزدیک شراب پینے اور خنزیر
کا گوشت کہانے کے برابر ہین بہت سے زاہد ہین جو اپنی زہد کے باعث حق سے محجوب ہین۔ اور بہت سے عارف
ہین جو معرفت کی طرف نظر کرنے سے محجوب ہین مگر یہ نادر ہے اور غالب یہ ہی کہ وہ سالم رہتے ہین۔ حاصل
یہ کہ دنیاداروں کا قرب تجھی اللہ عز وجل سے بعید کرتا ہے۔ تیرے لئے بہتر یہ ہی کہ آخرت اور عبادت پر
متوجہ رہی تاکہ تو نجات حاصل کرے۔ تیرا مقسوم جبراً تیرے پاس آئیگا۔ اول تجھے حکم کریگا کہ طبع سے
خارج ہو اور اسکی جگہہ رخصت شرعی کو دے۔ پہر تجھے حکم کرے گا۔ کہ قدر سے قدری رخصت سے کم کرتا جا
یہانتک کہ تیرے تمام کام عزیمت ہو جائین۔ پس جب تو عزیمت پر صبر کرے گا۔ تو اللہ عز وجل کی حمیت
تیرے دلمین جگہہ لیگی پہر جب تو ثابت رہے گا۔ تو اللہ عز وجل کیطرف سے محبت اور ولایت تجھے ملیگی

اگر تو عقل کرے تو اپنے آپ کو دوزخی شمار کرتا کہ تجھے یہ عمل مین اخلاص کر نیکی ترغیب دے۔ پس اگر تو
جنتی ہوگا تو تو نے اسکا شکر ادا کیا جب تو اپنے گہر سے نکلے تو ایسا نکل گویا کہ تو لڑائی کی طرف نکلا ہی شاید کہ
اپنی جگہہ مین واپس نہو وے اور جان لے کہ تو اپنے کسب مین ابتلا کیا جاتا ہی اور یقین رکہہ کہ اللہ تعالی سے قدرت
رکہتا ہی کہ تجھے بغیر سعی اور کوشش کے رزق دے۔ مومن کبہی پہاڑ کی طرح ہوتا ہی اور کبہی پر کی طرح کہ قدر کی ہوائین
اسکو ہٹاتی ہین بلیات کے وقت پہاڑ کی طرح ہوتا ہے اور حق عزوجل کی حمیت کے وقت پر کی طرح قدر
کی ہوا مین اوسکو ہٹاتی ہین۔ اے ہماری قوم تم سے رسالت اور نبوت جاتی رہی۔ لیکن ولایت
فوت نہین ہوئی۔ اس بادشاہ کی حمیت وجود کی ساتہ نہین ہے۔ تو ایسا ہی گویا کہ تو اندہا ہی دیکہتا
نہین گویا کہ تو بہرا ہی سنتا نہین گویا کہ تو مردہ ہی تجہمین حرکت نہین۔ ان محجوبون پر افسوس ہے جو
اپنے محجوب ہونے کو نہین جانتے۔ تو نیکی نہین کرتا اور نہ نیکی کرنے والونکی نیکی کرنے پر مدد کرتا ہی۔ تو بغیر
آخرت کے دنیا سے محبت رکہتا ہی۔ ظاہر کو چاہتا ہے نہ باطن کو۔ تجہے تیری ولایت تیری دولت مندی
تیرے مصاحب کچہہ فائدہ ندینگے۔ قریب ہی کہ تو مرجائیگا اور اسکے بعد ذلیل ہوگا۔ جو شخص عزت کو چاہتا ہے
پس عزت اللہ اور اسکے رسول اور اولیا اور صدیقون کیلئے ہی دنیا دریا ہے اور شرع جہاز اور ملاح
اللہ عزوجل کا لطف۔ پس جس نے شرع کی تابعداری ترک کی وہ دنیا کے دریا مین غرق ہوا
اور جس نے شرع کی جہاز مین پناہ کی اور وہان ٹہیرا تو ملاح اوسے اپنا نایب بنائے گا اور جہاز
کو مع اسباب کے جو اس مین ہی اوسکے حوالہ کریگا اور اس سے رشتہ کریگا اسی طرح جس نے دنیا کو ترک
کیا اور علم مین مشغول ہوا اور ایذا پر صبر کیا تو شرع کا محبوب بنگیا۔ پس ایسی حالت مین ہوگا کہ اللہ عزوجل
اپنی لطف سے اسپر توجہ کریگا۔ اسے اسکی معرفت اور خاص خلعت حاصل ہوگی۔ تیرے لئے ولایت پر
ولایت ہی۔ اللہ مین اسکے غیر کے فوت ہونے سے فراغی ہے جب تجہہ سے کوئی شئے فوت ہوجائے تو اسپر
غم نہ کر اسلئے کہ وہ اپنے مال مین تصرف کرتا ہی۔ غلام اور اوسکی ملکیت آقا کی ہین وہ جو کچہہ تجہہ سے
لیتا ہی کل تو اسے پاویگا اسے آگ کہیگی اے مومن جلدی گذر جا تیرے نور نے میرے شعلے کو بجہا دیا اسیطرح مسلمان کی
جب ایمان قوی ہوا اور باطن حق عزوجل کے قرب سے ملجائے آفات کی آگ آتی ہی دوڑ کر راستہ مین گرتی ہی جہان آئی تہی آگئی ہی

اقتضاء ... کی راہ میں پڑتی ہے۔ پس وہ مرید جس میں دنیا کا بقیہ اور مخلوق کی رویت ہو
اسکا الیتی سبب۔ اور کامل ایمان والوں کو کہتی ہے ایسے مومن جلدی گذر جا تحقیق تیرے نور نے میرے شعلہ کو
بجھا دیا۔ دنیا میں انکو وہ تیر جو بے خطا ہیں ضرر نہیں دیتے۔ خالص عمل کرو دنیا و آخرت کی آگ تم کو نہ
پہنچ سکے گی۔ ... عزوجل کی بارگاہ میں جنکا نام وہ طبیب رکھتا ہے۔ انکو عافیت میں زندہ رکھتا اور عافیت میں
مارتا ہے اور جنت میں انکو عافیت کے ساتھ داخل کرے گا جس نے اللہ عزوجل کو پہچانا اس پر دونوں
... سالک ہو ... صرف معشوق کے پورا حاصل کرنیکے لئے مجبور کیا جاتا ہے ...
... انکو ... ملک ... مبارک ہے جسکے کامیاب ہوا اس بادشاہ نے نزدیک ...
... فرمایا۔ اِنَّكَ الْیَوْمَ لَدَیْنَا مَکِیْنٌ اَمِیْنٌ تحقیق تو آج ہمارے نزدیک عزت والا امین ہے
جس نے اللہ ... اور ... داخل ہوا وہ اپنی ... اسکے ملک میں ہر کسی شئی کی طرف
[illegible] ... اسکے ہاتھ ... کی جو بادشاہ کی طرف آراستہ کر کے بھیجی گئی ...
... بادشاہ کا قرب ... تمام شہوتیں اسکے قرب میں ...
نفس ... کے ساتھ ... ہے وہ اسکا ... ہوتا ہے اور دل قید خانہ سے
نکل آتا ہے۔ قَالَ الْمَلِکُ ائْتُوْنِیْ بِهٖ (بادشاہ نے کہا اسکو میرے پاس لاؤ) انکی بزرگی کے ظاہر
ہونے اور آپکے نیک اخلاق و نیک ادب کے واضح ہونیکے بعد حکم دیا۔ لاؤ تاکہ عزت کے ساتھ انکا
استقبال کیا اور انکو مقرب اور نزدیکی بنایا اور آپ پر احسان کیا اور خلعت عطا کی اور بے واسطے
آپ سے مخاطب ہوا۔ اِنَّكَ الْیَوْمَ لَدَیْنَا مَکِیْنٌ اَمِیْنٌ تو آج ہمارے پاس عزت والا امین ہے ...
اپنے غیر میں مشغول نہیں کرتا۔ پھر آپ (خدا آپ سے راضی ہو) چلائے اور کہا یا اللہ یا اللہ
یا اللہ (اے خدا) حبیب غائب ... شغل ... کے لئے ... تاکہ تیرے غیر میں مشغول
ہو ... جب اسکی صحبت دراز ہوتی اور ... زائل ہو گیا۔ تو گوشت ... اور ہڈیاں مضبوط ہو گئیں اور
زندگی خوش ہوئی۔ اور خوف جاتا رہا۔ اسوقت بادشاہ کا رازدار ہو گیا۔ اسنے اسکو اپنی رعیت اور
اصحاب اور ولایت پر والی اور حاکم بنایا۔ اور ... دریا کی طرف بھیجا تاکہ ڈوبے ہوؤں کو خلاصی دے

اور جنگل (خشکی) کی طرف بھیجتا ہے کہ درندوں اور بچوں کو درندوں کے منہ سے بچائے جب اپنی طرح کے
گھر سے نکالا۔ اور بہشت اور [illegible] بیٹھنے کا مستحق ہوا لیکن دلوں پر اسی طرح خلعت دیتا ہے جس طرح
شیعوں [illegible] ان کو دی۔ انکے عقب [illegible] اور ابدال میں [illegible] بجگہ اور شاہی
ہیں [illegible] لیا اور فرشتے حاضر ہیں اشارہ پاتے ہوں۔ وہ پوشیدہ
جانشیں [illegible] ایک [illegible] ہوتا ہے [illegible] جب
جب [illegible] تیری رخصت [illegible] اور عزیمت [illegible] ہوتا ہے
اب تو باکمال رخصت [illegible] فضل اور [illegible] میں [illegible] کا پیرہے
[illegible] تیرا مثال اور اسکی مثال [illegible] مطلق کہا
اس [illegible] کیا [illegible] میں [illegible] ہوا [illegible]
[illegible] کامل [illegible]
میں [illegible] بیٹھنے میں [illegible] جلوت میں [illegible]
[illegible] زمین [illegible]
اور انکو بیٹھنے میں جلوت میں جماعت کے ساتھ [illegible]
[illegible] ایسے ہیں جو مجلس میں حاضر ہوتے ہیں [illegible]
[illegible] اور اس سے نصیحت [illegible] نے اسکو نصیحت کی [illegible]
اور اسکو [illegible] بنایا اور [illegible] ان پر مطلع پاتا [illegible]
کہ تیرا ایک [illegible] ہم ہی آئے ہیں [illegible] کوشش کر تو اپنی جگہ پر [illegible] جس قدر تو [illegible]
[illegible] دونوں برابر ہوں [illegible] نقصان زدہ [illegible] خدا [illegible] پر رحم کرے۔ دنیا ایک گھڑی کا ملاپ ہے
اسکی طرف مائل ہو۔ اولیاء [illegible] جنکو ہیبت نے لاغر بنایا۔ اور انکے ہاتھ پاؤں مقید ہوئے ہیں
[illegible] جس کی وحشت غالب ہوئی [illegible] انکے حالات میں لزوم (لازم پکڑنا) اور قعود (بیٹھا رہنا) ہے
جب مقسوم کو پورا حاصل کرنے کا وقت آتا ہے تو خدا ایسے کو بھیجدیتا ہے جو انکے لقمے [illegible]

پچھلون کا کوئی اعتراض نہین اپنے اہل دین کی حفاظت کر۔ نہین تو مجہہ سے نسبت اور راستی کو قطع کر جاہلی نہ بن۔ گہر مین ہیکر بیہودہ بکتا ہے۔ ہم نے بہت سی روایتین ہین اور انہون نے ہمکو فائدہ بخشا ہمکو ایک عجیب چیز جو ہمارے پاس ہے بتلاتے ہین۔ اسدن سے ڈر جس مین مال اور اولاد فائدہ نہ دیگی۔ مال کیا چیز ہے۔ وہ جسکو تونے حلال وجہ سے جمع کیا۔ اور رکہا یا اور دعوی کیا کہ وہ کل تجہی مع اولاد کے مفید ہوگا جیسے کہ بیٹے عرب نے زعم کیا۔ اللہ عزوجل نے فرمایا یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ جس دن کہ مال اور اولاد فائدہ نہ بخشین گی مگر جو اللہ کے پاس سلامت دل سے حاضر ہوا) اپنے دل کے ساتہہ اسنے اپنے مال اور اولاد کی طرف نہ دیکہا اور دل کو نہین لگایا بلکہ یہہ دیکہا کہ وہ ان مین وکیل ہے۔ اپنے رب عزوجل کے ساتہہ موافقت کرنیکے لئے انکے ساتہہ رہتا ہے اسلئے اسکا دل مال اور اولاد کی آفتون سے بچا رہتا ہے اس آدمی کی طرح جسے خبر لگی کہ بادشاہ کسی لونڈی کے ساتہہ اسکا نکاح کرنا اور اس لونڈی کے ہاتہہ سے اوسے قتل کرانا چاہتا ہے اسنے اپنے دل مین کہا۔ اگر مین بہاگون گا تو وہ مجہے اپنے لشکر کے ذریعے سے پکڑے گا اور اگر اوسکی مخالفت کرونگا تو وہ اپنے غلبہ سے مجہے قتل کر ڈالیگا۔ اور اگر اوسکی مخالفت کرون تو اپنی لونڈی کے ذریعے مارے گا بادشاہ نے اپنی لونڈیون مین سے ایک کے ساتہہ اسکو نکاح کرنیکا امر کیا اور اس کو حکم دیا کہ اسکو زہر دیجیو یا جب سو جائے تو اسے قتل کر ڈالیو۔ وہ بڑا بے نصیب ہے جو آج مجہہ سے پیچہے ہٹا۔ وہ بڑا بے نصیب ہے۔ نیک اور با ادب دل خوف کے ساتہہ موافقت کو ظاہر کرنا بہت بہتر ہے۔ پس اسنے بسر و چشم تسلیم کیا۔ داخل ہوا اور نکاح اور ہدیے کو قبول کیا۔ زفاف کا وقت آیا اس نے خوف کی نور مین اپنے دل کی آنکہون مین ہمیشہ ڈالا بیداری کا سرمہ ڈالا تاکہ اوسکی حرکات اور سکون اور کام کو دیکہے۔ اسکی خوشی جاتی رہی اور نوکر اور غلام اسپر جو اُسے بہو بچار شک کرتے ہین مدد اور مضبوط کرتے ہین آخر وہ جیا اور اوسنے اسے زہر سے قتل نہ کیا۔ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ مگر جو سلامت دل کو ساتہہ خدا کے پاس حاضر ہوا) وہ عورت دنیا ہے۔ وہ عمر بہر نہ اسکے ساتہہ سویا اور نہ اسکے خلوت کی اور نہ اُسکی طرف آیا۔ اسکا تقوی سلب نہوا تہا۔ اسکا دین نہ بدلا تہا۔ پس سلامت اسکا نام ہے اسیطرح

اللہ کو پہچاننے والا اس دنیا سے پرہیز کرنے والا آخرت میں رغبت کرنے والا جب کسی
کیوقت علم کا رسول پیغام لائے کہ خدا تیری طرف دنیا سے ایک جماعت کو بلانا چاہتا ہے تاکہ
کے دلون کی حیات ہو اور یہ ایک قسم کا شغل اور تکلیف اور کدورت اور التفات ہے غور کرے
کریگا۔ دل اور سر کو سیر و کرتا تاکہ ملنے کے لئے تیار ہو۔ سر اور دل دونوں کھڑی ہو کر بادشاہ کے دروازہ
کے آگے جائیں عرض کریں تو ہمارے ساتھ کیا کرنا چاہتا ہے کیا تم ہم کو اپنی درگاہ سے محجوب کرنا اپنے دروازے
سے جدا کرنا چاہتا ہے۔ ہماری خوشی کو ترش کرنیکا ارادہ رکھتا ہے۔ ہم نہیں ہٹیں گے۔ مگر وہ دو اور
پانون کے ساتھ وہ نہیں دور ہوتے حتی کہ وہ انکو کہتا ہے لَا تَخَافَا إِنَّنِي مَعَكُمَا أَسْمَعُ
وَأَرَىٰ (مت ڈرو میں تمہارے ساتھ ہوں سنتا ہوں اور دیکھتا ہوں) پس وہ دنیا کی طرف
اور اس کے محافظون کے ساتھ لوٹتے ہیں اللہ کے پاس سے ایسے دل کے ساتھ جو آفات اور ریا
اور نفاق اور خلق کو دیکھنے سے سلامت ہوگئے۔ اے مرید حیرت زدہ ای تقدیر کے جنگل میں
سراسیمہ ضروری ہے کہ تو اپنے چہرے کو صاف کرے اسمیں درہم اور دنیا اور جواہر نہ چھوڑے صرف جانی
تیری جیب میں ہو۔ ضروری ہے کہ تو اپنا دل دنیا اور شہوتوں اور لذتوں اور تمام بیہودگیوں سے فارغ
کرے۔ اس میں ذکر اور فکر اور موت کے بعد کے حالات کی یاد ڈالے۔ اسمیں امید کو کوتاہ کرنیکی
کیمیا بنائے۔ کیونکہ میں ابھی سے مردہ ہوں اس لئے کہ عمل امید کو کوتاہ کرنیکے ساتھ صاف ہو جاتے ہیں
مگر جب تو امید کو لمبا کرے تو کسی کو دیکھے گا کسی سے نفاق کریگا۔ کوتاہ امید والا اسکو چھوڑتا اسکو
کرتا ہے۔ زہد کا لباس پہنتا ہے۔ پیر فنا کا ہے معرفت کا۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اِكْفَلُوا لِيْ
بِسِتٍّ أَكْفُلْ لَكُمْ بِالْجَنَّةِ إِذَا حَدَّثَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَكْذِبْ وَإِذَا اؤْتُمِنَ فَلَا
يَخُنْ وَإِذَا وَعَدَ فَلَا يُخْلِفْ كُفُّوا أَيْدِيَكُمْ وَغُضُّوا أَبْصَارَكُمْ وَاحْفَظُوا
فُرُوجَكُمْ (مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دو میں تمہارے لئے جنت کا ضامن ہوں جب تم میں سے
کوئی بات کرے تو جھوٹ نہ بولے اور جب امانت رکھا جائے تو خیانت نہ کرے اور جب وعدہ کرے تو
خلاف نہ کرے اپنے ہاتھوں کو روکو۔ اپنی آنکھوں کو بند کرو اپنی فرجوں کو نگاہ رکھو) اس حدیث کو طبرانی نے

روایت کیا۔ میرے لیے چھ چیزون کی ضمانت دو۔ مین تمہارے لیے جنت کا ضامن ہون گا
جب بات کرو تو جہوٹہ نہ بولو۔ اور جب امانت رکہی جاوے خیانت نہ کرو اور جب وعدہ کرو۔ تو خلاف نکرو
اپنے ہاتہون اور فرجون اور آنکہون کو نگاہ رکہو۔ جب تیرا سر صفا اور موافق ہوجائے تو تو اپنے رب کی آواز کو
بے واسطہ سُنیگا۔ جب تیرا خوف اور امید متحد ہو تو تیرے رب والی کا خطاب آئیگا۔ اے حیرت بیٹے
اسکی قدرت کے گہوڑے کے قدمون کے نیچے پڑجا۔ پہر یا تو وہ تجہے کچل ڈالے یا تو اس سے سلامت
گذر جائے جو امید کی راہ مین تلف ہوا اوسکے پس ماندون کا خدا ضامن ہے۔ اور اگر وہ تجہہ سے
فوت ہوجائے تو اس سے تعلق رکہہ اسکی قدرت کے تیرون کا نشانہ بن جب تو اوسکی قدرت کے تیرون کا نشانہ بنیگا
تو انکا پڑنا خدش (چہیلنا) ہوگا۔ نہ قتل کرنا۔ ان سب سے خالی مہذب ہو اور آگے بڑہ۔ اور
عمل کو نئے سرے سے شروع کر سبکو بند کر جب مین وعظ کہنے کے لیے بیٹہون تو گہر مین تمہاری
توبہ کر۔ اجگہ ولایتین ہین اسجگہہ درجے ہین لے عیال مین پہنسے ہوئے چاہیئے کہ تو عیال کے
لیے کسب کرے اور تیرا دل خدا کے فضل پر متوجہ ہو۔ بعضے ایسے ہین جنکا حلال انکی اپنی کمائی مین ہے
اور بعضے ایسے ہین جنکا حلال وہ ہے جو دعا کے ذریعے انکو ملتا ہے اور بعض ایسے ہین جنکا حلال وہ ہے جو انکو
بے سوال اور روبرو ملتا ہے اور بعض ایسے ہین جنکا حلال وہ ہے جو لوگون کے ہاتہون سے طلب کرتے ہین
مگر یہ ریاضت کی حالت ہے ہمیشہ نہین رہتی۔ پہلا یعنی کسب سنت ہے۔ دوسرا یعنی سوال صنعت ہے
اور تیسرا عزیمت ہے اور گدا کرنا انکے بیچ مین رخصت ہے اور کبہی ایسے بہی گدا کرتے ہین جو خود نہین
کہاتے صرف اسکے لئے ابتلا اور آزمایش ہوتے ہین جس سے مانگتے ہین ایسے بندے کا سوال بہت
کے سوالیون کا سا ہے نبی صلی اللہ علیہ نے فرمایا۔ لَا تَرُدُّوا سُوَالَ السَّائِلِ فَاِنَّهٗ قَدْ یَاْتِیْکُمَا
مَنْ لَیْسَ بِجِنٍّ وَلَا اِنْسٍ یَنْظُرُ مَا تَصْنَعُوْنَ فِیْمَا خَوَّلَکُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (سائلکے
سوال کو رد نہ کرو۔ کیونکہ تحقیق کبہی ایسا سوالی آتا ہے جو جن و انس مین سے نہین ہوتا تاکہ
دیکہے کہ تم اوسمین جو خدائے عز وجل نے تم کو دیا کیا کرتے ہو) اسیطرح یہ بندہ سوال کرنیکا امر کیا جاتا
تاکہ غنا ظاہر کرے کہ تو ان نعمتون مین جو اسنے تجہے دی ہین۔ کیا کرتا ہے علماء کی مجلس اور فقیرون اور

نیکوکاروں کی زیارت زیادہ کیا کر تاکہ تیرا دل زندہ ہو جب بندہ امروں کی تابعداری اور منہیات سے باز رہنے کو مضبوط کرتے ہیں تو تقدیریں اونکی مدد کرتی ہیں حضرت عبداللہ ابن عباسؓ ایک ہفتہ میں ایک مرتبہ کہا کرتے تھے۔ تیرا حال درست نہیں ہوگا جب تک کہ تو اوس خنہ دار برتن کی طرح ہو جائے جس میں کوئی مائع چیز نہیں ٹھہر سکتی۔ سکینہ بنکر اوس کشتی کی طرح جس میں حضرت خضر سوار ہوئے اسکو عیب دار کیا۔ پھر درست کیا کسی حالت میں جمع ہے کسی میں تفرقہ کسی میں قلت ہے کسی میں کثرت جو شخص میرے سامنے سے دوزخ کی طرف نکلا خدا اوس پر رحم نکرے۔ آہ خدا (معاف کر) اے خدا پردہ ڈال۔ ای خدا ثابت رکھہ۔ اے خدا رضا عطا کر جب تو حق عز و جل تک پہونچ جائے تو وہ تجہہ سے فرائض کے ادا کرنے پر راضی ہو جائے گا بادشاہ کا بادرچی بوڑھا ہوا عقل اور نظر اور ارکان وارثان جاتے رہے۔ جو کچھہ علم کی حالت میں اوسکو ملتا تھا وہی عطا کیا گیا۔ اپنی زعم میں تجرید تو نے ہوتے ہوئے اپنے ہمسائے کو کب اپنے نفس پر فضیلت دی اپنی قمیص پر اپنی عمامے پر۔ اپنے مصلے پر۔ اپنے مال پر۔ تونے اسکو اپنی نفس سے کب بہتر جانا اس قوم (اصحاب کہف) نے اپنے نفسوں اپنی طبیعتوں اور ہواؤں اور طعام و شراب کو فنا کیا حتی کہ باطنی مردے ہو گئے۔ باطن میں فنا ہو گئے قدرت ہاتہہ قدرت کا غسل دینے والا انکا والی ہوا۔ انکو داہنی اور بائیں پلٹاتا ہے۔ وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ (اور انکا کتا اپنی دونوں بازو غار کے آگے پہیلائے ہوئے ہے) زندی قدرت کی دہلیز کے نیچے بچھے ہوئے ہیں۔ ہاتہہ پاؤں کی دوا آتم یعنی کبیرہ اور صغیرہ گناہوں سے رکے رہتا ہے تیرا ہاتہہ چوری اور مارنے سے بند رہیں۔ اور پاؤں گناہوں کی طرف و بادشاہوں کی طرف چلنے سے رکے رہیں۔ تو اولاد آدم سے لیوی اور اس آنکہہ کو خوبصورتوں کی طرف دیکہنے سے باز رکہہ نفس ہو گیا یا حکم دل محبوب کی صحبت میں اترا۔ اللہ تعالی کا دوست جب نیک ادب کرتا ہے تو نبوت کی صفات سے موصوف ہو جاتا ہے حکم طبع اور علم کے درمیان حیران رہجاتا ہے کبہی طبع پر وارد ہوتا ہے اور کبہی علم پر۔ اور کہتا ہے مَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ (جو کچھہ رسول تمہارے پاس لاوے اسکو پکڑو) حکم دل کو کہتا ہے۔ کیا تجھے کافی نہیں کہ میں تیرے لیے خادم اور محافظ رہوں

اور تو بادشاہ کے ساتھ ہو رات انکی بادشاہ کا تخت ہی خلوت انکی عروس کا چھپر کھٹ ہی۔ دن انکو کسی
قدر اسباب کے لئے دھوکا دیتا ہے۔ یَا بُنَیَّ لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلٰى اِخْوَتِكَ
(اے میرے بیٹے اپنے خواب بھائیون پر ظاہر نہ کر) باہم ایک دوسرے کی خبر
کرتے ایک دوسرے کی حفاظت کرتے ہین۔ ایک دوسرے کی مدد کرتے ہین یہانتک کہ کتاب
اپنی اجل کو پہونچے۔ جب منکر اور نکیر قبر مین تیرے پاس آوین تو انسے میری بابت پوچھو وہ تجھے میرا
حال بتلاوینگے۔ تیرا نام مذنب (گنہگار) ہی کل کو تیرا نام محاسب (حساب کیا گیا) مناقش (حساب مین
سختی کیا گیا) ہے تو قبر مین بدحال ہی تجھے معلوم نہین کہ آیا تو دوزخی ہی یا بہشتی۔ تیری عاقبت
مبہم (نامعلوم) ہی اپنے حال کی صفائی پر مغرور نہو۔ تجھے معلوم نہین کہ کل تیرا کیا نام ہوگا اے
میرے بیٹے جب تو صبح کرے تو اپنے نفس سے شام کی بات نکر اور جب شام کرے تو صبح کی بات
نکر۔ کل جمع اسکے کہ تیرے لئے اور تجھپر اس مین شاہد ہے۔ چلا گیا اور معلوم نہین کہ آیندہ کل
تو پائیگا یا نہین۔ تو صرف آجکا بیٹا ہی مگر کسقدر غافل ہی۔ تیری غفلت کی علامت کیا ہی غافل
سے مجلس کہنا۔ ای احمق جسپر حق کے آثار ظاہر نہین اسنے کیون مجلس رکھتا ہی ایسی شی جسکی بنیاد
سست اور ظاہر رنگیلا اور اسکے باطن مین حق عزوجل پر بیحیائی اور چالاکی ہی کیون مجلس کہتا ہی تو
ایسی شی ہی جو کانہ ہونکو جمع کرنے اور آنکھون کو سرمہ نہ بیداری کے سرمگین کرنیکے ساتھ حاصل نہین ہوتی
تمام خلقت کا کوئی اعتبار نہین تمام تکلف کا کوئی اعتبار نہین۔ ای احمق کبھی اسکو اور کبھی اسکے
دروازہ پر جاکر اپنی جمع کو زیادہ کرنیکے لئے سوال کرتا ہی تیرے لئے نجات کی کسطرح امید رکھی
جاسکے۔ تو بادشاہ کے دروازے پر دربان کی طرح کیون نہ بنا جو آتا بادشاہ کو اوسکی آنیکی
اطلاع دیتا تجھی اسکے قبضہ سے سروکار ہوتا اسکی وحدت سے انس کرتا۔ تو نے خلقت کو اپنا عیال کیون
نہ بنایا اور خود اسنے الگ رہتا۔ گھر مین بیٹھکر صنعت مین مشغول ہوتا حتی کہ جب وہ تیرے دروازہ پر آتے تو
اپنے حال کی اصلاح کرتے تیرا گھر تیری خلوت ہوتا تیرا گھر تیرا دل ہوتا پھر تیرا گھر تیرا سر ہوتا تیرا گھر تیرا باطن
ہوتا تیری صحبت اپنے رب کی ساتھ اسکے امر پر قایم رہنے اور اسکی نہی سے باز رہنے اور اسکی قدر مین

اسکی موافقت کرنے سے ہوتی خلقت کے رزق تیری دعا اور ہمت مین ہونگے ایک آنکھہ کی تیزی بہ از آنکہ
عزت کی جاتی ہی جب تو اپنی خلوت مین بزرگ نیکو کارونکی عزت کرے اپنے مولی کی تابعداری کرے اسکی
نافرمانی نکرے قوم کی عزت کرے۔ اور اپنی نفس کو انکے نزدیک خوار کرے تو تیرا نام کریم رکھا جائیگا
پس جب تو کریم ہو جائیگا تو تیری سبب سے بہ از آنکہ کی عزت کی جائے گی تیرے اہل اور ہمسایون اور اہل
شہر کی بلا ہمیشہ تمہارے لئے رفع کیجائیگی۔ تو ہمیشہ لوگون کے دروازون سے گدا کرتا ہی تجھہ سے گدا کیا
جائیگا تجھہ سے کچھ کہانا مانگا جائیگا۔ تیرے دروازی پر لوگ آ کے دیکھینگے تو اپنی شان سے فارغ ہوگا۔ تو اپنے
گرد ایک خیمہ لگائیگا۔ تو بادشاہ کے قرب مین ایک پچھلی رات کو نازل ہوگا۔ تو بادشاہ کے قرب سے لوگ
اپنی شرافت اپنی قابلیت اپنی لیاقت ایک ظاہر کریگا اور ایک اپنی مقبول کو واضح اور اپنے فخرون کو
ظاہر کریگا۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد مین سے سب سے زیادہ نجیب ہوگا تاکہ آپ کی برکت تجھہ سے
کیمیائے عالم قول اور فعل حال اور مقابل کی جہت سے انبیاء کے وارث ہین سنو صرف اسم اور لقب سے نبوت
اسم ہی۔ اور رسالت لقب اے جاہل۔ نبوت اور رسالت تو گذر چکی ولایت غیبت بدلیت
تجھسے فوت نہین ہوئی ءَاَرَضِيتُم بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ (کیا تم آخرت سے دنیا کی حیات
پر راضی ہو) دنیا کی حیات تیرا نفس اور ہوا اور طبع ہے جو کچھہ شہوات میں سے زائل ہو جاوے وہ دنیا نہین
وہ تیرا مقسوم ہی۔ دنیا وہ ہی جسے تو اپنی ہمت اور ہاتھہ پاون سے لیتا ہی جو بادشاہ تجھہ پر لازم کرے وہ دنیا
سے نہین جو تیرے لئے ضروری ہو۔ وہ دنیا نہین گہر جو تجھے جگہہ دیتا۔ لباس جو تجھے ڈھانپتا روٹی
جو تجھے سیر کراتی ہی عورت جسکی طرف تو آرام لیتا ہی دنیا سے نہین۔ دنیا کی حیات خلقت پر توجہہ جو تجھے
خدا سے پیٹھہ پہیرتا ہی۔ ہوا الفقر کی ضد ہی۔ ہوا عبادت کی ضد ہی سبب مسبب کی ضد ہی ظاہر باطن کی
ضد ہی جب تو ظاہر کو محکم کریگا تجھے باطن کو مضبوط کرنیکا امر کیا جائیگا جب تو حکم کو استعمال کرنے سے محکم کریگا
تو اسکا علم اسکا تابع اسکا صاحب طبع سے فانی جسم والا ہو جائیگا تجھے علم کی لگام ڈالیگا اور تجھے خلق سے
رکھیگا تو وہ روح جو ان کے درمیان ایک موج ہو جائیگا۔ تو بادشاہ اور اسکے وزیر کے درمیان حاجب ہوگا تو
دنیا اور آخرت اور خلق اور حق عزوجل اور فرشتون کا محبوب ہو جائیگا۔ دلون کے لئے خوشی ہوگا

ہماری ایسی حالت ہے جو تمہاری حضور سے غایب ہی۔ حضرت داؤد نے اپنے بیٹے حضرت سلیمان سے (ان
دونون اور تمام نبیون اور رسولون اور مقرب فرشتون اور اولیا اور عالمین پر سلام ہو) کہا اے بیٹا شکستہ
معبدگاہ کیا ہی برا ہے اور اس سے زیادہ مبغوض وہ آدمی ہی جو عابد تھا۔ پھر اس نے اپنے رب کی عبادت چھوڑ دی
اَرَضِیْتُمْ بِالْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا مِنَ الْاٰخِرَۃِ (کیا تم آخرت سے حیات دنیا پر راضی ہو) دنیا کی حیات تیرا
وجود ہے اور آخرت تیری فنا ہمتون کے لئے تغیر ہی اور اسرار کے لئے تغیر اور عوام کے لئے تغیر اور
خواص کی لیے تغیر ہے۔ تو دنیا کو نہ دیکھے گا اور آخرت تیرے لیے نہین کھولی جائے گی۔ وہ جسکو تو چھپا نہین
تیرے پاس آئیگا۔ پس تو حیران رہے گا اور تجھے معلوم ہو جائیگا جو عقل مشترک کے ذریعہ تیرے پاس آئے
وہ دنیا مین سے ہے اور جو اس عقل کے ذریعے جو عقلون کی عقل ہے آئے وہ آخرت مین سے ہے تو
سر آخرت ہی۔ اور تیرا ظاہر دنیا۔ دنیا کے حالات حق عزوجل سے غیر ہین اور آخرت محل سے تعلق رکھتا
اور بیہودہ قیل و قال ہے اور تعریف اور ثنا اور مذمت سے اعراض کرنا اور غم کے ساتھ سیر کرنا ہی تیرا مقصد
وہ ہی جو تجھے رنج مین ڈالے جب تو اپنے ارادے مین سچا ہووے تو حق عزوجل تیرے ہاتھ کو پکڑیگا۔ قدر کی محبت
مین تجھے چلائیگا۔ تیرے دو قدمونکی فراخی حضرت آدم علیہ السّلام کے قدمون سے بباعث تیرے ارادے کے سچا
ہونے اور تیرے نیک ادب اور اپنے ہمسایون کے قول سے بہرا ہونیکے زیادہ فراخ ہوگی۔ اے جاہل تو
ہلاک ہووے۔ تو خدا اور اوسکی فضل اور انعامات سے جو اوسکے بندون کے لئے اسکے پاس ہین غافل ہے
اولیاء نے سنا اور اطاعت کی۔ ولی اول اپنا مقسوم لوح محفوظ مین دیکھتا ہی پھر اپنے اہل اور اولاد
کا مقسوم۔ حتی کہ جب متعجب ہوتا ہے تو اوسکے باطن مین آواز کی جاتی ہے۔ اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا
عَلَیْهِ (نہین ہے یہ مگر بندہ کہ ہمنے اسپر انعام کیا۔ وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَیْنَ الْاَخْیَارِ
(اور تحقیق وے ہمارے نزدیک برگزیدہ پسندیدہ ہین) یہ خیر سابقہ قسمت سے حاصل ہوتی ہے۔ پھر
مشایخ کے قدمونکی پیروی کرنے سے صفا ہوتی ہے۔ اور آپ سماع اور وجد کی حالت مین تھے کہ ایک
کاغذ جسمین کسی فقیہ نے کوئی مسئلہ دریافت کیا تھا لایا گیا۔ آپنے فرمایا۔ حتی کہ مین کلام مین اجازت
طلب کرون۔ اور مجھے الہام کیا جاوے۔ پھر فرمایا کہ آیا نکاح واجب ہی یا نہین۔ اسمین اختلاف ہے

بعضون نے کہا سنت ہی۔ اور بعضون نے کہا جب اپنے نفس سے خوف نہو تو عبادت مین مشغول رہنا اولیٰ ہے۔ امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک اور امام ابو حنیفہ نے کہا نکاح مین مشغول ہونا افضل ہے۔ تو جبتک مرید ہووے تو عبادت مین مشغول ہونا افضل ہے اور اگر مراد ہووے تو اپنے نفس مین تیرا کوئی اختیار نہین۔ خواہی وہ تیرا نکاح کردیوے یا اسکے سوا اور عبادت مین لگا وے۔ اگر وہان تیرا کچھہ مقسوم ہوگا تو تو اسکو لیگا۔ مقسوم تیرا دامن پکڑیگا اور خدا کے آگے عرض کرے گا۔ کہ اس سے جو مجھہ سے بہاگتا ہے۔ حالانکہ تو نے مجھے اسکی قسمت کیا میرا حق لے۔ مین کیا کرون۔ یہ مجھہ سے نفرت کرتا ہے۔ پس وہ تجھے اسکی طرف متوجہ کریگا۔ لیکن مرید کیلئے نکاح کرنا باطن کی جہت سے حرام ہے۔ اسیطرح زیادہ لباس اور زمین کی ملکیت وہ سیاح ہے اسکو ایک جگہہ قرار نہین۔ اسکے پاس کپڑے اور اسباب نہین۔ وہ اپنے تمام لباس سے برہنہ ہوتا ہے۔ پس جب اپنے مقصود کو حاصل کرلے۔ اور سیاحت ختم ہوجاوے۔ پہر اسکے مالک کا ارادہ ہے۔ اسکا نکاح کرے۔ اسکی وجہ مین اسے بالکم کرے۔ جو احمق کے ساتھہ ہوا وہ احمق کا احمق ہے۔ جس نے اللہ عز و جل کو شناخت نہ کیا۔ وہ آخرت سے دنیا کی حیات پر راضی ہوا۔ اے غلام تیرا مقسوم تیرا غیر نہ کہا سے گا۔ اپنی طبع اور ہوا کے ساتھہ شیطان کے ہاتھہ سے نہ کہا۔ بلکہ ایک ساعت انتظار کرنا۔ کہ تو جنت یا اپنے رب کی قرب کے گہر مین پہونچ جاوے۔ ایک آدمی نے آپکی خدمت مین عرض کی بچپن سے ابتک میرا ایک ورد (وظیفہ) تہا۔ اب جب مین کہڑا ہوتا ہون دو رکعت پڑہنے کے بعد مجھے مرض صرع (مرگی) عارض ہوجاتی ہے۔ آپنے خدا آپ سے راضی ہو فرمایا۔ اسپر سابقہ لمحہ کا حمیکا را نہ پڑا ہوگا۔ صدیق کی آنکہہ نے حق عز و جل کی طرف گذرنے کے وقت تجھے دیکہا اور پسند کیا۔ پس اپنے ساتہیون سے کہا اسکو اپنے ہمراہ لیلو۔ تمہاری عمر کے دنو مین اللہ عز و جل کیطرف سے نفحات (خوشبوئین) ہین۔ اسکی نفحات کو حاصل کرو۔ اپنے دلکو بوڑہا نہ بنا۔ اسکے مالک نے اسے اپنے قرب کے دروازے پر بٹہلایا ہے۔ ظاہری ضعف اور باطنی قوت والا بنا ہوگا۔ تیرے دل کی کمزوری نہ ہوگی۔ اسکا چہرا نرم ہوا۔ غیرت اور منت نے اسکے سر کو پہیٹ گیا۔ تیرے دل نے اپنے رب کے دروازے کو دیکہا۔ قرب کی ہیبت اسپر چہاگئی۔ اسنے اسے پچہاڑ دیا۔ دل کی حفاظت مین بڑا شغل ہے۔ دل کے اعمال مین سے ایک ذرہ ظاہر کے اعمال سے ہزار درجہ اچہا ہے۔ جبتک کہ تو

خواہش اور سنن کو لازم پکڑے۔ تجھے کوئی ضرر نہین۔ جنیدؒ سے کہا گیا کہ ایک شہری چکی پیس رہا ہے۔ کچھہ
کہاتا اور پیتا نہین۔ آپنے فرمایا نماز کے وقتون مین اسکے حال کو دیکھو۔ عرض کیگئی کہ جب موذن بانگ دیتا
ہے تو پہر جاتا ہے۔ آپنے فرمایا کچھہ حرج نہین بعضے ایسے ہین جو بچپن سے موت تک اعمال پر قدرت رکھتے ہین
اور بعض ایسے ہین جو ضعیفی تک عمل کرتے ہین۔ اگر یہ قرب کی جہت سے۔ علم کی جہت سے۔ مشاہدہ
کی جہت سے ہو تو کچھہ ڈر نہین۔ اور اگر اسکے سوا ہو تو وہ شیطان ہے جو تجھے گمراہ کرتا۔ اور نفس ہے جو
تجھے ایذا دیتا ہے۔ حکم کی صحبت علم کا نتیجہ دیتی ہے۔ انکسار نتیجہ پیدا کرتا ہے۔ کیا تجھے اسکی کوئی خبر ہے
الگ ہو پہر مل اور مل پہر ملا۔ اے خسارہ اونکا جو حرص اور امید اور غرور کے مکانون پر بیٹھے ہین لاچار
تیرا سر مر جائیگا۔ اور تیرا دل سیاہ ہوگا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اِنَّ الْقُلُوْبَ لَتَصْدَءُ وَاِنَّ
جَلَاءُ ھَا الْقُرْاٰنُ (تحقیق دلون کو زنگار لگتا ہے اور تحقیق انکا صیقل قرآن ہے)
اے خدا ہمکو ہدایت دے۔ اور ہمین ہادی بنا۔ اے خدا ہمپر رحم کر اور ہمارے ذریعے اورون پر
رحم کر۔ ہمین اپنی معرفت عطا کر۔ اور ہمارے ذریعے اورون کو معرفت عطا کر۔ جہان کہین کہ مین ہون
مجھے مبارک بنا۔ مل پہر علحدہ ہو پہر ملا۔ فقیہ ہو پہر گوشہ نشین کر۔ جس نے جہالت کے ساتھہ خدا کی
عبادت کی اسکا فساد اصلاح سے زیادہ ہوتا ہے۔ اپنے ساتھہ اپنے رب کی شرع کے حکم کا چراغ
لے اور علم پر داخل ہو۔ اسباب کو قطع کر۔ بہائیون اور ہمسائیون سے جدا ہو۔ معقومات مین زہد اچہا
نہین۔ اپنی صورت کو اپنی پیشہ دکہا۔ معقومات کی طرف پیٹھہ کر۔ زہد کر۔ پہر زہد مین تکلف کر۔ تکلف سے
ساتھہ اعراض کر۔ اپنی حرص کو چہوڑ۔ نیک ادب کر۔ اسکے سوا اورون سے قطع کر۔ اغیار اور اسباب سے
جدا ہو۔ اپنے چراغ کے گل ہو جانے اور ہمیشہ کے اندہیرے سے ڈرتا رہ۔ پس اس حال مین کہ تو ایسا ہوگا۔
خدا اپنی امداد کا سامان تیرے چراغ مین اپنا نور تیرے علم مین ڈالیگا۔ جس نے اپنے علم پر عمل کیا۔ البتہ
اوسکو وہ علم عطا کرتا ہے جو اسکو حاصل نہین ہوا۔ جو چالیس صبحین (یعنے چالیس روز) خدا کے لئے
اخلاص کرتا ہے۔ اسکے دل سے اسکی زبان پر حکمت کے چشمے جاری ہوتے ہین۔ اس حال مین کہ وہ
ایسا ہوتا ہے۔ ناگاہ حق عزوجل کی آگ کو دیکھتا ہے۔ جس طرح حضرت موسی علیہ السلام نے جب آگ کو

کو دیکھا فَقَالَ لِاَھْلِہِ امْکُثُوٓا اِنِّیٓ اٰنَسْتُ نَارًا (اپنی بیوی سے کہا ٹھیرو - مین نے آگ دیکھی ہے) خدا نے آگ کے ذریعے اسکو پکارا - نار کو اسکا قرب بنایا - اسکو دیکھنا اپنی طرف دلیل بنایا - وہ اپنے دل کے درخت سے آگ کو دیکھتا ہے - اپنے نفس اور ہوا اور اسباب اور وجود کو کہتا ہے - یہان ٹھیرو - مینے آگ دیکھی ہے - پھر دل کو پکارتا ہے اِنِّیٓ اَنَا رَبُّکَ (تحقیق مین تیرا رب ہون) مین خدا ہون پس میری عبادت کر - میرے غیر کے لئے ذلیل نہو - مجھے پہچان اور میرے غیر سے جاہل ہو - مجھ سے مل اور میرے غیر سے جدا ہو مجھے طلب کر - اور میرے غیر سے ناواقف کر - میرے علم مین میرے قرب میرے ملک میری بادشاہت کی طرف متوجہ ہوجا کہ جب یہ تیرے لئے کامل ہوجائیگا لقا (ملاقات) پوری ہوگئی - گذرا جو کچھ گذرا - اَوْحٰیٓ اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی (اسنے وحی کی اپنے بندے کی طرف جو وحی کی) حجاب دور ہوی - کدورت جاتی رہی - نفس نے آرام حاصل کیا - سکون آگئی - الطاف آگئین - اے دل فرعون کی طرف جا شیطان اور نفس اور ہوا کی طرف لوٹ - انکو میری طرف کا رستہ بتا انکو میری طرف ہدایت کر - انکو کہہ - یٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ اَھْدِکُمْ سَبِیْلَ الرَّشَادِ (اے قوم میری تابعداری کرو - مین تجھے ہدایت کی راہ بتاؤنگا) مل پھر جدا ہوا - پھر مل پھر ملا - آئے سکین قریب ہے کہ تیری طاقتین تجھ سے جدا اور خیانت کرینگی - اور تیرے دوست تجھے چھوڑ دینگے اور تو دنیا کے فقر اور آخرت کے عذاب مین مبتلا ہوگا - قبر تجھے تنگ کریگی - حتے کہ تیری پسلیان مختلف ہونگی - اور تجھے منکر اور نکیر کے جواب سے گونگا کردیگی - تو قبر مین عذاب کیا جائیگا - اور تیرے لئے دوزخ کی طرف سے دروازہ کھولا جائیگا - اسکا عذاب اور اسکی گرم ہوا تجھے آئیگی - اے ہماری قوم اس گھر (یعنی دنیا) مین نیک ادب کرو تاکہ تمہارا ظاہر اور باطن سلامت رہے حتے کہ تو اسکے سامنے کھڑا کیا جاے - اسوقت تیری آنکھون اور تیرے منھ اور تیرے کانون سے پردے اٹھ جائینگے - اور وہ تجھے لقمے دیگا اور تجھے قوت سے قوت کی طرف اور بصیرت سے بصیرت کیطرف اور آبادی سے آبادی کیطرف اور بقا سے بقا کی طرف اور رزق سے رزق کیطرف ترقی دیگا تیری ہی کا شکر کریگا - تیرے نیک ادب کی تعریف کریگا - تیرا نام مشکور رکھے گا - جدا اسکے کہ

اس نے تیرا نام صابر عاقل دیندار رکھا۔ تیری حالت کو بدلائیگا۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ (خدا کسی قوم کی حالت کو نہین بدلتا جبتک کہ وہ اپنی حالت کو نہ بدلے) شرع کی پہر علم کی۔ پہر قدر کی متابعت سے بڑے حلقون کو بدلائین۔ گویا کہ وے انکی ہاتہہ پانون۔ انکے خبیث اعضا کو کاٹنے کے لئے پہینک پلائے گئے ہین۔ انہین گوشت خورہ ڈالا گیا۔ وہ بے حرکت بیچون وبیچرا ہین۔ عقلین یعنی بشریہ جاتی رہین۔ حتی کہ جب بیہوشی کے دن جاتے رہے اور عقل انکی طرف واپس آئی۔ تو انکے رب کی مہربانیان تغیر دینے اور بدلانے کے لئے آئین۔ بہوک کے بعد طعام ہے۔ پیاس کے بعد شراب ہے۔ برہنگی کے بعد لباس ہے۔ جبتک تو راہ مین ہو تو وہ تجہہ کو کام کرتا ہے تاکہ تیری شہوت کی آگ بجہہ جاوے۔ تو اس حکم کا حق ادا کرے۔ شرعی امرون بموجب لیوے اور اسکی منہیات سے باز رہے۔ یہ دن ختم ہو جائین۔ اور تیرے قدم راتکی چلانے اور دن کے آنے کیساتہہ حق عزوجل کی طرف قریب تھے۔ اولیاء کی کئی قسمین ہین۔ بعض ایسے ہین جنکا سفر دن اور مہینے اور سالون مین ختم ہوتا ہے اپنے وقتکو لم (کیون) اور کیف (کسطرح) اور سَوْفَ (قریب ہے) مین ضایع نکر بلکہ ہمت کی کمر کو باندہ عمل کر۔ شاید کہ جب تو اسکے گہر مین کام کرے۔ تجہے کا نیوالی آلیوے۔ شاید اوسکی لونڈیون مین سے کوئی لونڈی تجہہ پر عاشق ہو جاوے۔ پس تو اس سے نکاح کرے۔ اپنی صورت کو بدلائے۔ اپنی زنبیل اور کہلاڑی کو پہینکڈالے۔ سردار یا بادشاہ بنایا جاوے۔ نائب یا وزیر کیا جاوے۔ جس نے اللہ کو پہچانا۔ اسکو پہر زیادہ معلوم نہین ہوتا جب تو اس تک پہونچ جاویگا وہ تیری خواہش کرے گا۔ زہد اور ترک معرفت سے پہلے ہے بادشاہ تک پہنچنے کے پہلا اس سے پہلے کہ اپنے آپکو پہچانے کہ تو کون ہے۔ اور تیرا لقب کیا ہے اور تیرا نام کیا۔ بندہ اپنے حظوظ نفس۔ اپنی کپڑے اپنے پوشاک اپنے گہر اپنے اہل اور اولاد اور ہمسایون اور بیوی اور دوستونکو ترک کر دیتا ہے۔ ایک پاؤن آگے کرتا ہے اور دوسرا پیچہے۔ امید اور خوف کے دو قدم اٹہاتا ہے۔ کسی چیز پر پڑ رہتا ہے۔ وہ کل سے جاہل ہو اپس کل کوا پنے فائدہ اور ضرر پر ناواقف ہونیکے باعث ترک کیا پس جب سبکو ترک کیا تو بادشاہ کا دروازہ آگیا۔ اسپر دائیے اور بائین۔ اپنے پیچہے پاؤن سے گذرتا ہوا امیدوار ہو کر کہڑا ہوتا ہے۔ اسے معلوم نہین کہ اس سے

کیا معاینہ کیا جائیگا۔ حالانکہ بادشاہ اوسکی طرف دیکھتا اور اوسے اسکی اطلاع ہے اپنے غلامونکو کہتا ہی کہ اسکو سب پر فضیلت دو۔ پہر وہ ہمیشہ ایک شغل سے دوسرے شغل لگایا جاتا ہے۔ حتے کہ اسکے سامنے حاجب بنایا جاتا اور اکیلا اسکے سامنے ہوتا ہے۔ اسکے اسرار پر خلعت اور طوق اور ٹپکے اور تاج کے ساتھ واقفیت حاصل کرتا ہے۔ اپنے اہل کیطرف لکھتا ہے اِيتُونِي بِأَهْلِكُمْ أَجْمَعِيْنَ اپنے سارے کنبے سمیت میرے پاس آؤ) بعد اسکے کہ بادشاہ سے عہد لیتا ہے کہ اسکی حالت کو نہ بدلیگا۔ اسکے لیئے دائمی صحبت اور دائمی ولایت کا فرمان لکہا جاتا ہے۔ اسلئے کہ معرفت کے ساتھ زہد نہیں رہتا اور ایسا کرو رون مین سے ایک ہے۔ یہ ایسی شے ہے جو قدر اور سابقہ اور علم سے حاصل ہوتی ہے تو ان لوگون سے نہ بن جنکی حق مین خدا سنفوبا یاد کر۔ لَا أُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ (اور مین نفس لوامہ کی قسم کہاتا ہون۔ مومن اپنے نفس سے حساب لیتے ہوئے کہتا ہے۔ مینے اپنی بات سے کہا ارادہ کیا ہے۔ اپنے قدم اوٹھانے سے کیا ارادہ کیا۔ اپنے کہانے سے کیا مقصد رکہا۔ ادب کرتے ہوئے کہتا ہے۔ مین نے کیون کیا۔ کسلیئے کیا۔ آیا یہ قرآن اور حدیث کے موافق ہے۔ محاسبہ کے بعد تم یقین کو لازم پکڑو۔ کیونکہ وہ خلاصہ ایمان ہے یقین کے بغیر فرایض ادا نہیں ہوتے سو یقین کے بغیر دنیا مین زہد نہیں ہے۔ دعا کی قبولیت کے وقت سکون اور آرام ہے۔ پس اگر وہ تیری دعا کو قبول نہ کرے۔ تو تو اعتراض کرتا ہے۔ ہر ایک شی مین اللہ عزوجل کیطرف رجوع لانا صدیقون کی علامت سے ہے۔ اور جب وہ اپنے حال کو چہپانے کا ارادہ رکہتے ہین تو لینے اور عطا مین خلعت کی طرف رجوع لاتے ہین۔ اسکے دل انکے ساتھ ہین۔ اور بدن خلق کے ساتھ۔ ابن آدم کو اس دنیا مین عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ تاکہ وہ اپنی طبع کو بدلائے۔ اپنے نفس اور شیطان اور ہوا سے جہاد کرے تاکہ چوپاؤن کے صفات سے انسانی اخلاق کی طرف نقل کرے اَكَفَرْتَ بِالَّذِي خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ ثُمَّ سَوَّاكَ رَجُلًا (کیا تو نے اس سے کفر کیا جس نے تجھے مٹی سے بنایا پہر نطفہ سے پہر تجھے ٹہیک آدمی بنایا) کیا اسکی جزا یہی ہے کہ تو اسکا کفر کرے۔ اسکا انکار کرے۔ لوگونکی آنکھون سے شرماتا ہے تاکہ تجھے دیکھہ نہ لین خدا سے بیقین شرماتا۔ حالانکہ وہ تجھے دیکھہ رہا ہے۔ اسے کہ تو ظاہر مین ولایت کا دعوی کرتا ہی اور

ظاہر خدا کی نافرمانی کرتا ہے۔ تو اس سے نہین شرماتا۔ حالانکہ وہ تیرے سر اور سر تیرے پر مطلع ہے۔ اور اسے کہ تو فقر کو ظاہر کرتا اور دولتمندی کو چھپاتا ہے۔ کیا تجھے شرم نہین آتی۔ دین کو دنیا کی عوض فروخت کرتا ہے۔ وَمَا بِكُم مِّن نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللَّهِ (اور تمہارے پاس جو نعمت ہے خدا کی طرف سے ہے) تیرا شکر کہان ہے (اسے غلام) اپنے خالق کی راہ مین کیسی کو تہمت نہ لگا۔ شاید کہ تو خطا کرے۔ اور وہ صواب کو پہونچے۔ اور دوسرے عیب نہ رکھ تاکہ تیرے عمل نیک ہو جاوین۔ نیک کہنا اور برا کہنا شرع کا کام ہے نہ عقلون کا۔ یہ ظاہر کی وجہ سے ہے اور تو اپنے حالات مین اسطرح رہ کہ برا کہنا اور نیک کہنا باطن کے سپرد ہو۔ دل کا فتوی فقیہ کے فتوے پر حکم غالب ہی اسلئے کہ فقیہ اپنے اجتہاد سے فتوی دیتا ہے اور دل فتوے نہین دیتا مگر عزیمت سے کہ اسپر خدا راضی ہے۔ اسکے موافق ہے۔ یہ حکم بر علم کی قضا ہے۔ اول حکم کے غلام بنو۔ پھر علم کے۔ مع حکم کی غلامی کے۔ اسطرح کہ اسکے موافق اور اسکے آگے ذلیل ہو جاؤ۔ علم کے ساتھ حکم کی صحبت مین داخل ہو۔ جو حقیقت کہ شرع اسپر شہادت نہ دے وہ زندقہ (مرتد ہونا) ہے جب تو اہل عرفان پر داخل ہووے تو اونہین کہا ہو جسمین وہ کہرے ہوے۔ اسی سے کہا جس نے اونہون نے کہا یا۔ اور سر اور خلوت مین اونہون نے اللہ عزوجل کا شکریہ ادا کیا۔ اے اس شہر کے باشندو۔ جن حالات مین تم ہو۔ ان سب کو مین برا جانتا ہون اور جن حالات مین کہ مین ہون ان سب کو تم برا جانتے ہو۔ ہم دونون ضدین ہین۔ متفق نہون گے مین تمہارے درمیان آسمانون کے مالک کی قوت سے زندگی بسر کرتا ہون۔ ہمارے دلون کی خبروان۔ (نیکی کارون) کو قرار نہین۔ تیری جوانی خالق عزوجل کے غضب مین باطل ہوی۔ اپنی عورت اور اولاد اور ہمسائے اور بادشاہ کو راضی کرتا ہے۔ اور فرشتون اور حق عزوجل کو غصے کرتا ہے وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ (حالانکہ اسی کیطرف بازگشت ہی) موت کی اجابت تجھے ضروری ہوگی۔ تو باپون اور ماؤن۔ اور بھائیون اور دوستون اور بادشاہون سے ملیگا۔ تم مین سے کوی نہ کہے کہ قیامت کب قایم ہوگی۔ اسلئے جب وہ مرتا ہے تو اسکی قیامت قایم ہو جاتی ہے۔ اللہ عزوجل کے دوست وہان۔ اسکے قرب مین ہین۔ خدا کی نسبت زندہ ہین۔ وہ کئی موتین دے۔ پہلی حرام ہے۔ دوسری باشبہ ہے تیسری مباح ہے۔ چوتھی حلال مطلق ہے۔ پانچوین ہر ایک شئے سے جو اللہ عزوجل کے سوا ہے۔ وہ اپنی

چیزوں سے مردہ ہیں۔ نہ انکو طلب کرتے ہیں اور نہ انکے قریب جاتے۔ گویا کہ معانی بلا صورت سے مسخ کئے گئے ہیں پھر اللہ تعالیٰ نے انکو زندہ کیا۔ بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا (اسکا جاری ہونا اور ٹھہرنا اللہ کے نام سے ہے۔ جب دل قدر کے دریاؤں میں چلیں تو انکے لنگر ڈالنے کی جگہہ اسکے (یعنی خدا کے) علم اور قرب کا دروازہ ہے۔ بیداری خدمت ہے اور نیند وصلت (ملجانا) جب بندہ نماز میں جو جاتا ہے تو اللہ اوسکے ساتھ فرشتوں میں فخر کرتا ہے۔ جسم پنجرہ ہے۔ روح پرندہ۔ اہل معرفت کے نزدیک خلق مکھیوں اور بھڑوں اور ریشم کے کیڑوں کی طرح ہے۔ انکے حالات کو تم ضبط نہیں کر سکتے۔ عقلمند ہو۔ خدا کا مقابلہ نہیں کرتا مگر احمق۔ اور اسکے مقابلہ میں ہلاک نہیں ہوتا مگر ہلاک ہونیوالا۔ جو شخص تجھکو خرچ کرنے اور سخاوت کا حکم کرے وہ تیرا دوست ہے۔ جس شخص نے فقیروں کے مال سے غنی طلب کی وہ اسکا محتاج ہوا۔ صرف اسلام کے ساتھ تجھسے قناعت نہکی جاے گی تو کب سچے عمل اور حق کو کریگا۔ جب میرے اعضا حرکت کریں تو جان لے کہ تجھ میں میرا دل چلا گیا۔ اے دنیا ابتداے حال میں اپنے دوستوں سے سرکشی کر۔ تاکہ وہ تجھے دوست نرکھیں اور آخر میں اونکی خدمت کرتا کہ وہ تجھہ میں مشغول نہو جائیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مریم کے بیٹے کا یہ حال تھا کہ جب اونکے پاس قیامت کا ذکر کیا جاتا تو وہ اسطرح چلاتے جسطرح وہ عورت چلاتی ہے جسکا بچہ مرگیا ہو۔ اور فرماتے۔ ابن آدم کے لئے لایق نہیں ہے کہ جب اسکے پاس قیامت کا ذکر کیا جاے تو سکوت اختیار کرے تو عدم سے تجھہ میں حسن نہیں تو کبھی عاشق نہیں بنا اور نہ معشوق بنا۔ وہ دنیا میں زیادہ دیر ٹھیرنے سے رنجیدہ ہوا۔ اس لئے کہ اسے ہوا اور نفس اور طبع اور شیطان کے غلبہ کے باعث چیزوں کے بدلنے اور خلق کی طرف محتاج ہونے اور خدا سے حجاب میں ہونے کا خوف ہے۔ جو شخص اس دنیا میں بیخوف ہوا وہ بڑا سخت جاہل ہے۔ اے غلام جسقدر خوف زیادہ ہوگا امن زیادہ ہوگا۔ مجھے اپنی حیات کی قسم۔ وہ تجھے مقرب بنائیگا۔ تجھے اپنے قریب کریگا۔ اور تجھسے باتیں کرے گا۔ اور تجھے لقمہ دے گا اور تجھے واقف کرے گا۔ اور تجھے مشاہدہ کرائیگا۔ اور تیرے لئے دروازوں کو کھولدیگا۔ اور اپنے فضل اور قرب کے دسترخوان پر تجھے بٹھائیگا۔ اور تجھسے خوش طبعی کریگا۔ لیکن وہ تجھسے رنج طلب کرتا ہے۔ آپکی طرف ایک آدمی کچھ سوال کرنے کے لئے اُٹھا لیکن آپنے اسکی نہ سنی اور فرمایا۔ یہ موقع

بیچ کا ہی۔ تجلی چمک رہی ہے اور عنقریب ہوکر بادل اور بارش اُتریگی۔ بند وجنتا مغرب سے قریب ہوگا۔
اور قریب احکام کو منسوخ کرنے اور دین کی کتاب کو اسنے ہاتھ میں لینے اور اسکے اسرار اور ان چیزوں پر جو اسکی
طرف سے ہونگی اطلاع پانے کے بعد ہی ہوتا ہے۔ اخوان الصفا رسالہ عقیل کے بیٹے کا بھائی اساتون فراتہان
سے واقف اور نفیسہ تھا۔ نصرانی بنگلیا اور ان کے شہروں میں آیا ہے۔ کہا گیا کہ اسکے گلے میں صلیب
لٹک رہی تھی۔ اس سے پوچھا گیا کہ ان فرشتوں اور عبادت کا کیا ... ہے۔ اس نے جواب دیا کہ میں
قرآن سے سوا ایک آیت کے اور کچھ ... یاد نہیں ہے ... وقدمنا الیٰ ما عملوا من عمل فجعلناه هباءً
منثوراً۔ اور ... اُنکے ان اعمال کی طرف ... اور انکو غبار پراگندہ بنا دیا۔ اول حرم
مرتد ہوا ہے ... جب ... مرتد ہو جاسے تو اسکا ظہور ضروری ہے
النار فی النبی ... فی المسجد کا ... فی القدر ... اکبر ... میں ظاہر
شریعت ... اگر ... تو تیرے گناہ تیرے آگے ... اور
نہیں۔ اسے کافر ہے فاسق۔ ... ہے۔ علم کی
خدمت کرو اور علم کو طلب کرو۔ اسلئے کہ علم تمہارے لئے ظاہر کریگا۔ عالم ... اور ... پیدا کرے۔
لیس اگر ... اشخاص میں سے ہو تو وہ تجھے اپنے علم پر اطلاع دیگا جب ... ہوئی ایک
لیے سے تو تو ... پوشیدہ ... داخل ہو ... تو دروازہ کو کھلا پائیگا ... کیا جاتا
طرف اکیلا نہ داخل ہو ... یا بُنَیَّ ... میرے پاس اپنے
سارے کنبے کو لاؤ۔ اسے ... سرتو اور ... اول اور ... ہاتھ پاؤں اور کل ... اسوقت خرید
فروخت اور ... نہیں۔ اسے ... وہ کہ ... نہیں کہا ... وہ کہ ... نہیں بیا پی۔ جب تو نے
کوئیں کے کھودنے اور کدال مارنے پر صبر کیا تو جاری پانی ظاہر ہوگیا۔ سفر کرنے والے اور
اترنے والے کی جائے پناہ ہوا۔ جب تو ... دن اور ... کی تکلیف پر صبر کرے۔ تو کب عارف ہوگا
اسے فقر صبر کر عنقریب خدا تیری طرف دیکھیگا پس تجھ کو بادشاہ بنائیگا۔ اور تیرے سر پر تاج رکھیگا۔ اور تجھے
بزرگی اور بادشاہی اور جلال کا لباس پہنائیگا۔ اے خدا ... بعید کر اور اپنی طرف قریب

سے خدا ان سے غنی کر اور اپنا فقیر بنا۔ اے خدا اپنے غیر سے غنی کر اپنے ساتھ حفاظت کر۔ جب تیرا دل قرب کے دروازہ
سے تعلق پکڑے اور وجود کی تاریکی میں ہو تو اسپر علم کی نظر روشن ہوگی۔ اور سر کے تیر سے تیرے دل کی آنکھ
میں سوراخ ڈالا جائیگا۔ اور تقدیروں کی فہرست بھی تیرے ہاتھ ڈالی جائیگی۔ اسوقت تو نسبت میں ہر ایک کی مملکت
کے بادشاہوں اور برگزیدہ اولیاؤں کے لئے نقد ہے۔ داخل ہونے کے بعد کہانا اور پینا مستور ورع
کر تو کہا بھلا او پیتیگا۔ اور ان سے مایل ہوگا اور کہیگا۔ میں اللہ کے دوستوں سے ہوں۔ میں ابدال
ہوں۔ یہ صرف آرزو کرنے سے حاصل نہیں ہوتا۔ مخلوق آدمی ہرگز بدعا سے اللہ کے ارادت
کی طرف دیکھتے ہیں۔ ... پہلے ... وہ ... اسکا کوئی نہیں ہے۔ آپ ...
پہنچا اور اپنا چہرہ مبارک تمام مخلوق کی طرف پھیرا اور کہا جو شخص خلوت میں پرہیزگاری کریگا۔
جیسا اللہ عزوجل کی محبت کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے۔ جو شخص مال اور ملکیت کو خرچ کرنے کے
بغیر جنت کی محبت کا دعویٰ کرے۔ وہ جھوٹا ہے۔ جو شخص فقرا و فقیروں کے ساتھ محبت رکھنے کے
بغیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا دعویٰ کرے۔ وہ جھوٹا ہے۔ ظاہری آنکھوں سے دنیا کا مشاہدہ
ہوتا ہے اور دل کی آنکھوں سے آخرت کا۔ اور مولیٰ کی آنکھوں سے مشاہدہ کیا جاتا ہے۔ تو مخلوق کا
اتباع کرتا ہے۔ اسطرح کہ انکی آواز اپنی آواز کو حفاظت ادب اونچا نہیں کرتا۔ اور حق عزوجل کا نافرمانی
سے مقابلہ کرتا۔ اور اپنے افعال سے معارضہ کرتا ہے۔ تیرا برا ہو۔ سورج نہیں چھپتا اگر اسپر جو مخلوق
سے ناواقف ہو اور اسپر جسنے اپنی حرص اور طبع اور نفس پر اللہ کو فضیلت دی اور راضی کیا۔
یہ عقد ہے اس سے روح اور طبع موافقت اور رغبت سے لئے جاتے ہیں جبر کے ساتھ نہیں۔ الا
مَنْ اُکْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِيْمَانِ (مگر جو مجبور کیا گیا اور اسکا دل ایمان سے مطمئن ہے)
سچا مرید ہر ایک دروازہ میں تو اسپر وارد ہوتا ہے۔ اپنے اعمال ظاہری علم کے شیشہ پر پیش کرتا ہے۔
اور اپنے باطنی اعمال علم کے شیشہ پر۔ پس اگر اسکے عمل دونوں شیشوں کے موافق ہوں۔ انکو مالک عزوجل
پر داخل کرتا ہے۔ اور اگر ایک شیشہ میں موافق ہو دوسرے میں نہیں۔ تو داخل نہیں کرتا۔ دروازہ پر بیٹھتا ہے
اور اسے کہا جاتا ہے اپنے عمر کو مضبوط کر۔ تاکہ تیری سعی مشکور ہو اور تیرے امر کا حمد بجالاتا ہے۔

یہ ایسا دروازہ ہے کہ جسکی طرف حکم اور علم کے دروازے کے سوا کوئی رستہ نہیں۔ یعنی جب بلایا جاتا ہے تو تیرے لئے
سب کام چھوڑے جاتے ہیں گے۔ ان کامون کے درمیان تمیز کر تو وہ تیرے اور رب عزوجل کے درمیان واسطہ سا حائل ہو
کوئی اطلاع نہیں ہوتا۔ نہ مقرب فرشتہ اور نہ مرسل نبی۔ اسے شرعی عقلیں جاتی رہیں اور انکو سب سے بالائی عقل
عنایت کیگئی حتی کہ جب انکے نفس کے ذن جاتے رہے تو بھوک کے بعد کھانے کی طرف اور پیاس کے بعد
شراب کی طرف اور بیداری کے بعد نیند کی طرف اور رنج کے بعد راحت کی طرف رد کئے گئے۔ پھر اسکو کوئی
شغل دیا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ اسرار کے خزانون پر اطلاع پاتا ہے۔ پھر یہ دن اہل شہر اور اہل ولایت جسپر چلتا ہے
اطلاع پاتا ہے۔ اور جب قطب ہو تو تمام دنیا والون کے عملون اور انکی مقسوم اور انکی انجام کار پر مطلع ہوتا ہے
اور اسی اسرار کے خزانون پر واقفیت ہوتی ہے۔ اسپر دنیا کی کوئی نیکی اور بدی مخفی نہیں رہتی۔ اسلئے کہ وہ
بادشاہ کا خاص راز دار ہے۔ اسکے (خدا کے) نبیون اور رسولون کا نائب مملکت کا امین وہی ہے۔ اپنے
زمانہ کا قطب۔ اسکا دل فرشتون اور بشر کا مورد ہے۔ حق عزوجل اسکی طرف نظر کرتا ہے جب کسی بندے
کو اپنی طرف کرنا چاہتا ہے۔ تو اول اسے بنی آدم سے وحشت میں ڈالتا ہے۔ پھر درندون اور وحشیون اور
جنون کے ساتھ اسکو مانوس کرتا ہے حتی کہ جب اس سے انسانی وحشت جنون اور درندون کے ساتھ
انس ہونے سے دور ہو جاتی ہے۔ تو مختلف صورتون میں اسکو فرشتون کے ساتھ مانوس کرتا ہے۔ وہ جنگلون
اور بیابانون اور میدانون میں انکی کلام سنتا ہے۔ اے کہ تو نے خدا ہی کا ہو رہنے کا پختہ ارادہ کیا ہے۔ آ اے
حق عزوجل کے طالب سلام کو سن۔ پھر دیکھ۔ حتی کہ جب انکے کلام سے مانوس ہوتا اور انکی صورتون کو
دیکھنے کا مشتاق ہوتا ہے تو اسکے اور انکے درمیان سے پردے اٹھائے جاتے ہیں۔ خدا کی مخلوق میں سے
فرشتون سے زیادہ کسی کی کلام لذیذ تر نہیں ہے صورت میں سب سے زیادہ خوبصورت ہیں۔ کلام میں سب سے زیادہ لذیذ
پھر حجاب کیا جاتا ہے پھر اسے اسکے قرب کا انس حاصل ہوتا ہے۔ پھر اسکے جو ہوتا ہے ہوتا ہے۔ اسکے بعد سکوت پر
ٹھکرہی کی حالت ہے۔ جیسا کہ حضرت موسی علیہ السلام کی ماں پر ہوئی جب انکو آپ پر خوف پیدا ہوا۔ اے دل
جب انہوں پر تیرے بچے میں سے خوف کرے تو جسم کو جنگلون اور بیابانون کے درمیان ڈال۔ اور اپنے کنبے اور دوستون
سے الگ تنہا ہو رہ جیسے ابھی ہے۔ اسنے اپنے بیٹے کو دریا میں ڈالدیا۔ اور تو دو قدم نکلکر جا

یہ تیرے ناقص ایمان کے باعث ہے۔ لَوْلَا اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰی قَلْبِهَا (اگر ہم اسکے دل کو تقویت نہ دیتے)
اسیطرح جب تو اپنی مراد اور مقصود کے قطع ہونے کے وقت جنگل میں خوف کھائیگا۔ حتیٰ کہ تو خلق اور سبب کی طرف
لوٹنے پر تیار ہووے تو اسوقت تیرے دلکو تقویت دیجائیگی۔ اے ناقص توحید۔ ناقص علم۔ ناقص تقویٰ والو تم ہر حال میں
توبہ کرنے پہ مستعد ہو۔ اے کمبخت۔ دین کے عوض دنیا کہانا نفاق ہے۔ اور ہاتھ پاؤں ہلا کر کہانا سنت ہے
اس سنت کو اختیار کرنا کہ مومن ہو جا۔ صنعت تیرے ہاتھ میں ہو۔ اور خلق کے دروازے تیرے دل سے بند ہوں۔ اسوقت
تو مومن ہے۔ باہر آ۔ یا اسکے علم کے گہر میں پہر اگونگا ہو کر دل کو ساتھ بیٹھ۔ خدا کے سوا کسیکی نہ سُن۔ خدا کی فضل کے سوا
کسیکو نہ دیکھ۔ پہر اسکے بعد سیاحت (سیر کرنا) ہے۔ کوتوال کے ساتھ اطراف زمین پر سیر کر۔ اے قوم کیا یہ نہیں کہ
تم میں کا ہر ایک جب کسی شی کو پاتا ہے۔ اسے لیتا اور مسافرت کرتا۔ اور خلق سے لینے کی خاطر سفر کرتا ہے۔ حالانکہ
حقیقی حالت عزوجل سے لیتا ہے۔ مگر جب اسکا درجہ ترقی پاتا اور اسکی ولایت متحقق ہو جاتی ہے تو اسکی دل میں
اخذ (لینا) اور عطا (دینا) نہیں گذرتا۔ اسکے پاس چیزیں آتی ہیں۔ اور وہ اونسے غایب ہوتا ہے۔ انکا تناول
کرنا اسکی قسمت میں کیا جاتا ہے۔ اے موسیٰ کی ماں۔ جب تجھے اسکا خوف ہو تو اسے دریا میں ڈالدے اور تو جب
اپنے دین پہ خوف کرے۔ تو اپنے دلکو اللہ کی طرف ڈال۔ اپنا دل اوسکے سپرد کر۔ اپنا اہل اوسکے سپرد کر۔ کیونکہ تو ہی
سفر میں رفیق ہے۔ اور اہل اور مال دین خلیفہ۔ تیرے نزد اللہ عزوجل کی معرفت اور اسکی محبت
مکر و حیل کی طرح ہے تو جس طرف متوجہ ہوگا وہ تیرے ساتھ ہے۔ پس تو قدر کے ساتھ ہوتا اور قدر
اوسکا در سے سنتا ہے۔ خدا کی قسم پہر خدا کی قسم تحقیق اولیاء کے حالات پیغمبروں کی حالات کیطرح ہیں۔ انکی طرف
جدا ہیں۔ انبیا اور رسلوں کی طرف منکر اور نکیر نازل نہیں ہوتے۔ اسلئے وہ خلق کے شفیع ہیں۔ اسیطرح
ان لوگونکا بھی حساب نہیں لیا جاتا۔ اسلئے کہ وہ خلق کے خاصے ہیں۔ اے حرص اور طمع کے بندے اے
تعریف اور حمد کے بندے جن مقسومات پر قلم چل گئی۔ اور علم سابقہ میں مقدر ہو چکی اس کا حاصل کرنا ضروری
ہے۔ لیکن یہ خیال کر کہ آیا تو انکو اپنے ساتھ لیتا ہے یا اسکے ساتھ۔ وہ تجھے پیدا کرتا اور توحید کے ساتھ
بہلاتا ہے۔ حق عزوجل کے اسرار میں سے یہ ایک سر بندے کے دل میں ہے۔ جسپر شیطان اور عقول اور
فرشتوں کو اطلاع نہیں۔ اپنی تمنا کے دروازے سے قرب کو طلب کر۔ جب تو اوسکی طرف لگا رہے تجھے

جو اسکی صحبت میں رہیگا محبت کریگا۔ اور جب محبت کریگا تو تجھکو اطلاع دیگا۔ تجھکو اپنا ہمراہ کریگا۔ تو ہمیشہ اپنے علم کیساتھ اسکی صحبت میں رہیگا
اور عابد اپنی عبادت کے ساتھ اوسکی صحبت میں رہتا ہے خالص مرید کو نہیں جانتا۔ مگر عارف۔ تو اسکا مطیع ہے
پس اگر تو اسمین اللہ کا موافق ہوئے تو فبہا نہیں تو تو مردود ہے۔ ہم انکے پیچھے ذرہ کیطرح چلتے ہیں تاکہ انکے
دخول کے کمالات حاصل کریں جو شخص اپنی راے پر مغرور ہوا گمراہ ہے۔ اور بعد تجھکو کلام کے فرمایا۔ اور وہ متابعت
مین رسول کا نائب ہوتا ہے۔ ترک کرتا ہے۔ پھر ترک کیا جاتا ہے۔ لیتا ہے پھر لیا جاتا ہے۔ نہی کو چھوڑتا ہے۔ امر کو لیتا
ہے۔ تیرے واسطے صبح کے پھوٹنے کی طرح امر واضح کو دیتا ہے۔ بندے پر کبھی وجود کے کپڑے اور کبھی فنا کے کپڑے
نے کرتا ہے۔ کبھی گم ہوتا ہے۔ پس خدا اسپر توجہ کرتا ہے۔ اور کبھی موجود ہوتا ہے۔ پس خدا سے خبر دیتا
ہے۔ میرے دل نے میرے رب سے روایت کی۔ اپنی خلوت کے دو دروازے بنا۔ ایک دروازہ خلق کی طرف اور
دوسرا خدا کی طرف۔ خلق کے حقوق ادا کر اور خدا کے بھی۔ خدا کیلئے خلقت کے ہمراہ ہو تو خلقت کے شر سے
بچا یا جائیگا۔ اور ہمیشہ خدا کے قرب میں رہیگا۔ جو خدا کے سوا ہے۔ وہ خلق ہے اور یہ معنی تمام حالات میں علم
ہیں۔ خلقت کے ساتھ صحبت رکھنے کے یہ معنی کہ خدا کی صحبت کے بعد تو انکو نصیحت کر خلق کے ساتھ صحبت رکھ
پس جب تو خدا کے ہمراہ ہونیکے بعد خلق کے ہمراہ ہوگا۔ تو تو خدا کے ساتھ ہے نہ خلق کے ساتھ۔ خلق کیساتھ ہونے
کی علامت یہ ہے کہ تو نفع اور ضرر خلق کیطرف سے نہ دیکھے۔ بلکہ وہ سب تجھپر مسلط اور مسخر ہیں۔ یہ وہ دل ہیں
جنہوں نے اسکے فضل کا طعام کھایا اور اسکی بات کو سنا۔ اسکے قرب کی خوشی کو دیکھا۔ خدا دنیا میں موت سے
پہلے انکے دلونکو خطاب کرتا ہے۔ قیامت میں وہ مخاطب ہیں۔ ایسے بہت کم ہیں جو دنیا میں خطاب کئے جاتے ہیں
ابوالقاسم جنید رحمۃ اللہ علیہ نے کہا۔ میں نے کلام نہیں کی مگر جالیس ابدالون کی زیارت کرنے کے بعد جنمین سے ایک سری
سقطی ہے۔ اور انکی قول کے موجب نہیں کیا حتی کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپنے فرمایا۔ اے جنید
لوگونکو وعظ کہہ۔ کیونکہ اب تیرے وعظ کہنے کا وقت آگیا۔ اگر تو خدا اور زیادتی اور ثبات کو چاہتا ہے۔
تو قول و فعل کو مطابق بنا نہیں تو تیرے لئے افسوس ہے۔ نماز کے وقت تو قبلہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ بلا کیوقت
بھی قبلہ کیطرف متوجہ ہو۔ یعنی اپنے دل کے چہرہ کو حق عزوجل کیطرف متوجہ کر جیسا کہ تو نے اپنا ظاہر
چہرہ قبلہ کیطرف متوجہ کیا۔ اگر تو نے آفات کیوقت اپنا چہرہ خلق کی طرف متوجہ کیا۔ تو تیرا ایمان باطل ہے

اسیلئے کہ ایمان کے نزدیک بلا تو ڑنے والی ہے۔ اسمین دلونکا ٹوٹنا بہت بڑا ہے لیکن عوام کے دل دنیا کیلئے ٹوٹتے ہین اور خواص کے اخروی حظ کیلئے اور خواص الخواص کے دل حال کے فوت ہونیکے سبب ٹوٹتے ہین یا کسی حجاب کی باعث جو کشف کے بعد واقع ہوتا ہے۔ ہر ایک کیلئے دل شکنی ہے جو اس سے خاص ہے مگر ویسے نادر ہین جنکی دل شکنی حق عزوجل کے لئے ہو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ دُعَاءَ الْمَحْزُونِ قلا (اس دعا کو جو سرے مانگی جائے خدا قبول نہین کرتا) کی بابت آپ سے سوال کیا گیا۔ آپنے فرمایا۔ وہ دعا وہ ہے جو بناوٹ سے کی گئی اور جسمین بچے اور رقاقے ہون مین اور پیر امت کے برگزیدے تکلف سے بیزار اور خالی ہین۔ مومن پر امید غالب ہوتی ہے۔ اپنے گناہون کے دفتر کو دیکھتا ہے۔ اس مین کوئی گناہ نہین پاتا۔ وہ بچپن ہی سے مقدمین منبر اور محراب کی طرف راہ بتایا گیا ہے۔ یہ کبھی کبھی ہوتا ہے۔ یہ نادر ہے بس وہ اپنے لئے گناہ نہین پاتا۔ اور امرون کے دفتر کو دیکھتا ہے اسمین کوئی امر ایسا نہین پاتا جو اوس نے ترک کیا ہو۔ مگر اسپر کسیقدر گناہ کا حکم کیا جاتا ہے۔ تاکہ غرور کے باعث ہلاک نہو جاسے۔ پہر وہ اسکی تلافی کرتا ہے اور توبہ کرتا ہے۔ بس یہ گناہ اسکا سابقہ مقدر۔ اسکے سر پر پہاڑ کی طرح ہوتا ہے۔ یہ گناہ اس سچے مومن کے حق مین آدم علیہ السلام کی گناہ کی طرح ہے۔ مگر یہ نادر اور شاذ ہے۔ توجہ کے لایق اور اعتبار کے قابل نہین۔ نفس کے دو ارادے ہین جو ایک دوسرے کے مخالف۔ خدا کے غیر کا ارادہ اور خدا کا ارادہ یہ دونون صلح کرتے اور لڑائی کرتے ہین۔ یہانتک کہ چالیس سال کامل ہو جائین۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کا یہی مطلب ہے مَنْ بَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَلَمْ يَغْلِبْ خَيْرُهٗ شَرَّهٗ فَلْيَتَجَهَّزْ اِلَى النَّارِ (جو شخص چالیس سال کی عمر کو پہنچ گیا اور اسکی نیکی بدی پر غالب نہوی تو چاہیے کہ وہ دوزخ کیطرف تیاری کرے) اسی اصل کیطرف اشارہ ہے۔ اے رستون کے بیان سے انکاری ظاہر۔ باطن۔ رویت یعنے حالت فطام (دودہ چہڑانے) کا یہ بندہ ہے جبتک تو اسکے غیر کو پہچانے اور وہ تجھے پہچانین تو تو ہوس ہے کبھی تو انکا تابعدار ہوتا ہے۔ اور کبھی انکے آگے ذلیل ہوتا ہے۔ اس گہر کی طرف دور ہستی مین دل کا نشان ہر ایک چیز مین اللہ عزوجل کے ساتھ غنی حاصل کرنا۔ اور ہر ایک شی مین اللہ عزوجل کیساتھ

قناعت کرنا اور ہر ایک چیز میں اوسکی طرف رجوع لانا ہی۔ پس اگر تیرا نفس ولایت کا دعوی نہیں چھوڑ سکتا
تو ان خصلتوں کو اوسکی حد بنا اگر وہ نہ ٹھہرے تو تو ولی نہیں۔ عالم کے لئے بادشاہوں کے پاس جانا لایق نہیں
مگر اپنے ایمان اور تقوی اور اللہ پر قوی علم رکھنے اور زہد اور معرفت پر قادر ہونے اور اللہ عزوجل کے ساتھ
انس پانیکے بعد پھر مضبوطی کیحالت مین انکے پاس جاتے ہین اور مضبوطی کیحالت مین اسلئے باہر آتے ہین
مین ایک بزرگ سے صحبت رکھتا تھا جو میرے تمام گذشتہ اور آیندہ کے حالات مجھ سے بیان کر دیتا۔ اور
اسکے ہمراہ ایک خوبصورت لڑکا چلا کرتا تھا۔ وہ بادشاہوں کے پاس آمدورفت رکھتا تھا۔ ایک روز
میرے دل مین اوسکی نسبت کچھ خیال آیا۔ پس اسنے کہا اسے میرے بیٹے یہ لڑکا رباط (مسافرخانہ)
مین رہتا ہی۔ اور اگر مین اسے وہان چھوڑون تو مجھے ڈر ہے کہ (وہان کے رہنے والے) اسسے ہلاک
ہو جائینگے۔ اور بادشاہوں کے پاس جانے مین مجھے کوئی ضرورت نہین۔ مین صرف اس لیئے جاتا ہون تاکہ انکو
نصیحت کرون۔ اور انکے لئے عدل کے وجوہات ظاہر کرون۔ تم ایسے ہو کہ تمہاری صحبت مین خلل ہے
مگر ہم ادب کے ساتھ تمہاری صحبت اختیار کرتے ہین۔ کسی پوچھنے والے نے پوچھا۔ جب کہانا ملا جلا یعنی شبہ کا
ہو تو کھاؤں اور نہ کیونکر صحیح ہو۔ پس آپنے فرمایا حلال ظاہر ہے اور حرام ظاہر۔ شرع نے تیرے لئے
بیان کر دیا اور نیز توقف کو بھی جب تیرا دل کہے نہین تو وہ حرام ہے اور اگر کہے ہان تو وہ حلال ہے۔
اور اگر خاموش رہے نہ ہان کہے اور نہ نہ تو وہ شبہ ہی۔ اگر تو دل خواہشوں کو نابود کرے تو اپنی نفس
کو صاف بنا سے۔ تو بھی قناعت ہی کیا تجھے معلوم ہے کہ کسقدر روزے اور نماز اور عبادتین ہین جو کچھ
قدر نہین رکھتے وہ صرف تجھ سے ایسا دل چاہتا ہے جو کدورتون اور اغیار سے صاف ہو۔ منافق
زاہد کا ظاہر صاف ہی۔ اور باطن مکدر۔ اسکے رخسارون مین زردی ہے۔ اسکے کاندھون مین خشوع۔
اور صوف کا پیراہن پہنے ہوئے ہے۔ زہد نے اسکے دونون ہاتھون کو رد کر دیا۔ مگر اسکا باطن گدا گری کرتا ہے
اسکا نفس تعریف اور مذمت کی طرف راغب ہی۔ اسکی آنکھ لوگون کے اموال کیطرف پڑ رہی ہے۔ مگر
عارف کا ظاہر جسقدر مقسوم یعنی نفس کے مقسوم اور ان مقسومات کے جن سے بادشاہی مشیر تعلق رکھتے
ہین آلودہ رہے گویا کہ وہ اسکے گہر کا استاد ہے۔ اپنے سر کی سلامتی۔ اپنے دل کی صفائی اور

اسکی کہیری کو دیکہنے کے ساتھ اسکے شکار کا ارادہ رکہتا ہی۔ علم کی خوبین لسے علاج مارتی ہین۔ دنیا کے دریا
اسکے دل کو نہین بہر سکتی۔ جو کچہہ ساتون آسمانون اور زمینون کے درمیان ہے اور تمام موجودات اسکے دلکی
نسبت پراگندہ ہین۔ یہ عارف کی صورت ہے۔ اور وہ زاہد کی صورت۔ تجہے اسکی بابت کچہہ معلوم نہین۔ پس تو
اپنی زبان خلق مین طعن رکہنے سے کیون نہین روکتا۔ اے آخرت کی راہ مین دنیا کے مالکون سے دنیا کو چہینے
والو۔ اے خدا سے ناواقفو۔ ان عوام سے تم توبہ کے زیادہ لائق ہو۔ ان لوگون سے تم گناہون کا اقرار
کرنے کے زیادہ مستحق ہو۔ تمہارے پاس نہ بہتری ہے نہ فائدہ۔ نہ آرام۔ نہ نجات۔ نہ نور۔ اور نہ دین۔ اور تمہاری
دنیا باقی نہین رہیگی۔ تم اپنی طبیعتون اور ہواؤن سے لیتے ہو۔ دنیا کو دنیا کے لئے ہی لیتے ہو نہ آخرت
کیلئے۔ میرا شغل تمہارے ساتھ ہے۔ مین تم کو وعظ کرتا ہون۔ اس سے آپ اپنے زمانہ اور اپنے شہر کے
واعظون کی طرف اشارہ کرتے ہے۔ بخلاف بہرے بنو اور سیکہو۔ تم مین سے کوی نہ بولے۔ کلام تمہارے
غیر کا حق تہا۔ آج میری زبان اٹکنے لگی ہے۔ آج میرا دل تنگ لیا گیا ہے۔ صغرت اور خلوت کے ساتہہ انس پانا قرب
کی چابی ہے۔ اسکے تو اپنی خلوت مین خاموش ہے۔ مجلس مین خاموش رہنا قابل اعتبار ہے۔ اے
میرے بیٹے اول خلوت ہے بعد جلوت۔ اول گونگا رہنا ہے۔ پہر کلام کرنا۔ اول بادشاہ پر متوجہ ہونا۔ پہر
ملازمون پر۔ بعضے صدیقون نے فرمایا۔ خالص حلال ریحانیون (یعنی خدائی عنایت کا ریحان سونگہنے والے)
سے ہے۔ اسکی مراد یہ ہے کہ تو روحانیون سے بن تاکہ تیرا حال روحانیون کے درمیان یہ ہو۔ کہ تو حرام
اور حلال کے درمیان تمیز کرے۔ تیرے سر کا چراغ معرفت کا سورج اور رب کے قرب کا چاند ہے۔ حرام نفس
کے وجود کیوقت ہی اور شبہ دل کے وجود کیوقت اور خالص حلال سر کی صفائی کے وقت۔ یہ قول سے
بری ہے۔ جب تک وہان نفس ہو تو تو حرام کہاتا ہے۔ اور جبتک وہان دل ہو تو تو شبہہ کو کہاتا ہے اور اگر
وہان سر کی صفائی ہو تو تو حلال مطلق کہاتا ہے۔ آپنے فرمایا۔ یہ کسر لئے کہا گیا ہے۔ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْءِ
(تحقیق نفس برای کا امر کرنے والا ہے) اس لئے کہ اسے کچہ پرواہ نہین کہ تو نے کہان سے کہایا اس بری عورت
کیطرح جو اپنے خاوند کو کہے چوری کرا اور مجہے کہلا۔ پس وہ حلال اور حرام کے درمیان تمیز نہین کرتی۔ اسیواسطے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّيْنِ (دیندار عورتون کے ساتہہ نکاح کرو) تیرے ہاتہہ

پاک آلودہ ہوں۔ دیندار عورت آخرت کے کاموں پر تیری مدد کرے گی۔ انشاء اللہ حقیقت اس عورت کی طرح ہے،
تو ارادہ رکھتا ہے کہ حلال اور حرام کے درمیان تمیز کرے۔ اور جب تیرے سامنے حلال مطلق موجود ہوتا ہے خواہ
تیری کمائی سے کیوں نہ ہو۔ تو تو بڑھا ایسا حیوان ہے کہ نہ اوسکی [illegible] بنائی گئی ہے اور [illegible] لیس تیرا دل
[illegible] کی طرف وسیلہ پکڑے گا۔ اور تیرا رب [illegible] لطیف [illegible] عزوجل تیرے دل کی طرف [illegible] بھیجے گا۔
اگر وہ حلال ہوگا تو وہ تجھے کہے گا۔ كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ (ہماری دی ہوئی حلال چیزوں سے کھاؤ جو ہم نے
تمہارے [illegible] جب وہ اس آیت کو تیرے دل [illegible] تو اس وقت کھا۔ اور اگر حرام اور شبہ کا
مال ہوگا تو تجھے کہے گا۔ وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ (اور اس میں سے نہ کھاؤ جس پر خدا کا
نام نہیں لیا گیا) [illegible] حرام ہے۔ اسکے قریب نہ جا۔ [illegible] خدا تجھے [illegible] اچھا عوض دے گا۔
اسکی قضا اور تقدیر کے سامنے تسلیم [illegible] کرتے ہوئے بیٹھتے ہی اسکے [illegible] پھر اپنے پیروں کو
حاصل کرنے کے لیے [illegible] ساعت کا عمل ہے [illegible] اور معرفت [illegible]
عمل [illegible] حالات کا پہلے [illegible] اندازہ کریں تو تجھے انکی [illegible] نہ پائیں [illegible]
نفس کو کھلایا۔ [illegible] تجھے [illegible] دکھایا۔ تو نے اسکو اسکی خواہشوں پر [illegible] تجھے [illegible] کرنے لگا۔ اور
اگر تو اسکے اسباب [illegible] شعور [illegible] (تو اچھا ہوتا) تو نے تو اسکو اسکی خواہشوں تک
پہنچا دیا۔ اور اپنے شیطان کیلئے دروازہ کھول دیا اسلئے کہ وہ اسے تمنا سکھاتا ہے۔ اسکی زبان
نہیں۔ ہے بلکہ شیطان الجن اسکو تعلیم دیتا ہے۔ [illegible] نہیں پاتا۔ مگر انسانوں کا شیطان جب وہ [illegible]
[illegible] اگر تو اسکے [illegible] کی بجلی کو [illegible] حرام اور شبہ اور شبہات سے اسے دور رکھے
تو اسکا شعلہ بجھ جائیگا۔ اگر تو مباح میں سے کم کرے تو اسکے فضول کا مادہ پگھل جائیگا۔ اس سے
شہوات کی بجلی ہو جائیگی۔ اس میں خوف اور امید کے درخت اگیں گے۔ اسکے باطن کا اندھیرا روشن
ہوگا۔ ایسے وہ دل کی طرف اطمینان پکڑیگا۔ تجھے پکارا جائیگا يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي
إِلَى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً (اے نفس مطمئنہ اپنے رب کی طرف لوٹ جا) [illegible] کیا گیا ہے
[illegible] موت کے وقت اسے پکار سنا جاتے ہیں۔ تو قریب کے [illegible] اور اس حضرت کے [illegible]

وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ اور تحقیق وہ ہمارے نزدیک برگزیدوں پسندیدوں میں سے
ہیں) تیرا اخلاص نہیں ہوگا۔ جبتک کہ تو اپنے دلکو صنم نہ بنائے۔ جبتک کہ تو اصحاب کہف کے کتے کی طرح
مطیع اور قرب کی جگہ بیٹھنے والا نہ ہو (در حضور الٰہی) ہیں ہو اور وہ یعنی نفس اسکے [illegible] ہو۔ ضعف
ایمان کے وقت ظاہری شرع کو لازم پکڑ۔ قرآن اور حدیث کے موجب عمل کر حتی کہ جب تیرا ایمان قوی
ہوجاوے۔ تو عزیمت [illegible] اگر [illegible] کے ساتھ [illegible] اور [illegible]
بیٹھ گا [illegible]۔ اسکو [illegible] فرمایا۔ اگر تو [illegible] اور [illegible]
سے پھیر [illegible] ابتدا حال میں [illegible] پاس [illegible] اسکو کبھی دفعہ [illegible] اسکو کسی نے
[illegible] اور اسکو [illegible] کہا [illegible]
اتفاقاً وہ شخص [illegible] آیا [illegible] کہا اسکو [illegible] تجھے دینار معاف [illegible]
[illegible] کہا [illegible] نہیں [illegible] اور تجھے [illegible] مجبور کیا۔ اس وقت [illegible]
[illegible] نہیں ہوا ہے [illegible] عالم کے قول کی [illegible] جو [illegible]
[illegible] کہ [illegible] ایسے [illegible] کہ تجھے [illegible] ہوا۔ اسنے انکار کیا [illegible] خدائی
علم [illegible] قول [illegible] مطلب [illegible]
علم پڑھنا شرک ہے اور [illegible] اسکی [illegible] ہیں۔ [illegible] اس سے آخرت [illegible] رہی [illegible]
کہ وہ بھی نفس ہے۔ پس [illegible] عمل کرتے رہے حتی کہ عمل انکو اللہ عزوجل [illegible]
انہوں نے ظاہر کو باطن سے قرب کو [illegible] لیا۔ چلے وہ عوام کے دسترخوان پر بیٹھے [illegible] طعام
خواص کے لئے گئے۔ انہوں نے ایک ہی حالت میں [illegible] سو وہ ان چیزوں میں جو [illegible]
مشارک ہوئے۔ جب وہ تجھے کسی [illegible] کے لئے چاہے گا اسکے لئے مہیا کردیگا [illegible] احوال کو
پہچانا اور [illegible] وہ درحقیقت گنہگار ہے۔ آپکے مریدوں میں سے جب کوئی مرید کسی خلاف عادت امر یعنی
کرامت کو مشاہدہ کرتا تو آپ اسے فرماتے۔ اپنا ہاتھ پکڑ لیں آپ اس سے شہادت لے لیتے [illegible] اسکو
ظاہر نہ کرنا۔ اور مسکین آدمی چند [illegible] اللہ کی عبادت کرتا ہے حتی کہ جب [illegible] خدائی [illegible] کسی [illegible]

تو وہ اسے بیان کر دیتا ہے۔ خدا کرے سلب کیا جاوے۔ اللہ کی قسم مرد ایک ہے اور علم اور کرامت ایک چیز ہے اسکے صاحب کو چھپانے کا امر ہوتا ہے تاوقتیکہ اسکے دل اور حق عزوجل کے راز کی حفاظت کے ساتھ اسکے ظاہر کرنے پر قضا و قدر آتی ہے۔ جب تیرے دل میں دنیا کا حسن اور زینت گھر کرلے۔ تو اس سے بھاگ۔ یقیناً وہ تیرے تابع ہوگی۔ آپ سے سوال کیا گیا کہ فطام (دودھ چھوڑانا) سخت ہے۔ فرمایا تجھپر (سخت) ہے اس لئے کہ یہ صرف اس بچہ پر سخت ہے جو اپنی ماں کے سوا اور کسیکو نہیں پہچانتا۔ لیکن جو عقلمند اور کہانے پینے سے واقف ہوجاتا ہے۔ وہ اس دودھ سے جو پستانوں سے نکلتا ہے پرہیز کرتا ہے گویا کہ اسکے منہ میں سوئی سے سوراخ کئے گئے ہیں۔ خدا کی قسم بھاگ اور دروازہ کا قصد کر۔ شاید کہ تو اسکے دوستوں اور برگزیدوں میں ہوجاے اور وہ یعنی (اللہ) اسکو (یعنی دنیا کو) تجھسے روک لیوے۔ تاکہ تیرا دل اس سے صفی ہوجائے۔ اور تیرے دل سے اسکی یاد نکلجاے اور وہ ہمیشہ تجھے ہاتھ سے دینے پر حسرت کہاتی رہے۔ اور اسکی محبت کی بجاے بادشاہ کی محبت تیرے دل میں جگہہ لیوے۔ حتی کہ جب تیرا دل خدا کی محبت اور اسکے انس سے پر ہوجاے اور اسباب قطع ہوجائیں تو اسکو تیری خادمہ بنا کر لایا جائیگا۔ تجھپر دین اور محافظ اور نگہبان ہونگے اور اس کا زہر دفع کیا گیا ہوگا۔ وہ تیرے پاس آکر فصیح ستی کی زبان سے کہیگی۔ تیرا مقسوم فلانی اور فلانی جگہہ میں ہے۔ فلانی لڑکی تیرے مقسوم میں ہے۔ تو ہر ایک لحظہ ترقی کرے گا۔ اے عراق والو۔ اے دنیا کی سلطنت کے مالکو۔ اسکے بادشاہو۔ [illegible] اختیار کرنیوالو۔ اسکے والیو۔ دور ہوجاؤ۔ میرے پاس گھر میں بہت سے کپڑے لٹکائے ہوے ہیں جسکو چاہتا ہوں پہناتا ہوں۔ تم مجھسے بچتے رہو۔ نہیں تو میں تمپر ایسے لشکر لاؤنگا جن کی تم کو طاقت نہیں۔ اور سلام۔ ترک کرنا زہد ہے۔ اور اخذ کرنا (یعنی لینا) معرفت گذشتہ بزرگوں پر عیب لگانا چھوڑدے انمیں سے ہر ایک اپنے زمانہ کا شیخ تہا۔ زاہد عارف کا غلام ہے۔ جبتک اسمیں دنیا اور اسکے مال اور آخرت کی بہتری میں سے کچھہ ہو جو طبع اور ہوا کے بقیہ میں سے ہے۔ کیا تجھے اس قسم کا ترک کرنا حاصل ہے بلکہ اگر اسکا دماغ انکی طرف کھینچ جاے۔ حتی کہ یہہ سب اسکے دل سے خارج ہوجاے اور اتحاد بالکل ہوجاوے تو معرفت حاصل ہوجاتی ہے صفائی حاصل ہوئی۔ کدورت جاتی رہی۔ قرب اور حق اور سبب آگئے۔ سبب منقطع ہوا۔ اسوقت اسکو ثابت قدمی حاصل ہوتی ہے۔ اور وہ اسکے گھر کے دروازہ پر بیٹھتا ہے خلق کو

امر کرتا ہے اور منع کرتا ہے۔ تیرے گناہ تجہہ سے متعلق ہین۔ دشمن خوش ہو رہے ہین۔ اگر تو دشمنون کو ذلیل
کرنا چاہتا ہے تو اسیوقت توبہ کر اور اپنی آخرت مین مشغول ہو جنطرف تو متوجہ ہوبکا شہد تجھپر شہد اور تیرے سامنے
ابن عطار دعا کیا کرتا تہا اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ غُرْبَتِیْ فِیْ دِیْنِیْ (اے خدا میری دنیا کی غربت پر رحم کر) موتین دو ہین۔
ایک عوام کی موت جو سبکو معلوم ہے اور دوسری خواص کی موت یعنی ہوا کی اور نفسون اور طبیعتون اور عادتون کا
مرجانا۔ بس دل زندہ ہوتا ہے۔ اور جب دل زندہ ہوجا قرب آتا ہے اور جب قرب حاصل ہوجاے تو ہمیشہ کی زندگانی
ہے۔ اسوقت اسکے اور موت کے درمیان پردہ کیا جاتا ہے۔ اسکے باطن مین ایک شئی ہوتی ہے
جو اسکو خاص کرتی ہے اور اسکا ظاہر لوگون کو موت یاد دلاتا ہے۔ اور وہ بہی بحکم ظاہر اسکے ساتہہ
اسے یاد کرتا ہے۔ مین دیکہتا ہون کہ تمہارے ظاہر وحدانیت کی شہادت دیتے ہین۔ اور تمہارے باطن اسکے
خلاف ہین۔ اسی سبب سے دیکہتا ہون کہ تمہارے منہ کعبہ کی طرف ہین اور دل روپیہ اور اشرفی کی طرف جسکو
خوف ہو۔ رات کو چلتا ہے۔ خوف کہان ہے۔ اے خدا خلاصی بخش۔ دل کا شیطان اللہ تعالیٰ کے ملک مین فرد
کے پاس تابعدار ہاتہہ پکڑے ہوے آتا ہے جب تو اسکا یعنی خدا کا ذکر کرے تو تو محب ہے اور جب اسکو اپنا
ذکر کرتے ہوے سنے تو تو محبوب ہے۔ جب تو اسے اپنی زبان سے یاد کرے تو تو تائب (توبہ کرنیوالا) ہے اور جب
دل سے یاد کرے تو تو سالک ہے۔ اور جب سِر سے یاد کرے تو تو عارف ہے۔ تجھپر لازم ہے کہ صالحین کی صحبت مین
نہ بیٹہ مگر اپنے برے اخلاق کو سنوارنے کے بعد نہین تو تجہہ [illegible] ہے ہمیشہ متغیر دیتا رہیگا۔ پس انکی
صحبت نکر کیونکہ انکی صحبت مین تیرا فساد تیری بہتری پر غالب ہے ان کے دوستون کو چہوڑدے اور اسکے
غیر سے دوستی نہ رکہہ اور نہ اسکے غیر سے صحبت کر۔ اور نہ اسکے غیر کی صف مین کہڑا ہو۔ اے خبیثون کے
خبیث۔ اے احمق دور ہو تجہہ سے یہودی یا نصرانی مجہے زیادہ پیارا ہے۔ دجال خراسان کے ملک سے
آئیگا اور اسکا ظاہر پاک ہوگا۔ تجہہ سے زیادہ سمجہدار ہوگا۔ میرے نزدیک وہ تجہہ سے پیارا ہے۔ اے اللہ کے
بندو دیکہو۔ دائمی زندگانی کی طرف لوٹو۔ ایسے مددگار کی طرف جو کبہی رنجیدہ نہین ہوتا۔ ایسے دروازے
کی طرف جو کبہی بند نہوگا۔ ایسے سایہ کی طرف جو کبہی دور نہوگا۔ ایسے پہل کی طرف جو کبہی ناقص نہوگا۔
لَا یَعْلَمُ تَاوِیْلَہٗ اِلَّا اللّٰہُ (اسکی مراد نہین جانتا مگر اللہ) تیرے شہوات اور لذات کے پرورش

کرنیوالے۔ اسے ہوشمند۔ خیر تجہسے بعید ہے۔ ہماری بہی ارادت کی آگ سے جل حجاب اور رکاوٹ ہٹ جائینگی۔ ہمارے اور تیرے درمیان پردہ نہین رہیگا۔ تو اسے اسطرح دیکہیگا جسطرح وہ ہمین دیکہتا ہے اسکو مقصودات مین پہنچتا ہے۔ اسے ولایت کی مدعی مدعی نکر۔ اسلئے کہ وہ علم ہے جو زندہ کرتا ہے تیری سرگردگی مذاکرہ ہے کہ ولایت افعال مین نہ اقوال باطن بناوے اور اوسکی عادت ذی اتصالی ہے۔ اسکی جابیان ایمان مین اسکی حقیقت کی کوئی تجہکو خبر نہین۔ کسی فرد۔ کسی ملنے والے بندے کے دامن کو پکڑ اور ان سے لقمہ نہ مانگ تاکہ وہ تجہے اپنے کپڑے پہننے اور حضوری مین کہڑا ہونے پر قادر بنائین حتی کہ جب تو اسپر مداومت کرے تو شاید کہ وہ تجہے مقرب بناوے اور اپنے کلمات کا کوئی پہٹا ہوا کپڑا تجہے پہناوے اور تجہے اپنے بعض حالات کی اطلاع دے۔ تیرا دل ثابت اور تیرا مقام عمدہ ہو جاوے۔ حتی کہ جب تو اپنے دل کیطرف خدائی انوار کو آتے ہوئے دیکہے اپنی آنکہین بند کرے۔ اور فروتنی اختیار کر غیر کے آگے اسکا بہید ظاہر کر۔ خدائی نور ہو جب انکے حالات اور مقامات کی مختلف ہونیکی اسکے دلون پر پڑتا ہے۔ انکی ظاہر کو بدلتا ہے تاکہ انکے باطن بدل جاتے ہین اور وہ مرید جو انکی اسرار پر مطلع ہے اندا باہر راست ہونیکا محتاج ہے حتی کہ جب اسکی نزدیک اسکی شرافت ظاہر ہو اور اسکی ادب کو تحقیق کرے۔ اسکے بہید کو چہپاوے شاید کہ وہ اسکی دل کو اپنا کوئی کپڑا پہناوے۔ اللہ سے اپنے ظاہر کے ساتہہ دعا مانگ۔ اور اسکا دل انکا ہو جیسا کہ یوشع ابن نون کا حضرت موسیٰ کے ساتہہ تہا (ان دونون پر خدا کی رحمتین ہون) اسکا علم جو تیرے ملک مین نہین وہ تیری ملکیت سے خارج ہے۔ دو وجہون سے خالی نہین کہ تیرا ہوگا یا تیرے غیر کا۔ اسکا مطلب یہہ کہ تیرا مقسوم ہوگا یا تیرے غیر کا۔ پس اگر تیرا ہوگا تو تیرے پاس آجائیگا بجائیکہ تو سویا ہوا ہوگا۔ یہ وہ مشقت اوٹہانا ہے جسمین تیرا دین کیونکر ناقص ہوتا ہے اگر تو علم کے سننے والا جہان مین تا و معرفت اور آیندہ مین فکر کرنے والونکی صحبت مین ہمیشگی کرے تو تجہسے اسباب اور ارباب کا نکیہ کرنا خلق کیلئے عمل کرنیکو چہوڑنا سہل ہو جائیگا۔ اخلاص سے بعدی ریا ہے لیکن اگر وہ خلق کو دیکہنا چہوڑ دیوے تاکہ اخلاص پر فتحیاب ہو تو اسکے لئے امید نیک کیجاتی ہے۔ جبتک تو مرید ہے تجہے اسی حکم کو لازم پکڑنا ضروری ہے شاید کہ تیرا عمل تجہے [illegible] ہو جاوے۔ تیرے دل ہاتہہ پاؤن اور سر کو انتقال مین ڈالدے تجہے علم اثر کرے اور دہی کرے۔ اے خدا ہمین ہر ایک تجہے چاہتا ہے

لیکن قسمتیں ہم کو تجھ سے روکتی ہیں۔ اللہ عزوجل کے احکام تجھ پر فرض ہیں پس اگر تو انہیں اپنی قدرت کے ساتھ اختیار کرے تو تو نے ظلم کیا اور اگر چھوڑ دیوے تو تو نے کفر کیا۔ دنیا سے اپنی حاجت کے موافق لے۔ نہ کھیل اور زیادتی کیلئے۔ جب تیرا اسلام تسلیم کو ثابت کرے تو اپنا نفس اسکی قدرت کے ہاتھ میں دیدیوے۔ تو وہ تیرے دل کو لباس پہنائیگا۔ پھر تیرے ظاہر کو پھر باطن کو۔ اور تو ایکدن میں کئی دفعہ مریگا۔ پھر وہ تجھے زندہ کرے گا۔ پھر تجھ سے بری باتیں اور کدورتیں نکالدیگا۔ ولی جسوقت خلق کو دیکھتا ہے مرجاتا ہے اور جب خدا کو دیکھتا ہے زندہ ہوتا ہے۔ جب خلق کو دیکھتا ہے حقیر اور ذلیل اور خوار ہوتا ہے۔ اسکو عادت نکل جاتی ہے۔ پس جب حق کو دیکھتا ہے زندہ ہوتا ہے اور خوشی میں آتا اور بلند ہوتا ہے۔ وہ خلق اور اپنے نفس اور وجود سے غائب ہے حق کے ساتھ زندہ اور خلق سے مردہ ہے۔ سچے مریدوں کے فرائض ہیں۔ جسوقت انکے پاس کوئی مرید آتا ہے اسے محو (مٹا دینا) کا حکم کرتے ہیں۔ خلق اور نفس کے محو کرنے پھر دنیا اور آخرت کے محو کرنے کا۔ پس جب یہہ کامل ہوجاتا تو خدا کا مقلب (پلٹانے والا) اسے جسطرح چاہتا ہے پلٹاتا ہے۔ جب تو اس مقام تک ترقی کرنے کا ارادہ کرے تو حرام اور شبہ کو چھوڑ دے یعنی کہ جب اسکو پورا کرے تو حلال مشترک کو ترک کر۔ پھر مباح کو ترک کر پھر حلال مطلق کو لازم پکڑ۔ جو علم اور حکم اکٹھا ہوتا ظاہر اور باطن کا اکٹھا ہوتا ہے۔ یہہ وہ ہے جو اختیار کے ہاتھ میں نہیں آتا۔ جیسے کہ بیابانوں اور جنگلوں اور دریا کے کناروں میں بلکہ تیرے پاس اس حال میں آئیگا کہ تو اسکے انتظار اور اہتمام سے غائب ہوگا۔ لقمہ لقمہ [illegible] تیرے پاس آئیگا اور تو سوتا ہوا ہوگا۔ تو اپنے عقل کی آنکھیں کھولیگا۔ اپنے گرد فرشتوں اور نبیوں کی ارواح کو دیکھے گا اور علم تجھے اسکے تناول کرنیکا فتوی دیگا۔ تیرے لئے قرب کی سلامت کا ضامن ہوگا۔ خلق سے فارغ ہو۔ انکی امید اور تعریف اور مذمت اور صورت اور معنی کو نہ دیکھ۔ خدا کی منت تجھے اٹھانے کی پھر قرب اور ہمیشہ کی صحبت کی دولت ملیگی اور خلق سے دوری۔ اور وجود سے فنا آئیگی۔ اثبات کے بعد محو اور وجود کے بعد عدم اور بعد کے بعد قرب اور کدورت کے بعد صفائی اور قطع کے بعد وصل اور گمنامی کے بعد ملاقات کو ترک کرو۔ دل کی صحبت بغیر زبان کے سر کی صحبت بغیر دل کے سر کی صحبت بغیر وجود کے ہے هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ (اسجگہ ولایت اللہ ہی کے لئے ہے۔ جب چاہتا ہے اسکو خلق کیطرف بھیجتا

اور اس سے بندہ کی اصلاح کرتا ہے۔ اور اسکے ذریعہ قریب کرتا ہے۔ اے باطل۔ اے ہوس اسباب کو قطع کر۔ اور
ربوں کو چھوڑ۔ تحقیق تو ملگیا۔ جو تونے چھوڑا وہ تیرا استقبال کریگا۔ اسجگہ طبق پر ہر قسم کا طعام ہے۔ طبیب حبیب کے گھر
قرب کے گھر میں ہے۔ ایک شخص آپ سے ایک مسئلہ پوچھنے کے لئے اٹھا۔ آپنے اوسے فرمایا۔ خاموش شدہ میں دیکھتا
ہوں کہ تیرا سوال طمع اور نفس کے ساتھ ہے۔ میرے ساتھ خطرے میں نہ پڑ۔ میں جلاد ہوں۔ میں لڑاکا ہوں۔ ویحذرکم
اللہ نفسہ (اور اللہ تمکو اپنی ذات سے ڈراتا ہے) لیکن اے عامی تو۔ پس خدا تجھے اپنے عذاب سے
ڈراتا ہے۔ اور اے خاص تو۔ تجھے اپنی ذات سے ڈراتا ہے۔ اور اے خاص الخاص تو۔ تجھے اپنے ساتھ دیکر
اپنی تعینات (نعمت) سے۔ اے عامی تجھے اس لئے ڈراتا ہے کہ تیرے کان اور آنکھیں اور قوتیں اور مال اور
اہل کر لیوے۔ پھر تجھے آخرت کی طرف نقل کرے۔ پھر تو مواخذہ کیا جاوے۔ اور اے خاص الخاص
تجھے اپنے سے ڈراتا ہے۔ پس درجہ بدرجہ خوف کے قدم پر گزار۔ غفلت نکر۔ خدا تیرے سر سے پوشیدہ
راز بیان کریگا۔ اسے کہیگا اِنِّیْ اَنَا اللّٰہُ لَا تَخَفْ وَلَا تَحْذَرْ (تحقیق میں خدا ہوں نہ خوف کر اور
نہ ڈر) جب یہ کامل ہو جاوے۔ تو پھر جسوقت تو خوف کی طرف بڑھیگا۔ تجھے روکے گا۔ جسوقت تیرا
امن خوف سے مکدر ہوگا اسے صاف کریگا۔ جب دل کی صحت کامل ہو جائے تو آسمانوں اور زمینوں کا ملک
اسے ضرر نہیں دیسکتا۔ یہ حالت ظاہری لباس اور آرزو کرنے اور تکلف کے ساتھ حاصل نہیں ہوتی یہ اس
قابلیت کے ساتھ حاصل ہوتی ہے جو آسمان کی طرف سے آتی ہے۔ فعل تجھے ترقی دیگا۔ اگر زہد تیرے دل میں
قائم ہو تجھپر اور تیری مجلس والوں پر رحمت نازل ہوگی۔ مباہات (فخر کرنا) یعنے خدا کو فرشتوں کے
ساتھ فخر کرنا۔ اور زوائد (ترقیاں) کے ایک معنی ہیں۔ ایک مرید حکیم کی طرف آیا۔ اسکے سامنے بیٹھ گیا
عرض کی کہ جنت میں جگہ چاہتا ہوں۔ اسکے سوا کچھ نہیں طلب کرتا۔ حکیم نے اسکو جواب دیا۔ کاش
کہ تو دنیا سے اسقدر پر قناعت کرتا جسقدر کہ تونے آخرت پر قناعت کی۔ چونکہ موت حق ہے اور
اسکا آنا ضروری ہے اس لئے تو اپنی ہوابیت کیلئے مخالطت (میل جول رکھنا) نہیں نہ عطا ہے نہ منع
نہ امید نہ عداوت رکھنا تو نہ دوستی پیدا کرنا ممکن ہے۔ سکوت ہی۔ نفع کے کھینچنے اور ضرر دفع کرنے میں
بیعقلی کا حکم تجھے بچاتا ہے کلام نہیں کرتی۔ پھر جب وہ چاہیگا تو تجھے بلائیگا تو صحبت ہوگا۔ گویا بنا دیگا

جب تو خلقت کے ساتھ ہو دے سر جاتی تو یہ کلام کہ جو سچ اور حق ہو گی۔ کیونکہ نیت حق اور صدق کو سوال کی
اسکی خبر نہیں آتی۔ جس نے آپکی طرف ایک صوفی آدمی کا خط لکھا جو کچھ مانگتا تھا۔ آپ نے فرمایا یہ باطل ہے صوفی
خلق سے غنی ہوتا ہے اسکو دیکھتا نہیں صوفی طلب کیا جاتا ہے وہ طلب نہیں کرتا آپ سے ایک آدمی نے سوال کیا
جب تیرے گھر سے لگانے والے پڑنگا نہ بیٹھ جائیں تو کیا کرے۔ آپ نے فرمایا نا خوش ہو موافقت کرتے ہوئے بیٹھے یہاں تک
حتی کہ قضا اسکے ہاتھ میں اس مکان کی تعداد کے موجب جو تیرا ادب ہوا نکلے بجائے اور رعایت کرے جب تجھ سے
جالی گم ہو جاتا تو دروازہ پر سو رہے۔ دہلیز پر۔ تو خلق کا بندہ ہے۔ جب وہ تیری طرف بڑھیں تو فربہ ہوتا ہے
اور جب بیٹھ رہیں تو لاغر ہوتا ہے۔ تو ہلاک ہونیوالا ہے۔ تو مشرک ہے تیرا دل توحید سے خالی ہے۔ تو خلق کا
بندہ ہے تو خیرات سے خالی ہے تو شمار سے باہر ہے تو علماء اور مریدوں اور محبوبوں اور صالحین میں شمار نہیں
کیا جاتا۔ اگر مجھے اس کی حیا نہ ہوتی تو میں تم میں سے ہر ایک کے دروازہ پر آتا اور اس سے ضیافت طلب کرتا اور
اسے گوشمالی کرتا اور مہذب بناتا اور ادب دیتا۔ اسے تعجب اس طرح کی محبت پر جب وہ اپنی طرف دیکھنے والے
اور اس میں بیٹھنے والے کو اپنی طرف چلاتی ہے (تجھ پر افسوس) تو مجھ سے دنیا طلب کرتا ہے حالانکہ وہ
مشرق میں ہے اور میں مغرب میں ہوں۔ میں اس سے اپنا مقسوم توحید کے ساتھ لیتا ہوں۔ مجھ سے آخرت
اور حق عزوجل کا قرب طلب کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی دیواریں گر رہی ہیں اور بنیادیں پراگندہ ہو رہی ہیں
اے زمین کے رہنے والو آؤ۔ جسقدر گر گیا اوسکو مضبوط کریں۔ جسقدر گرا اوسکو کھڑا کریں۔ کیا یہ خیر پوری
نہ ہوگی۔ اے آسمان کے چاند آ۔ اے دن [illegible] سب حاضرین نے کہا ہم حاضر ہیں بعض باتیں ایسی ہیں جنکو
چھپانا حلال ہے ہم تیرے آنے تک آرام کریں بسم اللہ۔ پھر آپ نے کرسی کے ساتھ سہارا لیا
اور اپنا ہاتھ اپنے سر کے نیچے رکھا اور آنکھیں بند کیں اور تھوڑی دیر آرام کیا پھر بیٹھ گئے اور فرمایا تم جو خوف
[illegible] اللہ [illegible] دنیا اور [illegible] اللال [illegible]
[illegible] طالب [illegible]
[illegible]
[illegible]

جو اسکا خادم ہو۔ تم سب علم ہو وہی موجود ہے۔ اے مردے۔ اے مٹی تو مٹی ہو جائیگا۔ تیری قبر روندی جائیگی۔ مٹی سے مٹی کی طرف گہوارے سے قبر کی طرف نقل کریگا تجہہ سے حال کی کوئی خبر نہین۔ تو بہرا ہے۔ تو مجموعہ الحواس ہے تو ویرانہ ہے۔ بیدار ہو۔ پیشتر اسکے کہ تجہے موت بیدار کرے۔ اپنے نفس کا واعظ بن۔ اور اسے پامال کر۔ اپنے مال کو تقسیم کر۔ تو ذلت کے ساتہہ سفر کرنے والا ہے اِذَا جَاءَ اَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَاخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ (جب انکی موت آئیگی ایک ساعت آگے اور پیچہے نہ ہوگی) جس چیز کا تو مالک ہے وہ تجہہ بن ہوگی۔ جو تجہے عظمت مین ڈالے وہ تجبر ہے۔ جو تجہے غرور مین وہ تجبر ہے۔ تیرا دوست وہ ہے جو تجہے ڈرائے۔ اور جو تجہے دہوکہ دے۔ وہ تیرا دشمن ہے۔ آے خدا ہمکو غافلون کی نیند سے بیدار کر۔ اور ہمارے بعض کو بعض سے نفع پہنچا۔ ہمین اپنے نفس اور اپنی ذات مین مشغول رکہہ تاکہ ہمارے نفس سنور جائین۔ اور تو انکو ہماری طرف ہدایت دے اور تمام عمر مین مشغول رکہہ۔ دوسرونکو وعظ کہنے کی شرط یہ ہے کہ تو خود مومن ہووے۔ انسان کیلئے خلق کو حق کیطرف بلانا مناسب نہین۔ مگر بعد اسکے کہ خود اوسکی طرف پہنچا ہو خشک مقلد بن۔ اسکی خیانت کرنیوالے کیلئے ویل ہے۔ جب کہ اپنے نفس اور اپنے رب اور اپنے نبی کی خیانت کی کہ وہ اورون کو امر کرتا ہے۔ اور خود تعمیل نہین کرتا اوسونکو منع کرتا ہے اور خود باز نہین آتا۔ اور کہتا ہے اور خود اسپر عمل نہین کرتا ہے کانہون کے جمع کرنے اور مونہون کے کترانے اور چہرے کو زرد کرنیکا کوئی اعتبار نہین ایمان یہان ہے۔ اس قوم کی طرف اشارہ کیا جو استاد وارکے گرد تہے۔ انکی صفت یہ ہے۔ اہل اللہ مین سے ہر ایک کے دلیر کو توال ہے۔ وہ نفس او طبع اور ہوا اور خدائی رستہ کے لوٹیون سے ڈرتے ہین ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَرَأَيْتُ اَوْ اَمَا تَعْرِفُ شِفَاهَهُمْ بِالْمَقَارِيْضِ۔ فَقُلْتُ۔ مَنْ هُمْ۔ قَالَ عُلَمَاءُ اُمَّتِكَ (میں چند لوگ دیکہن جنکے لب قینچیون سے کاٹے جاتے تہے۔ پس مینے پوچہا یہ کون ہین جواب ملا تیری امت کے علماء) آے خدا۔ کی اصلاح کر۔ آے خدا ہمکو نیکوکار بنا اور ہماری اصلاح کر۔ ہماری حاجتون کا خود متکفل ہو۔ ہمین اپنی طرف متوجہ کر۔ استاد وار کی طرف اشارہ کرتے ہوے۔ فرمایا انکو اور اپنا ہاتہہ پہیر۔ ہاتہہ میں دے تا کہ ہم اس ویران گہر اور تیرے اہل اور تیری اولاد سے اپنے خدا کی طرف بہاگین۔ اور اسکی طرف اور عمل کی طرف جلدی کر۔ قریب ہے کہ تو خدا کی درگاہ مین حاضر ہوگا۔ وہ تجہسے تیرے اعمال کی بابت

دریافت کریگا۔ اسنے تجھے اپنی توحید کیلئے پیدا کیا تجھے دنیا اور آخرت کیلئے پیدا نہین کیا۔ دنیا تجھے نہ سیر کریگی نہ سیراب کریگی
وہ دہوکہ باز مکار ہے۔ اپنے نفس کو دیکھنا تیری مصیبت ہے۔ دنیا کے چہرے کی طرف دیکھ۔ تیرے نفس
کی تدبیر اور تیرا اسکو اسکے لئے وزیر بنانا ہے۔ مومن اسے بیٹھہ دینے والا ہے۔ نہ اس مین تدبیر کرنے والا۔ جب تو
اپنے نفس سے خالی ہوئے تو تیرا دل تجھسے کلام کریگا۔ پھر دونون سے سر آملیگا۔ پھر حق عزوجل تنہا ازلی ہوگا
پس تو بندون اور شہرون کا شحنہ بنجائیگا۔ اس نفس کو معزول کر۔ اسطرح کہ جب تو شیخ کو دیکھے تو کہہ
مجھسے پہلے خدا کی عبادت کی۔ اور تمام نیکوکار اور فاسق اور جوان اور جھوٹے مجھسے افضل ہین
ہوجائیگا اور دنیا تیرے دل سے خارج ہوگی۔ آخرت کو دل کے وسط مین جگہہ دے۔ وہ تجھے اسکے نزدیک
اسکے حکم کے دروازہ پر۔ اسکی بزرگی اور جلال کے دروازہ پر پہنچائے گی۔ پھر تیرے دل کی آنکھون میں
ذلیل ہوگی اور تو اسکی طرف مشتاق ہوگا۔ اور اسکے دیدار سے محبت رکھیگا۔ دنیا کی طرف دیکھ گیا پس اسے
تمام مخلوق الٰہی سے برا پائیگا۔ وہ تیرے دل سے نکلجائے گی۔ اور اس مطلقہ عورت کی طرح
بہت سے عیب ظاہر ہونے کے بعد طلاق دیگئی ہو۔ نفس اس سے لڑیگا۔ پھر آخرت زینت دار ہو کر
اسکے عیوب اور اسکے اس حال کو کہ وہ نوپیدا اور مخلوق ہے۔ اس مین یہود اور نصاری جب اسلام
صاف جنعا مین تیرے شریک ہونگے۔ تجھپر ظاہر کریگی (اور کہیگی) حق عزوجل کا قرب (تلاش کر)
وصول اسی کی طرف ہے۔ ان ہوسون مین مشغول نہ ہو۔ جو دنیا سے جاہل ہوئے اور اسکو طلب کیا۔ آخرت سے
ناواقف ہوئے۔ پس اسکو طلب کیا۔ خلق سے جاہل ہوئے۔ پس اسکی طرف مائل ہوگئے۔ اے قوم
اللہ تعالی نے اپنے کسی نبی کی طرف وحی کی اَحۡذَرۡ لَا اٰخُذَكَ عَلٰى غِرَّةٍ (ڈرتا رہ تا کہ تجھے غفلت
مین نہ پکڑون) حضرت یعقوب علیہ السلام پہلے یوسف علیہ السلام پر روتے تھے پھر رونے
لگے۔ اس مین نبی ہونے کی علامت معلوم کی۔ اسکی خوبصورتی اور حسن کے باعث اسکی عصمت پر خوف کیا گونگے
اندہے ہو۔ تمہارے سرون کے کان مین دلون کے کان نہین۔ اے آگ کے ایندہن اے جاہلو
تم ہوس مین ہو۔ اَلَا اِلَى اللّٰهِ تَصِيۡرُ الۡاُمُوۡرُ (دیکھو اللہ کے طرف تمام کامونکی بازگشت ہے) تمہارا
راعی ہون مین تمہارا ساقی ہون تمہارا محافظ ہون۔ مینے یہانتک نفع اور ضرر مین تمکو دیکھنے سے ترقی نہین پائی۔

بلکہ سب کو توحید کی تلوار سے کاٹنے کے بعد اس مقام کو پہنچنا لازم پکڑا ہے میرے نزدیک تمہاری تعریف اور مذمت
اور تمہارا بڑھنا اور پیٹھہ دینا مساوی ہے۔ بہت سے لوگ ایسے ہین جو عرصہ تک میری خدمت کرتے ہین۔
پھر انکی مذمت تعریف سے بدلجاتی ہے۔ یہ دونون اللہ کی طرف سے ہین نہ انکی طرف سے۔ میرا تمہاری طرف بڑھنا
اللہ کے لئے ہے۔ اور تم سے لینا بھی اللہ کے لئے۔ مجھے تمپر اسقدر رحمت اور شفقت ہے کہ اگر ممکن ہوسکے تو
مین تم مین سے ہر ایک کے ساتھہ قبر مین داخل ہون۔ اور اسکی طرف سے منکر اور نکیر کو جواب دون جب اللہ
اپنے بندون مین سے کسیکے ساتھہ محبت کرتا ہے تو اسکے دل مین اپنا شوق اور وجد ڈالدیتا ہے۔ حضرت ابو یزید بسطامی
رحمۃ اللہ علیہ نے جب اسکی طرف سے عجیب کلام سنی تو ست دفعہ استغفار کی۔ انکے دلونکی طرف قرب کے دروازے
کہولدیتا ہے۔ انکو خلق کیساتہہ سواے پانچون نمازون اور انسانیہ بشریہ لقب کے اکٹھا نہین کرتا۔ انکی صورتین
انسانون جیسے ہین۔ اور انکے دل قدرت کے ساتھہ اور انکے اسرار خدا کے ساتہہ۔ تیرا یہ حال ہے کہ تیری
عبادتین تیرے چہرے اور کپڑے اور ظاہر مین ہین۔ اور خلوت مین زندقہ ہین اور باطن مین کفر۔ تیرا دل نفاق اور
غرور اور خلق پر بدظنی سے بہرا ہوا ہے۔ تجھے پاک نہین کریگی مگر تلوار۔ مگر یہ کہ تو توبہ کرے۔ شرع نے ہم کو
خاموشی اور پوشیدہ کرنے اور پردہ ڈالنے کا حکم دیا ہے۔ نہین تو مین تیرے پکڑنے کا اشارہ کرتا اور تجہے آستین
سے پکڑکر نکال دیتا۔ ہمارے کلام تمہارے ظاہر مین اثر کرتی ہے۔ اور ہمارے دل تمہارے باطن مین
جو شخص مجھے تہمت دے اور جھٹلاوے خدا اوسکو جھٹلائیگا۔ اللہ اسکے اور اسکے عیال اور مال اور شہر مین جدائی
ڈالے مگر یہ کہ توبہ کرے۔ کوئی نماز نہین آتی مگر کہ مین ارادہ کرتا ہون کسی ایسے کو خلیفہ کرون جو لوگون کو
نماز پڑہاوے۔ حتی کہ جب نماز کا وقت آئے تو نماز کی طرف لوٹایا جاتا ہون۔ اور یہی حال ہر ایک مجلس کے وقت
ہے۔ اے خدا لَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ (ہمپر وہ نہ ڈال جسکی ہمین طاقت نہین) ان لوگون کے
ساتھہ جو خوش ہوتے ہین خوش نہو۔ بلکہ انکے ساتھہ جو غم کرتے ہین غم کر۔ انکے ساتھہ جو ہنستے ہین نہ ہنس بلکہ
انکے ساتھہ جو روتے ہین رو۔ بلند ہمتون کے ساتھہ چلو۔ اپنے مقسومات کے اسکے دروازے پر کہاؤ۔ اسکے
قرب کی دہلیز پر تجھہ مین عقل نہین۔ دنیا سے اسمین جو وہ پیدا کرتی ہے اعراض کر۔ اور اگر تو عیال مین گرفتار ہوجاے تو
اسمین سے انکے لئے لے۔ نہ اپنے لئے۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم صدقے لیتے اور انکو فقیرون اور مسکینون اور

مجاہدون پر تقسیم کر دیتے۔ پہر اپنے ازواج مطہرات امہات المومنین کے گہرون مین تشریف لاتے اور فرماتے کیا
کوئی چیز ہے کوئی چیز آئی ہے۔ اگر جواب مین عرض کیجاتی کہ نہین تو آپ فرماتے اِنِّي اِذاً صَائِمٌ (مین اب روزہ دار
ہون) اسکے ترک رہنے سے اس امر کی تعلیم کرتے (کہ خدا نے) مجہسے روزہ کا ارادہ کیا ہے۔ اسیطرح تم خدا
کے دوست کا حال ہے۔ کبہی اپنے گہر کی چہت پر چڑہنے کا ارادہ رکہتا ہے۔ تاکہ سخت گرمی سے۔ خراب
کرے سیڑہی پر دروازہ کو دیکہتا ہے۔ جان لیتا ہے کہ اس سے گہر مین خواب کرنیگا ارادہ رکہتا ہے
گہر کے دروازہ کو کہلا دیکہتا ہے تو جان لیتا ہے کہ اب صحرا اور جنگل کی طرف نکلنا مراد ہے۔ پس نکلتا ہے
نبوت ہے خلق مین اسکے آثار باقی ہین۔ اسکے فائدے اور اسکی حقیقت اولیاء اللہ کے دلونپر منکشف
نبوت طعام اور شراب تہی نبیون کا پس نبیون کا خوردہ باقی ہے۔ اے حرام اور سود کہانے والو
پاس سے چلے جاؤ۔ مین قاضی نہین ہون۔ مین توحید اور اخلاص کی تربیت کرنے والا ہون۔ مین تمہارے کثرت کو
کیا کرون۔ تم مین کوئی فائدہ نہین۔ تمہارے اعمال تمہارے چہرون مین ندا کر رہے ہین۔ نیک ہونا
بہتر ہے۔ اس انتظار پر کہ شاید وہ تمہارے چہرون سے مٹ جائین شاید وہ تمہاری خلوتون مین بدل
تمہارے چہرون سے سیاہی دور ہو جا۔ اہل شہر مین سے ایک آدمی حج سے واپس آیا۔ اور میرے
مین نے اوس سے کہا کہ اللہ عزوجل کیطرف رجوع لا (توبہ کر) اوسنے جواب دیا۔ مین حج میں
مین نے اسے کہا مجہے معلوم ہے لیکن اسکے بعد زنا اور فسق و فجور ہے۔ مگر اسنے توبہ نہ کی۔ پس جب وہ
اسپر جنازہ پڑہنے کے وقت دیکہا کہ گویا وہ تابوت سے نکلا اور میرے دامن کو پکڑا مینے اس سے کہا مین نے
تجہے اسی سے ڈرایا تہا۔ تمہارے دعوون مین کسقدر جہوٹ اور بہتان ہے۔ تیرا کوئی شیخ ہے ضرور ہوگا
اسکے آگے عرض کرتا کہ وہ تجہے تمہاری کتاب دے جس سے تو عبادت اور خیر سے کمزور نہ رہجاے۔ پس وہ وقت
پڑہی جا۔ قرآن کے نزدیک مین امروز تمہاری شفاعت کرنیکی امید رکہتا ہون اسلئے کہ بچپن سے تو نے توحید
شرک کرنیکو پالا۔ آج اسکو چہوڑ۔ دروازہ کہلا ہے۔ اسکو بند کر۔ مین نے تمکو فراموش کیا نہ تم سے تو محبت تمہاری
کوئی عزت ہے۔ ایک شخص آپکی مجلس مین چیخ اٹہا اور کہا یا اللہ (اے خدا) آپ نے فرمایا۔ خدا آپ سے راضی ہو
اسکی بابت سوال کیا جائیگا۔ اسپر تجہسے حساب کیا جائیگا۔ تو نے کیونکر کہا آیا ریا اور نفاق سے یا اخلاص سے۔ باشرکت سے

یہ دن تجھ پر رکھدیکا ہے۔ جو چاہے چلا جاوے اور جو چاہے بیٹھے۔ پھر آپنے چیخ ماری اور آپ کی طرف بہت سے لوگ
توبہ کرتے ہوئے چیخیں مارتے ہوئے روتے ہوئے اوٹھہ کہڑے ہوئے۔ ناگاہ ایک چڑیا آئی اور آپکے سر پر بیٹھ گئی آپنے
اپنا سر اوسکے لئے جہکا دیا اور کچھہ دیر اسیطرح ٹہیرے رہے۔ وہ آپکے سر پر تہی اور لوگ کرسی کے زینوں پر
حالانکہ آپکے گرد جمع تہا وہ نہ اوڑتی تہی حتی کہ آپکے اصحاب میں سے اوسکی طرف ایک نے ہاتہہ لمبا کیا۔ پس وہ اوڑ گئی پھر
آپنے دعا کی اور لوگ روتے اور دعا اور توبہ میں غرق ہوگئے حتی کہ آپ اوترآئے اور ایسے حال میں مسجد جامع منصور
کی طرف نکلے اور بہت سے لوگ روتے چلاتے وجد کرتے ہوئے کپڑے پہاڑتے ہوئے آپکے پیچھے ہو لئے پھر آپ سے نے
(خدا آپ سے راضی ہو) فرمایا۔ یہ آخری زمانہ ہے۔ اے خدا ہم اسکے شر سے تیرے ساتہہ پناہ لیتے ہیں۔ کوئی
شئے ظاہر ہوتی ہے میں اس سے بہاگ جانے کی تمنا کرتا ہوں۔ لیکن قضا اور قدر موافقت کرتی ہیں۔ دنیا تیرے
دین کو نہ لیجاوے۔ اپنی آبرو کی حفاظت کر۔ کسب کر تا کہ تجھے جمعیت حاصل ہو۔ یہ اللہ سے لینے کا دروازہ ہے
اسکے ساتہہ خلق سے بے نیاز ہو۔ سبب مسبب کو ظاہر باطن کو خطاب کرتا ہے (رزق میں) مشقت اوٹھانے سے فراغت
ہو چکی۔ کیا کسی ہی چیز کا شروع ہے۔ اسے کہا جائیگا ہمارے ساتہہ کہڑا ہو۔ ہم مسبب کے پاس آئیں مددگار
کے پاس۔ اصل کے پاس۔ قضا و قدر کے دروازہ کو کہٹکہٹائیں۔ علم کے دروازہ پر ٹہیریں۔ وادی فضل کے
سر پر۔ جاری نہر پر چلیں۔ اسکے اصل کی طرف آئیں۔ حتی کہ جب نہر کے منبع کے پاس آئیں۔ پانی کو دیکہیں
کہ فضل کیسے پہاڑ کی جڑ سے نکلتا ہے۔ وہاں بیٹھ جائیں۔ اور خیمے لگائیں۔ کفایت اور عنایت آئی۔ ہدایت
آئی معرفت آئی۔ علوم آئیں۔ ہمارے لئے مختلف دروازے ہیں۔ اسکے ساتہہ ہم اسپر داخل ہوتے ہیں۔ تو مودب
ہو۔ ابراہیم خواص رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ میں کئی روز جنگل میں رہا اور اسمیں کسیکو نہ دیکہا۔ چلتے چلتے
ایک مکان کے پاس پہنچا جس سے مجہے وحشت نے گہیر لیا۔ ناگاہ میں نے ایک جوان کو وہاں کہڑا دیکہا
میں اس سے متعجب ہوا۔ اور اس سے پوچہا تو کہاں سے آیا ہے۔ اوسنے جواب دیا ھو (وہ) پھر
اس سے پوچہا کہانتک (یعنی کہانتک کا ارادہ ہے) پہر اوس نے جواب دیا ھو (وہ) پس میں نے اوس سے
کہا۔ اگر تو سچا ہے تو اپنا نفس اوسکے لئے فدا کر۔ پہر اوسنے ایک سخت چیخ ماری اور گر پڑا پس میں اوسکی
طرف بڑہا۔ ناگاہ وہ مردہ تہا۔ پس میں اس سے غائب ہوا۔ تاکہ اوسکے لئے لنگر جمع کروں اور انہیں

اسکے جسم کو پوشیدہ کرون مگر جب مین اوسکی طرف آیا تو اوسے نپایا ناگاہ ایک غیبی آواز کرنیوالے نے آواز دی کہ اے
ابراہیم یہ وہ ہے جسکو ملک الموت نے طلب کیا اور نہ پایا۔ جسکو جنت نے طلب کیا اور نہ پایا جسے آگ نے طلب کیا اور
نہ پایا۔ پوچھا پہر وہ کہان ہے غیبی آواز کرنے والے نے کہا فِیْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ
مُّقْتَدِرٍ (جنتومین اور نہرون مین صدق کی جگہہ مین طاقت والے بادشاہ کے پاس) آسے لالچ نعمت
نہ کر گہرون مین انکے دروازون سے داخل ہو۔ ان فانی شخصون کے دروازون سے جو اللہ عزوجل نے
فنا ہوسے۔ وہ جب نازل ہو گئے۔ قرب کے گہر کے جلیس ہو گئے۔ بادشاہ کے مہمان بنگئے۔ صبح کے وقت دیا
دئے جاتے ہین اور شام کیوقت اور۔ اور انکو طرح طرح کی خلعتین عطا کیجاتی ہین اور وہ انہین اپنی سمت
سیر کراتا ہے۔ اپنی زمینون اور آسمانون کا۔ اپنے اسرار اور معرفت کا۔ تو ایسی دیوار کے پیچہے ہے
ایک فرسنگ ہے اور تیرے پاس سوئی ہے تو کیونکر سوراخ نکال سکیگا۔ اور لیا جب اس دیوار تک پہنچے
ایک ہزار دروازہ کہولا جاتا ہے۔ انمین سے ہر ایک اندر داخل ہونیکے لئے انہین بلاتا ہے۔ نعمت کو لے
بہاگ۔ وہ تجہے اپنا پابند نہ بناسے۔ اسکو بہی اور اونکو بہی جنہین وہ مقید کرتی ہے چہوڑ۔ نعمت کے
غور کر کہ آیا وہ نعمت ہے یا عذاب یا رحمت۔ اسکے ظاہر سے دہوکہ نہ کہا۔ اسمین نعمت دینے والیکو
دائین اور بائین نہ دیکہہ۔ اپنی آنکہین منعم کی طرف سے نہ پہیر۔ دنیا کے ہاتہہ سے نہ کہا شاید کہ زہر
جب وہ تیرے پاس کہانا لاسے تو اپنے دو وزیرون قرآن اور حدیث کیطرف نظر کر۔ انکا مشورہ
فتوی مین تو توقف کر۔ جلد باز نہو۔ غرہ نہو۔ اپنے نفس سے فتوی طلب کر۔ اگرچہ تجہے فتوی دیتے
دین مگر نفس جب اسکا انکار کرے اور مخالفت کرے تو دل سے ملجائیگا۔ دونون ایک شئے ہو جائینگے
خطاب کیا جائیگا اور پکارا جائیگا۔ يٰۤاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ (اے نفس مطمئنہ) اسکے پاس
راز ہو جائیگا اور سر دل سر کا راز ہے۔ اور سر حق عزوجل کا راز۔ پرہیزگاری کا حق ادا کر پہر کہا
مگر تقوی کا حق ادا کر۔ پہر کہا اور پرواہ نکر۔ اور آپ نے خدا آپ سے راضی ہو فرمایا۔ ہم
ارادہ کرنے والے۔ تیرا قصد کرنے والے۔ تجہے چاہنے والے تجہے طلب کرنیوالے۔ تجہسے محبت کرنیوالے
تجہے طلب کرنیوالے ہین۔ ہماری اولاد اور ہماری اہل اور ملک پر توجہ کر۔ ہمین بے مدد نہ چہوڑ۔

مشغول ہونا کھیل ہے اور نفس میں مشغول ہونا گناہ۔ اور خلق میں مشغول ہونا اسکے دروازہ سے پھرنا ہے۔
بعض ایسے ہیں جنکے لئے فرشتے سجدہ کرتے ہیں اور اپنی مشکلیں کستے ہیں۔ اولیا میں سے اکارے فرد
کو دیکھتے ہیں۔ کوئی نیک آدمی شام کے ملک میں ایک مسجد کے درمیان بیٹھا بیٹھا۔ اپنے دل میں کہا
کا اسم اعظم آتا۔ ناگاہ دو شخص نازل ہوئے اور اسکی ایک طرف میں بیٹھ گئے ان میں سے ایک نے
تو چاہتا ہے کہ اللہ کا اسم اعظم سیکھے دوسرے نے جواب دیا کہ ہاں (چاہتا ہوں) لیکن اسکو کہا ہو
اپنے دل میں کہنے لگا۔ کہ اسکو تو میں کہا کرتا ہوں۔ جواب ملا کہ اسطرح نہیں۔ ہماری یہ مراد ہے
حالت میں کہے کہ تیرے دل میں اسکا غیر نہو۔ پھر وہ اسکے سامنے آسمان کی طرف چڑھ گئے۔ اپنی ظاہر
کو آخرت بنا اور اپنے سر کو اگر تجھے قدرت ہے تو دنیا اور آخرت سے نکالکر خدا کے ساتھ پکڑا کر
تی سے نہ پھریگا۔ جنگلوں اور بیابانوں کی طرف بھاگ۔ خلوتوں اور جنگلوں اور بیابانوں میں
پھر خلق کی طرف آ۔ خلق کی طرف رستہ چلنے کے پہلے اپنی خلوت میں رفیق کو طلب کر۔ اور کلام
غیروں کو لیتے ہیں۔ تفرقہ کرتے ہیں یا تقسیم کرتے ہیں۔ وہ معنی کے ساتھ قایم ہیں۔ تجھہ سے لیکر
ہیں۔ مرید اللہ عزوجل سے لیتا ہے اور عارف خلق سے لیتا ہے۔ عارف انسے اسلئے لیتا ہے کہ
اور بادشاہ کا نائب ہے۔ وہ خلق سے اپنے غیر کے لئے لیتا ہے اور اسکا طبق بادشاہ کے ساتھ
دروازوں اور پردوں کے پیچھے ہے۔ اسکی شہوتیں اسکے قدموں کے نیچے ہیں۔ اور خلق اسکے
حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا سب کو نگلجاے اور نہ تغیر پکڑے اور نہ بدلے۔ اگر تو میرے ہاتھ پر
تجھے کبھی ہرگز فلاح نہو گی۔ میں تجھے تیرے طبق (طعام) کے لئے تعلیم نہیں دیتا اور نہ تیرے
سے ذکر کر تجھے لاشی اور تباہ ہو نگا۔ وہ شغل جو تجھہ کو مجھسے روک لیوے وہ تجھپر شوم ہے۔
عیال کو تیری کمبختی آن لیگی۔ پس وہ مصیبت میں پڑ جائینگے۔ نیک آدمی اپنا عیال
سپرد کرتا اور اسکو سونپتا ہے۔ اور منافق بدکار اپنے عیال کو درہم اور دینار اور اپنی بس ماندہ میں
کے سپرد کرتا ہے اسلئے لاچار آخر کار وہ فقیر ہو جاتے ہیں۔ تو جاہل مغضوب (غضب کیا گیا) خدا کی
کیا گیا یعنی ہے۔ دنیا کے بچھڑے کی قیمت تیرے دل میں ملائی گئی ہے۔ اے خدا اسکو نکالدے

جو دنیا کو دین پر مدد لینے کیلئے طلب کرتا ہے اور اوسکو جو آخرت کو تیری ذات کیلئے طلب کرتا ہے۔ اور جو شخص
آخرت کو دنیا کیلئے طلب کرتا ہے۔ اسے رزق نہ دے۔ اور نہ اسکو جو دنیا کو دنیا کیلئے طلب کرتا ہے۔ کیونکہ یہ دونون
تجہسے حجاب ہین کاش۔ تم مین سے کوئی فلاح یاب ہوتا۔ ہم کل اسکے دامن کو پکڑتے۔ جب کوئی نیک آدمی میرے پاس
آتا ہے تو مین اسے کہتا ہون۔ اگر کل قیامت کو تجہکو کوئی درجہ ملا تو ہمین اپنے ساتہہ لیجیو۔ اور اپنی دعوت
مین ہمکو بہی شریک بنا لیجو۔ اور اگر ہمکو کچہہ ملا تو اسمین سے ہم تجہکو بہی دینگے۔ میرے کلام پر خلوص کیساتہہ
ایمان اور طلب کیساتہہ عمل کرو۔ تحقیق تم نجات پا گئے۔ بس اگر یہ صحیح نکلا تو مین بہی کامیاب ہوا اور تم بہی۔ اور اگر مین
اسکے برخلاف ہوا تو تم نجات پا گئے اور مین خسارہ مین پڑا۔ مخلوق تین ہین۔ فرشتہ۔ اور شیطان اور انسان۔
فرشتے بالکل خیر ہی خیر ہے اور شیطان تمام شر۔ اور انسان ملا جلا۔ خیر اور شر سے مرکب ہے۔ اگر اسمین خیر
غالب آ گئی تو فرشتے سے ملگیا۔ اور اگر شر غالب ہوا شیطانون سے ملا۔ اے قوم۔ اسلام روتا۔ اور فریاد کر رہا ہے
ان فاجرون۔ ان فاسقون۔ ان بدعتیون اور گمراہون۔ ان ظالمون۔ ان مکر کا لباس پہننے والون۔ ان
جہوٹے مدعیون کے سبب پیٹ رہا ہے۔ انکی طرف جو تجہسے پہلے گذر چکے اور انکی طرف جو تیرے ساتہہ تہے
بحالیکہ با اختیار کہاتے پیتے تہے۔ نظر کر کہ گویا وہ بالکل نہین تہے۔ تیرا دل کسقدر سخت ہے کتا اپنے مالک کی
نگاہ مین۔ زراعت مین۔ چوپاؤن مین۔ اور پہرہ داری مین خیر خواہی کرتا ہے۔ اور اسکے دیکہتے ہی دم ہلاتا ہے حالانکہ
وہ صرف اسکو راتکے وقت ایک لقمہ یا دو لقمہ یا تہوڑا کہانا دیتا ہے اور تو اللہ کی نعمتین کہاتا ہے۔ اور اسنے
سیر ہوتا ہے۔ مگر اسنے اسکا مطلوب ادا نہین کرتا۔ اسکا حق پورا نہین کرتا۔ اسکے امر کو رد کرتا ہے۔ اسکی
حدود کی حفاظت نہین کرتا۔ اے غلام فقر اور صبر اور سلامتی ہے کے ساتہہ کسیکو برابر نہ جان۔ اپنے فقر
مین خدا کے ساتہہ غنا طلب کر۔ اسلئے کہ غنی گمراہ ہوتا اور اپنے رب کو فراموش کر دیتا ہے۔ اسنے دنیا
کی حیات کو اختیار کیا ہے۔ ہوا اور نفس اور طبع کو الٰہی احکام پر فضیلت دیدی۔ بیروزہ رہنے کو روزہ
رکہنے پر۔ حرام کو حلال پر۔ غفلت کو بیداری پر۔ گناہ کو توبہ پر ترجیح دیدی۔

تجہپر افسوس۔ تیری برائیان ظاہر ہین۔ شرم کر۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے۔ آپنے فرمایا۔
لَأَنْ تَسْمَعَ بِرَجُلٍ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَأْتِيَهُ وَلَأَنْ تَأْتِيَهُ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَخْبُرَهُ فَإِذَا

خَبَرْتَہٗ مُقِتَّہٗ وَمَقِتَّ عَمَلَہٗ (انسان کے حالات کا سننا اسکے پاس جانے سے اچھا ہے۔ اور اسکے
پاس جانا اسکو آزمانے سے اچھا ہے۔ کیونکہ جب تو اسے آزمائیگا اوسکو برا جانے گا اور اسکے عمل سے
کراہت کریگا) یہ زمانہ موثر ہے۔ لوگونکی کثرت وبال کا باعث ہے۔ وہ ظاہر و باطن کے جاہل ہین۔
ویرانہ پر قفل کیطرح ہین۔ خشک بوسیدہ چوب ہین جو جلانے کے سوا کسی کام کی نہین۔ مومن دنیا مین
بادشاہ ہے اور آخرت مین بھی بادشاہ۔ اسنے اسکی عبادت ادا کی۔ اوسکی نافرمانی کو چھوڑا۔ اپنی خلوت اور
جلوت مین اوسکو واحد مانا۔ دنیا سے بیزار ہوا۔ اسکو طلاق دی۔ اور اسکے پیچھے سوال کر رہی ہے۔ اے میرے
بیٹے اپنی طعام اور شراب کو سے لو وہ جواب دیتا ہے۔ مین جبتک آخرت کے دروازہ پر نہ پہنچون نہین کھاؤنگا۔
ایسا نہو کہ وہ زہر مین ملا ہوا ہو۔ اے ما جو کچھ تیرے پاس ہے رکھدے۔ حتی کہ آخرت کا داروغہ آئے۔ جب
آئیگا اور تیرے طعام کی تلاشی لیگا۔ اور پسند کریگا۔ اور سونگھے گا۔ اوسوقت مین اسکے ہاتھ سے کھاؤنگا
آخرت تجھے اوسکی طرف لیجائیگی۔ اوسکے طعام سے کھلائیگی۔ اسکے شراب سے پلائیگی اور تیرے اور
اپنے درمیان سے دنیا کو روک دیگی۔ تو اسی حال مین ہوگا۔ کہ تجھے عزت کا ہاتھ اس عزت کے ہاتھ
کی (تسبیح) مین جو تجھ مین سے آلیگا۔ یہ میرے غیر کی طرف مائل ہوتا کیسا۔ کیا وہ مخلوق نہین۔ کیا وہ
مصنوع نہین۔ تو اس گھر سے پہلے ہماری طرف کیون نہ آیا۔ تاکہ جبسو وہ تجھے تعلیم دیتا اور لباس پہناتا
اور تجھ سے انس کرتا اور تجھے تریاق کھلاتا اور توفیق اور پرہیزگاری اور حفاظت کی زرہ پہناتا۔ پھر
تجھے اپنی حمایت سے دنیا کی طرف بھیجتا۔ تیرے لئے مسند بناتا (جسپر بیٹھکر) تو اہل دنیا اور آخرت سے مخاطب
ہوتا۔ تجھے کیا ہوا۔ تو اس سے کیا کریگا۔ کیا یہ تجھسے ایکساعت کے لئے بخار دور کر سکتی ہے۔ موت
آئیگی۔ کیا اسکو تجھسے دفع کریگی۔ اور اکثر دفع ایک ساعت کے بعد آجائیگی۔ خدا کے لوگون
سے تعلق رکھ۔ تم ان سبکے نزدیک دیوانے اور دنیا کے دریا مین ڈوبے ہوئے ہو۔ وہ بیمارونکا
علاج کرتے ہین۔ اور ڈوبے ہوؤن کو نجات دیتے ہین۔ اور اہل عذاب پر رحم کرتے ہین۔ جب تو ایسکو
پہچان لیوے تو اسکے پاس رہ اور اگر نہ پہچانے تو اپنے نفس پر رو۔ قدر انکے سامنے ہنستی ہے جو قضا
پر رضا ظاہر کرتے ہین۔ اور ہاتھ سے پکڑ کر انکو بادشاہ کی طرف لیجاتی ہے۔ اسکے لئے دروازہ کھولا جائیگی

درخواست کرتی ہے۔ اسکو بادشاہ کا مقرب بناتی ہے۔ پس اسوقت وہ اللہ کی گروہ سے ہو جاتے ہیں
یہ ہوس نہین ہیں۔ اسکی اصل کامل ہے۔ قدر کی موافقت کرو۔ اس سے نہ لڑو۔ اس سے مقابلہ نکرو۔ اسکے ساتھ
اور موافقت کو لازم پکڑو۔ یحیی ابن معاذ نے فرمایا۔ ان صدیقون کے کلام جو رسولون کے تابع
اپنے اسرار پر انکے بدل ہین۔ اللہ کی طرف سے وحی ہے۔ انکے کلام اللہ سے اور اللہ کے ساتھ
ہے۔ کسی قبرستان مین بیٹھ۔ مردون سے پوچھ۔ تم نے کسکو پایا۔ تمہارا کیا حال ہوا۔
گھر۔ مال۔ جوانی۔ قوت۔ حکمت۔ لینا۔ دینا۔ دوست اور شہوتین کہان ہین۔ وہ تجھے جواب دینگے
کہ ہم اسیر ہوئے جو پیچھے چھوڑا اسسے ملزم ہوئے۔ اور جو آگے بھیجا اس سے خوش ہوئے۔ اسیطرح جو کوئی
کی زیارت کرنیکا ارادہ کرے بحالیکہ رفیق سے خالی ہو۔ اور وہ عورتون اور مردون سے خالی
عقلمند ہو۔ تم عنقریب مرجاؤگے۔ ایکدفعہ آپکی مجلس مین ایک جنازہ لایا گیا۔ یا مین آپکے
آپکے ساتھ ایک جنازہ مین شامل ہوا۔ پس آپنے فرمایا۔ کیا تم اس مردے کو نہین
اسپر موت سوار ہوئی تو اسنے اوسے حیران کردیا۔ اور بیہوش بنادیا حتی کہ وہ اپنے رشتہ
کسیکو نہ پہچان سکا۔ اسیطرح جب معرفت مومن کے دل پر وارد ہوتی ہے اوسے حیران
بیہوش بنادیتی ہے۔ حتی کہ وہ سوائے اپنے رب عزوجل کے اور کو نہین پہچانتا۔

آپ کی وفات کا ذکر (خدا آپ سے راضی ہو)

آپکے صاحبزادے عبدالوہاب صاحب نے اپنے باپ شیخ رضی اللہ عنہ سے آپکے مرض موت میں طلب
وصیت کی۔ پس آپنے (خدا آپ سے راضی ہو) فرمایا۔ اللہ کے تقوی اور عبادت کو لازم پکڑ۔
سے نہ ڈر۔ اور نہ امید رکھ۔ تمام حاجتین اللہ عزوجل کے سپرد کر۔ اور اسی سے مانگ۔
اللہ عزوجل کے کسی اور پر بھروسہ نکر اور نہ اعتماد کر مگر اوسی پر جو وہ پاک ہے توحید کو لازم
لازم پکڑ توحید کو لازم پکڑ۔ تمام چیزون کا مجموعہ توحید ہی۔ اور آپ نے مرض موت مین فرمایا۔ جب دل اللہ عزوجل
کیساتھ ٹھیک طور سے ہوجاوے تو وہ کامل اور مکمل ہے۔ مین مغز ہون نہ چھلکا۔ اور اپنی اولاد سے
میرے گرد سے ہٹ جاؤ۔ مین ظاہر مین تمہارے ساتھ ہون اور باطن مین تمہارے غیر کے ساتھ

[illegible] کہ آسمان اور زمین کے درمیان
[illegible] سے راضی ہو فرمایا
[illegible] بیان فرمایا
[illegible]
[illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

موت کی بیہوشی آپ پر طاری ہوئی پس آپ فرماتے تھے۔ اِستَعَنتُ بِلَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الحَیُّ القَیُّومُ الَّذِی لَا یَمُوتُ وَلَا یَخشَی الفَوتَ سُبحَانَ مَن تَعَزَّزَ بِالقُدرَۃِ وَقَہَرَ عِبَادَہٗ بِالمَوتِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللہِ (میں نے مدد لی اس خدا کی کہ سوا اوسکے کوئی معبود نہیں۔ زندہ ہے قایم ہے کبھی نہ مرے گا۔ اور نہ اسے موت کا ڈر ہے۔ میں اوسکی پاکی بیان کرتا ہوں۔ جو طاقت میں سب پے غالب ہے۔ اور اس نے اپنے بندوں پر موت کو غالب کیا کوئی معبود نہیں مگر خدا۔ محمد خدا کا رسول ہے) اور آپ کے صاحبزادے موسیٰ صاحب نے کچھ خبر دی کہ جب آپ نے لفظ تعزز پر پہونچے تو آپ کی زبان سے یہ لفظ صحت کے ساتھ ادا نہ ہوسکا۔ پس آپ دوہراتے رہے۔ حتی کہ آپ نے تعزز لمد آواز سے کہا اور تشدید پر زور دیا۔ اور آپ کی زبان صحیح ہو گئی۔ پھر فرمایا اللہ اللہ اللہ۔ پھر آپ کی آواز پست ہو گئی۔ اور آپکی زبان تالو سے جا ملی اور انتقال فرما گئے۔ خدا آپ سے راضی ہو۔ اور آپ کو راضی کرے۔ اور ہم کو آپ سے ملائے۔ فِی مَقعَدِ صِدقٍ عِندَ مَلِیکٍ مُّقتَدِرٍ (سچی مجلس میں اوس زبردست بادشاہ کے نزدیک) وَالحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ وَصَلٰوۃٌ عَلٰی سَیِّدِ الاَنبِیَاءِ وَمُقتَدَی الشُّفَعَاءِ مُحَمَّدٍ خَیرِ البَرِیَّۃِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ اَجمَعِینَ (اور تمام تعریف خدا کے لئے ہے جو عالمین کا رب ہے۔ اور اللہ کی رحمتیں ہیں پیغمبروں کے سردار شفیعوں کے پیشوا محمد پر۔ جو تمام خلق سے بہتر ہے۔ آپ پر اور آپ کی آل پر اور تمام اصحاب پر اللہ کی رحمت ہو۔

تمت بعون اللہ سبحانہ

تتمہ

تمت

مختصر فہرست کتب

کتب ذیل کے علاوہ راقم کے پاس قسم قسم کے کتب نفیس
بکثرت موجود ہیں جن حضرات کو مطلوب ہوں بادای قیمت
طلب فرمائیں۔ محصول ڈاک ذمہ خریدار ہے

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
حدیقة الاحباب فی احوال الاصحاب	للعہ	دیوان مرزا ہمدم	عصہ
وقار الاسلام	سے؍	فلاح کونین فی فضائل حرمین شریفین	عاں
جنگ عباسیہ	عیصہ	تریاق اعظم	۱۲؍
مرقعہ عبرت	عیصہ	باغ نسوان	عصہ
تفرقہ بین الاسلام و زندیقہ اردو	۱۰؍	ملفوظات خواجہ عبداللہ	۴؍
کتاب محبت و شوق از مولوی سید علی صاحب	۸؍	مرات العارفین	عیصہ
حقیقت روح انسانی	۶؍	شرح رباعیات جامی	۸؍
شرح لوائح شریف	۶؍	عین المعانی فارسی	عیصہ
معلم بینظیر	عیصہ	سلطان التواریخ حصہ دوم	۴؍
علاج الباہ	عاں	میباید فہمید	۲؍
مجموعہ فتاوی عزیزی اردو	عیصہ	شرح جام جہان نما	۳؍
خلاصہ احکام قتل	۲؍	رجم الشیاطین	عصہ
کیمیائے انسان	عصہ	تذکرہ علمائے سلف	
خلاصہ غایۃ الاوطار	۸؍	تشیید المبانی فی تخریج احادیث	۸؍
قصہ عورت ڈلہ	۲؍	مکتوبات الامام ربانی۔	
تحفہ سبحانی ترجمہ فتح الربانی جس میں حضرت غوث الاعظم کا وعظ شریف ہے	عیاں		
سلوک حقیقی	۳؍	فیض الکریم پریس	

المشتہر

ملا محمد مراد تاجر کتب

مقام حیدرآباد دکن بیگم بازار روبرو نقارخانہ قدیم محمد حسن خان۔